Translation of

"Rozatul Awliyae Bijapur"

1314 A.H.

Author

Hazrat Muhammad Ibrahim Sahab Bijapuri

Translator

Saiyed Shah Saifullah Sahab Qadri As-Shattari As-Sibgatullahi

ASTANA-E-SIBAGTULLAHI
near Jamiya Majid Bijapur 586101.
Arcott Dargah- Bijapur

آستانۂ صبغۃ اللّٰہی
درگاہِ حضرت سلطان سید شاہ عبد الرحمٰن
حسینی قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی
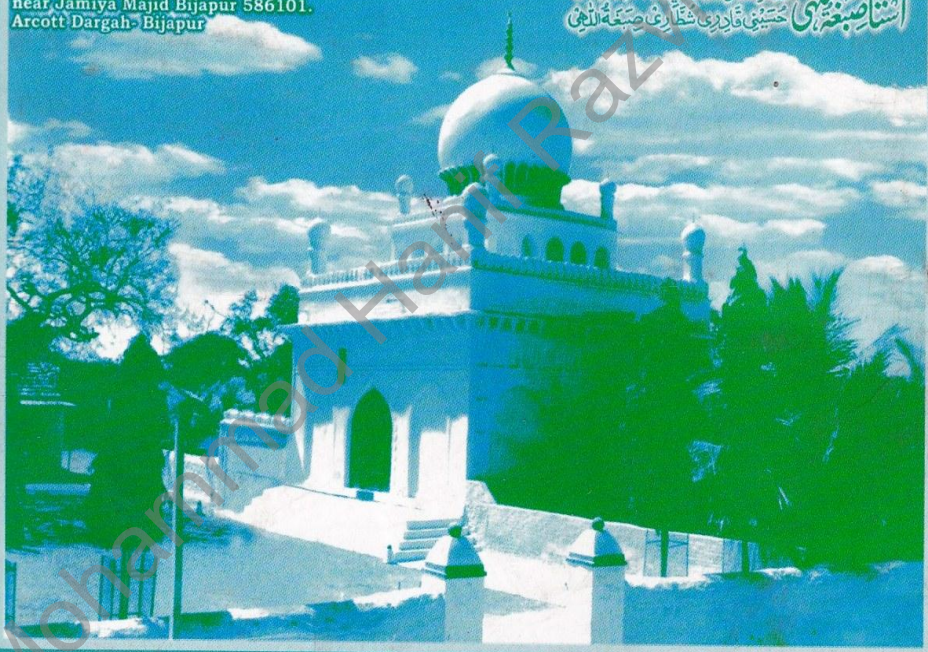
Hazrat PirMohammed Shah Library and Research Centre
Pirmohammedshah Road, Pankornaka, Ahmedabad-380 001. (India)

التماس

ایک نظر ادھر بھی ضرور ملاحظہ فرمائی

یہہ کتاب ترجمہ روضۃ الاولیائے بیجاپور جسکی آخر مین ذکر اولیا
بیجاپور بھی شامل ہے ۔ اندنون ایک نعمت غیر مترقبہ ہے ناظرین
خریدار کے لئے اپنے احباب شایقین کو ضرور اطلاع فرماوین اور ان
حضرات نزدیک دور کو عموما و ساکنین بیجاپور کو خصوصا جنکے بزرگان دین
یہان مین آسودہ ہین مژدہ دین کہ یہہ کتاب کیا ہے اپنی اپنی
بزرگی اور کے شناخت کا ذریعہ او خاندان معرفت الٰہی کے مریدون
اور معتقدون کی لئے خوب اسکا رکہنا و پڑہنا نجات دارین ہے ۔
ایسی نعمت مین جلد فرماوین جب فروخت ہو جاوینگی پچہتاوینگی او

[illegible] وما علینا الا البلاغ

فہرست اسمای بزرگواران مندرجہ کتاب روضۃ الاولیاء بیجاپور

صفحہ	نام
٢	دیباچہ مترجم
٤	دیباچہ اصل کتاب
٧	ذکر آثار شریف حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
١٨	**ذکر اولیای متقدمین بیجاپور قدس اللہ اسرارہم**
١٩	ذکر حضرت حاجی رومی صاحب قدس سرہ
٢١	ذکر حضرت شیخ نصیر الدین نصر اللہ ولی قدس سرہ
٢١	ذکر حضرت پیر میٹھے قدس سرہ
″	ذکر حضرت پیر جمنا قدس سرہ
٢٤	ذکر حضرت پیر معبری کھنڈایت قدس سرہ
٢٥	ذکر حضرت پیر مقصود قدس سرہ
″	ذکر حضرت شیخ ابراہیم سنگانی قدس سرہ
٢٧	ذکر حضرت شیخ عبد اللہ القرنی قدس سرہ
″	ذکر حضرت شیخ الشیوخ ابو العون عین الدین گنج العلم جنیدی قدس سرہ
٣٢	ذکر حضرت سلطان پیر ضیاء الدین غزنوی قدس سرہ
٣٣	ذکر حضرت ابو البرکات شاہ حافظ حسینی قدس سرہ
٣٤	ذکر حضرت ابو الفضل شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ
٣٥	ذکر حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی قدس سرہ

صفحہ	نام
۳۷	ذکر حضرت سید علی شہید قدس سرہ
۔	**ذکر اون بزرگواروں کا جو سلاطین عادل شاہی کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لائے تھے**
۔	ذکر حضرت شاہ اصغر اللہ حسینی قدس سرہ
۳۸	ذکر حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ
۔	ذکر حضرت قطب الاقطاب شہباز حسینی قدس سرہ
۔	ذکر حضرت شاہ ابو الحسن فخر آبادی قدس سرہ
۳۹	ذکر حضرت شیخ جنید الدین قادری الصدیقی الدہولقی مشہور بمیان باصاحب قدس سرہ۔
۴۰	ذکر حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ
۴۱	ذکر حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ
۴۳	ذکر حضرت شیخ عبد الصمد قادری کنعانی قدس سرہ
۴۴	ذکر حضرت سید السادات منبع السعادات نائب رسول اللہ سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی بروجی المدنی قدس سرہ
۶۲	نسب نامہ حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی الممدوح قدس سرہ
۔	اسمائے خلفائے حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ الحسینی قدس سرہ
۶۳	ذکر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب صبغۃ اللہی قدس سرہ خلیفہ حضرت شاہ محمد [illegible]
۶۴	ذکر حضرت شاہ محمد صبغۃ اللہ ثانی حبیب اللہی مشہور بہ شاہ صاحب فرزند مولانا محمد [illegible]
۷۶	ذکر حضرت شاہ نور الدین صفوی قدس سرہ
۷۷	ذکر حضرت شیخ نظام نارنولی قدس سرہ

صفحہ	نام
۵	ذکر حضرت شاہ عتیق اللہ قادری قدس سرہ
۷۸	ذکر حضرت سید علی مشہور بابا میر قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ علاء الحق لاہوری قدس سرہ
۷۹	ذکر حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ
۸۲	ذکر حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ
۸۶	ذکر حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ
۸۹	ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ
۹۱	ذکر حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ
۹۴	ذکر حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ
۱۰۷	تذئیل یعنی ذکر حضرت سید شاہ وجیہ الدین حسینی العلوی گجراتی عموی حضرت شاہ ہاشم دستگیر و مرشد حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس سرہ
۱۱۴	اسمائے خلفاء حضرت سید شاہ وجیہ الدین حسینی المدوح بر حاشیہ
۱۱۷	ذکر حضرت شاہ مرتضیٰ حسینی علوی فرزند کلان حضرت شاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ حسینی علوی فرزند خرد حضرت شاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ مراد قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ مرشد سکندر عادل شاہ
۱۱	ذکر حضرت شاہ احمد میران جی قدس سرہ
۱۱	ذکر حضرت شاہ برہان حسینی علوی فرزند شاہ مرتضیٰ قادری یعنی نبیرہ حضرت ہاشم دستگیر قدس اسرارہم
۱۱	ذکر حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ
۱۱	ذکر حضرت شاہ میران جی شمس العشاق جد حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس اسرارہم

حاشیہ: جناب حضرت سید شاہ وجیہ الدین حسینی العلوی گجراتی قدس سرہ کے تالیف و تصانیف کثرت سے ہیں [illegible] اون کے حاشیہ بیضاوی و [illegible] وہ کتاب [illegible] نزدیک محمد عبداللہ صاحب بن ناصر الدین عبدالقادر صاحب کے ۱۲۹۵ [illegible] میں موجود ہے

صفحہ	نام
۱۲۱	ذکر حضرت شاہ برہان الدین جانم پدر حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس اسرارہم
۱۲۲	ذکر حضرت خواجہ امین الدین اعلیٰ قدس سرہ
۱۲۴	ذکر حضرت شیخ محمود خوش دہان قدس سرہ
"	ذکر حضرت جنید ثانی قدس سرہ
۱۲۵	ذکر حضرت شاہ شریف رنگریزان قدس سرہ
"	ذکر حضرت شاہ غنی قدس سرہ
"	ذکر حضرت شاہ عبد السلام شطاری قدس سرہ
۱۲۶	ذکر حضرت شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہ
"	ذکر حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ
"	ذکر حضرت سید محمد اعظم ترک قدس سرہ
۱۲۸	ذکر حضرت شاہ موسیٰ قادری فرزند شاہ عبد اللطیف قادری لاابالی کرنولی قدس اسرارہم و خسر سید شاہ زین الدین حسینی ابن سید میران محمد مدرس الحسینی صبغۃ اللّٰہی
"	ذکر حضرت شاہ مصطفیٰ قادری ہمشیرہ زادہ حضرت میران سید محمد مدرس صبغۃ اللّٰہی قدس اسرارہم
۱۲۹	ذکر حضرت شاہ نور اللہ قادری قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ عبد اللطیف قادری فرزند شاہ نور اللہ قادری قدس اسرارہم
"	ذکر حضرت شاہ حضرت قادری فرزند شیخ عبد اللطیف قادری قدس اسرارہم
۱۳۰	ذکر حضرت شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ
۱۳۱	ذکر حضرت شاہ محسن بخاری قدس سرہ
"	ذکر حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ
۱۳۲	ذکر حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ

صفحہ	نام
۱۳۶	ذکر حضرت سید ابوبکر باتقیہ قدس سرہ
۱۳۸	ذکر حضرت سید احمد نظیر قدس سرہ
〃	ذکر حضرت سید زین مقبل قدس سرہ
۱۳۹	ذکر حضرت شیخ فرید قدس سرہ
〃	ذکر حضرت شیخ احمد برقع پوش قدس سرہ
۱۴۰	ذکر حضرت مولانا شیخ صالح قادری قدس سرہ
〃	ذکر حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ
۱۴۱	ذکر حضرت سید میران خلف سید اسد اللہ گجراتی قدس اسرارہم
۱۴۲	ذکر حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ
۱۴۳	ذکر حضرت سید عبد الرحمن حسینی برادر حقیقی حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ قدس اسرارہم
۱۴۷	ذکر اسمائے نبسگان حضرت سید عبد الرحمن صاحب ممدوح یعنی ہمشیرہ زادگان سید محمد میران مدرس صبغۃ اللہی اعنی مسمون شاہ مصطفیٰ قادری ابن سید چاند محمد صاحب۔ احمد شریف صاحب و محمد شریف صاحب ابن شیخ عبد الوہاب خطیب و سید احمد صاحب ابن سید محمود صاحب
۱۴۸	ذکر حضرت میران سید محمد مدرس صبغۃ اللہی فرزند حضرت سید عبد الرحمن حسینی ممدوح قدس سرہ
۱۵۷	اسمائے خلفا سید محمد میران مدرس صبغۃ اللہی قدس اسرارہم
۱۵۸	ذکر حضرت سید زین الدین حسینی عرف شاہ صاحب فرزند کلان حضرت سید میران محمد مدرس ممدوح قدس سرہ
〃	ذکر حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند حضرت سید زین الدین حسینی مع ذکر سید حاجی حسن صاحب فرزند شاہ صاحب موصوف قدس سرہ
۱۶۱	ذکر حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی فرزند اوسط حضرت میران سید محمد مدرس قدس اسرارہم
۱۶۸	ذکر فرزندان حضرت سید عبد الرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللہی قدس سرہ

نام	صفحہ
اسماے خلفاء حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ	۱۶۹
ذکر حضرت سید علی محمد الحسینی ابن حضرت سید عبدالرحمن حسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ	۱۷۰
اسماے خلفاء حضرت سید علی محمد الحسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ	۱۷۲
ذکر حضرت سید محمد الثانی الحسینی عرف دستگیر دو عالم فرزند حضرت سید علی محمد الحسینی ممدوح	۱۷۳
ذکر حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند حضرت سید محمد الثانی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ	۱۷۴
اسماے خلفاء حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی ممدوح صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ	۱۷۶
ذکر حضرت سید محمد الحسینی عرف دستگیر دو عالم ثانی فرزند کلاں حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی ممدوح	״
ذکر حضرت ثالث شاہ صبغۃ اللہ الحسینی فرزند کلاں حضرت دستگیر دو عالم ثانی یعنی والد بزرگوار حضرت پیراں صاحب قبلہ سجادہ نشین ناچپورہ شریف	۱۸۰
اسماے خلفاء دستگیر دو عالم ثانی قدس اسرارہم	״
ذکر حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی فرزند خورد حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی یعنی والد بزرگوار حضرت پیر دستگیر قدس سرہ	۱۸۱
ذکر حضرت میراں سید محمد الثانی الحسینی فرزند کلاں حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی یعنی اخوی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ	۱۸۴
ذکر حضرت پیر دستگیر مرشدنا و مولانا سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی فرزند خورد حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی قدس اسرارہم	۱۸۵
ذکر خلفاے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ	۲۰۲
ذکر حضرت سید کریم محمد الحسینی عرف حضرت صاحب فرزند خورد حضرت میراں سید محمد مدرس قدس سرہ	۲۰۶
اسماے فرزندان حضرت صاحب موصوف یعنی سید شاہ عبدالقادر صاحب و سید شاہ محمد صاحب و سید شاہ قاسم صاحب و سید شاہ عزیز اللہ صاحب صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ	۲۰۸

صفحہ	نام
۲۱۰	ذکر حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ
۲۱۲	ذکر حضرت شیخ ابوالمعالی فرزند حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ
۲۱۳	ذکر حضرت شیخ ابوتراب مدرس قدس سرہ
۲۱۴	ذکر حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ
۲۱۶	ذکر حضرت قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ
۲۱۷	ذکر حضرت مولانا محمد زبیری ثانی قدس سرہ
۲۱۸	ذکر حضرت شیخ محمد عرب قدس سرہ
ر	ذکر حضرت شیخ منصور قدس سرہ
۲۱۹	ذکر حضرت شیخ اسمعیل محدث قدس سرہ
ر	ذکر حضرت شیخ عبد الرحمن متقی قدس سرہ
ر	ذکر حضرت قاضی عبد اللہ قدس سرہ
۲۲۰	ذکر حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ
ر	ذکر حضرت شیخ مجتبے عرف بڑے صاحب منوری قدس سرہ
ر	ذکر حضرت قاضی عسکری قدس سرہ
ر	ذکر حضرت قاضی سید سیف اللہ قدس سرہ
۲۲۱	ذکر حضرت النگے مجذوب قدس سرہ
ر	ذکر حضرت شاہ مستنگے مجذوب قدس سرہ
ر	ذکر حضرت میاں بھولے میٹھے قدس سرہ
۲۲۲	ذکر حضرت میاں خاکسار قدس سرہ
ر	ذکر حضرت شاہ محمود بڑنگ قدس سرہ

صفحہ	نام
؍؍	ذکر حضرت شاہ محمد چینگی قدس سرہ
؍؍	ذکر اولیائے زمرۂ نسوان بیجاپور قدس اللہ اسرارہا
؍؍	ذکر حضرت بی بی خوندمان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا دختر حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ
۲۲۳	ذکر حضرت بی بی شمس مان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔
؍؍	ذکر حضرت راجی لوستی رحمۃ اللہ علیہا۔
۲۲۴	ذکر حضرت بی بی نعیمہ مشہور بڑی بی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا والدہ حضرت مولانا حبیب اللہ قادری صفۃ اللہی قدس اللہ سرہ
؍؍	ذکر حضرت بی بی ستی آغا عرف ستی ما صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔
۲۲۵	ذکر حضرت بی بی قادریہ رحمۃ اللہ علیہا۔
؍؍	ذکر حضرت بی بی صالحہ مان صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔ اہلیہ شریفہ حضرت ہاشم دستگیر قدس سرہ
۲۲۶	تذکرۂ مرتبۂ فہرست حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ مع تشریح مرتبہ جدول مترجم
۲۲۷	فہرست اسمائے بزرگواران مندرجۂ فہرست مذکورہ مع تاریخ اعراس و مقامات مزارات۔
۲۴۵	خاتمہ کتاب مع کیفیت ارتحال جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری شطاری صفۃ اللہی نور اللہ مرقدہ
۲۴۷	کیفیت تاریخ مجمل خاندان والاجاہی روسائے کرناٹک تا زمان نواب محمد منور خان بہادر امیر ارکاٹ
۲۵۱	تقریظ کتاب مستطاب از طبع زاد جناب تفضل کرم مولوی تجمل حسین خان بہادر متخلص بہ ایمان دام فضالہ
۲۵۳	فہرست اسمائے اولیاء اللہ دائرہ علاقہ حیدرآباد نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطانہ

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
الحمد للہ و بحرمۃ نبی العلی کتاب فیض الکتاب لامع النور موسوم بہ
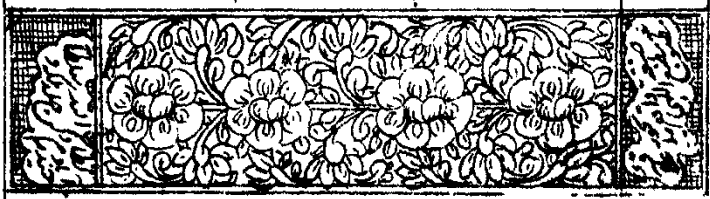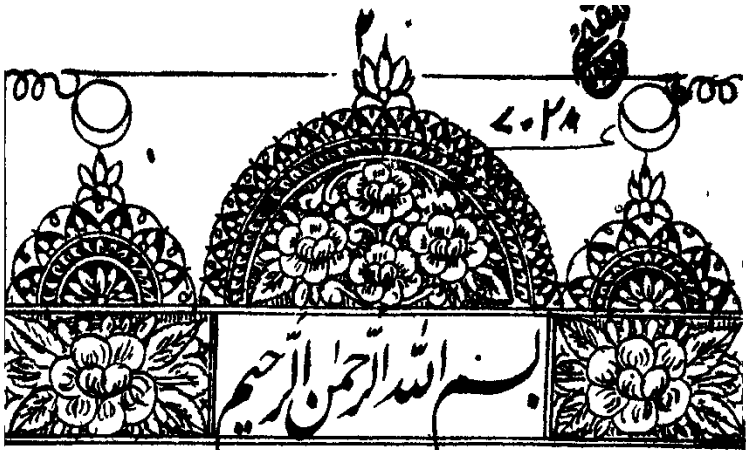
بسم اللہ الرحمن الرحیم

سزاوار حمد و لایق سپاس وہ خالق بے ہمتا ہی کہ جس نے اپنی امانتون سے انسان کو مزین و مجلا کرکے
جلوہ ظہور مین لایا پھر جس شخص نے حق امانت داری ادا کیا اوسکو درجۂ قرب و وصال عطا کیا گیا اور خوف
و حزن سے رہائی ملی اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کی بشارت دیگئی اور جسنے
امانت مین خیانت کی اور تصرف بیجا کیا معتوب و عاصی ہوا جہل کے گڑہے مین جا پڑا بل ہم اضل سبیلا کا
مورد بنا اور درود نامحدود روح مقدس پر باعث ایجاد عالم فخر بنی آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے جسکے نور ہدایت سے راہ نوردان بادیہ کفر و ضلالت مین اسلام کی
راہ راست پر تسنے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کا خطاب پائے اما بعد خاکپای فقرا شاہ سیف اللہ
قادری شطاری صبغۃ اللہی گزارش کرتا ہی کہ اتفاقاً اس فقیر کا مقام رائچور علاقہ حیدرآباد دکن مین آنا
ہوا اور برادر دینی حقایق آگاہ معارف دستگاہ واقف اسرار خفی و جلی جناب سید رشید روشن علی صاحب
قادری شطاری صبغۃ اللہی کا بہت روز تک مہمان رہا اس اثنا مین بہائی صاحب موصوف نے ایک روز
کہا کہ کتاب روضۃ الاولیا جو اولیای بیجاپور کا تذکرہ ہی ان دنون بالکل عدیم الوجود ہو گیا ہی اس لیے
بڑی وقت سے ایک نسخہ بہم پہونچا کے نفع عام کے لئے مطبع صبغۃ اللہی واقع رائچور مین چھپوانا شروع
کر دیا گیا ہی اور اسکا پہلا جز طبع بھی ہو چکا یہہ کتاب فارسی زبان مین ہی مگر اسکا اردو مین ترجمہ کر دیا
جائے تو وہی طبع کرینگے تا خاص و عام اس سے فائدہ اوٹھائین اسکے ساتھ ہی فقیر کو یہہ خیال آیا
کہ اگر یہہ کام کیا گیا تو امید ہی کہ فقیر جس مقصد کے حصول کی تمنا رکھتا ہی اوسمین اون حضرات کے

ارواح مقدسہ کی بھی ہشاد کر اس کتاب مین ہی مدد ملے دوسرا یہہ کہ اس سے بھائی صاحب موصوف
کو خوش کرنا ہی تیسرا یہہ کہ جسکو اسکے پڑہنے سے کشایش ہوگی وہ فقیر کو دعا خیر سے یاد کریگا اور یہہ بھی توقع
ہی کہ شاید اُس شخص کی کشایش کے سبب سے فقیر کو زیر خاک آرام ملے پس ان وجوہات سے فقیر نے بخوشی تمام اس
کام کو قبول کیا جبکہ ترجمہ کرنا شروع کر دیا تو بموجب ہ وقتین پیش جو آئین میراجی جانتا ہی ؛
محنتین جتنی اُٹھائین میراجی جانتا ہی - بڑی دقتون کا سامنا ہوا پہلے تو کتابت کی ہی ایسے غلطیان تھین
کہ جنکی تصحیح بڑا دشوار امر تھا اگر کوئی اور دو ایک نسخے دستیاب ہونے تو پھر مقابلہ ہو سکتا تھا یہہ مشکل
انہین بزرگوارون کی تائید سے حاصل ہوی پھر دوسری دقت مقامات کے نامون کے تلفظ مین اور
دوسرے چند ابواب کی دریافت مین پیش آئی تو خود بیجاپور مین تحقیق کر لیگئی سواے اسکے چند ابواب جو
دوسرے کتب سے یا دریافت سے معلوم ہوئے لفظ مترجم کے تحت مین لکھدئے گئے تا ناظرین سمجھ
جائین کہ یہہ مضمون اصل کتاب کے علاوہ ہے اس افزایش مین زیادہ لحاظ اس بات کا رکھا گیا ہی کہ اصل
کتاب مین مذکور ہین سو بزرگون کی اولاد سے اب کون کون موجود ہین حتی الامکان اونکے نام و نشان
جہان تک معلوم ہو سکے لکھے گئے یہان یہہ بھی گذارش ہی کہ فقیر کا قصد تھا کہ اپنے مرشدون کے احوال
مین ایک کتاب لکھے لیکن اس کام کے تشفی بخش سرانجام ہونے کے لئے چند کتب کی ضرورت تھی سو وہ
اب تک دستیاب نہ ہوے اب اس کتاب کے ترجمہ کی نوبت آئی تو صبغۃ اللّٰہی کے خاندان کے بزرگون کے
تذکرہ کے مقام پر دل نہین رخصت دیا کہ اصل کتاب کے مختصر بیان پر ہی اکتفا کرے یہہ کام اگر
مد اس مین ہوتا تو بہت سے حالات لکھتا یہان ایک تو عالم مسافرت ہے دوسرا یہہ کہ فقیر کو بیدیہ جاتا ہی اسلئے جو کچھ معلوم ہوا دستیاب ہوا
داخل کر دیا گیا اور اپنے پیر و مرشد سید السادات منبع السعادات قطب المحققین برہان الحق والدین بندگی حضرت
سید شاہ برہان الدین الحسنی القادری شطاری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ العزیز تک سلسلۂ تذکرہ
افزایش کیا گیا اب ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ اس کتاب مین جہان کسی جگہ غلطی
پائین از راہ کرم قلم اصلاح بنائین اور جب اسکے پڑھنے سے کشایش خاطر پائین تو
فقیر کو دعا خیر سے یاد فرمائین ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم
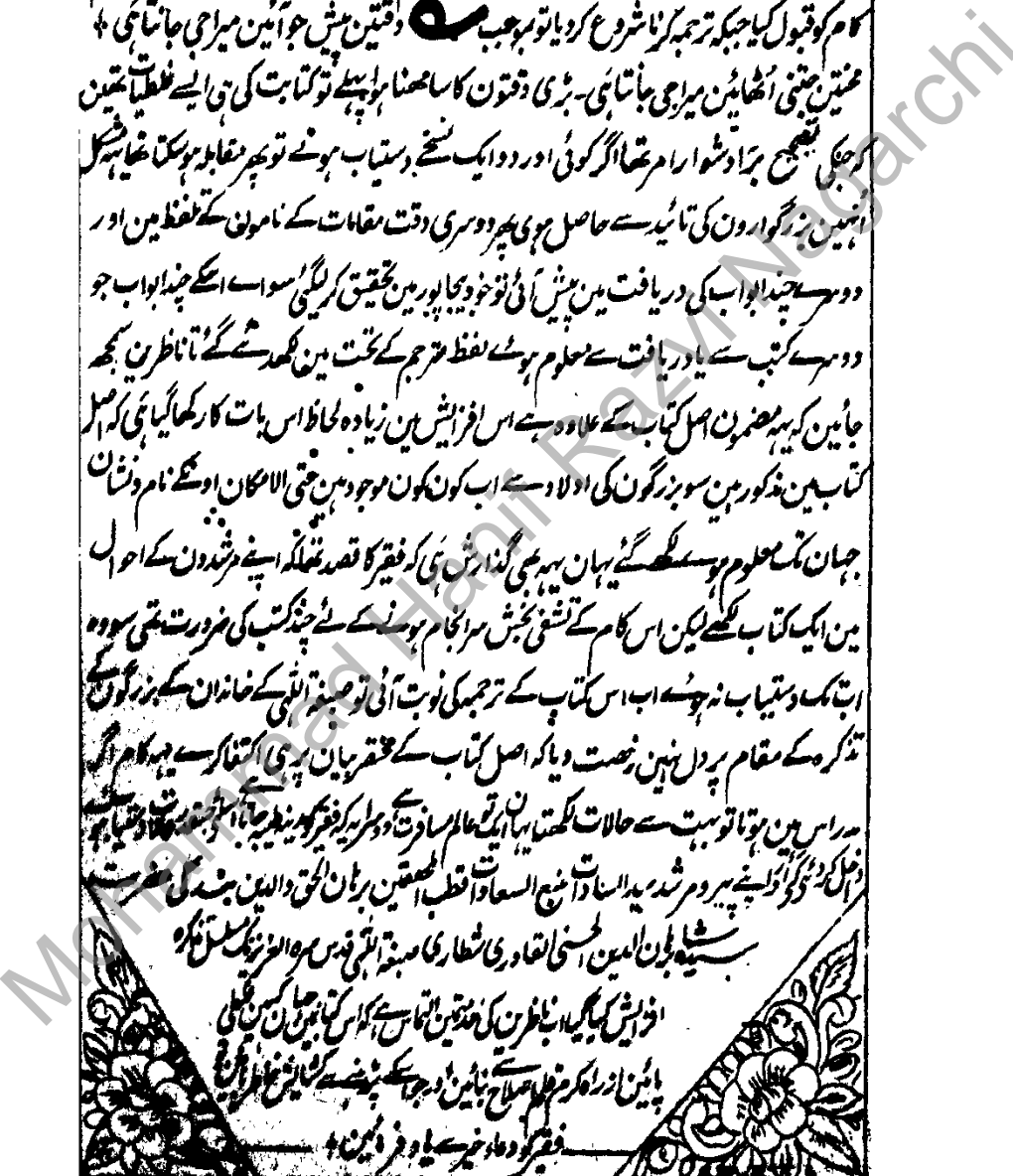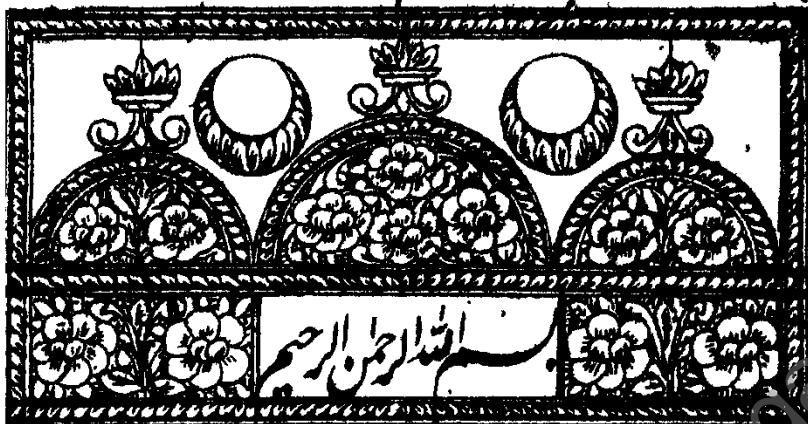
حمد وثنا اوس احد کو اور شکر وسپاس اوس واحد کو ہی کہ جس نے اپنے درگاہ کے مقبولون اور خاصگون سے
وجود کو عالم وعالمیان کے امن وامان کا باعث اور زمین وزمان کے جمعیت وانتظام کا سبب ٹھہرایا اور اپنے
بارگاہ کے دوستون اور محبوبون کے نفوس کو واسطہ فیضان وہدایت کا اور وسیلہ ارشاد وکرامت کا کیا تا
گمراہی اور دوری کے جنگل مین بھٹکے ہوے اور نادانی اور راندہ پن کے جنگل کے پریشان اون بزرگون
کی طریق پیروی سے ہدایت کی راہ راست پر اور خدا کو پہونچنے کے سیدھے راستے پر پہونچین اور خدا طلبی کے
جنگل کے پیاسے اور حق کو پہونچنے کے راستون کے چھوٹے ہوئے مجاز اور حقیقت پر پہونچنے اور ترقی
پانے سے خوش ہون اور اون ہدایت وراستی کے رہبرون کی صحبت اور ہمنشینی سے ظاہری اور باطنی فیض
وکشایش حاصل کرکے اونکے خوان وجد اور عرفان توحید سے پوری چاشنی اور زیادہ مزہ اوٹھائین اور
اون راستی وہدایت کے اماموں کی دوستی اور مریدی سے بلند مقامون اور اونچے درجون کو پہونچین اور
اونکے ساتھ نسبت اور پاک اعتقاد رکھنے مین آخرت کی چھٹکارا اور بہتری کا میسر ہونا چاہین اور اون
خدا کے مقبولون کے آستان بوسی کی مداومت مین ہدایت وکمال کی ترقی اور آگلی منزل کی آسانی کا حاصل
ہونا سمجھین اور زمینی اور آسمانی سختیون اور حادثون کے پیش آنے اور نازل ہونے کے وقت اون دربار
بارگاہ کبریائی کے واسطہ اور وسیلے سے بلاؤن کے دفع کرنے والے جناب مین دست التجا اور استعانت
اوٹھائین اور دینی ودنیوی حاجتون اور مطلبون کے حاصل ہونے کے لئے اوس بزرگ طائفہ کے
اسرار کے واسطہ اور وسیلے سے دعاؤن کے قبول کرنے والے کی درگاہ مین زبانی استدعا واستغاثت

کھولین چمکتے جواہر درود اور صلوات کے اور بہترین موتیان ثنا اور سلام کے نثار اور بہ نیاز جو ملک وجود
کے قافلے کے سالار مخلوقات اور موجودات کے پیشوا انبیا کی جماعت کے مقتدا امیدان اصطفا اور اجتبا
کے شاہسوار اسرار وحدت واحدیت کے خزانہ دار اوقاف غیب ہویت کے شاہباز درجۂ نبوت و رسالت و
برگزیدگی اور ہدایت کی بارگاہ کے سلطان پیدایش کے رو سے اول گنتی کے رو سے آخر جناب اقدس و اطہر
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ اور مدفن مطہرہ پر اور آپکی پاک آل اخیار پر اور
اصحاب ابرار پر جو ولایت کے بھیدون کے چشمے ہین اور ہدایت و کرامت کے انوار کے چراغ ہین۔
اما بعد اصحاب خبرت و آگاہی اور ارباب فطنت و معرفت ہمراہی کے جناب مین عرض کی جاتی ہی کہ
جو وقت مردان خدا کے تعریف اور توصیف مین گذرے اور جو لحظہ خدا کے دوستون کے اطوار اور
شمائل کے بیان سے معمور رہے تمام وقتون اور لحظون سے نہایت افضل ہے اور جو زبان اولیا کی کرامتون
کے بیان مین گویا ہوا اور جو دم خواص اور اتقیا کے حکایات کے بیان مین معروف رہے وہ تمام زبانون
اور دمون سے نہایت عزیز ہی کیونکہ اون سے دل کو ایک وجد اور حلاوت حاصل ہوتی ہی اور سمع کو
اوس سے ذوق اور لذت ملتی ہی من ذکر ولایۃ من حکایات الاولیا فلہ کاجر عبادۃ الثقلین کے
مضمون روشن کے مطابق بیحد اجر و ثواب حاصل ہو اور اوسکے فایدون اور نتیجون اور فیضون اور
برکتون سے محروم اور بے نصیب نہ رہے اور حدیث شریف من احب قوما فھو منھم کے رو سے
اس بزرگ طایفہ کی دوستی اور عقیدت اون کے قریب اور ساتھ کرتی ہی اور اون ہی کے [illegible] مین
شمار کیا جاتا ہی دنیا کو ترک کرنیوالون کے بادشاہ واصلون کے مربی سالکون کے مرشد سلطان ابراہیم
ادہم بلخی قدس سرہ فرماتے ہین کہ ایک شب مین نے خواب مین دیکھا کہ ایک فرشتہ ہاتھ مین کاغذ
رکھا ہی اور کچھ لکھتا ہی مین نے پوچھا کیا لکھتے ہو اوس نے کہا کہ خدا کے دوستون کے نام مین نے
کہا کہ میرا بھی نام لکھے ہو اوس نے کہا کہ نہین پھر مین نے کہا کہ اگرچہ مین اون مین سے نہین ہون لیکن
اوسکے دوستون کو دوست رکھتا ہون اس قیل و قال مین تھا کہ ایک دوسرا فرشتہ آیا اور کہا کہ
خدا تعالی کا حکم ہوا ہے کہ کتاب از سرنو شروع کر اور ابراہیم کا نام سب سے آگے لکھ کر [illegible]

دوستون کا دوست ہی اور ابو عبد اللہ سنجری قدس سرہٗ فرماتے ہین کہ لوگون کو نہایت فائدہ دینے
والی چیز نیکون کی صحبت و افعال و اخلاق مین اونہون کی پیروی اور خدا کے دوستون کے قبرون
کی زیارت ہی اسلئے فقیر حقیر کریم کی رحمت اور کرم کے محتاج اولیاء اللہ سے مدد چاہنے والے محمد
ابراہیم عفی اللہ عنہ نے چاہا کہ حق و اصل بزرگوارون اور کامل اولیا نے حضرت بیجاپور کی سرزمین کو
عزت و شرف بخشا اور خلق کی ہدایت اور رہنمائی اور باطنی و ظاہری افاضات کا شغل رکھا اور اس
سواد کرامت مواد مین اپنے خوابگاہین اور آرامگاہین بنائین اونکے تھوڑے سے حالات و مقامات اور
تھوڑی سی کرامتین تحریر کرکے دینی اور دنیوی سعادت حاصل کرے لیکن زمانے کے تفرقے اور
اہل زمان کے انقلاب احوال سے اون کاملان و اصل کی گروہ کی تاریخون کے مادے اور حالات و
سیر و مقامات کی تفصیل نہین مل سکی اور اس بزرگ جماعت سے کئی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم
غیری کے مضمون کے مطابق بہتون کے ذِکر پوشیدہ ہین اونکے احوال کا علم اور اونکے انتقال کے
سنہ اور اونکے مزارون اور مقبرون کے مقام کسی پر ظاہر نہین لیکن تھوڑی سی حکایتین اور کرامتین
بعض مشہور بزرگون کی جنکا تصرف اور فیض اب تک جاری ہی شجرۂ جنیدیہ اور ملفوظ قدوۃ الکرام قطب الانام
حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہٗ سے اور تھوڑا سا گنج الاسرار ملفوظ شریف قطب الاقطاب
فرمایا جناب پیر دستگیر حضرت ہاشم حسینی علوی قدس سرہٗ العزیز سے منتخب کرلیکے اور جناب مرشدی
سیفی قطبی حضرت شاہ عبد اللہ حسینی علوی ابقاہ اللہ متمکنا علی راسی ورد وس کا نام ہے اور
جناب ولی نعمی قبلہ گاہی عمہ محمد مرتضی مشہور صاحب حضرت ابقاہ اللہ و امد ظلال برکاتہ سے سنکر دنیوی
سعادت کا وسیلہ اور اخروی ثواب اور دینی حاجتون کی کشایش کا ذریعہ جانکر اس بزرگ کام
اور بڑی سعادت مین قدم رکھا اور اختصار کا راستہ چلا اور تیمنا و متبرکا پہلے حضرت آثار قدسی
انوار معجز شعار جناب سید الابرار علیہ الصلوۃ و التحیات کے شہر بیجاپور مین ابتداءً ورود فرمانے کے
ذکر سے اور زیارت کے اور چند اعزاز اور کرامتون اور فائدون اور کشایشون کی کیفیتون کے
ذکر سے جو بزرگان عظام کو اون مقدس تبرک سے رو دے تھے اور جو کچھ کتابون اور صحبت
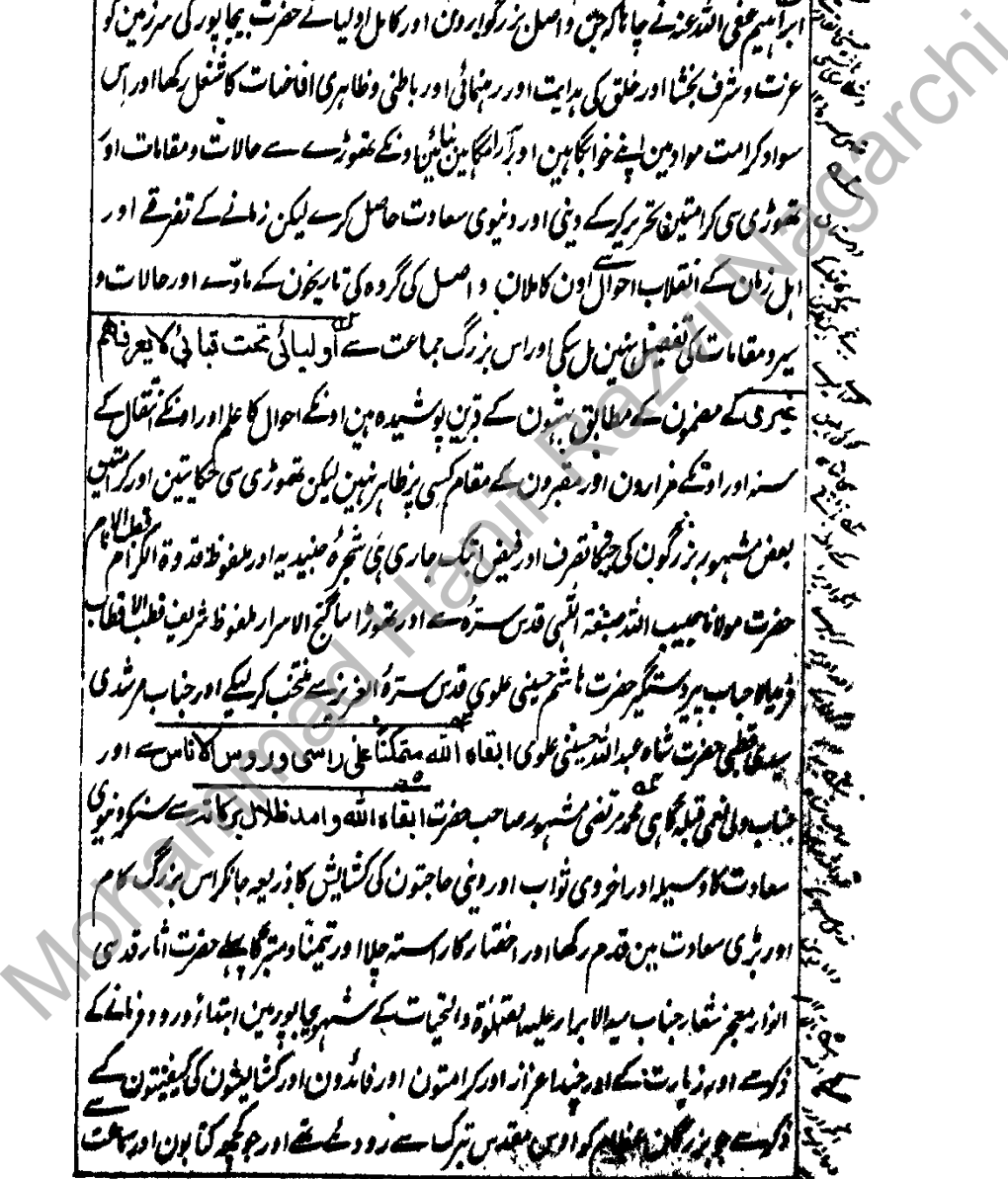
معلوم ہوسکتے تھے اور اُن دونون بزرگ جنابون سے تحقیق کئے گئے تھے شروع کیا اور اس مختصر
تذکرے کا نام روضۃ الاولیا رکھا واللہ الموفق والمعین اللہم انفعنا من برکاتہم
ومواجیدہم واسرارہم

مقدمہ در ذکر آثار شریف

جاننئے کہ آثار قدسی انوار یعنی موی مبارک ریش شریف حضرت سرور عالم سید اولاد آدم سلطان
رو بخش سالار افراد بشر خیر الموجودات فخر البریات مرشد الاصفیا ختم المرسلین والانبیا سید الورٰی
شافع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحت واعجاز سند و
دکن مین مشہور ہی اکثر محققون نے اوسکے صحت کا یقینی ثبوت دلائل قطعی و نقلی سے حاصل کیا اور
بڑے بڑے اولیاء اللہ نے مکاشفون اور الہامون اور بشارتون اور اشارتون سے اوسکی
صحت و صدق معلوم کرکے ہمیشہ اوسکے زیارت مین مشغول اور فتوحین اور برکتین پائین اور اوسکے
صحت و صدق پر سند بھی دی اوس زمرۂ شریفہ مین سے ایک سید السادات خارق العادات
قطب الاولیا حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی البھروچی المدنی قدس سرہ ہین کہ اوس موے مقدس کی زیارت
کے بعد اوسکی صحت و صدق پر اپنی دستخط خاص سے یہہ سند لکہہ دئے کہ فقیر کو اشارت و بشارت سے
تحقیق ہوا ہی کہ یہہ موی شریف حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ریش مبارک سے ہی انتہی
اور یہہ کاغذ سند صبغۃ اللّٰہی متولی آثار شریف کے پاس موجود ہی اس آثار شریف کو پادشاہ ہفتاد
منتخب سلاطین عادل شاہی سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابراہیم عادل شاہ انار اللہ
برہانہ نے اپنی خوش طالعی سے بصرف زر کثیر کمال خواہش و آرزو کے ساتھ میر صالح ہمدانی سے حاصل
کرکے ایک عالیشان محل مین رکھا اور تعظیم کی داد دیتا تھا اور خدمتگذاری کے آداب انتہائی درجے
مین بجا لاتا تھا اور خدام و حفاظ اور مدرسین و طلبا اور لنگر وغیرہ کے اخراجات کے لئے مبلغ کثیر مقرر
کیا اور آثار اہل بیت پاک و ائمہ عظام سے چند تبرکات بھی بڑی کوشش سے حاصل کرکے وہین رکھے

اور اسکے بعد اوسکے بیٹے سلطان محمود عادل شاہ کے زمانے مین بھی یہی معمول مستمرہ جاری تھا اور عہد
سکندر عادل شاہ خاتم طبقہ سلاطین بیجاپور مین جو تنزل دولت و تزلزل سلطنت کا زمانہ تھا فرمان
شاہی کے رو سے جو مطلا کاغذ پر کمال تکلف کے ساتھ لکھا ہوا ہے یہہ مصارف جاری تھے یعنی ہر سال
ماہ مبارک ربیع الاول مین پہلے روز ایکہزار ہون دوسرے روز دوہزار ہون تیسرے روز تین ہزار ہون
اسی طور پر ہر روز ایکہزار ہون زیادہ کئے جاکے تقسیم ہوتے تھے چنانچہ بارہوین روز بارہ ہزار ہون
تقسیم کئے جاتے تھے جسکا جملہ اٹھتر ہزار ہون ہوتا ہی اسی طرح ایام محرم مین پہلے روز ایکہزار ہون اور
دوسرے روز اسکا دونا ایسا ہی ہر روز ایکہزار ہون کی زیادتی ہوکر صرف مین آتے تھے جسکا جملہ
پچپن ہزار ہون ہوتا ہی اس مبلغ کثیر کے صرف کے سوائے وہان کے خادمون اور عہدہ داروں کے
انعام و وظائف و جاگیرین چار قریئے چھوڑے گئے تھے چنانچہ وہ فرمان سکندری بھی متولی کے
پاس موجود ہے جب تک کہ سلطنت عادلشاہی قایم تھی یہہ معمول جاری تھا ختم سلطنت عادل شاہ سے
اس کتاب کی تالیف کے وقت تک جو سنہ ۱۲۴۱ ایکہزار دوسو اکتالیس ہجری ہی بہرحال اوس مکان متبرک کے
معمولی آداب اور لوازم خدمات اور مولود خوانی و ختم فاتحہ خوانی اور پخت طعام دواز دہم مبارک اور
صندلشنی وغیرہ ضروری اخراجات چلتے ہین گیارہوین سب کو حجرہ خاص کا دروازہ کھولا جاتا ہی
خاص و عام صندوق مبارک کی زیارت شریف سے مشرف ہوتے ہین صندوق کے کھولنے اور موی
مبارک کے دیکھنے موی شریف کے باہر نکالنے کی عادت نہین غرض صدق و صحت اوس موی مبارک کی
سبکے پاس ایسی متیقن و مشہور ہوئی اور خبر متواتر کے مانند پہونچی ہے کہ شک او شبہہ کی جا باقی نہین
رہی اگرچہ ہر جگہہ اور اکثر مقامون مین آثار و تبرکات موی مبارک و قدم رسول موجود ہین لیکن کوئی
مگر جو نقشان قدم رسول جو دہلی مین شہزادہ فتح خان خلف فرزند شاہ بادشاہ دہلی کے قبر پر اوسکے سینے
مقابل رکھا گیا ہے اور موی مبارک جو بیجاپور مین ہے ان دونون کے مانند دوسرے مقامون اور
مشہور نہین ہین نقش قدم شریف و موی مبارک کی صحت و ثبوت و تحقیق نہین ہوی اور اوس
موی شریف کے [illegible] اوسکے صدق و صحت کی قطعی دلیل ہین سعادت ازلی جسکی رفیق اور بخت بلند

یاد رہو اور اسپر حضرت رسالت مآب کی مرضی مقدس ہو تو جا قدس ہی ہو تو اوس کے بعد بردہ موے
مقدس اوس نلی مبارک سے جسمین کہ وہ رکھے ہوئے ہین بغیر بدن کے خود بخود باہر آکے ایک
نور کے جھاڑ کے مانند ہو کر پھر نلی مبارک کے اندر تشریف لیجاتے ہین محمد قاسم فرشتہ نے لکھا ہے
کہ غرہ محرم الحرام سنہ ۱۰۰۵ ایکہزار پانچ ہجری مین سیادت مرتبت رفیع المنزلت میر محمد صالح ہمدانی بیجاپور
تشریف لائے اور آپ کے ساتھ حضرت سرور کائنات خلاصۂ موجودات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے چند موے مبارک تھے یہہ خبر سلطان ابراہیم عادل شاہ کے سامعت مین آئی تو بہت خوش
ہوئے اور بنہایت تعظیم وتکریم کے ساتھ اون بزرگوار سے ملاقات کرکے موے مبارک کی زیارت
کے شرف سے مشرف ہوئے اوسوقت پادشاہ مذکور کے عقیدے کی خوبی اور نیت کی صفائی خاص و
عام پر ظاہر ہوئی یعنے بعض بڑے بڑے سلاطین نے اون موئے مبارک کی زیارت سے مشرف
ہونے کے لئے ہر چند کوشش کی میسر نہوئی اور اوس نلی مبارک نقروی سے جسمین وہ موی شریف
بند رکھے تھے باہر نہ آئے جب کہ ابراہیم عادل شاہ نے سرصدق کو قدم بناکر لوازم استقبال
بجالائے اور مقربان بارگاہ نے عود وعنبر جلایا اور تحفہ درود وسلام حضرت سرور کائنات صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی روح پرفتوح پر بھیجا تو اوس نلی سے کہ جسمین بالکل روزن ہی نتھا موی شریف
باہر آکے نور کے مانند ظاہر ہوئے اور ایکہزار پانچ سال کے بعد سلطان موے محترم کے [illegible]
کے شرف زیارت سے شاہ وگدا مفتخر ہوئے اور میر محمد صالح کو بہت سا انعام [illegible]
سلطان نیک اعتقاد حسب عادت اوس سال بھی عشرۂ محرم الحرام مین امام [illegible]
الحسین کی عزاداری کے لوازم مین مشغول ہوئے تو میر محمد صالح کو پیام بھیجے کہ آپ سے [illegible]
کرتا ہون اگر دارالامارہ کو تشریف آوری سے منور کرین اور اس ملک مین رہین اور خدا قرب
ممتاز کرین تو دوستون کی خوشی کا موجب ہوگا اونہون نے بموجب اِذَا دُعِيتُمْ فَاسْتَجِيبُوا
پادشاہ کا التماس قبول کرکے موی عنبر بوی باعث ایجاد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
بیجاپور مین تشریف لائی سلطان ابراہیم آداب استقبال بجالائے [illegible]

دولت کو حکم دیا کہ شرایط خدمت گزاری بجا لاتے رہیں اور کبھی کبھی خود بھی میر محمد صالح سے ملاقات
کر کے نقد وجواہرات عطا کیا کرتے تھے جبکہ وہ مہینا ختم ہوا اور صفر کا چاند نمودار ہوا سیادت
پناہ مذکور نے سفر حجاز کا عزم مصمم کیا مکارم اخلاق خسروانہ اس بات کے مقتضی ہوئے کہ مہمان
عزیز کو از سر نو نوازش کر کے اس لئے نقد دو ہزار ہون اور بہترین پشمینہ کے چند بستے اور نفیس
تحفے وہدیے عنایت کر کے طواف بیت اللہ شریف وزیارت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام
وامام المتقین امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے لئے جانے
کی رخصت دی میر صاحب موصوف نے پادشاہ کا احسان بے پایان سے شرمندہ ہو کر رخصت کے
وقت دو موی عنبر بوی حضرت ختمی پناہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پادشاہ کو عنایت فرمائے
اب وہ موی مبارک روپہلی نلی میں رکھکر اوسکو بند کر دئے ہیں شب جمعہ اور ایام متبرکہ میں
لوازم زیارت ادا کئے جاتے ہیں اور اوسکی برکت سے فتوحات پادشاہ کے شامل حال
ہو کر اونکے طالع کا ستارہ روز بروز ترقی پر ہے انتہی کلامہ۔ اور قدوۃ عرفائی کرام
مربی علمائی اعلام حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ الہی قدس سرہما کے ملفوظ میں لکھا ہے کہ سید السادات
منبع الکرامات عمدۃ المحققین نخبۃ الواصلین حضرت شاہ صبغۃ اللہ الحسینی المدنی البھروچی قدس اللہ
سرہ العزیز کے رخصت کے وقت سلطان ابراہیم عادل شاہ نے عرض کی کہ آثار معجز نشان حضرت
رسالت پناہ کی زیارت کر کے تشریف فرما ہوں جب آپ محل آثار میں زیارت کے لئے تشریف
لائے تو پادشاہ کے اشارہ پر خدام آثار مبارک نے وہ روپہلی نلی جسمیں چند تار موے
مبارک مقدس معجز نشان کرامت اطوار حضرت رسالت علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات
مادامت الارض والسمٰوات تھے حضرت شاہ کے روبرو رکھی آپ نے فرمایا کہ نلی کھولیں
تا دیکھ کر زیارت کروں عرض کی کہ نلی کو نہیں کھولتے ہیں اوسوقت نلی شریف کو دست
مبارک میں لیکر تھوڑا وقت درود شریف پڑھے وہاں چند شمعیں روشن تھیں اور پچاس
آدمی کے قریب گروہ اگروہ حاضر تھے حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں

بھی اوس مجمع مین حاضر تھا حضرت شاہ قدس سرہ اوس وقت مجھکو نزدیک بلاکر فرماتے کہ آثار
شریف پر خوب نظر کرو دفعتاً دیکھا کہ ڈاڑھی مبارک مین سوراخین ہو کر موی مطہر مقدس حقیقی جم
نہ بہت موٹے نہ بہت باریک نہ بہت سیاہ نہ بہت سفید تھے اور ایک انگل کے مقدار مین نمود
تھے ڈاڑھی مبارک کے گرداگرد باہر آئے اور وہ ڈاڑھی عود بتی کے جھاڑ کے مانند نظر آتے تھے اور سوراخین
ظاہر دکھائی دیتی تھین پھر گھڑی بھر تک موی مطہر مقدس اپنی جگہہ مین نزول فرمائے اور سوراخین بھی گم ہو گئین اس کیفیت کو بار بار
مشاہدہ کیا اور پھر اسی ملفوظ مین دوسری جگہہ پر حضرت مولانا سے منقول ہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے خدمت مین ایک شخص نابینا
نابینا کتاب نفحوص پڑھتے تھے اور اوس بیچارہ کو حضرت شاہ کے خط شریف کے سواے کچھ بھی
نظر نہین آتا تھا اس لئے آپ اپنے دست خاص سے لکھکر اوسکو دیتے تھے اب وہی اوس کے
چند جزو متبرک حضرت کے لکھے ہوئے میرے پاس حاضر ہین ایک وقت اون اجزای متبرک سے
پہلا ورق گم ہو گیا ہر چند ڈھونڈا نہ پایا ہمیشہ اسکا تاسف کرتا تھا کیونکہ وہ حضرت شاہ قدس
سرہ کا خط شریف تھا اتفاقاً مین ایک روز محل آثار مبارک مین صندوق آثار شریف کے
نزدیک بیٹھا تھا دفعتاً دیکھا کہ ایک کاغذ ہوا پر اڑتا ہوا آگے میرے گود مین پڑا دیکھتا ہون
تو وہی گم شدہ ورق ہے پس شکر نعمت حق سبحانہ تعالی بجا لایا اور پھر دوسری جگہہ اوسی
ملفوظ شریف مین حضرت مولانا قدس سرہ سے مذکور ہے کہ لوگ قبا کے ہر دو طرف کپڑے کی بنی ہوئی
چیریان زینت کے لئے لگاتے ہین اور انکو بند قبا کہتے ہین اور یہہ پارچہ ابریشمی اور تافتے سے بناتے
ہین مجھکو ان ابریشمی بندون کے بارہ مین فکر پیدا ہوئی کہ روا ہے یا نہین اور کتب معتبرہ و فقہ
مین یہہ مسئلہ کہین نہ پایا شکر ہے خدا تعالی کا اوس نے مجھ پر اس طریق سے ظاہر کیا کہ ایک وقت
محل آثار مبارک حضرت پیغمبر علیہ السلام مین بیٹھا تھا یکایک ایک شخص غیبی مجھ پر ظاہر ہوا اور
کہا کہ تافتہ ابریشمی کے بند قبا لگانا حرام ہے مولف ملفوظ حضرت مولانا قدس سرہ یعنی شیخ
عبدالفتاح حبیب الٰہی کہتے ہین کہ بعد اسکے حضرت مولانا اپنے غلام یعنی مولف کو فرماتے کہ اگر
اس مسئلہ کے لئے مکہ و مدینہ کو بھی جاؤگے تو نہ پاؤگے پھر اپنی قبای مبارک اس [illegible] کے

پاس دیکر فرمایا کہ بند قبا وا کرو ہر بند ہر جو دو ہوا ایک نقش یا رسکے ہے الحمد شتاق پہنچا الی
معتبر لوگون سے منقول ہے کہ اوایل مین آثار مقدس گگن محل مین رکھے تھے اور وہ قلعہ ارک
کے اندر سلطان علی عادل شاہ کلان کی بنائی ہوی ایک بلند اور عالیشان حویلی تھی اوسکے
سقف وستون در و دیوار سب پر طلا کاری کی گئی تھی مبلغ خطیر کے صرف سے وہ حویلی
تیار ہوی اوسمین ہر قسم کے بادشاہی جواہرات وتحایف وغیرہ رکھے تھے اتفاقاً سلطان
محمد عادلشاہ کے زمانہ مین گگن محل مین بغیر سبب ظاہری کی آگ لگ گئی ہر سمت سے شعلے
دراز ہوئے در و دیوار و سقف وستون جلنے لگے بادشاہی خزانے اور توشک خانے کا
ذخیرہ بھی جسمین ہزارون لاکھون کا مال و اسباب تھا اوسکے ایک حجرہ مین آثار قدسی انوار سحر شعار
بھی رکھے تھے آتش کے جھپیون کے صدمون سے جل گیا آگ کے بیحد بھڑک جانے اور سقف و بام
کے جل سنے کے بعد خاص و عام کو معلوم ہوا تو بادشاہ کو خبر دیئے بادشاہ اور ایلچیان و ارکان
اس حادثہ ناگہانی کے واقع ہونے سے پریشان ہو کر دوڑتے ہوئے آئے اوسوقت آتش کی
تیزی ایسی تھی کہ اوسکے گرد اگرد بیس بیس ہاتھ تک آدمی کا گذر ممکن نہ تھا ہر ایک شخص دانت مین
انگلی پکڑے عالم حیرت مین حسرت کر رہا تھا کچھ فایدہ نہ ہوا اسباب وتحایف وغیرہ کے نکالنے کے
لئے ہر چند تردد کئے کوئی صورت نہ بنی اور کوئی تدبیر کام نہ آئی چارون سمت مین آتش کے شعلے
ایسے جوش زن تھے کہ اگر طایر خیال بھی اوس طرف جاتا تھا تو اوسکے پر و بال جلجاتے تھے سلطان
محمد عادلشاہ نے سب اسباب وتحایف سے ہاتھ اوٹھا کے اوسکی پرواہ نہ کی لیکن آثار شریف
کے جلنے کا کمال ہر کے پیچ و تاب کھانے لگا اور بیحد زیادہ بیقرار ہو گیا اوسنے پیچھے دیکھا تو ہر طرف
گلہ سے ایک شخص علیخان نامی نوکر اوتھا بادشاہ نظر کرنے کے ساتھ اوس نے کر ہمت چست باندہ
اور دل مضبوط کرکے جرأت کو کام فرمایا اور جس حالت مین کہ دہنے بائین پیچھے اوپر آتش کی
حلقہ تھی سقف و بام سے گندے جلکر اور لکڑیان آتش کی شعلے نکلے زمین پر گر رہی
تھیں ... مبارک مین جا کر صندوق شریف سر پر اوٹھا لیکے سلامتی کے ساتھ

باہر لایا اور ساتھ کپڑون کو اوس جلنے آتش کا کچھ بھی اثر نہ پہونچا اور جناب اقدس نبوی کے
طفیل سے اور موی مبارک حقیق تحقیق کے اعجاز سے اور ماون کے صدق اعتقاد کی برکت سے
وہ شعلہ زن آتش اوپر گلزار ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے مانند ٹھنڈے ہوگئے یہ محض موی
مبارک کا اعجاز و کرامت ہے اور باقی اجناس و اسباب اوس حویلی کے آتش کے صدمہ سے
بالکلیہ جلکے خاک ہوگئے سلطان پاک اعتقاد صندوق تبرکات شریف کے سلامتی کے ساتھ حاصل
آنے سے نہایت خوش ہوکر سجدۂ شکر انہ حافظ متعال و منعم ذو الجلال بجالایا اور دوا دمحل مین جو
قلعہ ارک کے باہر بنایا گیا تمام رکھا اور علیخان محل آثار کی حوالہ داری اور اوس مکان باشرف
کی تولیت و خدمت سے معزز و سرفراز ہوکے اوس روز سے علیخان آثاری مشہور ہوگئے
ثقہ لوگ سے منقول ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ نور قبرہ نے اپنے وقت کے اولیاء اللہ سے
التماس کیا کہ بندہ ہمیشہ آثار شریف کی زیارت کی سعادت سے مشرف ہوتا ہے لیکن کمال تمنا
اس بات کی ہے کہ شرف زیارت جمال آثار قدسی اسرار حضرت سید الابرار علیہ افضل الصلوات
واکمل التحیات حاصل ہو اس مقصد کا حصول آپ حضرات برگزیدگان بارگاہ الٰہی و باریابان
جناب رسالت پناہی کے تائید کے بغیر ممکن نہین توجہ فرمائے تا یہ سعادت عظمیٰ و دولت کبریٰ
نصیب ہو اون بزرگوارون سے کسی نے بادشاہ کی درخواست قبول نفرمائی مگر وہ بزرگ
یعنے سید السادات خارق العادات قطب الاقطاب غوث الطلاب حضرت شاہ ہاشم
حسینی العلوی اور قطب العارفین اسوۃ الواصلین سید السادات منبع الکرامات حضرت
مرتضیٰ قادری قدس اللہ سرہما نے فرمایا کہ حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب مین
کرتے ہین کہ اگر تمہارے نصیب یاوری ہین تو قبولیت ہوجاتی ہے غرض ایک روز دونون حضرات
موصوف حجرۂ آثار شریف مین تشریف لیجاکر صندوق مبارک کھولکے اوس موی مبارک کو
جسمین موی مقدس محفوظ تھے باہر نکالکر اوسکا ہر کھولکے صندوق کے اوپر رکھے اور
آپ حجرۂ خاص کے باہر آکے مراقبہ مین مشغول ہوکے [illegible]

ع کہ مقبول را رد نباشد سخن ؛ ترجمہ ۔ ع کہ مقبول کا رد نہیں ہے سخن ؛
ان دونون بزرگوارون کی درخواست جناب اقدس نبوی مین مقبول ہوی سلطان محمد
عادل شاہ اور چند اکابر و اولیاء اللہ محل طلا مین جو حجرۂ خاص کے سامنے ہے کھڑے ہوے
اور چند خواص محل طلائی کے پیچھے کی طلنبی مین تھے اور اعیان وارکان بڑے محل مین اور
دوسرے سب لوگ حوض کے گرد اگرد اپنے اپنے مرتبہ کے موافق کھڑے ہو کر سب کے سب
تہلیل و تسبیح و تمجید و سلام و صلوات مین مشغول ہوئے ایسے مین دفعتہ حجرۂ مبارک کے
اندر سے جان کو راحت دینے والی مشک کی بو نکلی کے عالم کے دماغ کو معطر اور روح کو تازہ کر دی
اور بعد ایک گھڑی کے حجرۂ منورہ سے ایک شعلۂ نور باہر آ کے محل طلائی مین بھر جا کے اوسمین سے
تھوڑا طلنبی مین اور تھوڑا بڑے محل اور صحن اور اوسکے روبرو کے میدان مین جا کر تمام حاضرین
و زائرین کو گھیر لیا اور اوس نور کی شعاع و تجلی سے ہر ایک کی آنکھین تاب نظارہ نہ لا کر بند
ہو گئین اور ہر شخص پر حالت بیخودی مستولی ہو گئی سب کے سب نے پیشانی زمین پر رکھدی فلما
تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا کا مضمون حسب حال تھا وہ حالت بیخودی
دو گھڑی تک تھی بادشاہ و گدا سب زیارت و اعجاز سے افتخار حاصل کئے پھر اعجاز در اعجاز
یہہ ہوا کہ اوس خوشبو سے جو ابتدا مین ظاہر ہوی تھی لوگون کے کپڑے اسقدر مشکبو و معطر
ہو گئے کہ تین چار بار دھوبی کے ہاتھ سے دھولائے پر بھی وہ خوشبو اون کپڑون سے
نہ گئی اللہم صل وسلم علیہ عطر اللہم قبرہ الکریم ؛ بعرفٍ شذی من صلوٰۃ
و تسلیم ۔ اس روایت کو بعض ثقہ دوسرے طریق سے ذکر کئے ہین جو مشہور ہے کہ سلطان
محمد عادل شاہ کے زمانہ مین چند حضرات اولیاء عصر ہر روز آثار مقدس کی زیارت کے لئے
جمع ہو کے صلوٰۃ و سلام و تہلیل و تسبیح مین مشغول ہوتے موی مبارک خود بخود ڈبی سے
باہر نکل کر ذاکر جلوہ گر ہوتے اور یہہ حضرات ذوق و لذت حاصل کرتے غرض اون
بزرگوارون کا ہمیشہ یہی عمل تھا سلطان محمد عادلشاہ نے بکمال آرزو اون حضرات

مقدس سے عرض کی کہ آپ بزرگون کو ہر وقت موی شریف کی زیارت و حضور و قرب و
مصاحبت حاصل ہے بندہ امیدوار ہے کہ آپ کے وسیلے اور تائید سے موی مقدس کی زیارت
ومشاہدہ سے مشرف ہو کے افتخار و سعادت دارین حاصل کرون ان حضرات نے بادشاہ کی
التجا قبول کی اور فرمایا کہ جس روز ہم حجرۂ خاص مین مشغول زیارت ہون اور ذکر تسبیح وتحمید
وتمجید و درود وسلام مین مشغول ہون اور درود وتسبیح کی آواز بلند ہو اوسوقت تم آجاؤ تاکہ
شرف زیارت سے مشرف ہو جاؤ کہتے ہین کہ ایک روز ان بزرگوارون کا زمرۂ شریفہ محل
آثار مبارک مین جمع ہو کر حجرۂ خاص مین داخل ہوا اور حلقہ باندھکے ذکر و درود و ثنا مین
مشغول ہوا اور خادم آثار شریف کو فرمایا کہ صندوق مبارک کھولکے حسب عادت نلی مقدس
باہر نکالو اور خادم نے عادتی آداب کے ساتھ صندوق کھولکے نلی مبارک نکالکے طبق مین
رکھدیا اہل حلقہ درود وسلام اور تسبیح وتکبیر مین مشغول تھے کہ یکایک موی مقدس نلی کے اندر سے
باہر ظہور فرما کر کمال روشنی کے ساتھ جلوہ افروز ہوئے حضرات مذکور کے آوازین جوش ذوق
وشوق مین بلند ہوئین سلطان محمد عادل شاہ نے جو ان حضرات کے حکم کے بموجب ظنی مین حاضر
تھا حصول نعمت عظیم کا وقت جانکر جلدی کے ساتھ محل طلائی مین آیا اور دیکھا کہ موی مقدس
باہر ظہور کرکے طبق مین جانبخش دیدۂ بصیرت اور نور افزای مردمک اہل عقیدت ہین بادشاہ
کے اندر آنے اور نظر کرنے کے ساتھ ہی موے معجزہ جو طبق مین تھے یا شعلۂ نور ہو کر شرقی
جانب کے دریچے سے باہر نکلکے بڑا عمل طی فرما کر آسمان کے طرف تشریف لیگئے بزرگوارن
اس سانحہ سے پریشان ہوگئے اور مراقبہ کے ذریعہ سے معلوم کیے کہ آج جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مرضی اقدس کے خلاف کام کیا گیا اور جو بات کہ لوازم ادب سے دور تھی
وقوع مین آئی پس آہ وزاری شروع کئے درگاہ ارحم الراحمین اور جناب رحمۃ للعالمین
مین عفو تقصیر کے لیئے التجا کرنے لگے تو مضمون العذر عند کرام الناس مقبول بہرہ ور
نہایت آسمان پر سے اوترکے جس راہ سے باہر گئے تھے اودہر سے ہی واپس ہو کر

اوسی دریچہ سے حجرۂ خاص مین ورود فرماکے سید السادات مجمع الکمالات غوث الخلایق حضرت
شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ کی داڑہی سے جو اوسی راہ مین بیٹھے تھے مس کرتے ہوئے
نَی کے اندر نزول فرمائے اوسوقت تمام حضرات ملکی صفات نہایت خوشی کے ساتھ شکر
عطیہ ونعمت حق جل وعلا بجا لاکے خادم کو فرمائے کہ نَی کو صندوق مین داخل کرین کہتے ہین
کہ تمام بزرگان جو اوسوقت حاضر تھے نَی مبارک پر مشک وعنبر سے مہر اور نشان کئے اور
صندوق مین رکھکر مقفل کردیئے پھر اوس روز سے نہ نَی کھولی گئی نہ زیارت ہوی منقول
ہے کہ محل آثار مبارک مین دو موے شریف دو جدا جدا نَی مین تھے ایک موے مبارک کو
جسکی صحت وثبوت کی زیادہ تر شہرت تھی بلورین نَی مین رکھے تھے اور دوسرے موے
مبارک کو کہ وہ بھی صحیح اور مشہور ثبوت تھا روپہلے نَی مین رکھے تھے جبکہ بادشاہ عالمگیر نے
بیجاپور کا قلعہ فتح کیا تو سکندر عادلشاہ نے مغلوب ہوکر ملاقات کو جانے قصد کرکے اپنے
ارکان واعیان سے کہا کہ عالمگیر اس ملک کا قابض ہوا ہے اب خاندان عادلشاہی کا پاس
اور ہماری تعظیم وتوقیر نہین کریگا ایسی تدبیر بتلاؤ کہ ہماری توقیر ہو اور ہمارے ساتھ عزت اور
حرمت سے ملاقات کرے اونہوان نے یہہ صلاح بتلائی کہ صندوق آثار شریف سر پر لیکے ملاقات
کو جائین البتہ بادشاہ قدردان عالمگیر صندوق مبارک کے اعزاز کے غرض سے تعظیم وتوقیر
کریگا سکندر عادلشاہ اس رای کو صائب جانکر خادم آثار شریف کو بلاکے کہا کہ صندوق مبارک
آثار قدمی اٹھوا لاؤ تا عالمگیر کو ہدیہ دیا جاوے خادم مرد دیرین ودانا تھا خیال کیا کہ یہہ بادشاہ
ضعف طالعی اور کم سنی کے سبب اپنا تمام ملک وسلطنت ہاتھ سے دیدیا اب چاہتا ہے
کہ تبرک موے مبارک جسکی صحت واعجاز پر عرب وعجم متفق ہین اور اوسکے بزرگان کمال
خواہش وآرزو کے ساتھ لکوکھا روپیہ صرف کرکے جس جوہر شریف کو حاصل کئے اور جو
اس شہر کے نئے برکات کا باعث ہے ہاتھ سے دیدے پس وہ موی مبارک کو تبدیل
کردیا یعنے جو موے مبارک کہ بلورین نَی مین تھا نقروی نَی مین رکھکر محل آثار مین چھوڑ

رکھا اور نقرئی ڈبی مین تھا سو موے مبارک بلورین نلی مین داخل کر کے سکندر عادل شاہ کے
تفویض کیا اوس نے نلی مبارک اپنے سر پر اوٹھا لیکے قلعہ سے عالمگیر کے پاس گیا اخباریون نے
عالمگیر کو خبر دی کہ سکندر عادلشاہ نے آثار شریف حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم سر پہ لئے آتا
ہے اسکے ساتھ ہی بادشاہ نے کارپردازون کو حکم کیا کہ فی الفور خیمہ و خرگاہ سکندر کے راستہ
پر استادہ کرین اور حفاظ و ذاکران اور تمام عہدہ داران حاضر رہکر سکندر سے نلی مبارک
لیکر اون خیمون مین رکھین اور عنبر و عود و اگر اور خوشبو کے دوسرے سب چیزین جلاوین اور
تلاوت قرآن شریف اور درود و تسبیح مین مشغول رہین اوسی وقت فراش و آبدار و عود سوز
و امین و مشرف وغیرہ مقرر کئے گئے جب سکندر عادل شاہ اوس خیمہ کے قریب گیا تو بموجب فرمان
بادشاہی نلی آثار شریف اوس کے پاس سے لیکر خیمون مین کمال آداب کے ساتھ رکھے اور خدمت
بجالائے آخر سکندر عادلشاہ اپنی تعظیم سے مایوس ہو کر عالمگیر کے پاس گیا عالمگیر بادشاہ وہ
موے مبارک دہلی روانہ کیا سماعت مین آیا کہ وہ موے مبارک وہان بھی نہین رہا بندہ کے صلحائے
متاخرین بقیۃ السلف متقدمین حضرت سید مصطفے بروم معروف بہ شاہ طاب ثراہ جو حضرت
والد ماجد کے اوستاد ہین اور محمد پور ارکاٹ کے طرف بطریق سیر گئے تھے علامۂ زمان مولوی
امین الدین احمد خان سے نقل کرتے ہین کہ مولوی مذکور نے حکایت کی کہ عالمگیر بادشاہ نے
جو کچھ تبرکات بیجاپور سے حاصل ہوئے تھے دہلی روانہ کئے تھے وہ مسجد کاٹ مین حفاظت سے
رکھے تھے ایک روز مین اوس مقام پر حاضر تھا اور بہت سے لوگ جمع تھے دفعتاً ایک
بڑی آواز ہو کے مسجد کا چھت پھٹ گیا اور نور کا ایک شعلہ آسمان کے طرف چلے گیا ہم سب
لوگ حیران ہو کے کیفیت معلوم کرنے کے لئے مسجد کے اندر گئے تو کیا دیکھتے ہین کہ صندوق
مبارک غائب ہو گیا ہے لوگ اوس کے تجسس و تلاش مین اطراف و اکناف مین پھیل گئے
اور دو تین کوس کے فاصلہ پر جنگل مین خالی صندوق ملا لوگ واپس آ گئے واللہ اعلم و
علمہ اتم اور وہ موے مبارک جو محل آثار قدسی الانوار مین موجود ہے اوسکی بھی چند بار زیارت

ہوی ہے چنانچہ معمور خان ناظم بیجاپور نے عالمگیر بادشاہ کے اجازت سے عارف خدا آگاہ حضرت شاہ مصطفےٰ قادری کو جو ایک واسطہ سے سید السادات قطب الخلایق حضرت شاہ مرتضیٰ قادری کے خلیفے ہوتے ہین ہمراہ لیکر ئی مبارک کی زیارت کی بعد اسکے ثنا۔ اللہ خان نے اپنی صوبہ داری کے زمانہ مین قطب الافراد اعتصام الامجاد حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کے پوتے اور جانشین حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے حضور مین ئی مبارک نکال کے شرف زیارت سے افتخار حاصل کیا پھر محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد مین سنہ ایکہزار ایک سو بیالیس ہجری مین قاضی اکرم سید عبد اللہ مقبل کو نواب آصفجاہ کا حکم ہوا کہ محل آثار شریف کے موجودات دیکھین مذکور عہدہ داران اوس زمانہ کے تمام مشایخین اور اکابرون کو جمع کر کے صندوق مین سے ئی مبارک نکال کے زیارت سے مشرف ہوئے اوس وقت سے آج تک پھر کسی کو ئی مبارک کی زیارت نصیب نہ ہوئی لیکن اون تینون زیارتون مین جو اوپر مذکور ہوئین اوس ئی سے موی مقدس باہر ظہور نہین فرمائے فقط ئی کی باہر سے زیارت کئے منقول ہے کہ عالمگیر کے طرف سے کوئی سید صاحب خدمت صوبہ داری بیجاپور پر مقرر ہوئے تھے محل آثار شریف مین پنجشنبہ کے روز اور دوسرے ایام متبرکہ مین زایرون کا اژدحام اور تمام ساکنان شہر کی آمد و رفت کی کثرت جو ہوتی ہے اور اپنے سیادت و امارت کے غرور مین بیباکانہ اور بے ادبانہ زبان پر لائے کہ یہہ لوگ بال رسول کے اسقدر آداب بجالاتے ہین اور لوازم عقیدت و خدمت ظاہر کرتے ہین اور کمال اعتقاد و ادب کے ساتھ زیارت کرتے ہین اور تبرک گردانتے ہین لیکن ہماری جو آل رسول ہین کچھہ بھی تعظیم و توقیر کا لحاظ نہین رکھتے اس گستاخانہ کلمے کے زبان سے نکلنے کے ساتھہ ہی اونکو مرض حبس ہوگیا یعنی پیشاب بند ہوگیا اور چند ساعت مین تڑپ کے مرگئے بیہا

بد ز گستاخی کسوف آفتاب	شد عزازیلی ز جرأت رد باب
از ادب معصوم و پاک آمد ملک	وز ادب پر نور گشت این فلک

ذکر اولیاے متقدمین بیجاپور قدس اللہ اسرارہم

ذکر حضرت حاجی رومی قدس سرہ - آپ بیجاپور کے بزرگواروں میں بہت قدیم ہیں جس زمانے میں کہ دکن محض کفرستان تھا اور یہاں کے باشندے فقط ہنود اور حاکم راجگان تھے بتوں کی پرستش کے سوائے ملت دین حقہ اور پاس اسلام کی پرتو نہیں پڑی تھی پہلے آپ ہی ہیں جو بیجاپور تشریف لائے اور وہیں قیام فرمائے آپ کے ورود فیض آمود کی برکت سے تاریکی کفر دور ہوی اسلام کی روشنی چمکی رفتہ رفتہ اسلام کا غلبہ اس درجہ کو پہونچا کہ رسوم ضلالت و بدعت کے جگہہ ضوابط شرعی و قوانین دین متین مثل اذان و نماز اور تمام احکام اسلامی ہر جگہہ اور ہر طرف رواج پائے کافروں کے بتخانے غازیان اسلام و مجاہدان نیک فرجام کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے خاک در خاک ہو گئے اور بیجاپور بادشاہان دیندار کا دار السلطنت ہوا بڑے بڑے علما و صلحا کا مسکن اور اولیای جلیل القدر کا مورد ہوا نقل ہے جس زمانے میں کہ حضرت حاجی رومی قدس سرہ اپنے چند خادموں کے ساتھہ بیجاپور تشریف لائے تو یہاں ہنود کی حکومت تھی حضرت کو آبادی کے اندر ٹھہرنے کے لئے جگہہ نہیں ملی آپ شہر کے باہر آبادی کے قریب قیام فرمائے کفار از روی تعصب مذہبی آپ کے خادموں کو ہر طرح سے رنج و ایذا پہونچانے لگے انہوں نے اوس قوم ناہنجار کے جور و ظلم پر صبر کیا اور سب طرح کی تکلیفیں اوٹھائیں ہنود نے دیکھا کہ مسلمان سب کچھہ سختیاں اوٹھا لیتے ہیں مگر جگہہ چھوڑتے نہیں زیادہ ترسختی پر آمادہ ہوئے شہر اور اطراف و اکناف میں تاکید کئے کہ کوئی شخص مسلمانوں کے ساتھہ اخلاق سے پیش نہ آئے اور اون کے ساتھہ غلہ اور دوسرے ضروریات کی خرید و فروخت کا معاملہ نہ کرے تا قوت کے نہ ملنے سے اس مقام سے خود ہی نکل جائیں پس سب کے سب ان سے معاملت موقوف کر دئے اہل اسلام پر تین روز برابر فاقہ میں گذرے تو تنگ آکر حضرت ممدوح کی خدمت میں عرض کی کہ ہم نے تین روز سے فاقہ کشی کی اب جان بلب ہو گئے ہیں اب بھوک کی برداشت نہیں کر سکتے ہیں اوس وقت اتفاقاً ایک فربہ گائے جسکی وہاں کا راجہ پرستش کرتا تھا وہاں پہونچی اور آپکی نظر اوس پر پڑی تو خدام کو حکم فرمایا کہ اوس گائے کو ذبح کر کے اپنی قوت کر لو لیکن اوسکا چمڑا اور سر اور پانوں اٹھا رکھو

خدام نے جو تین روز سے فاقہ کشی کی اور بہوک کے غلبہ سے بیقرار ہو گئے تھے یہ فربہ گای دیکہی اور
اوسکے ذبح کے لئے اپنے شیخ کا حکم بہی پایا تو ذبح کر کے حکم کے مطابق اوسکا چمڑا اور سر اور پاؤن اوٹہا
رکہے اور باقی گوشت وغیرہ ناشتہ کر گئے شام کو جو راجہ کی پرستش کا وقت تہا گائی کو ڈہونڈہنے
لگے تو کہین نہین ملی آخر اطراف کے دیہات مین اور جنگلون مین تلاش کے لئے لوگ دوڑے آخر
ناکام واپس ہوئے دوسرے روز بالکل حیران و پریشان ہو کر خیال کئے کہ سوای ان مسلمانون کے
جو ہمارے جور و ظلم سہت ہے اور تین روز بہوکے رہے دوسرا کون ہے کہ گای ہضم کر جائے اغلب
ہے کہ یہی جماعت ذبح کر دی ہو گی چاہئے کہ اون سے پوچہکر انپر سختی کر کے انہین یہانسے نکالدین پس
اس رای پر سب متفق ہو کے حضرت کے خدام کے پاس آکر دریافت کئے اقسام سے ایذا دینے اور
سختی سے پیش آنے لگے خدام نے اون سے انکار کر کے حضرت کے خدمت مین گذارش کی حضرت نے
اوس قوم اشرار کو اپنے حضور مین طلب کر کے فرمایا کہ تم بدین قوم نے اس مسلمانون کی جماعت
پر قوت و غذا اور خرید و فروخت کے ابواب بند کر دئے بیچارے پریشان ہو کر تمہاری گائی
کاٹ کے کہا گئے اب مین وہ گائی تم کو دیدیتا ہون بشرطیکہ پہر تم انکو کسی طرح سے ایذا نہ دین
اوس قوم نے آپ کے کہے کے مطابق عہد کیا پہر آپ نے خدام کو اشارہ کیا کہ پوست اور سر
اور پاؤن جو امانت رکہے ہین حاضر کرین وہ حاضر کئے حضرت نے اوس چمڑیکو بچہا کے سر اور پاؤن
کو اونکے برابر موقع پر رکہکر لکڑی سے مار کے فرمایا کہ اوٹہہ پہر یکا یک گائی آواز کرتی ہوی اوٹہی
اور چلدی کفار اس کرامت سے متحیر ہوے اور آداب بجا لا کر اپنے گہرون کو چلے گئے اور پہر کبہی اپنے
اقرار سے تجاوز نہین کئے مروی ہے کہ آپ مرید ہین حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے جو شیخ
طریقت ہین حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے اور زبان زد خلایق ہے کہ آپکی تاریخ انتساب
۵۵۵
تا ولد ہے جو مذکور روایت سے مطابقت رکہتی ہے بعض ثقہ لوگ سے سننے مین آیا کہ حضرت حاجی رومی
و حاجی مکی و حاجی سیف الملک و شیخ صلاح الدین قدس اللہ اسرارہم جو ہر ایک انمین سے مشہور آفاق
و مصدر خوارق و کرامات ہین باکدیگر برادری طریقت رکہتے ہین اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیا

قدس اللہ سرہ العزیز کے خلفاء سے ہین واللہ اعلم اور آپ کا اصل اسم مبارک معلوم نہوا اور اوس محضر مین جو آپکی اولاد کے پاس ہے اور اوسپر معتبر مشایخین کی مہرین ثبت ہین لکھا ہے کہ موضع بیلاد واقع پرگنہ کرنجگی آپکی اولاد کی معاش اور آپکے عرس شریف کے اخراجات کیلئے محمد عادل شاہ کلان سے مقرر ہوا تھا اور اوس موضع مین آپ کے اولاد اور مریدون اور طالبون سے پانچہزار آدمی مدفون ہین اور محمد کام بخش شہزادہ عالمگیر نے حضرت حاجی رومی قدس اللہ سرہ کے روضہ پر آکے زیارت سے شرف حاصل کیا آپ کے عرس کی تاریخ بائیسوین ذیحجہ ہے روضہ مبارک آپ کا حصار کے اندر شاہ پیٹھ مین قلعہ ارک کی خندق کے متصل جانب شمال واقع ہے اور حاجی مکی قدس سرہ کی درگاہ بیجاپور کے مغرب طرف تکوٹہ کے باہر مشہور ہے اور تکوٹہ بیجاپور سے پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے اور روضہ حاجی سیف الملک قدس سرہ بیجاپور کے مشرق طرف موضع خیشد رہ مین ہے جو دریائے بہیمرہ سے دو کوس کے فاصلہ پر ہے اور حضرت شیخ صلاح الدین قدس سرہ کا مقبرہ پونہ مین مشہور ومعروف ہے **مترجم** تحقیقات سے معلوم ہوا کہ حضرت حاجی رومی قدس سرہ کے اولاد باقی نہین۔

ذکر حضرت شیخ نصیر الدین نصر اللہ ولی قدس سرہ آپ بیجاپور کے قدیم مشایخین اور اولیائے بزرگ سے ہین اور سلطان الواصلین زبدۃ العارفین حریقۂ محبت حضرت شیخ فرید الدین مسعود اجودہنی ملقب بہ شکر گنج قدس اللہ سرہ کے بڑے فرزند اور خلیفے ہین قطب وقت غوث زمان تھے فقر وریاضت اور توکل وقناعت مین اپنے زمانہ کے لوگ پر سبقت لیگئے تھے رات دن مستغرق بحق رہتے تھے دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش تھے آپ حالات شریفہ اور کرامات عالیہ رکھتے ہین۔

نقل ہے کہ پیر نصر اللہ ولی قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کی موجودگی مین خویش واقارب گھر بار سب کو چھوڑکے حرمین شریفین کو گئے حج اور زیارت شریف سے مشرف ہونیکے بعد خطہ دکن کو تشریف لاکر بلدۂ بیجاپور مین جسکو اوسوقت قصبۂ بیجاپور کہتے تھے قیام فرمائے طالبون اور مستفیضون کے ارشاد وہدایت مین مشغول ہوئے آپ کے فیض تربیت سے بہت سے لوگ واصلان حق وصاحب کشف وکرامت ہوئے آپکی تشریف آوری کی برکت سے عرصۂ قلیل مین ملک دکن

سلاطین اسلام کا تخت گاہ ہوا اور بعد اسکے قصبہ بیجاپور بھی بڑا شہر اور پادشاہان اسلام کا دارالسلطنت ہوا اور اسقدر اولیا اللہ اور بزرگان دین کے ورود کا محل اور فضلا و صلحا کا مولد ہوا کہ رشک بلاد دکن ہوا نقل ہے کہ آپ نے ابتدا مین قطب العالمین غوث العارفین شیخ الاقطاب فرید الاحباب حضرت قطب الملۃ والدین بختیار اوشی قدس اللہ سرہ ونفعنا برکاتہ کے قبر شریف سے از بسکہ کمال اعتقاد و رسوخ جو آپ کے ساتھ تھا بیعت کی تھی آپ کے والد بزرگوار حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز نے یہ کیفیت سنکے ارشاد فرمایا جان بابا لوازم ارشاد و شرائط تربیت سے ایک شیخ کی حیات جسمانی دنیوی ہے تم کیون اون کاملون مین سے جو ہمارے پیر کا دامن پکڑے ہین اور قید حیات سے ہین کسی ایک کا دامن نہین پکڑتے تا جلد مقصد کو پہونچین اس ارشاد کے بموجب آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز کے فیض تربیت حاصل کیا کہتے ہین جسوقت سید السادات غوث العشاق ملاذ الحبین اعتصام الطالبین بندہ نواز گیسو دراز حضرت سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز دہلی سے دکن تشریف لائے تو بیجاپور پہونچے اور حضرت شیخ نصر اللہ ولی قدس اللہ سرہ کی قبر شریف کی زیارت کئے اور وہ مکان جسمین کہ حضرت خواجہ نے حضرت شیخ کی زیارت کے بعد دو ایک لمحہ تک تشریف رکھے تھے اب تک موجود ہے اور حضرت شیخ کی قبر شریف کے مغربی جانب واقع ہے۔

اَللّٰھُمَّ انْفَعْنَا بِبَرَکَاتِھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ آپکا عرس شریف رجب کی چوبیس کو ہے اور مزار شریف شہر پناہ کے اندر دروازہ شاہپور کے متصل مغربی سمت مین واقع ہے اور مرقد شریف پر ایک چھوٹی سی گنبد تعمیر کیگئی ہے اور لوگ اسکی زیارت کرتے ہین اور باعث برکت جانتے ہین اور حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ جو اپنے وقت کے بڑے مشایخین سے تھے اور جنکا ذکر جناب حضرت شاہ ہاشم حسنی العلوی قدس اللہ سرہ کے خلفا کے احوال مین آئیگا حضرت شیخ نصر اللہ قدس سرہ کے قبہ کے قریب مشرقی جانب آسودہ ہین آپ کے مرقد پر بھی مذکور قبہ کے مانند ایک قبہ بنایا گیا ہے اور سکندر عادل شاہ والی بیجاپور جس سے سلسلہ عادلشاہی ختم ہوا حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کا مرید تھا اور آپ ہی کے مزار کے پائین مین مدفون ہے۔

ذکر حضرت پیر میٹھے قدس سرہ آپ بیجاپور کے قدیم اور مشہور اہل کرامات سے ہین جس زمانہ مین کہ ہنود کا غلبہ ہے اور یہ لوگ سوای بت پرستون کے خدا تعالی کی وحدانیت اور حضرت پیغمبر خدا کی رسالت سے خبر نہین رکھتے تھے اور اپنے قرار دئیے ہوئے معبود موہوم کے سوائے خالق زمین و آسمان کو جو عالم کا پروردگار ہے اور ضد و شریک سے پاک ہے نہین جانتے تھے اوسوقت آپ تشریف لائے اور یہین سکونت اختیار کئے اور گمراہون کی رہبری کرنے اور دین و ایمان کے طرف کافرون کے دلون کو کھینچنے اور کلمہ توحید تلقین کرنے لگے۔ بعد چند سال کے گذرنیکے ملک دکن ترویج اسلام اور غلبہ مسلمانان کے باعث فخر حاصل کیا اور ہنود کا زور ایسا ٹوٹا کہ برابر زمین کے ہوگئے بیشک ایسے بزرگون کو ایسے کفرستان مین لانے مین حکمت الہی یہی ہے کہ انکے تشریف آوری کی برکت سے کفر کی سخت زمین مین دین و اسلام کا نشان نصب ہوا اور دین پاک محمدی کا ڈنکا بجے حضرت پیر میٹھے قدس سرہ رجب کی گیارہوین کو روضہ جنان کے طرف سدہارے آپکا مرقد شریف شہر پناہ کے باہر مشرق کیجانب فتحپور مین واقع ہے اور حاجتمندون کے حصول مقاصد کے بارہ مین بڑے تاثیر رکھتا ہے۔ **مترجم** آپکی درگاہ [illegible] لیکن گورنمنٹ انگریزی سے اب تک عرس شریف کے لئے سالانہ ایک روپیہ فتحپور والے [illegible] کے نام دیا جاتا ہے اور ہنود بھی آپکا سالانہ فاتحہ کرتے ہیں

ذکر حضرت پیر جمنا قدس سرہ آپ بھی یہان کے قدیم بزرگون سے ہین آپکی تشریف آوری بھی اوسی زمانہ مین ہوی جبکہ ہنوز دکن مین اسلام کا ظہور نہین ہوا تھا اور فقط کفرستان تھا ہر کہین بت پرستی کا زور و شور تھا آپ کو اکثر کفار کے ساتھ جہاد کا اتفاق ہوا آخر بمصداق اِذَا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ بیجاپور کی سرزمین چند روز مین کفر و بت پرستی کی کثافت سے پاک ہوی اور دار الاسلام و معدن اولیا ہوگئی اور بزرگان دین کی تشریف آوری گویا تباشیر ظہور صبح اسلام ہوی مزار شریف شہر پناہ کے اندر نواب مصطفے خان وزیر سلطان محمد عادلشاہ کی حویلی کے قریب مشرق کے طرف واقع ہے عرس شریف رمضان کی ستائیسوین کو ہوتا ہے اور آپ کے پائین مین چند مزارات آپ کے ہمراہیون اور

رفیقوں کے ہیں جو آپ کے ساتھ کفار کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ مترجم
انکی اولاد سے کوئی نہیں ہے لیکن نواب مصطفیٰ خان کے اولاد سے نواب زین العابدین خان سالانہ عرس کرتے ہیں۔

ذکر حضرت پیر معبری کھنبایت قدس سرہٗ آپ کا اسم مبارک شیخ محمد ہے آپ یہاں کے قدیم بزرگوں میں سے ہیں آپکی بزرگی اور زہد و تقویٰ اور کرامات تعریف و توصیف کے محتاج نہیں آپ ظاہری اور باطنی علوم و کمالات کے جامع تھے فقر و ریاضت اور توکل و قناعت کے رستہ پر مردانہ وار قدم رکھے تھے اور رات دن حق کی یاد و شہود میں مستغرق رہتے تھے آپ کی رہنمائی اور فیض صحبت سے بہت سے طالبان حق ظاہری اور باطنی کمال حاصل کئے ہیں کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہاں رایوں کی حکومت تھی آپ تشریف لاکر اوس قوم سے جہاد کئے اور اپنے لوہے کے کھنڈوے سے بہت سے بڑے بڑے رایوں کے سر اور گردن توڑ دئیے البتہ مشرکان جنکے حصے میں ازلی اراوۂ الٰہی ہدایت اور سعادت تھی آپکے دست مبارک پر کفر و ضلالت سے توبہ کرکے شرف اسلام حاصل کئے ایک گروہ آپ کے فرزندوں اور رفیقوں کا مشرکوں کے ہاتھ سے شرب شہادت پایا جنکا قلعۂ ارک میں گنج شہیدان موجود ہے آپ کا مرقد مبارک بھی قلعۂ ارک کے اندر ہے مزار شریف کے اوپر لکڑی کا چھت بنایا گیا ہے روضۂ مبارک کے متصل ابراہیم عادل شاہ جگت گرو نے انند محل بنایا آپ معبری مشہور ہونیکا سبب معلوم نہ ہوا حسب ظاہر یہ پایا جاتا ہے کہ معبر آپکی پیدائش اور سکونت کی جگہ ہے معبر اور دیو سمندر دریائے شور کے کنارے دو مشہور بندر ہیں جو سلطان علاء الدین خلجی بادشاہ دہلی کے زمانے میں یعنے سنہ سات سو دس ہجری میں لشکر اسلام کے قبضہ میں آئے بہت سا دفینہ و خزینہ مثل روپیہ سونے کے مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور اسلام کا غلبہ ہوا بعض لوگ اوسکی توجیہ کرتے ہیں کہ اصل لفظ میبلے ہے دکنی میں جس کے معنے بڑے پہلوان کے ہیں اور آپ کی قوت و شجاعت ایسی تھی کہ سوا من لوہے کا قبضہ ہاتھ میں رکھتے تھے اس لئے آپ کے زور قوت کی تعریف میں آپ کو میبلے کہتے تھے لیکن زبان کے تغیر سے معبری ہو گیا۔

انکا عرس رجب کی اکیسوین تاریخ کو ہوتا ہے اور آپ کے روضہ مین آپ کے بہت سے علاوہ دو اور
مدفون ہین حضرت موصوف کا تصرف اب تک جاری ہے چنانچہ حال مین بائیس سال کے آگے محمد حسن
فرزند شیخ محمد بخشے بیجاپوری نے جو آپ کا روضہ مبارک کا تعمیر کیا مزار شریف کے اطراف مین پتھر کی دیوار
کا احاطہ کیا اور اسکا پایہ ڈالتے وقت مزار مبارک کے پاس ہے سوالی کے جھاڑ کی جڑ مرقد معلی کے پائین
کی طرف مشرقی و جنوبی سمت مین حائل تھی اوسکو کاٹ دئے بمجرد کاٹنے کے اوس سے خون کا
فوارہ جاری ہوا یہ عجیب قصہ اس شہر کے خاص و عام مین مشہور ہے۔ **مترجم** ۔ آپ کی
اولاد موجود ہے چنانچہ ان سے عبداللہ صاحب و گیسو دراز صاحب تربت سجادہ وغیرہ موجود ہین اور رہتے ہی تعلقہ اندی علاقہ بیجاپور
آپ کے خود وغیرہ کے مصارف کے لئے پادشاہان بیجاپور کی جہو تے ہے۔۔

ذکر حضرت پیر معصوم قدس سرہ آپ بھی یہان کے قدیم بزرگون سے ہین اور اوس جماعت سے
ہین جو یہان اسلام کا ظہور ہونے کے پیشتر تشریف لائی اور اوسوقت یہان فقط کفرستان تھا
سوای بت پرستی کے دین حقہ سے کوئی واقف نہ تھا ان بزرگون کے تشریف آوری کے برکات سے
کفر و ضلالت کے رسوم مین زوال آگیا رواج دین اسلام ترقی پایا اور بتدریج اہل اسلام کی شوکت
قوت پکڑی مرقد آپ کا شہر پناہ کے اندر اللہ پور کے دروازہ کے متصل واقع ہے اور تاریخ
عرس رمضان کی چھبیسوین ہے۔ سوای ان حضرات کے اور چند بزرگوار بھی ہین یعنی پیر جعفر ابراہیم
اور پیر یوبلے اور پیر بالے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین انکی بھی تشریف آوری اوسی زمانہ مین کچھ
آگے پیچھے ہوی ہے اور ان کے مزارین بھی مشہور ہین۔

ذکر حضرت شیخ ابراہیم سنگانے قدس سرہ آپ یہان کے قدیم و بڑے مشایخین سے
ہین بزرگ حالات اور بلند مقامات رکھتے تھے تقوی و عبادت مجاہدہ و ریاضت کو
انتہائی مرتبہ تک پہونچائے تھے فقر و درویشی کے ذایقہ سے پورا حصہ حاصل کیکے خلق کے
معتقد ہوئے شیخ الشیوخ حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ اپنی کتاب انساب
مین آپکی تعریف مین ادہم ثانی لکھے ہین اور اطوار بالا برابرین فرماتے ہین کہ اونہون نے

ابتداے حالی مین روزگار کے کام اور دنیوی اشغال مین مشغول تھے بعد اوسکو ترک کرکے
صلاح و پرہیزگاری کا طریق اختیار کئے اور ریاضت مین کوشش کرنے لگے اور شہر دولتاباد
مین سید السادات حضرت سید علاء الدین خوند میر حسینی جیوری قدس سرہ کی جو اکابر اولیای
دہلی سے تھے اور حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے پیر طریقت تھے خدمت مین پہونچکر ظاہری
اور باطنی فائدے حاصل کئے اور شیخ الکبیر حضرت شیخ شمس الدین لامعالی قدس سرہ جو اوس
وقت کے بزرگون سے تھے صحبت سے بھی تبرک اور نعمت پائے اور سید العارفین حضرت
شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری قدس سرہ سے جو قطب وقت اور خلفای حضرت سید خوند میر
علاء الدین جیوری قدس سرہ سے تھے اور انکا مزار احسناباد گلبرگہ مین ہے برکتین حاصل
کین اور حضرت شیخ العالم گنج العلم قدس سرہ سے بھی صحبت رکھتے تھے اور استفادہ حاصل کئے
حضرت شیخ شمس الدین قدس سرہ کے احوال مین مصنف اطوار الابرار نے لکھا ہے کہ آپ
چلنے سے عاجز ہوگئے تھے اور گھر سے نہین رہ سکتے تھے لیکن آپ سے جمعہ اور جماعت نہین
فوت ہوئی جمعہ مین خدام آپکو پالکی مین بٹھا کر اپنے کاندھون پر لیجاتے تھے انہی حضرت شیخ
ابراہیم سنگانے قدس سرہ دولتاباد سے نکل کے بیجاپور تشریف لائے اور چودہوین محرم
سنہ سات سو تریسٹھ ہجری کو جوار رحمت الہی مین پہونچے مرقد شریف آپکا بیجاپور مین شہر
پناہ کے باہر شاہپور کے دروازہ کے طرف شمالی قبرستان مین ہے اور آپکے دونون
خلف رشید یعنی حضرت شیخ سعد الدین اور حضرت شیخ صدر الدین قدس اللہ اسرارہما جو بزرگان
دین سے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس شمالی مقابر مین مقبور ہین نقل ہے کہ عادلشاہ
کلان کے زمانہ مین ایک رفضی کا مکان حضرت شیخ سنگانے قدس سرہ کے روضہ متبرکہ کے
قریب مین واقع تھا سواوس نے چاہا کہ آپکے روضہ و زیارتگاہ کو توڑ کے دور کرے حضرت
کی جلالت سے اوسوقت تک وہ سوختہ نہال گذرے تھے غرض تابوت و لاش مبارک کو بیجاپور
سے لیجاکے یہان سے دو کوس کے فاصلہ پر موضع الکہیڑی مین دفن کئے اب آپکی زیارتگاہ

موضع الکمیر ومین ہے۔

ذکر حضرت شیخ عبداللہ العزنی قدس سرہ کنیت آپکی ابوالقاسم ہے اور مولد آپکا ذیہ بفتح دال وسکون یا ہے یہ دریای بصرہ کے کنارہ پر جنوبی سمت مین ایک موضع ہے آپ عالم وعامل اور اہل دل اور صالح پرہیزگار اور صاحب اوراد و اذکار تھے ۷۷۶ھ سات سو چھہتر ہجری مین بیجاپور تشریف لاکر یہین قیام فرماے اور حضرت شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ سے بیعت وخلافت سے مشرف ہو کے کمالات ظاہری وباطنی حاصل کئے اور رجب کی سترہوین ۷۹۶ھ سات سو ترانوے ہجری کو وفات پائی۔

ذکر حضرت شیخ الشیوخ ابوالعلی عین الدین گنج العلم جنیدی قدس اللہ سرہ العزیز آپ کا جناب ہمایون بھی بلدہ بیجاپور کے قدیم بزرگون اور جلیل القدر اولیاء اللہ اور مشہور مشایخین سے ہے علوم ظاہری و باطنی کے جامع تھے شریعت کی سیدھی راستی اور مشایخین کے طریق پر قدم راسخ اور ہمت استوار رکھتے تھے طریقت و مشیخت مین اہل زمانہ کے پیشوا اور عالم کے شیخ اور اپنے وقت کے قطب تھے بلند مقامات اور کامل معاملات اور شریف حالات رکھتے تھے آپ سے بارہا بحساب کرامتین ظاہر ہوئین سلطان علاء الدین حسن کانگو بہمنی جو طبقہ بہمنیان کا پہلا بادشاہ ہے حضرت ممدوح کے زمانہ مین تخت نشین ہوا اور اسکے سلسلے سے پانچ شخص حضرت کے روبرو گذرے اوسوقت کے بادشاہان اور وزرا و امرا آپ سے کمال اعتقاد و ارادت رکھتے تھے اور آپ اوسوقت کے اکثر اولیاء اور اہل کمال سے ملاقات کئے اور اونکی صحبت مین بڑے بڑے علما و صلحا آپ کے ساتھ نسبت شاگردی و صحبت حاصل کرکے خدا ان سے علم دین اور دوسرے علوم متداولہ مین آپکی بہت سی نافع اور مفید تصنیفین ہین کہتے ہین کہ آپ کے کل تصنیفات ایک سو تیس ہین آپ سید الاقطاب شیخ الاحباب رئیس العشاق حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اوستاد ہو نیکی روایت حد تواتر کے قریب پہونچی ہے اور قطب المشیوخ حضرت شاہ زین الحق والدین داؤدی قدس اللہ سرہ کے

والد بزرگوار حضرت شیخ حسین قدس سرہ آپ کے شاگردون اور مسترشدون سے ہین بہت سے بزرگان
اولیاء اللہ اور اہل کمال آپ کے خلفا اور شاگردون سے ہین سید السادات حضرت سید خوند
میر علاء الدین حسینی جیوا رہی قدس اللہ سرہ جو اوسوقت کے قطب مدار اور مرشد کامل تھے اور حضرت
دہلی کے اکابر سے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے پیر طریقت اور استاد شریعت و معرفت اور
مربی مجاز وحقیقت ہین اور حضرت شیخ شمس الدین محمد لامعانی قدس اللہ سرہ جو اپنے زمانہ کے
پیشوا اور کامل بزرگ تھے اور قطب الاولیا غوث العرفا حضرت شیخ بہاء الدین ذکریا قدس سرہ
کو اپنی کم سنی مین دیکھے اور فیض حاصل کئے تھے اور جو حضرت شیخ صدرالدین قدس سرہ کی صحبت
مین تھے اور فیض حاصل کئے تھے حضرت گنج العلم کے اوستاد اور مربی و شیخ صحبت ہین اور سید الاولیا
سید العارفین حضرت شیخ منہاج الدین تمیمی الانصاری کی احمدآبادی بھی حضرت کے ساتھ توجہ مربیانہ
ملحوظ رکھتے تھے حضرت گنج العلم قدس سرہ کا تولد نئے شہر مین جو دہلی کے مشرقی جانب ہے سنہ ۷۰۶
سات سو چھ ہجری مین ہوا آپ وہان سے ہجرت کرکے دہلی و بجاپور و گجرات ملک کے ہر جای پر
علمی فواید حاصل کرتے ہوئے دولتاباد پہونچے یہ شہر اوسوقت سلطان محمد تغلق کا دار الخلافت
تھا سلطان مذکور دار السلطنت دہلی کو خالی اور ویران کرکے دہلی کے تمام اکابر و مشایخ کو
وہان لایا تھا غرض وہان آپ حضرت سید خوند میر علاء الدین حسینی جیوری قدس سرہ سے بیعت
و خلافت اور نعمت مجاز وحقیقت سے سرفراز ہوئے اور سنہ ۷۳۷ سات سو سینتیس ہجری مین
احمدآباد گجرات کو تشریف لائے اور بعد ایک زمانہ دراز کے یعنی سنہ ۷۷۷ سات سو ستتر ہجری مین
بیجاپور تشریف لاکر وہان کے باشندگون کے دلون کے آئینہ سے ظلمت و ضلالت کا زنگ
دور کئے اور طالبان حق کی تکمیل مین مشغول ہوئے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس
سرہ کے ملفوظ مین لکھا ہے کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ حضرت شیخ عین الدین قدس سرہ
کے حالات و کرامات اسطرح بیان فرماتے تھے کہ سننے والے کو گمان ہوتا تھا کہ شاید آپ دیکھا
تھے اسلئے اس تحقیق کے ساتھ فرماتے ہین لیکن آپ کبھی اونکی زیارت کو نہین گئے اور

پس دوسری جگہہ بھی تشریف فرمانہ ہوے **نقل** ہے کہ حضرت گنج العلم قدس سرہ نے اپنے تصرف
کامل سے شب تحت الشعاع یعنی اماوس کی رات پہلے شب مین چاند کو طلب فرمایا تو وہ حاضر
ہوا اور تمام خاص وعام چاند کو اسی روشنی کے ساتھ ان آنکھون سے دیکھے حکما کے
قول سے نور ماہتاب نور آفتاب کا عکس ہے جب ماہتاب آئینہ کے مانند آفتاب کے مقابل
ہوتا ہے اور اوسکے شعاع کے نیچے آتا ہے تو چاند کا نور اور روشنی بالکل باقی نہین رہتی حضرت
مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی قدس سرہ کے ملفوظ شریف مین یہ بھی لکھا ہے کہ ایک روز حضرت
مولانا قدس سرہ حضرت شیخ العالم مخدوم شیخ عین الدین گنج العلم قدس سرہ کی زیارت اور
اونکے سجادہ حضرت شیخ مصطفٰے قدس سرہ کی ملاقات کے قصد سے تشریف فرما ہوکر پہلے اوس
مسجد مین جسمین کہ شیخ العالم قدس سرہ اپنی حیات مین اکثر اوقات نماز تہجد پڑہا کرتے تھے دوگانہ تحیۃ المسجد
اوسکے بعد اوسکے روضہ مبارک مین جاکر فاتحہ پڑہکے بہت وقت تک گنبد مبارک مین بیٹھے
رہے اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک مین کتاب ہاتمہ تھی فرمائے کہ اس
کتاب مین لکھتے ہین کہ اپنے پیر و مرشد اور حضرت پیغمبر علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کے درمیان مین
کچھ بھی فرق نہ کرے اور ایک جانے اور چاہے کہ وہ مقام نکالے پھر فرمائے کہ بالفعل کہان
نکلتا ہے اوسوقت حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللٰہی قدس سرہ کے ہاتہ مین حضرت شیخ العالم
قدس سرہ کی تصنیف سے ایک کتاب تھی جسکو اونہون کھولے تو یہ بیت نکلی

تا تو نہ رسی بشیخ باحق نہ رسی		زیرا کہ میان شیخ و حق نیست دوئی

پس شیخ عبد الفتاح قدس سرہ نے وہ شعر حضرت مولانا قدس سرہ کے روبرو پیش کیا تو آپ
خوش وقت ہوکر وجد کئے اور فرمائے کہ آج شیخ عین الدین کے باطن سے ہماری فتوح
یہی ہے اور اوسی ملفوظ مین مذکور ہے کہ شیخ مصطفٰے صاحب سجادہ شیخ العالم قدس سرہما حضرت
شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے جناب مین نہایت رسوخ و اعتقاد رکھتے تھے اسوجہ سے ایک شب
حضرت مولانا قدس سرہ کے پاس مرید ہونے کے ارادہ سے آئے جب نزدیک پہونچے تو اونکو

زبان بند ہوگئی تا نیا قصہ ظاہر نہ کر سکے اوسوقت حضرت مولانا قدس سرہ کے دست مبارک کے
پشت پر ایک ستارہ روشن کے مانند دیکھے اور پوچھے کہ یہہ جو نظر آتا ہے کیا ہے حضرت مولانا نے
فرمایا کہ تم دیکھے اور پھر کچھہ نہ کہے اوسی شب حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہٗ خواب مین دیکھے کہ حضرت شیخ العالم
قدس سرہٗ شیخ مذکور کے جسم پر جو خرقہ تھا اوسکے دونون کو لے پکڑ کے فرماتے ہین کہ اگر تو جاتا ہے تو ہمارا
خرقہ دیدے پس حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے عقیدت و ارادت اوسی طرف درست رکھکر فرماتے
تھے کہ مین حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے طالبون سے ہون کیونکہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ سے
میری قبولیت ہوئی حضرت شیخ مصطفےٰ قدس سرہ اپنے شجرہ مین یون لکھتے ہین کہ مین ایام صغر سنی مین قاضی
عبد اللطیف کے پاس جو عالم اور متقی تھے درس لیتا تھا ایک روز جانے مین دیری ہوئی قاضی بے پروائی
کئے اور درس کے طرف متوجہ نہ ہوئے مین آزردہ خاطر واپس ہوا اور قاضی قیلولہ کئے تو خواب مین دیکھے
کہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ اونکو خطاب کرکے فرماتے ہین کہ ای قاضی ہمارا فرزند تیرے پاس طلب علم
لئے آتا ہے اور تو بے پروائی کرتا ہے اور ہماری تعظیم و تکریم نہین کرتا اسی طرح بار بار زجر کے ساتھہ فرماتے
ہین اوس روز سے قاضی حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے ساتھہ آپکی نسبت کی صحت کے قایل ہوئے
اور ان کے طرف توجہ کرنے لگے حضرت شیخ گنج العلم قدس سرہ جمادی الآخر کی ستائیسون ۱۰۹۵ھ سات سو
پچانوے ہجری کو واصل حق ہوئے مرقد شریف آپکا بیلے روضہ مین آپکی دختر فیض مظہر رونق دین
آلودگی و سیدۃ اللہ صفا موصوف عرف حضرت بی بی خوندمان حافظ رحمۃ اللہ علیہا کے جو ولی کامل اور حافظ
قرآن شریف اور اپنے وقت کی عابدہ تھین اور آپ سے کرامات ظاہر ہوئے ہین تھا لیکن بعد چند سال کے
گذرنے کے حضرت گنج العلم قدس سرہ کے حکم پر گنبد و مزار شریف اب جہان ہے وہان تعمیر کئی گئی اسکی وجہ
بیان کرتے ہین کہ ایک شخص حضرت کی زیارت کے لئے آیا اور آداب زیارت بجا لایا اور آپ کے
بازو مین حضرت بی بی خوندمان رحمۃ اللہ علیہا کا مزار شریف دیکھکر دلمین خیال کیا کہ شاید یہ حضرت کی زوجہ
محترمہ کا مزار ہو یہی شبہہ بات حضرت کو ناگوار ہوئی اوسی شب اپنے ایک خادم کے خواب مین فرمائے
کہ ہم یہان منتقل ہوتے ہین اور جہان کہ اب مرقد منورہ ہے اوس مقام کو بتلا کر فرمائے کہ یہان

ہمارے مزار کا نشان بناؤ وہ شخص عرض کیا کہ ہم کس علامت سے پہچانیں اور کیونکر دلکو یقین ہو کہ آپ یہان سے نقل فرماکر اوس جگہہ اپنا خوابگاہ مقرر فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ فلان شب اوس مقام پر پانچ گھڑے پانی سے بھر کے چارون کونون پر چار اور بیچ مین ایک رکھدو اور صبح کو دیکھو اگر وہ گھڑے پھولون سے بھرے ہون تو یقین جانو کہ ہم نے وہان نقل کیا ہے حسب الحکم حضرت کے اوس مقام معین پر مقرری شب مین پانچ گھڑے پانی سے بھرے ہوئے رکھدئے اور صبح کو پانی کی جگہہ دیکھے کہ پھول ہین پس اوس متبرک مقام پر مرقد شریف تیار کئے پھر ایک زمانہ دراز کے بعد خواجہ جہان محمود گاوان گیلانی جو بادشاہان بیدر کا رکن سلطنت تھا اور خصائل نیک رکھتا تھا حضرت شیخ العالم قدس سرہ کے مرقد منور پر گنبد بنوایا جہان زایرین آتے ہین اور برکتین حاصل کرتے ہین آستانہ والا کا فیض ابتک اس درجہ مین جاری ہے کہ جو لڑکا کند ذہن کم فہم و کم حافظہ ہو وہ چند ہفتون تک برابر آپ کے آستانے سے کو جائے تو البتہ اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ذکی اور ذہین ہو جاتا ہے اور مراد علمی سے کامیاب ہوتا ہے

نقل ہے کہ سلطان اورنگ زیب عالمگیر کے ہمراہیون سے ایک عالم پالکی مین سوار ہو کر کہین جاتے تھے اتفاقاً انکا گذر حضرت کی درگاہ پر سے ہوا لوگون سے پوچھے کہ یہہ کس بزرگوار کا قبہ ہے وہ جواب مین کہے کہ حضرت مخدوم گنج العلم قدس سرہ کی درگاہ معلی ہے اسکے سنتے ہی وہ اپنے علم و دانش کے غرہ مین زبان پر لائے کہ ہان میزان و اوزان پڑھ لیکر گنج العلم کہلانا سہل ہے یہہ فقرہ انکی زبان سے نکلا ہی تھا کہ اونکے سینہ سے تمام علم صاف دھویا ہو گیا تین چار قدم آگے جا کے خیال کئے تو مسلمات علمی سے ولین کچھ بھی جاگزے نہ پائے بلکہ اپنے کو بے علم محض دیکھے اوسوقت اصل وجہ سے آگاہ ہو کر دیوانہ وار واپس ہوئے اور حضرت کی قبر شریف کے روبرو کے صحن مین پڑ گئے اور رونے چلانے لگے اور یا گنج العلم یا گنج العلم کہتے ہوئے اپنی خطا کی معافی چاہے پھر تھوڑے وقت مین اتفاقاً دل کے طرف متوجہ ہوئے تو سب معلومات و محفوظات کو اپنے حال پر پائے اور شکر کرتے ہوئے وہان سے روانہ ہوئے واللہ اعلم حضرت کو لڑکے اور لڑکیان بہت سے تھے اور آپکی اولاد و امجاد سے بہت سے اتقیا و اولیا علما و فضلا ہوئے ہین اور ہر ایک صاحب مقامات و کرامات تھے چنانچہ آپکی دختر فیض مظہر حضرت

بی بی خوندمان حافظہ رحمۃ اللہ علیہا جنکی کرامات مشہور و معروف ہین اسی بلدہ مین حضرت کے روضہ کے
مشرق طرف دو تیر پرتاپ کے فاصلہ پر آرام فرماتے ہین اور سلاطین دکن کے طرف سے اون کے اخراجات
واعراس کے لئے بہت سے قریہ جات و دیہات جاری تھے لوگ زیارت کو جاتے ہین برکتین پاتے ہین۔

حضرت گنج العلم قدس سرہ پہلے اوسی جا مدفون تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا اور شیخ عارف کامل محقق حضرت
شیخ مصطفےٰ جنیدی حبیب اللّٰہی قدس سرہ بھی جنکی قبر شریف قبۂ مبارک کے پائین صف آخر مین دروازہ شمالی
کے قریب پائین جانب کے محاذی اول حلہ مین ہے حضرت مخدوم رہکے اولاد کرام سے بھی ہین اور آپ ہی کے
سجادہ نشین بھی ہین یہہ بزرگ کمال ظاہری و باطنی کے جامع تھے اور ورع و تقوی مین درجہ بلند رکھتے
تھے جناب قدوۃ الواصلین عمدۃ المشائخین ملک العلما مخدومنا حضرت مولانا صبغۃ اللہ قدس سرہ سے
ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے تھے اور جناب اسوۃ الکاملین قطب العارفین حضرت شاہ مرتضیٰ قادری
قدس سرہ سے سلسلۂ علیہ قادریہ کی خلافت و اجازت لئے تھے اور اپنے زمانہ کے اکثر اولیای کرام و مشائخین
ذوی الاحترام سے ملاقات کرکے فیض صحبت پائے تھے آپ دو شجرے تالیف فرمائے ہین ایک آپکے
اجداد کے نسب کے بیان مین اور دوسرا اپنی نسبت ارادت کے بیان مین جنسے آپکے علم و تحقیق کا کمال
معلوم ہوتا ہے۔ آپنے سنہ ۱۰۶۸ ایک ہزار اڑسٹھ ہجری مین وفات فرمائی **مترجم** حضرت
گنج العلم قدس سرہ کی اولاد باقی نہین ہے لیکن سالار و جن سید رکن الدین عرف بڑے میان کے فرزند جو صید آباد مین ہین
اور انکے بھائی سید شمس الدین خطیب عیدگاہ بیجاپور اولاد رکھتے ہین۔

۱۳ حضرت سلطان پیر شیخ ضیاء الدین غزنوی قدس سرہ

آپ بیجاپور کے
قدیم اولیا سے ہین نقل ہے کہ آپ غزنی کے شاہزادون سے تھے جب طلب مولا کا دلمین جوش ہوا
تو آپنے دنیوی پادشاہت کا لباس چاک کر دیا اور ظاہری زینت و آرایش کو پس پشت ڈالدیا اور
راہ فقر پر قدم راسخ رکھکر حلقۂ اہل حق اور زمرۂ درویشان خدا نما مین آئے اور شیخ کبیر قطب
شہر حضرت شیخ محمد بن سراج جنیدی احسن آبادی قدس سرہ کا دامن دست ارادت سے مضبوط
پکڑا مشرب درویشی اور طریقہ فنا سے کامل حظ اور پورا حصہ پایا اور رموز عرفان و معرفت سے

محرم اسرار آگاہ ہوئے اور پیشوای راہ اور سلطان معنوی ہو گئے اور مسند ہدایت پر بیٹھکر ناقصون
کے تکمیل اور طالبون کی تربیت مین بہت معروف کی اور حضرت شیخ العالم مخدوم الخلق گنج العلم
قدس سرہ کی بھی صحبت و ملازمت مین رہکے ظاہری اور باطنی فیض حاصل کیا آپ کے مزار
شریف پر چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے عرس شریف شعبان کی بائیسوین کو ہے سال وفات نہین
معلوم ہوا اور آپ کے پوتے شیخ الکامل شیخ عین الدین قدس سرہ نے شیخ الکاملین
مربی الطالبین حضرت شیخ اویس معروف خوند میان جنیدی قدس سرہ سے جو حضرت شیخ محمد
بن سراج جنید احسنابادی قدس سرہ کے اولاد سے تھے اور جانشین و سجادہ بھی تھے بیعت و
خلافت اور ظاہری و باطنی فیض حاصل کئے۔

حضرت ابوالبرکات شاہ حافظ حسینی قدس سرہ

آپ جناب سید السادات
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے بھتیجے ہین جس زمانے مین کہ یہان دین اسلام کامل طور سے
رواج نہین پایا تھا اور کفار کی حکومت اور اون کے رسوم شرک و بدعت کو پورا زوال نہین
آیا تھا آپ بیجاپور تشریف لائے اور دین اسلام کے پھیلانے اور عالم کو سیدھی راہ بتلانے کے
طرف متوجہ ہوئے بہت سے مشرک اور اہل ضلالت آپ کے دست مبارک پر شرک و طغیان سے
توبہ کرکے اپنے باطل مذہب اور نجس آئین سے پاک دین کے طرف رجوع لائے نیک اور سیدھی
راستے پر لگے نقل ہے کہ جب آپ یہان تشریف لائے کفار آپ کو شہر کے اندر اوترنے
نہین دئے اور آپ کو ایذا دیکر آبادی کے باہر کر دئے آپ اپنے رفیقون اور خادمون کے
ساتھ آبادی سے خارج ایک کھوہ پر اقامت فرمائے اوس روز اتفاقاً بارش شروع ہوئی
چونکہ وہ بالکل جنگل اور بے سایہ مکان تھا حضرت کے خادمان تنگدل اور مضطرب الحال ہوئے
تو حضرت اوٹھکر اپنے عصائے مبارک سے اپنے قیامگاہ کے اطراف ایک خط کھینچے اس کے
ساتھ ہی اوتنی زمین جو احاطہ کے اندر آئی تھی برسات سے محفوظ ہو گئی اور اوسکے باہر
برسات پڑتی تھی جب کفار اس کرامت سے اطلاع پائے تو حضرت کی خدمت مین حاضر

ہوگئے آپکو اور آپ کے رفیقون اور خادمون کو آبادی کے اندر لیگئے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ حافظ حسینی قدس سرہ نے اپنی وفات کے وقت اپنے فرزند حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کو وصیت کی کہ اپنے وفات کے بعد غسل وکفن ودیگر نماز جنازہ نہ پڑھو اور سر غیبی و قدرت الٰہی کے ظہور کے منتظر رہو اور اوس زمانہ مین وہاں ایک جھاڑی تھی سو اودہر اشارہ کرکے فرمائے کہ اس طرف سے ایک صاحب نقاب ڈالے ہوئے آئینگے اونکی اقتدا کرکے نماز جنازہ ادا کرو پس حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ اپنی والد کی وصیت کے مطابق لاش مبارک غسل وکفن دیکر منتظر تھے دفعتاً اوس جھاڑی کے طرف سے ایک بزرگ نقاب پوش جنکے چہرہ انور سے ہیبت وجلال نمودار تھا آئے اور نماز جنازہ ادا کیکے جدہر سے آئے تھے اودہر ہی جلد جلد چلدئے حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ نے نہین چاہا کہ یہ مخفی بھید اسی طرح پوشیدہ رہے پس آپ بھی تیز رفتاری کے ساتھ اونکے پیچھے گئے اور دور دہو کے نقاب اوٹھانے کے لئے عرض کئے پہلے تو اون بزرگ نے انکار کیا لیکن جب انکی عاجزی زیادہ تر دیکھے تو ایک کونہ نقاب کا اوٹھا حضرت شاہ حمزہ قدس سرہ نے دیکھا کہ خود اپنی والد بزرگوار ہین پس یہہ دم نہ مارے اور واپس ہوئے۔ یہ راز عجیب اولیا ہی جانتے ہین۔ آپ کے وفات کا سنہ نہ ملا لیکن عرس شریف صفر کی تیرہویں کو ہوتا ہے۔

حضرت ابوالفضل شاہ حمزہ حسینی قدس سرہٗ آپ بیجاپور کے بڑے اولیا اور قدیم اکابر ومشایخین سے ہین اور مرید وخلیفہ خاص اپنی والد بزرگوار حضرت شاہ حافظ حسینی قدس سرہ کے ہین آپ جادۂ ارشاد وہدایت اور مسند کرامت وولایت پر بیٹھکر اپنی اوقات شریفہ شرع کے مطابق خلایق کی رہنمائی اور طالبون اور مسترشدون کی تلقین کرنے مین مصروف رکھے آپ کے بلند مدارج اور کرامات تعریف کے محتاج نہین آپ نے شعبان المعظم کی نوین کو وفات فرمائی **نقل** ہے کہ آپ کو آپ کے پدر بزرگوار کے بازو سے دفن کئے تھے شب کو اپکی قبر شریف والد ماجد کے مزار سے ایک ہاتھہ کے فاصلہ پر ہٹ گئی یہ فقط رعایت ادب ہے واقعتاً ظاہر مین دونون مزارون پر ایک چھوٹا سا قبہ بنایا گیا ہے آپ کی اولاد مین پوری

برکت ہوی چنانچہ آج کا روز آپکی اولاد صحیح النسب سے حیدرآباد دکن ور انگور دموضع لوری
پرگنہ ہمسنبان جت علاقہ ملکاؤن وغیرہ مین موجود ہین اور آپکے مقبرہ مین صلحا اور اہل علم اور
دوسرے لوگ بہت سے مدفون ہین اور متاخرین سے محمد ابراہیم خطیب عیدگاہ اور ان کے
والد شیخ احمد وہین مدفون ہین۔ **مترجم** آپکی اولاد علاقہ حیدرآباد دکن مین موجود ہین چنانچہ
سید غوث صاحب حسینی منصبدار منظم علاقہ صرف خاص اور سید غلام دستگیر صاحب حسینی ساکن سوبہ ضلع پربہنی
علاقہ حیدرآباد آپ ہی کے اولاد سے ہین اور علاقہ انگریزی مین موضع بوری مین صاحب حسینی صاحب اور
موضع سیونگی مین سید عبدالقادر صاحب موجود ہین۔

حضرت شاہ حبیب اللہ کرمانی قدس سرہ آپ حضرت قطب الاولیا
شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ کے پوتے اور حضرت شاہ خلیل اللہ بت شکن قدس سرہ کے
فرزند ہین کہتے ہین کہ بادشاہ دیندار سلطان احمد شاہ بہمنی مشائخین و فقراے حنا حب کمال سے
نہایت رسوخ و عقیدت رکھتا تھا اور ہمیشہ اون بزرگون کے تلاش مین رہتا تھا اون
ایام مین حضرت شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی قدس سرہ کے کمالات و کرامات کا شہرہ عالمگیر
ہوا تو بادشاہ نے اپنے مقربون سے ایک کو علماء اور اہل اللہ کی ایک جماعت اور فیاضانہ
تحفون اور ہدیون کے ساتھ کرمان کو روانہ کیا اور آپکی توجہ کا طالب ہوا حضرت نے اوس
جماعت کا اعزاز و اکرام کیا اور ایک سبز تاج بارہ گوشہ صندوق مین رکھکر اپنے ایک
مرید ملا قطب الدین کرمانی کو جو عالم و ژندہ پوش تھے دیکر دکن روانہ کئے اور فرمائے
کہ یہہ سلطان احمد شاہ کی امانت ہے اوسکو پہونچا دو کہتے ہین کہ سلطان احمد جس وقت کہ
سلطان فیروز شاہ کے ساتھ جنگ ہو رہی تھی خواب مین دیکھا کہ کسی شخص نے ایک بارہ
گوشیہ سبز تاج اسکو پہونچا کر کہا کہ یہہ تاج بادشاہی ہے ایک مشائخ گوشہ نشین نے تیرے
لئے دیا ہے غرض جبکہ مولانا قطب الدین موصوف حسب الحکم حضرت شاہ نعمت اللہ ولی
قدس سرہ سلطان احمد کے پاس پہونچے تو سلطان بے اختیار چیخنے لگا کہ یہہ وہی فقیر

ہین جو خواب مین فلانے جھاڑ کے نیچے فلانے وقت جبکہ مجھہ کو فیروز شاہ کے لشکر سے
مقابلہ تہا بارہ گوشیہ سبز تاج مجھہ کو لادئے تھے غرض جب مولانا قطب الدینؒ نزدیک
پہونچے تو سلطان احمد اوٹھ کھڑے ہوئے اور اونکو اپنے بازو بٹھلائے اور صندوق
کھول کے دیکھے کہ خواب مین جس طرح کی تاج دیکھے تھے یہہ ویسی ہی ہے پھر اوسکو اپنے
سر پر رکھ لئے اور اوسی وقت اپنے بعض اعیان سلطنت کو حضرت شاہ نعمت اللہ
قدس سرہ کی خدمت مین روانہ کرکے ملتجی ہوئے کہ اپنے اولاد امجاد سے ایک کو روانہ
فرمائین چونکہ آپکو سوائے ایک حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ کے دوسرے کوئی فرزند
نہ تھے اونکی جدائی آپ پر شاق تھی اسلئے اپنے پوتے حضرت شاہ نور اللہ بن شاہ خلیل اللہ
قدس اللہ اسرارہما کو روانہ فرمائے جب محمد آباد بیدر کے قریب پہونچے تو سلطان نے
آپکو نہایت تعظیم و توقیر کے ساتھ شہر مین لایا اور اپنی بیٹی کو آپ کے ساتھ شادی کردی
جب حضرت شاہ نعمت اللہ ولی قدس سرہ نے قریہ ماہان علاقہ کرمان مین ۸۳۴ھ آٹھ سو
چونتیس مین وفات پائی تو حضرت شاہ خلیل اللہ قدس سرہ بھی اپنے دو فرزند یعنی حضرت
شاہ حبیب اللہ و حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہما کے ساتھ محمد آباد تشریف لائے حضرت
شاہ حبیب اللہ قدس سرہ بھی سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ محب اللہ
قدس سرہ سلطان علاء الدین ابن سلطان احمد شاہ کے داماد ہوئے اور حضرت شاہ حبیب اللہ
قدس سرہ اپنے والد کے بعد باوجودیکہ بڑے فرزند تھے لیکن آپ کو سپاہگری کے طرف زیادہ
غلبہ ہونے سے سجادگی اپنے چھوٹے بھائی حضرت شاہ محب اللہ قدس سرہ کو دیدئے
اور آپ امارت کے کامون کے طرف متوجہ ہوئے اور ہمایون شاہ ابن علاء الدین بہمنی
کے عہد ریاست مین بادشاہ کے چھوٹے بھائی حسن خان کے ساتھ محبت رکھنے کے
باعث آپ قید کئے گئے بعد چند روز کے بعض مریدون کی کوشش سے قید سے چھوٹ کر
بیجاپور آئے سراج خان جنیدی تھانہ دار مکر و فریب سے پیش آیا اور آپ کو پکڑ کے

اوس ظالم یعنے ہمایون شاہ کے پاس روانہ کرنیکا ارادہ کیا حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہ
نے ترکش اوٹھاکے جنگ کی اور شربت شہادت نوش فرمایا یہہ واقعہ ۹۶۴ سنہ آٹھ سو چونسٹھ
ہجری مین ہو دیا۔ مترجم آپ کی اولاد محمد آباد و سیدہ رعلاقہ نظام مین موجود ہے اور
سیڑم ضلع گلبرگہ مین سید شاہ نعمت اللہ حسینی و سید شاہ محمد اولیا محمد الحسینی موجود ہین۔

حضرت سید علی شہید قدس سرہ یہان کے مشہور مجاہدون اور شہیدون سے

ہین کہتے ہین کہ جن ایام مین یہان فقط بت پرستی جاری تھی اور رایون کی حکومت
تھی آپ اس ملک مین تشریف لاکر کفار سے جہاد کئے اور شرف شہادت حاصل کئے
مشہور ہے کہ جنگ مین کفار کو غلبہ ہوا آپ کا سر تن سے جدا کئے اور تن بے سر اپنے
مقتل سے آگے قدم بڑہا کے کفار سے جنگ کرتا ہوا اوس مقام تک پہونچا جہان اب مدفون
ہے غرض بہت سے بے دینون کے سر کاٹ کے اونہین داخل نار کرنے کے بعد روح مبارک
آپکی فردوس برین پہونچی آپ کے سر مبارک کی قبر قاضی محمد باقر کے مکان کے پیچھے جنوبی سمت مین
مسجد کے قریب واقع ہے آپ کا تن مبارک شاہ حضرت قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب
اونکی حویلی کے احاطہ کے اندر دروازہ کے پاس شرقی جانب مدفون ہے اور وہان گنج شہیدان
بھی واقع ہے آپ کے سر سے جو خون جاری ہوا تھا اوس خون کا اثر اور آپ کے انگلیون کا
نقش اب تک پتھر پر موجود ہے۔

ذکر اون اولیا و بزرگوارون کا جو سلاطین عادلشاہی کے بعد بیجاپور تشریف لائے

حضرت شاہ اصغر اللہ حسینی قدس سرہ

آپ کا نسب گرامی پانچ واسطون
مین جناب ملاذ الخلائق غوث العالم عاشق شہباز بلند پرواز بندہ نواز گیسو دراز حضرت خواجہ
سید محمد حسینی قدس اللہ سرہ العزیز کے پوتے حضرت قطب الآفاق شاہ صغیر اللہ دکنی تک
کو پہونچتا ہے یہہ بزرگ خلافت اور اجازت اپنے بزرگون سے رکھتے ہین حضرت شاہ

اصغر اللہ حسینی قدس سرہ اپنے طریقۂ عالیہ کے مکمل اور اپنے خاندان کے نشان خاص تھے اور
کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے ارشاد و تلقین کی مجلس گرم رکھتے تھے طالبون اور مریدون
کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لاکر قیام
فرمائے اور ذیحجہ کی سترہوین کو سرای فانی سے عالم بقا کیطرف کوچ فرمائے مرقد مبارک آپ کا
شہر پناہ کے اندر مکہ دروازہ کے قریب واقع ہونے سے آپکی ہی حکام دکان بیجاپور کے احاطہ کے
اندر رہے **مترجم** آپ کی اولاد سے اسوقت بیجاپور مین سید صفی اللہ حسینی اور سید اسد اللہ حسینی
موجود ہین۔ اور آپ کا سالانہ عرس کرتے ہین۔

حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ

آپ قطب السالکین مرشد الکاملین حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کی اولاد سے ہین عادلشاہی
بادشاہون کے زمانہ مین آپ بیجاپور تشریف لائے اپنے اجداد عظام کے طریقے پر مسند مشیخت
و ارشاد پر بیٹھکر طالبون اور مریدون کی تکمیل و ہدایت جاری رکھے تھے آپ کا روضۂ مبارک
شہر پناہ کے باہر نورس پور مین ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے مقبرہ کے نزدیک مغرب طرف
واقع ہے اور مزار مبارک پر ایک چھوٹا سا قبہ بنا ہوا ہے۔

قطب الاقطاب حضرت شہباز حسینی قدس سرہ

آپ اپنے زمانہ کے
بڑے اولیا اور مشہور بزرگوارون سے ہین اور حضرت شاہ ہدایت اللہ حسینی قدس سرہ کے
پوتے ہین آپ کا روضہ شہر پناہ کے اندر شاہ پیٹ مین واقع ہے اور عرس شریف ذیقعدہ کی
بیسوین کو ہوتا ہے۔ **مترجم**۔ آپ کی اولاد نہین ہے آل مین داوے پیران صاحب جو سید شاہ
کریم محمد صاحب قبلہ کے اولاد مین ہین سالانہ عرس کرتے ہین۔

حضرت شاہ ابو الحسن فخر آبادی قدس سرہ

آپ جناب خواجہ سید محمد
حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد امجاد سے ہین کمالات ظاہری و باطنی کے جامع تھے
اور بڑے مشائخین اور بزرگوارون سے تھے مجلس ارشاد و مشیخت گرم رکھتے تھے طالبون

اور مریدون کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو اور اونکے
بیٹے سلطان محمد عادلشاہ آپ کا بڑا اعزاز و وقار کرتے تھے اور آپ کے فخرآبادی مشہور ہونے
کی وجہ بیان کرتے ہین کہ آپ نے زہرہ پور مین معمورہ مخصوصہ بنا فرما کر فخرآباد نام رکھا اور
اوسی مین مدفون ہوئے ۔

حضرت شیخ منتجب الدین قادری الصدیقی الدہولقی مشہور بہ میان باصاحب قدس سرہ

آپ بیجاپور کے بڑے بزرگون سے ہین اور شیخ الکرام حضرت شاہ علی خطیب گجراتی قدس سرہ کے اولاد سے ہین جن کا نسب گرامی حضرت خلیفۂ اول و یار غار شفیع روز محشر امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پہونچتا ہے غرض حضرت شیخ منتجب الدین قدس سرہ اپنا مولد و مسکن مقام دہولقہ چھوڑ کے محمدآباد بیدر تشریف لائے اور حضرت شیخ ابراہیم مخدوم جی خلف رشید شیخ المشائخ حضرت شمس الدین محمد ملتانی بیدری قدس اللہ اسرارہما کے ہاتہہ پر بیعت کرکے اور خلافت و اجازت سلسلۂ قادریہ کی حاصل کرکے اور باطنی و ظاہری فیضون اور برکتون سے کامیاب ہوکر بیجاپور کے جانب عزیمت فرما کے طالبون اور مریدون کو ارشاد و ہدایت فرماتے تھے اور شرع و دین کی سیدہی راہ پر ثابت قدم تھے اور دینداری و پارسائی و پرہیزگاری و حفظ مراتب شریعت مین لاثانی تھے اور دنیاداروں کی صحبت و اختلاط سے بالکل پرہیز و نفرت رکھتے تھے اور دنیوی واہیات کے طرف کبھی التفات نہین فرماتے تھے آپ سلطان ابراہیم عادلشاہ ثانی کے زمانہ کے بزرگون سے ہین آپ کا مرقد پاک بیجاپور کے حصار کے باہر ابراہیم پور کے دروازہ کے طرف جنوبی سمت مین واقع ہے مشہور ہے کہ آپ فرماتے ہین جو شخص میرے قبر کے منظر دفن ہوگا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے قیامت مین وہ میرے ذمہ مین ہے اور وہ آتش دوزخ سے خدا تعالی کے آمان مین رہیگا واللہ اعلم یہ بات اولیاء اللہ کے اسرار سے دور نہین آپ کے خلف رشید فخر انواعظین شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے عالم اور واعظ تھے اور جن کے وعظ و نصیحت سے سنگدل

سرنرم ہوجاتے تھے اور جاہلان وناداں اپنی جہالت کی خیرہ سے نکلکر علم و صلاح کے حاصل مین معروف
ہوتے تھے اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہین آپ کی اولاد گوگسنگی اور بیجاپور مین موجود ہین

مترجم ۔ آپکی اولاد سے موضع گوگسنگی مین شاہ وجیہ الدین صاحب قادری جاگیردار موضع مذکور
اوران کے فرزندان نذر اللہ صاحب قادری عظمت صاحب قادری وگیسو دراز قادری و محمد اکرم عرف مرشد
میران اور انکی بہائی منجب صاحب کے فرزند صاحب حسینی اور دوسرے بہائی مین صاحب کے فرزند عبد المجید
اور تیسرے بہائی رحیم الدین کے فرزند محی الدین صاحب موجود ہین اور موضع مگلے بدرے متعلقہ بیجاپور مین شیخ محی الدین
واعظ کے اولاد حاجی ابراہیم صاحب متوفی متولی آثار مبارک کے فرزند محمد غوث میران صاحب اور شیخ میر انصاحب
اور شیخ محمود صاحب موجود ہین اور یہ ہردو موضع ہردو خاندان متذکرہ بالا مین بحال وا جرا ہے ۔

حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے مشہور اولیاء اللہ سے ہین آپ حافظ قرآن اور خوش لہجہ والحان تھے اور اپنے وقت مین اہل باطن اور اہل فقر کے شب چراغ تھے وحید زمان فرید عصر تھے اور سنت نبوی کی پیروی مرتبہ اعلی تک پہونچا ہے

ہان طریق معرفت مین شرط پہلی کیا ہی جان لے	ترک کرنا دونون عالم کا ہی پشت پاسے مار

ترک وتجرید اور قطع علایق مین مردانہ وار مضبوط قدم رکہہ کر قناعت وتوکل کا پانون دامن مین کہینچ کے طالبون کی تعلیم وارشاد مین مشغول تھے نقل ہے کہ آپ اپنے ملک یعنی سندھ سے محمد آباد بیدر مین وارد ہوے اور شیخ طریقت حضرت شیخ محمود گنج بخش خلیفۂ کامل حضرت شیخ محمد محی قادری قدس اللہ سرہا کے مرید ہوکے درجۂ کمال کو پہونچے اور مسند ہدایت خلق پہ بیٹھے بعد چند روز کے ابراہیم عادل شاہ ثانی عرف جگت گرو کے اوایل زمانہ مین بیجاپور تشریف لائے شہر اور شہریون کو اپنی تشریف آوری کے برکات کا مورد کئے ابراہیم عادل شاہ جو فضائل حمیدہ عدل وسخاوقدردانی مشائخین وفقرا وجوہر شناسی صلحا واہل کے وانصاف سے ضرب المثل ہوگیا تہا حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ کا استقبال ہوکے تعظیم وتوقیر کے ساتھہ ملاقات کیا اور آپ کو بیجاپور کی حصار کے اندر لایا اور آپکی

سکونت کے لئے نوباغ جو بادشاہی باغ مشہور ہے مقرر کیا اور انعام کا پروانہ بھی پیش کیا کہتے ہین کہ آپ چونکہ چلہ کش اور خلوت دوست وگوشہ پسند تھے اور خلق کی کثرت اور غیرون کی صحبت سے پرہیز کرتے تھے نوباغ کی سند قبول نہین کئے لیکن بلکہ جہان فاطمہ سلطان منکوحہ سلطان علی عادل شاہ کلان نے جو مسجد وگنبد اور باولی شاہ نباکے کو وقف کی تھی اور اس مسجد کے قریب اپنے بچون کے لئے اور دو چھوٹی گنبذین بھی بنائی تھین سو آپ نے گوشہ کی ہونے سے اوس مسجد مین اپنا بستر لگایا اور فرمایا کہ یہی وقف کی ہوئی زمین اور مسجد اور گنبذین فقیرون اور گوشہ نشینون کی سکونت کے لئے بہتر ہین بادشاہ قدردان نے یہ بات سنکر کہا کہ زہے سعادت اوس زمین کی جو منظور نظر اور مقبول خاطر اشرف ہوئی اور اس زمین اور مکانات موقوفہ کے سوائے فصیل قلعہ تک جو بادشاہی زمین ہے وہ بھی آپکے ہمراہی خادمون اور فقیرون کی سکونت کے لئے نذر ہے حضرت شیخ بادشاہ کی اس نذر کو قبول فرماکر فقیرون کے لئے ایک چھپر تیار کرکے عبادت الٰہی مین مشغول ہوئے اور اون چھوٹی گنبذون مین بہت سے چلے اور خلوتین آخر عمر شریف تک وہی جگہہ آپکی آرامگاہ تھی اور بعد وفات وہی خوابگاہ ہوئی جب ملاء اعلیٰ سے ہاتف غیبی نے پیام پہونچایا کہ

یہ تجکو عرش کے اوپر سے دیتے ہین آوازا		خبر نہین تجھے اس دامگاہ مین کیا ہے

بمجرد اس پیام وصال انجام کے ذیحجہ کی بائیسوین سنہ ۱۰۱۱ ہجری ایک ہزار گیارہ کو شہباز روح مقدس نے قفس عنصری سے نکل کے آشیانہ قرب کا راستہ لیا آپ کی تاریخ ۱۱ شفیع فیدا مشہور ہے اور مزار پاک آپ کا جہان چھپر تھا وہین واقع ہے اور فیض سبحانی بھی تاریخ ہے

حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ

آپ اس شہر کے بڑے کامل اولیا اور مشہور بزرگون سے ہین اور حضرت شیخ الشیوخ شیخ حمید قادری قدس سرہ کے خلیفہ وسجادہ نشین ہین فقر وفنا وتجرید وتفرید وریاضات

ومجاہدات وترک دنیا ومخالفت نفس وہوا وعزلت نشینی وخلوت گزینی مین اپنے
مرشد کی متابعت وپیروی پوری پوری کئے اور اون کے سجادہ پر قدم مضبوط
رکھکے دس سال تک ہدایت وارشاد مین مشغول رہے اور آپ کی تربیت سے بہت سے
طالبان حق کامیاب ہوکر آشیانہ قرب ووصال کو پرواز کرگئے معتبر لوگ سے
منقول ہے کہ جس زمانہ مین کہ قطب الاولیا نائب رسول اللہ حضرت شاہ
صبغۃ اللہ حسینی مدنی بہروچی قدس سرہ العزیز بیجاپور مین تشریف رکھتے تھے حضرت
شیخ لطف اللہ قدس سرہ کو طالب مستعد وزود رس اور صاحب ریاضت
وذوق دیکھکر باطنی توجہ اور کشش سے اپنی طرف کھینچ لئے حضرت شیخ حمید قدس سرہ
کو یہ بات معلوم ہوئی تو حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز کے جناب مین پیام بھیجے کہ
جناب کو ہزارہا طالبان باحضور اور مریدان مشتہر ہین اس فقیر کو یہی ایک لطف اللہ اندھی
کے ہاتھہ کا عصا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس اللہ سرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم نے شیخ لطف اللہ
کو تمہین بخشدیا جب حضرت شیخ حمید قدس سرہ نے دیکھا تو حضرت نے شیخ لطف اللہ پر فیض باطن
کیا ہے تو آپ نے کہا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ نے عطا فرمایا لیکن اپنا بناکے عطا فرمایا **نقل**
ہے کہ حضرت شیخ حمید قدس سرہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ منورہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے عزم سفر مصمم کرکے ایک روز حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ العزیز
کی خدمت مین آئے اور ظاہر کئے کہ کعبۃ اللہ کو جاتا ہون آپ اس نیت سے فاتحہ پڑہین
حضرت نے فرمایا کہ تم نہین جاتے ہو پس تمہاری سلامتی کی نیت سے فاتحہ پڑہتا ہون پس
حضرت میان شیخ حمید وشیخ لطف اللہ قدس سرہما ہردو بزرگوار بندر دابل تک پہونچے آخرالامر
حضرت شیخ کا حرمین شریفین جانا نہ ہوسکا اور حضرت شیخ لطف اللہ قدس سرہ حج کعبہ اور
زیارت حضرت نبوی علیہ السلام سے مشرف ہوکے واپس ہوئے اور اوس وقت تک حضرت
شیخ بندر دابل مین ہی مقیم رہے بعدہ ہردو شیخین ملکر بیجاپور واپس آئے حضرت شیخ لطف اللہ

قدس سرہ ربیع الآخر کے گیارہوین ۱۰۲۱ھ ایک ہزار اکیس ہجری کو واصل حق ہوئے اور آپ کا
مزار شریف حضرت شیخ حمید قدس سرہ کے بازو سے گنبذ مبارک کے اندر واقع ہے آپ کے تبنی
اور خلیفہ جانشین حضرت سید مصطفےٰ قادری قدس سرہ نے اپنے سجادگی کے زمانہ مین حضرت
شیخین کی گنبذ تیار کی اور یہ روضۂ مبارک مشہور زیارتگاہ خلایق ہے اور آپکی خانقاہ طالبون
کی ترتیب وتکمیل مین مشہور تھی اور بہت سے بزرگان اس خانقاہ متبرکہ مین باطنی کمال کو
پہونچے اور وصول حق کے طریق سے آگاہ ہے کہتے ہین کہ جناب حضرت شاہ عبدالرزاق قادری
قدس سرہ ابتداے حال مین بارہ سال تک اوس خانقاہ مین ساکن رہے اور باطنی کمال کے
حصول کیلئے کوشش کرکے باطنی فیوضات حاصل کئے ہمیشہ اوس خانقاہ مین منگل کے روز
قرآن شریف کا ختم ہوتا تھا اور مزارات مقدسکی زیارت ہوتی تھی اور طعام تبرک حاضرین کو
تقسیم ہوتا تھا مترجم ـ آپکی اولاد سے کوئی باقی نہین ہے اور معاش ضبط ہو گئے ہین ۔

حضرت شیخ عبدالصمد قادری کنعانی قدس سرہٗ

آپ یگانہ روزگار مقتدای زمان ذی کشف وکرامت صاحب دعوت وعزیمت تھے آپ کو جناب شیخ اکمل
حضرت شیخ لطف اللہ قادری قدس سرہ خلیفہ وجانشین حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ سے
بیعت وخلافت اور ظاہری وباطنی ارشاد واجازت حاصل ہے اور آپ کے بعض شجرون
مین بلاواسطہ خاص حضرت شیخ حمید قادری قدس سرہ سے خلافت کا حاصل ہونا پایا گیا آپ
شریعت نبوی اور سنت مصطفوی پر ثابت قدم تھے اور طالبان حق کو علوم ظاہری وباطنی
سے کامیاب کرکے کمال کے درجہ کو پہونچاتے تھے حضرت سید السادات سید محمد عرف شاہ
حضرت حسینی قدس سرہ جو قطب الآفاق راس العشاق اوستاد العارفین مربی الواصلین
حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ العزیز کے اولاد سے ہین اور اپنے وقت کے
پیشوا اور بڑے بزرگ تھے حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ کے خلیفۂ خاص ومنظور نظر
ہین نقل ہے کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالصمد قدس سرہ ایک تعتق تیار کئے جسکے اطراف

سب خانے اعداد سے بھر کے خانہ مقصود خالی رکھدے اور مصلی پر رکھ چھوڑ کے قضای حاجت کیلئے
نکل گئے حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اوس نقش کو اوٹھا کر نظر کئے اور خانہ مقصود عدد سے
خالی دیکھے پھر دوات و قلم جو وہان موجود تہے اوٹھا کر اوس خانہ مین جو عدد ضرور تہا بھر دیے
بمجرد اسکے عجیب و غریب اسرار ظاہر ہوئے ہونون اور اشرفیون کی ہتیلیان ظاہر ہو کے
انبار ہونے لگی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ اس حالت کو دیکھکر حیران ہو گئے تھوڑے
وقت کے بعد حضرت شیخ قضای حاجت سے فراغت پا کے آئے تو یہ حال دیکھے اور غصہ مین
آکر پوچھے کہ یہ فضول حرکت کس سے ہوئی حضرت شاہ حضرت حسینی قدس سرہ ڈرتے اور کانپتے ہوئے
عرض کیے کہ اس غلام سے ہوی آپ فرمائے کہ کیا ہمارے مین یہ طاقت نہ تھی جو تم نے
ایسی فضولی کی پھر اوس نقش کو اٹھا کے خانہ مقصود کے عدد کاٹ دئے بمجرد اسکے وہ سب
ہتیلیان غائب ہو گئین آپ کی کرامتین اور کمالات و مقامات بیان سے باہر ہین۔
آپ محرم الحرام کی پانچوین [illegible] ہجری مین اس دار فنا سے جانب عالم بقا تشریف
فرما ہوئے آپ کا مزار مقدس حضرت شیخین کے روضۂ منورہ کے قریب جانب مشرق واقع
ہے جہان زائرین آتے ہین برکت حاصل کرتے ہین اور عارف کامل حضرت شیخ عبدالکریم انصاری
لاہوری جنہون نے لمعات پر شرح لکھی ہے آپ ہی کے خلیفون سے ہین اور آپ ہی کے
ہاتھ سے معرفت و اسرار کا پیالہ نوش فرمائے اور اوس پیالے سے ایک گھونٹ طالبون
اور مستفیدون کو بھی دئے۔

حضرت سید السادات منبع السعادات نائب رسول اللہ شاہ صبغۃ اللہ حسینی بھروچی مدنی قدس اللہ سرہ العزیز

اگرچہ آپکا مزار مقدس مدینہ منورہ مین ہے اور یہہ مختصر تذکرہ اون حضرات کے احوال مین ہے،
جو خاکپای بیجاپور کو اپنی خوابگاہون سے شرف بخشی لیکن جناب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس
سرہ العزیز اس شہر مین تشریف لائے تھے اور آپ کا فیض و تصرف بیان کے

لوگون کو پہونچا اور آپ کے دامن ارشاد و ہدایت سے ایک عالم کمالات ظاہری و باطنی سے
فیضیاب ہو کر اعلیٰ مراتب کو پہونچا اس لئے آپ کے بعض حالات اور کرامات تیمناً و تبرکاً بیان
کئے جاتے ہین ملفوظ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ جو آپ کے کمل خلفا سے ہین منقول
ہے کہ جناب شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سن تمیز کو پہونچنے کے بعد علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل
اور کمال صوری و معنوی کے حصول کا ارادہ کر کے اپنے بزرگون کے وطن یعنے بہروچ
سے نکل کے احمد آباد گجرات مین اوستاد البشر تاج الاولیا مرشد العرفا سید السادات حضرت
شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کے جناب مقدس مین پہونچے اور نو سال تک
آپ کے مدرسہ متبرکہ مین مقیم رہے تمام علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے اور علم حدیث شریف نبوی
کی سند لئے اور خواجگان چشت اہل بہشت کے سلسلے مین آپ سے بیعت کر کے ارشادات
صوری و معنوی اور اذکار و اشغال و دعوت کی تلقین اور مشایخین کرام کے تمام سلسلون اور
خانوادون کی خلافت و اجازت پائے **نقل** ہے کہ جناب شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز
کی عادت مستمرہ یہ تھی کہ ہمیشہ دوپہر رات کو تمام طالبان علم اور مریدون اور سالکون کے
حجرون پر گذرتے اور ملاحظہ فرماتے کہ کس شغل مین مشغول ہین بعد اسکے حضرت شاہ قدس سرہ
کے حجرے مین تشریف لا کے تھوڑا وقت نشست فرماتے غرض جب حضرت شاہ قدس سرہ
اوس مرشد کامل کی خدمت مین ظاہری اور باطنی تربیت پا کے تمام مقامات اور احوال مین
کامل و مکمل ہو کر اپنے مرشد حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ العزیز کے عین وجود معنوی
ہو گئے تو حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا حکم صادر ہوا کہ اپنے وطن کو جا کے وہان کے
لوگون کو علوم ظاہری و باطنی کا نفع پہونچائین اور خاص و عام سے ہر ایک کو طریقہ کے
راہ راست بتلائین حضرت شاہ قدس سرہ مرشد کے حکم کے مطابق بہروچ
روانہ ہوئے اور وہان چند روز تک مسند ارشاد و تکمیل پر جلوہ فرما رہے ایک روز
آپ گاڑی مین سوار ہو کے باغ کے سیر کے ارادہ سے نکلے اور ہمرکاب طالبان علم

بھی تھے راستہ مین آپکے خاطر فیض ماثر مین آیا مدینہ منورہ جانا چاہئے اسکے ساتھ ہی
فرمائے کہ پیر مانع کی حاجت نہین مدینہ منورہ کا راستہ چلین پس اوسی روز ایک منزل راستہ
طی کئے جب یہ خبر آپ کے حرم محترم مین آپ کے بی بی حضرت راجی دولت قدس سرہا جہانگیر خان
وزیر و رکن سلطنت بادشاہ گجرات کی دختر نیک اختر کو پہونچی تو آپ نے تھوڑے ہی عرصے
مین سامان سفر مہیا کرکے روانہ فرمایا حضرت شاہ قدس سرہ حج ادا کرکے مدینہ منورہ جاکر
وہان مقیم ہوئے اور ہر صبح و شام حضرت سید انبیا علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات کے
زیارت شریف کے لئے جایا کرتے اور نہایت حضوریت کے ساتھ قدم شریف کے طرف کھڑے
ہوکے درود و سلام بھیجتے اور رعایت ادب کے باعث کبھی سر مبارک کے طرف نہین گئے جب لوگون
کو آپکی بزرگی معلوم ہوئی تو اہل مدینہ فرط اعتقاد سے آپکی قدمبوسی کے لئے ہجوم و اژدحام
کرنے لگے آپ اونہین فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جناب عالی کے طرف متوجہ ہون آخر الامر آپ تنگ آکے ظہر کے آگے زیارت
کے لئے جانے لگے کیونکہ اوسوقت لوگون کا ہجوم نہین ہوتا تھا حضرت مولانا قدس سرہ سے
منقول ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ فرماتے تھے کہ مین ایک روز جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے ہمیشہ کے عادت کے مطابق وقت مقرری پر کھڑا ہوا
تھا کہ دفعۃً مجھ کو کشف ہوا اثنائے مشاہدہ مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات شریف
وجود ظاہری حقیقی کے ساتھ روضہ منورہ کے اندر سے باہر تشریف لائے اور دست مبارک
مین پانچ عدد تین کوئی سنبوسے تھی وہ مجھ کو عنایت کرکے فرمائے کہ یہ کھاؤ اور دکن کو جاؤ
پھر تم کو بلاتا ہون مین نے اوسی وقت وہ سنبوسے سب کے سب حضور فایض النور مین کھائے
رخصت ہوا اور کشتی بندر دابل پہونچی وہان سے بیجاپور کو ابراہیم عادلشاہ بادشاہ سنی
ہی تھا ہو جوانین یعنی سنہ ایک ہزار ہجری مین آیا اور اس بلدہ مین پانچ سال اقامت
رہی جب حضرت بلاگی مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ کے زیارت کے

اور ادھر سے بندر والوں کو آیا خیال تھا کہ پھر اس ملک کو نہیں آؤنگا اب غیرت حضرت رسالت
علیہ السلام ایسے مانع ہوئی کہ آپ کی زیارت کو بھی جانے نہ دی اور اپنے پاس بھی آنے نہ
دی اور پانچ سال مجھ کو دور ڈالدی اب سوائے مدینہ منورہ کے کہیں نہ جاؤنگا کہتے ہین کہ
حضرت شاہ قدس سرہ حضرت مخدوم قدس سرہ کے روضہ پر ایک فقیر کو روانہ کئے تا اوس
راہ سے کہ انکو ملاقات روحانی تھی سلام وکلام صورت رخصت پہونچائی جب وہ فقیر جواب
لائے تو آپ مدینۂ منورہ روانہ ہوئے **نقل** ہے کہ جب سلطان مظفر آخر طبقۂ سلاطین گجرات
پادشاہ ہوا تو قطب الاقطاب حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز کے
خدمت مین آکر حضرت کے دست مبارک سے شمشیر باندھ لیا اوس وقت آپ فرمائے کہ
سید کے ساتھ یعنے حضرت سید شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی نہ
کرنا ورنہ ہمین درمیان مین نہ آؤنگا بعد چند روز کے جب اوسکی خرابی کا وقت قریب آیا
تو آپ کے حرم محترم کے پاس چنگیز خان کا مال تلاش کرنے خیال دل مین لاکر بے ادبی کیا
حضرت شاہ قدس سرہ کی زبان مبارک سے نکلا کہ مظفر فلانے روز حضرت میان کے دست
مبارک سے باندھی ہوی شمشیر سے مارا جائیگا جب یہ خبر سلطان مظفر کو پہونچی تو سراسیمہ
ہوکر حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کے خدمت والا مین عرض کیا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے جناب مین میرے سے تقصیر واقع ہوی خطا کیا معاف کرئے زبانی کہتے ہین کہ
حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ نے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو پیام بھیجا کہ
سلطان مظفر کو معاف کردو کیونکہ مین نے اوسکو شمشیر باندھی ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ نے عرض کی کہ مجھ کو دوسری شمشیر کہان ہے وہی آپکی شمشیر اوسکا کام کردی
بعد اوسکے سلطان ناچار اور پریشان ہوکر احمد آباد کے تمام مشائخین اور فقرا کو جمع کیا
اور اپنی سلامتی کے لئے دعا اور دعوت کرنے التماس کیا ہر ایک نے اوس زمرۂ مشائخین و
اہل دعوت مین سے اوسکے لئے دعائے خیر کی اور اوسکو ہمت دی کہ ہم اتنے لوگ تمہارے

لیے دعا کرنے مین مشغول ہین تم خاطر جمع رکھو جب کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے
معین کی ہوی مدت مین سے بالکل کم روز باقی رہے ہے تو آپ کے خادمون نے عرض کی کہ
حضور کا ارشاد لوگون مین شہرت پاچکا اور مقرری دن بھی آگئے اب تک کچھ اثر
ظاہر نہین ہوا آپ نے فرمایا ابھی تین چار روز باقی ہین اوسکا مارا جانا ایک لمحہ مین ہوگا
القصہ اونہین ایام مین آپ کے ایک مرید فقیہ ابراہیم کہلیری نے خواب مین دیکھا
کہ حضرت شاہ قدس سرہ ساتوین آسمان کے دروازہ پر عصا ہاتھ مین لیے کھڑے ہین
اور ملائکہ دعوت کی طبقین لا کہتے ہین کہ یہ مظفر کی دعوت کے طبقے ہین اور حضرت شاہ قدس
سرہ اون طبقون پر اپنے عصا سے ایسا مارتے ہین کہ وہ طبقین ایک دوسرے پر ہوکے
نیچے گرتے ہین فقیہ مذکور نے یہ خواب حضرت سے عرض کیا تو آپ تبسم فرماکر خاموش رہے
حاصل کلام اکبر شاہ بادشاہ دہلی کا لشکر مظفر پر تاخت کیا اور اسکے لشکر نے لشکر مغلیہ سے
سازش کرلی آخر مظفر لاعلاج ہوکر اوسی وقت مقرری پر جو حضرت شاہ قدس سرہ فرمائے تھے
اوسی شمشیر سے اپنا گلا آپ کاٹ لیا اور مرگیا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ
فرماتے ہین کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے بیجاپور مین پانچ سال جو اقامت فرمائی اس مدت
مین آپ سے تین چار کرامتین ظاہر ہوئین اونمین سے ایک یہ کہ ایک روز کسی عرب نے
ایک مٹھی بن یعنی قہوہ کے چھلے ہوئے بیج لاکر حضرت کے دست مبارک مین دیا آپ نے
میری طرف اشارہ فرمایا مین نے اپنے دونون ہاتھ بڑہائے ہوئے تھے وہ سب بن میرے
ہاتھ مین ڈالدئے اور آپ کے دست مبارک مین اوسکا ایک دانہ بھی نہ تھا پھر مین آگے
گیا تا اس مین سے لیکر حاضرین مجلس کو عنایت فرمائین کیونکہ حضرت کی ہمیشہ کی عادت یہ تھی
کہ جو کچھ مجلس مین آتا تمام حاضرین مین تقسیم کرتے غرض حضرت نے مجھکو دست شریف سے
منع فرمایا اور اوس بن مین سے ایک دانہ بھی نہ لیا تو مین اپنی جگہہ بیٹھ گیا بعد اسکے دیکھا کہ
حاضرین مین سے ہر شخص کو طلب فرماکر میرے ہاتھ مین جس قدر رکھتے اوسی قدر عنایت

فرمائے تخمیناً معلوم ہوا کہ اگر سب کو ایک جا شمار کرین تو دو سیر سے زیادہ ہوگی اور بن کا ایک
دانہ دست شریف مین تھا ملا احمد مجذوب قدس سرہ آپ کے مرید کامل جو اپنی عادت قدیم
پر حضرت کے کفش مبارک بغل مین لئے ہوئے دور کھڑے تھے فریاد کرنے لگے
کہ صاحب وہ بن کا دانہ مجھکو عنایت فرماؤ تا مین کھاؤن آپ نے فرمایا کہ تم روزہ دار
ہو کیسا کھاؤگے اونہون نے عرض کی کہ اگر آپ عنایت فرمائین تو کھاؤن پس حضرت
شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے وہ ایک دانہ ایسا پھینکا کہ اونکے منہہ مین جا پڑا ملا احمد قدس
سرہ تھوڑا وقت اوسکو چبا کر منہہ سے باہر نکالے تو تمام حاضرین مجلس دیکھے کہ وہ بن کا دانہ
زرد یا ہوگیا اور بیچ مین شق ہوکر جیسی کی اس بن کی شکل ہے ویساہی ہوگیا تھا **نقل** ہے کہ ابراہیم
عادلشاہ ثانی کے وزیر عین الملک نے جو بہت شوکت اور بڑا لشکر اور سامنہ ست ہاتھی رکھتا
تھا اپنے پادشاہ سے باغی ہوکے اعیان و ارکان سلطنت کو اپنا بنا لیکے قصد کیا کہ اوسکے بھائی
کو تخت پر بٹھلائے ابراہیم عادلشاہ حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت مین التجا لایا حضرت شاہ
دیکہ قدس سرہ نے اوسکی عاجزی پر رحم کرکے اوس باغی یعنی عین الملک کے حق مین فرمایا کہ
فلان روز اور فلان وقت مین پر اسکا سر کاٹا جائیگا آخرش حسب ارشاد والا اوسکا لشکر تاراج
ہوگیا اور اوسکا سر کاٹا گیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ نے ابراہیم پور مین جو شہر کے جنوبی
سمت مین واقع ہی مسجد بنوائی تو اوسکا پایہ رکھنے کے وقت اپنے تصرف سے معمار کو کعبہ روبرو مین
بتلایا پس معمار نے کعبہ کو روبرو دیکھکر سمت قبلہ درست کرکے بغیر تفاوت کے پایہ رکھا اور مسجد اوسی پر
تعمیر ہوی یہہ قصہ بیجاپور مین ہر ایک کی زبان پر ہی اسی سبب کہتے ہین کہ اکثر مسجدین قبلہ کی سمت پر برابر
نہین ہین ہرچند قبلہ نما کے رو سے اور تعین قبلہ کے قواعد سے مسجدین بنا کرتے ہین لیکن کچھ اور فرق
رہتا ہی مگر یہہ مسجد برابر قبلہ کے طرف واقع ہی حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین مذکور ہی کہ بیجاپور
مین ایک فقیر تھے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے مدرسہ مین حاضر ہوکے علم ظاہر کی تمام کتابین
اپنی ایک جزو مین دیکھتے اور سنتے تھے ایک شخص نے اون سے پوچھا کہ تمام مختلف کتابین ایک جزو مین

کیونکر معلوم ہوتی ہیں فقیر نے کہا کہ تمام کتابوں کے حروف تہجی ایک ہیں اور مختلف عبارتیں بنکر نظر آتے ہیں **نقل** ہے کہ دو فقیر تھے علم ظاہر کے درس کے وقت حضرت شاہ قدس سرہ کے خدمت میں حاضر ہوتے اون دونوں میں سے ایک نہایت توجہ اور حضور قلب کے ساتھ مشتاقانہ بیٹھتے تھے ایک روز وہ فقیر حاضر نہ ہوئے تو حضرت نے اونکے رفیق و ہمصحبت سے پوچھا کہ تیرے دوست کو کیا ہوا کہ آج حاضر نہ ہوا وہ عرض کئے کہ میرے رفیق کو اس جگہہ پر حضرت سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار میسر ہوتا ہی اور وہ دیکھتا ہی کہ حضرت رسالتمآب علیہ السلام آپ کے ساتھ بیٹھکر درس علوم سنتے ہیں اور کبھی حجاب پیدا ہوتا ہی کہ رویت شریف میسر نہیں ہوتی اوسوقت بیتاب اور بیقرار ہوکے جنگل کو جاکر اپنے کو ہلاک کرتا ہی اور آج اپنی ہلاکی کیلئے گیا ہی غرض آپکے مناقب و فضائل اور مقامات و کرامات حد حصا سے بیرون ہیں **شعر** فضائل شیخی صبغۃ اللہ من یحصہ ❊ سوی ربہ من یحصہا و یحصر ❊ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ❊ فمن شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر ❊ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ سنہ ایکہزار پانچ ہجری میں بیجاپور سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوکے حرم شریف مدینہ میں ملازم رہے اور رحرم شریف میں آپکا خاص حجرہ تھا وہ خانقاہ نہیں تھا اور سید وسرے باہر تھی کہ آپ حرم شریف نبوی کے ملازم ہوئے اور دس سال تک حیات ظاہری میں رہکر روز سہ شنبہ چھبیسویں جمادی الاول سنہ ۱۰۱۵ ایکہزار پندرہ ہجری میں واصل حق ہوئے **نقل** ہے کہ جناب حضرت میاں شاہ وجیہ الدین حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت شاہ قدس سرہ کو جو خط لکھتے تھے وہ پر یہ القاب تحریر فرماتے یعنی مجدد الدین و مجدد مرام العالم جو ملا و تاریخ ایکا ہی یہ دونوں حضرات کی کرامت ہی آپکی ولادت شریف کی تاریخ خیر الناس ہے اور رحلت شریف کے تاریخیں یہ ہیں ❊ خیر الناس بالشا و شاہباز مشرقین و مخزن اسرار الٰہی بود و قربان شاہ نشو تم و منور طریقت و جان گنج جہان و پیر باقی بود و دستگیر یا و سر حلقہ اہل تصوف و گل گلزار بہشت و سر خیل اولیا و اللہ و یا ایمان بخش و ضمان الامان و مشایخ نواز سبحانی بائیگے جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ تشریف لیگئے تو حضرت مولانا قدس سرہ نے تاریخ وداع کہی اللہ دفعات قرب شریف ہوا تو وہ وداع کہی **نقل** ہے کہ آپ کے وصال کے بعد مدینہ منورہ کے

لوگ آپکے وجود شریف کو روضۂ منورہ سے دور دفن کرنا چاہتے ہیں تاکہ گنبد بنائی جائے اسی فکر مین تھے کہ ایک
مرد غیبی جنکو کوئی شخص جانتا نہ تھا ظاہر ہوئے اور کہے کہ اگر تم شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کی مرضی چاہتے ہو تو مین
اونکی جگہہ بتلاتا ہون پھر انہون نے کہا کہ ایک روز شاہ صبغۃ اللہ نے حضرت ابراہیم فرزند حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کے پاس کہڑے ہوکے فاتحہ پڑہا اور آرزو کی کہ صبغۃ اللہ کو یہ جگہہ نصیب ہو پس آپکو
قبۂ مذکور کے پاس دفن کرکے سنگ مرمر پر آپ کا نام مبارک کہود کے قبر شریف کے سرہانے نصب کئے اور عمر
شریف آپکی جو تریسٹھ سال کی تھی بمدت عمر مسنون ہی **نقل** ہے کہ جب آپکی دستار مبارک اور جامۂ ملبوس مدینہ منورہ سے
آپکے فرزندان شریف کے پاس جو بھروچ مین تھے لائے تو آپ کے بڑے فرزند حضرت شاہ ابو المعالی قدس سرہ
نے فرمایا کہ مین اس خرقہ کے لائق نہین ہون میرے چھوٹے بھائی شاہ ابو العلا اسکے لائق اور مستحق ہین اور
حضرت شاہ ابو العلا قدس سرہ جو بزرگوار اور عالم و پرہیزگار تھے اس خرقۂ مبارک کو سر پر رکھکے قبول فرمائے
اور ہدایت طالبان مین مشغول ہوئے **مترجم** حضرت شاہ قدس سرہ کے حالات و کرامات اس قدر ہین کہ
اگر سب جمع کئے جائین تو بجای خود مبسوط کتاب ہو جائے اگر مدراس مین اس ترجمے کا اتفاق ہوا ہوتا تو
بہت کچھ لکھتا لیکن کیا کیا جائے اس وقت فقیر عالم مسافرت مین ہے اور عازم مدینہ منورہ ہے اس لئے
سر دست جتنے سوانح مل سکین داخل کئے گئین **نقل** ہے کہ جن ایام مین حضرت شاہ قدس سرہ اپنے
وطن مین درس کا شغل کرتے تھے آپکی بی بی معظمہ حضرت راجی دولت صاحبہ قدس سرہا ایک روز آپکے مدرسے
مین نظر کئے تو کیا دیکھتے ہین کہ ایک بہت بڑی جماعت سفید پوشون کی جو بڑی بڑی پگڑیان باندہے ہوئے
ہین اور صورت و لباس سے معتاد آدمی نہین ہین حاضر ہوئے ہین حضرت مخدومہ قدس سرہا نے یہ واقعہ
حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین ظاہر کیا آپ نے نہایت تاکید سے فرمایا کہ کسی سے ذکر نہ کرنا اگر کسی سے
کہوگے تو تمہارے دونون فرزند مر جائینگے **نقل** ہے کہ بھروچ مین ایک راجپوت زادہ اپنی
رضا و رغبت سے حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت عالی مین مسلمان ہوا اوسکا باپ بادشاہ کے پاس
فریادی گیا بادشاہ نے آپکو بلا کر پوچھا کہ اوس لڑکے کو ظلم و جبر سے کیون مسلمان کئے آپ نے فرمایا کہ اوسکو
پوچھ لو جب اوس سے پوچھے تو کہا کہ مین اپنی رضا و رغبت سے مسلمان ہوا بادشاہ چاہا کہ آپ کو

جھنجلائے اسلئے اس لڑکے کو کہنا رہے یہ بچا کر منصب کی طمع دیکے سکھلایا کہ ظلم سے مسلمان کئے گئے ہین
جب آپکے حضور شریف مین آیا کہا کہ مین اپنی رغبت سے مسلمان ہوا اسی طرح تین بار تعلیم
دیکر لائے کچھ فائدہ نہ ہوا آخر بادشاہ خجل ہوا ایسے مین بادشاہ کا مانوس ہاتھی بادشاہ پر الیسا دوڑ
آیا کہ اوسنے لا علاج اور مضطرب الحال ہوکر بھاگا اور حضرت شاہ قدس سرہ کو رخصت کردیا۔

نقل ہے کہ جسطرح سے حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کی درس سے فارغ ہونیکے بعد
اکثر اوقات حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی اور آپس مین واقعات و اخبار آت
غیبی کا مذاکرہ رہتا تھا ویسا ہی حضرت شاہ قدس سرہ سے بھی تھا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ
نے چند روز مسجد جامع بیجاپور مین نماز جمعہ پڑہی ایک روز آپ نے راہ مین شراب کی دوکانین
دیکھین تو نماز جمعہ ترک کرکے فرمایا کہ اس شہر مین مسلمانون پر نماز جمعہ جائز نہین ہوتی **نقل** ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ قدس سرہ نے اپنی مجلس مین فرمایا کہ اس ملک کا حاکم جو طالب دنیا ہے
اگر امر معروف و نہی منکر کرکے تین کام کرے تو خدا تعالیٰ ہر ایک کے عوض مین ایک ملک کی بادشاہت
دیتا ہی آزمایا چاہئے پہلا کام یہ ہی کہ اپنے تمام ملک سے شراب موقوف کرے تو اوسکے بدل مین
گجرات کی بادشاہت دلاتا ہون اور یہ نہین کہتا کہ جنگ کرکے لے بلکہ اوسکے ہمراہ رکاب چلکے
تخت پر بٹھلا دیتا ہون اگر اسمین خلاف ہوا تو ایک شراب کی دوکان کی جگہہ اور دس دوکانین زیادہ
کرین دوسرا کام یہ ہی کہ طوائف یعنی کنچنون کو نکاح کا حکم کرین اسکے عوض مین بھی ایک ملک کی
بادشاہت دلاتا ہون تیسرا کام یہ ہی کہ رافضیون کو کسی جگہہ کا حاکم نہ کرے اسکے بدل مین بھی
ایک ملک کی بادشاہت ملتی ہی ان باتون کا آزمانا کچھ مشکل امر نہین ہی بعض حاضرین مجلس عالی
عرض کئے کہ آپ تصرف فرماتین تا یہ کام وقوع مین آئے آپ نے فرمایا کہ ہمکو تصرف کرنے سے
کیا کام ہی اگر وہ دنیوی ممالک چاہتا ہے تو امر معروف و نہی منکر بجا لاوے یہ کیفیت جب بادشاہ
کے سماعت مین آئی تو اس بارہ مین ایک رافضی سے جو نائب امور ملکی اور بادشاہ کا معتمد علیہ
تھا مشورہ کیا وہ کہا جو کچھ حضرت فرماتے ہین سب تحقیق اور بجا ہی اور ہرگز اسمین خطا

نہو گی لیکن سلطنت کی زینت و رونق باقی نہین رہیگی اور جو حضرت کے کہے مطابق عمل درآمد نہ ہوگا تو
انکے خاطر کی رنجیدگی ہوگی یہ بات اِس پادشاہت کے خلل کا موجب ہوگی اسلئے اب یہ تدبیر کرنا
چاہئے کہ روانہ ہون آخرالامر اوس بدخواہ رافضی کی شومیت سے پادشاہ بے اقبال ہوا
اور ایک روز اپنی مجلس مین ظاہر کیا کہ اگر حضرت شاہ سید صبغۃ اللہ قدس سرہ مدینہ منورہ
جاتے ہون تو رخصت کرتا ہون اوس مجلس مین حضرت کے مرید صادق عبدالقادر چشتی حاضر تھے
یہ بات سنتے ہی خدمت عالی مین حاضر ہوکے عرض کئے آپ نماز مغرب ادا کرکے اوسی لباس سے
جو نماز مین جسم مبارک تھا پادشاہ کے پاس جا کے رخصت ہوئے **نقل** ہے کہ ایک وقت محرم
کی دوسری تاریخ یعنی احمد خان دائی بیجے کے الاوہ کا جو حضرت شاہ قدس سرہ کے مکان کے
قریب تھا غلغلۂ بدعت بہت ہوا ایک درویش نے عرض کی کہ حکم ہو تو الاوہ توڑ کر آتا ہون
آپ فرمائے جاؤ پس وہ فقیر پانچسو آدمی کے مجمع مین گھس کے جو کچھ عمل کرنا تھا کئے اور راہون دم
الاوہ کے مار ڈنار کھاکے اونکے ہاتھون سے چھوٹ کرآنے مین گھڑی بھر دیر ہوی تو دوسرے
درویش نے عرض کی کہ اجازت ہو تو اوسکی مدد کو جاتا ہون آپ نے اونکو بھی اجازت دی یہ فقیر ابھی
الاوہ تک نہین پہونچے تھے کہ راستہ مین وہ فقیر آملے پھر دونون سلامتی کے ساتھ حضرت کی خدمت
مین حاضر ہوئے پادشاہ نے یہ کیفیت سنکے کہا کہ اگر پانچ فقیر ہوئے تو میرے الاوے کو بھی ایسا ہی
کرینگے پس آپ کے مکان کو باہر سے قفل ڈلوایا اور احشام کے جوان اور پیادون کا پہرہ رکھوایا
تا آگ پانی تک حضرت کے مکان مین نہ جائے اوسوقت بعض لوگ اور مریدان ہرچند لڑ بھڑ کر
آپکے مکان کے دروازے تک پہونچے کچھ فائدہ نہ ہوا اور بعد عشرۂ محرم کے دروازہ کھلا بعض
خادم عرض کئے کہ پادشاہ گستاخی کی آپ فرمائے کہ اگر وہ مانع نہ ہوتا تو مین امر معروف چلاتا لیکن
اوسکی اس حرکت سے آپکے خاطر شریف پر بالکل بار نہ آیا **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ
بیجاپور تشریف لائے تو اکثر لوگ آپکا کمال اور بزرگیان دیکھکر معتقد ہوئے اور خود ابراہیم عادلشاہ
اور اوسکے حضوریان بھی آپ کے معتقد ہوئے شاہ نواز خان کو عرق حسد جوش مین آیا چاہا کہ

پادشاہ کو بے اعتقاد کرے اسلئے ایک روز پادشاہ سے کہا کہ انکا امتحان کرنا چاہئے وہ عقیدہ عامیانہ
رکھتا تھا شاہ نواز خان کی اغوا پر آپکو بلایا آپ پالکی سوار ہوکے تشریف لائے آپکو پادشاہ اپنی
مجلس مین بٹھلایا اور اپنے روبرو دہکتی آگ کے چولہے پر دودہ گرم کرکے ویساہی جلتا ہوا برتن حضرت
کے روبرو رکھدیا آپنے معاً نوش جان فرمایا وہ بدبخت ممتحن کہا کہ البتہ منہہ اور زبان کو صدمہ ہوا
ہوگا لیکن ظاہر ہونے نہین دیتے ہین اب ایسے چیز کے کھانیکی تکلیف دین جس سے زبان کی سوختگی ظاہر
ہو پس پادشاہ نے پان بھیجا آپ وہ بھی کھائے وہ حسود بے سود کہا کہ نہین انکو امامت کا حکم کرین
قرأت مین حقیقت ظاہر ہوجاتی ہے پھر مغرب کا وقت آیا تو آپکو امامت کی تکلیف ہی دیگئی اور آپکے
قرأت مین سرمو تفاوت نہ ہوا اوسوقت وہ دونون شرمندہ ہوئے **نقل** ہے کہ اوسی شاہ نواز
خان نے آپکے امتحان کے لئے اپنے خدمتگار سے کہا کہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ ابراہیم پور
مین مسجد بناتے ہین تو اپنے کو مردہ بنا مین تجھکو کفن پہنا کے چارپائی پر ڈالکر نماز جنازہ کے لئے حضرت
کے پاس لیجاتا ہون جب نماز سے فراغت ہو تو چارپائی سے اوٹھ اور مسخری کر وہ شخص طمع سے اوس
رافضی کے کہنے کو مان لیا اور اپنے کو میت سا بنا لیا پس اوسکو کفن پہناکے چارپائی پر رکھکر کلمۂ
شہادت پڑھتے ہوئے مسجد ابراہیم پور مین لائے اور حضرت سے عرض کئے کہ نماز جنازہ پڑھا دین
آپ پہلے انکار کئے جب بالکل اصرار کیا گیا تو تشریف لائے اور پوچھے کہ زندے کی نماز پڑھون یا
مردیکی خان مذکور نے کہا کہ مردہ ہے زندے کی نماز کیسی حضرت نے ادھر اللہ اکبر کہا اور ادھر اوس
شخص کی روح قبض ہوگئی جب نماز سے فارغ ہوئے چارپائی دست مبارک سے اوٹھاکے فرمائے
اس میت کو لیجاؤ اور جلد دفن کرو اوسوقت وہ بدبخت رافضی دیکھا کہ خدمتگار نہ اوٹھتا ہے نہ حرکت
ہی کرتا ہے خود آپ اوسکے نزدیک جاکر دیکھا تو وہ مردہ ہے پس خجل اور نادم ہوا اور خدمتگار کو دفن
کردیا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ کے دربان میان نور محمد نام اہل باطن سے تھے وہ کہتے
تھے کہ حضرت خضر علیہ السلام اپنے کو عصر کے وقت مسجد کے ایک برج پڑھاتے ہین اس دربان کا یہ حال تھا
کہ جب نماز کا وقت ہوتا اور موذن اذان دیتا یہ اپنے سے گم ہوجاتے اور اونکے ہاتھ پیر مین بے اختیا

رعشہ ہوکے ہاتہہ سے لکڑی گرجاتی اوسوقت کسی کے اندر آنے یا باہر جانے سے بیخبر رہتے یہ حالت
نماز گذارے تک رہتی بعد اوسکے اپنے حال پر آجاتے ہمیشہ اونکا یہی حال تہا **نقل** ہے کہ جب حضرت
شاہ قدس سرہ بیجاپور تشریف لائے شہر کے اکابر مشایخ و علما و فضلا آپ کے طرف رجوع لائے
اور آپکی بزرگی مین متفق اللفظ والمعنی ہوگئے اور میان حبیب شہر اوستاد بھی جو طلبای علم مرجع تہے
آپ کے طرف رجوع ہوئے ابراہیم نے سنکر کہا کہ دوسرون کے قطع نظر مجہکو میان حبیب شہر اوستاد
کی فضیلت پر بہت اعتماد تہا وہ بھی حضرت کے طالب ہوگئے شہر اوستاد نے یہ بات سنکے کہا کہ مین
کچہہ نہین جانتا ہون پہر مجہکو طالب ہونے سے کیا نقصان ہوا **نقل** ہے کہ ایک شخص حضرت شاہ
قدس سرہ کی خدمت مین التجا لایا کہ ایک لڑکی ناکتخدا رکہتا ہون اوسکے کار خیر کے لئے نہایت حیران
و پریشان ہون کچہہ مبلغ ضروری میرے حال پر ترحم فرما کر کسی سے سفارش کرکے بطور عطیہ دلا دیے
یا بطور قرض ہو تو بھی مین ادا کردونگا آپ پوچہے کتنی مدت مین ادا کرتے ہو وہ کہا اس قدر عرصہ
مین ادا کرتا ہون پہر آپ فرمائے کہ نوشتہ لکہکر لاؤ وہ لکہکر لایا تو فرمائے کہ فلان طاقچے مین رکہدو
اور جو کچہہ وہان ہو اوٹہالو یہ شخص جب نزدیک آیا اور تمسک رکہدیا تو دیکہا کہ مبلغ مطلوبہ کی تہیلی
پڑی ہی اوسکو اوٹہا لیکے چلا گیا اور اپنے کام سے فراغت حاصل کیا جبکہ وعدہ کے مطابق اوس نے مبلغ
حاضر کیا تو حضرت نے فرمایا کہ وہ پیسا اوسی طاقچے مین رکہدیکر اپنا تمسک لیلو وہ شخص ویسا ہی مبلغ لیجاکر
وہان رکہدیا اور اپنا تمسک نظر پڑا تو اوٹہالیا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ حضرت شاہ قدس سرہ کا روی اطہر نہایت وجہ مین منور اور ترو تازہ دیکہے اور خدام درگاہ
معلی سے سبب اسکا دریافت کئے وہ کہے آج تیرہ روز ہوئے ہین کہ حضرت نے کچہہ بھی تناول نہین فرمایا
نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ شیخ ابراہیم کو قطب شاہ بادشاہ حیدرآباد دکن کے پاس روانہ
کرکے تاکید کئے کہ بغیر کسی کے وسیلے کے اوس سے ملاقات کرکے امر معروف بتلائین اور رقص سے منع کو کرنا
لیکن انہون نے کسی کے وسیلے سے ملاقات کرکے امر معروف فرمایا قطب شاہ نے اوسی وقت اونکی
زبان کاٹ دی جب وہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا حکم کا خلاف

کیون گئے بہرحال زبان کے کٹنے سے اونکی بات چیت مین کچھ خلل و تغیر نہ آیا **نقل** ہے کہ ملا احمد مجذوب
قدس سرہ ابتدا مین عشق مجازی مین بہت گرفتار تھے ایک روز اونکے والد حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت
مین انکا حال عرض کئے آپ فرمائے اوسکو ہمین دیدو اونہون نے زہے قسمت جان سے اپنے فرزند کو حضرت
کی خدمت مین لا کے چھوڑ دئے آپ اونکو مرید کرکے کچھ شغل بتلائے اور خلوت مین بٹھلائے ایسا مستغرق و
مدہوش ہوا تھا جیسے سانپ بتلایا کہ ایسی جا سے مجھے بٹھلائے ہین حضرت شاہ قدس سرہ زجر
کرکے فرمائے اوسی جگہہ پر رہو اور حجرے کے باہر مت آ الغرض مدت خلوت تمام ہونیکے بعد اون سے اقسام کی
کرامتین صادر ہوئین تو حضرت فرمائے اس مقام لذت مین ہشیار رہو ورنہ بار دیگر تجھکو دوسری چیز نہین بخشی
دونگا **نقل** ہے کہ جب کوئی ملا احمد مجذوب قدس سرہ سے مصری مانگتا تو پتھر اوٹھا کے دیتے وہ مصری
ہوجاتے **نقل** ہے کہ ملا احمد مجذوب قدس سرہ وقت درس حضرت شاہ قدس سرہ کے کفش مبارک بغل
مین لیکے کھڑے ہوتے تھے ایک روز اونہین کفش مبارک مین سے تازے گیند کے پھول نکال لیکے لوگونکو
دئے حضرت فرمائے تو سخاوت کرتا ہی **نقل** ہے کہ حضرت سید محمد بخاری خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہما فرماتے
ہین کہ ایک روز ملا عبداللہ حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا آؤ میان عبداللہ
متولی گوگی حالانکہ اونہون اوسوقت متولی نہ تھے بعد چند روز کے گوگی کے متولی ہوئے اور جیتے تک
اوسی خدمت پر رہے اور اونکے بعد اونکے بیٹے بھی گوگی کے متولی ہوئے **نقل** ہے کہ ایک روز ابراہیم
عادلشاہ منصور خان کی حکومت کی قائم مقامی اپنے خزانچی احمد خان کے نام پر مقرر کرکے فرامین تیار کرکے
اپنے حضور مین رکھا تا احمد خان کو دے اس اثنا مین یہ خبر حضرت شاہ قدس سرہ کے سماعت مین آئی
آپ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ سے فرمائے کہ احمد خان سے کہو جسطرح منصور خان ہر سال اپنا
خزانہ شاہ کے فقیرون کو دیتا تھا تم بھی دین ورنہ منصور خان کی ولایت تمکو نہین ملیگی حضرت مولانا
قدس سرہ نے عرض کی کہ احمد خان کے نام پر فرمان تیار ہو چکے ہین آپ نے فرمایا اس سے کیا ہوتا ہی
جب احمد خان نے یہ بات سنی کہا مجھ سے ہر سال خزانہ کا تاراج کرنا نہ ہوسکیگا آخر ابراہیم عادلشاہ نے
تغافل کیا اور احمد خان کو ولایت سے کچھ نہ ملا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ جب مدینہ طیبہ

پہونچے تو روضۂ منورہ کی جال کے اندر داخل ہوکے قالین پر بیٹھے اور مراقبہ مین مشغول ہوئے
چونکہ اوس مبارک جال کے اندر کسی کو جانے نہین دیتے ہین خواجہ سراؤن نے یہ حال دیکھکر گڑبڑ
کئے اور کہے اوٹھ جائے اوٹھکر جا آپ اونکو کچھ جواب نہین دئے اپنے حال مین ہی مستغرق تھے خواجہ
سرایان لاعلاج ہوکر قالین کے کونے پکڑ لیکے آپکو باہر لائے آپ جاکر روضۂ مبارک کی جال پکڑ لیکے
تین وقت یا جدی کہے اور روضۂ مبارک سے تین بار یا ولدی کی آواز آئی اوسوقت آپ کچھ
کہکے مراقبہ مین مشغول ہوگئے خواجہ سرا متحیر ہوکے دوسری قالین بچھا دئے شب کو حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواجہ سراؤن کے خواب مین تشریف لاکے غصہ ہونے اور فرمائے کہ
ہمارا فرزند ہماری ملاقات کو آیا تھا اوسکو کیون تکلیف دئے خواجہ سراؤن نے علی الصباح حضرت
کی خدمت مین آکے عاجزی کے ساتھ معذرت کئے اور آپکی سیادت کے مقر ہوئے یہ کیفیت تمام
مدینے والون مین مشہور ہوی **نقل ہے** حضرت شیخ عبد الفتاح حبیب اللہی قدس سرہ اپنے رسالے
مین ایسا تحریر فرماتے ہین کہ یہ فقیر بے استطاعت اکثر بزرگون سے ایسا سنا ہی کہ جب حضرت
شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ مین تشریف رکھتے تھے آپ مین اور وہان کے سادات مین سیادت
کے مقدمہ مین گفتگو ہوی آپ نے یہ قرار دیا کہ روضۂ منورۂ حضرت رسالت پناہ مین کھڑے ہوکے
سلام کرین اور ملتجی ہون تا معلوم ہو پس سادات مدینہ پہلے کھڑے ہوکے تین بار کہے السلام علیک
یا جدی ایکبار کا بھی جواب نہ ملا پھر حضرت شاہ قدس سرہ آگے بڑھکے کہے السلام علیک یا جدی
جواب آیا وعلیک السلام یا ولدی ایسا ہی تین بار سلام کئے تو تین بار بھی جواب ملا اس واقعہ سے
وہان کے سادات فریاد وزاری کرنے لگے جب شب ہوی تو وہان کے اکابرون سے ایک کے
خواب مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاکے فرمائے کہ جب مدینے کے سادات سلام
کئے مین وضو مین مشغول تھا اور جب صبغۃ اللہ سلام کئے تو وضو سے فارغ ہو چکا تھا اسلئے اون کے
سلام کا جواب دیا **نقل ہے** صاحب حرز العاشقین روایت کرتے ہین کہ حضرت شاہ قدس سرہ
مدینہ منورہ مین دس سال مقیم رہے اور ہمیشہ روضۂ مبارک مین کمال شوق سے بیٹھتے تھے جب رات

ہوتی اور خواجہ سرا دروازہ مبارک بند کر دیکر اپنے مکانونکو جانیکا وقت آتا تو بھی حضرت شاہ قدس سرہ وہین بیٹھے رہتے خواجہ سرا مکر و حیلہ سے آپکو باہر کر دیتے اور آپ کبھی قالین کا کونہ پکڑ لیتے تا اپنے کو کوئی باہر نہ کرے لیکن وہ لوگ قالین کے ساتھہ ہی آپکو اوٹھا لیکر باہر لا کے پھینک دیتے اور جب صبح کو آتے آپکو ویسا ہی نمازین مشغول دیکھتے آخر ایک روز جبکہ روضۂ مبارک کے اندر خاص و عام جمع ہوئے حضرت شاہ قدس سرہ نے کہا السّلام علیک یا جدی اور روضۂ مبارک سے جواب آیا وعلیک السّلام یا ولدی حاضرین یہہ کرامت دیکھکر آپ کے معتقد ہو گئے اور سلک مریدی مین داخل ہوگئے۔ اسی مضمون کا خلاصہ حامد صاحب خلیفہ حضرت شاہ کریم محمد صبغۃ اللہ قدس سرہا کی غزل ذیل مین موجود ہے۔

غزل

صبغۃ اللہ ولی معتمدے	عاشق پاک و واصل صمدے
گفت روزے بروضۂ احمد	السّلام علیک یا جدے
باز آمد جواب جانب او	وعلیک السّلام یا ولدے
کئی تواند کسی برابریش	کہ مراد راست سیادت سندے
باش حامد غلام درگاہش	تا بیابی سعادت ابدے

نقل ہے کہ حضرت شاہ تاج الحق قدس سرہ جو اہل باطن تھے جس بزرگ کی زیارت کرتے اون سے روحانی ملاقات ہوتی اور اون سے باطنی مطالب بھی حاصل کرتے تھے وہ بزرگ حضرت سید سعد بلخی خلیفہ حضرت شاہ قدس سرہما کے زمانہ مین مدینہ منورہ کو آئے اور روضۂ متبرکۂ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی عادت کے مطابق بہت متوجہ او مشغول بیٹھے کچھہ بھی ظاہر نہ ہوا بلکہ جو صفائی باطن حاصل تھی اوسمین بھی خلل آیا وہ بزرگ حیران ہو کے اپنا حال حضرت سید سعد بلخی قدس سرہ سے ظاہر کئے وہ فرمائے کہ تمہین خبر نہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درگاہ معلی حضرت شاہ قدس سرہ کے تحویل ہے پس حضرت کے وسیلے کے بغیر اوس درگاہ معلا مین کوئی نہین پہونچتا ہے پھر شیخ مذکور کو حضرت شاہ قدس سرہ کی قبر مبارک کے پاس حسب ہدایت

مشغول توجہ ہو جائے تو اوسوقت اونہین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت شاہ
قدس سرہ سے روحانی ملاقات حاصل ہوئی اور اپنے باطنی مطالب سے بہرہ مند ہوئے پھر اپنی
باقی عمر مکہ معظمہ مین گذار کر رحلت فرمائے **نقل** ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ سے آپکے ایک مرید
نے عرض کی کہ غلام کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت شریف کی تمنا ہی اگر حضور کی
نظر عنایت ہو جائے تو غلام اپنی مراد سے کامیاب ہوتا ہی آپ نے ایک اسم پڑہنے کے لئے
حکم فرمایا وہ مرید خوشی کے ساتھہ تازہ وضو کر لیکر حجرے مین بیٹھ کے اسم مذکور پڑہنا شروع کئے
تھوڑے ہی عرصے مین حالت بیداری مین کیا دیکھتے ہین کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور انکا جو کچھ مقصد حاصل ہوگیا اس خوشی مین اونہون نے کہا

صبغۃ اللہی شوار خواہی مراد — کو مصاحب بر اصحابی رتبہ داد
صبغۃ اللہ در میان اولیا — چون محمد در میان انبیا

نقل ہے کہ حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ کے شریف سے التفات و اخلاص نہین
رکھتے تھے خادمون نے عرض کی کہ آپکو یہان رہنا ہی اسلئے شریف سے آشنائی ضرور ہی آپ نے
فرمایا مین یہان مرنے آیا ہون مجھکو شریف سے کیا کام ہی **نقل** ہے کہ مدینہ منورہ مین ایک شخص
عاشق نامی تھے وہ اذان اور نماز پنجگانہ کی آواز روضہ مقدسہ کے اندر سے سنکر مسجد حرم شریف
مین نماز پڑہتے تھے اور وہ آواز اونکے مونس جان تھی جب حضرت شاہ قدس سرہ مدینہ منورہ
پہونچے اوسی روز سے اوس آواز کا سنا جانا موقوف ہوگیا اس بات سے وہ اپنے کو ایسا پریشان
و ہلاک کئے کہ جلد مر گئے اونکی رحلت کی خبر حضرت شاہ قدس سرہ کو پہونچی تو فرمائے مقبول ہوکے
تو جلد طلب فرمائے گئے **نقل** ہے کہ مدینہ منورہ مین حضرت شاہ قدس سرہ ایک روز بیٹھے ہوئے
تھے ملا احمد مجذوب قدس سرہ اور دوسرے خادمان خدمت مین حاضر تھے شریف مدینہ گھوڑے
پر سوار حضرت شاہ قدس سرہ کیطرف التفات نہ کرکے راہ سے گذرا یہ بات ملا احمد قدس سرہ
کو خوش نہ آئی تیز نظر سے اوسکی طرف دیکھے وہ فی الفور گھوڑے سے گرا حضرت اس کا [illegible]

ہو کو فرمائے ملا احمد تو اس جگہ کے لایق کا ہنین ہی اپنے وطن کو جا تیری مان زندہ ہی اور انتظار کرتی
ہی اوسکی خدمت کر پس مجبور وہ بیجاپور گئے **نقل ہے** کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنی آخر عمر شریف مین
جبل احد پر دو سال چلہ کئے جسکی پوری کیفیت حضرت شیخ علی کشایش قدس سرہ کے رسالے مین موجود ہے
اور حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی قدس سرہ بھی اپنے مکتوب مین حضرت کے بہت سے حالات و ریاضات
بیان کئے ہین اوس مکتوب مین لکھتے ہین کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ جبل احد پر دو سال تک چلہ کش
رہے بہت ریاضت کئے صایم الدہر قایم اللیل تھے اور اکثر جنگلی جانور آپ سے اختلاط رکھتے تھے
شب کو بھیڑئے آکے پہرہ دیتے تھے چنانچہ اکثر مدینہ منورہ کے رہنے والے عرب دیکھے ہین کہ دو
بھیڑئے آپکی نگہبانی کرتے ہین حضرت شاہ قدس سرہ اکثر وہان کے لوگ سے فرماتے تھے کہ رات کو یہان
کوئی نہ رہین اسکا سبب یہ تھا کہ رات کو جنگل سے بھیڑئے جو اپنی حفاظت کے لئے آتے ہین یہ راز
کہیں لوگون پر فاش نہ ہو جائے اور وہ بھیڑئے پھر کسیکو ایذا نہ دین اور وہان یہ بھی لکھتے ہین کہ
ایک روز عالم ارواح مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت شاہ قدس سرہ سے ملاقات
کرکے فرمائے اے میرے فرزند اب نہ بہ دو ریاضت بس کر بس کر اور جلد اس پہاڑ سے مدینے کو
جا تیری عمر آخر ہوئی ہی اور اجل قریب پہونچی ہی پس آپ وہان سے مدینہ منورہ کو تشریف لائے
نقل ہے میر غلام علی آزاد رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب معاصر الکرام مین یون لکھتے ہین سید صبغۃ اللہ
بن سید روح اللہ متوطن بہروچ علاقہ احمد آباد گجرات حضرت شیخ وجیہ الدین گجراتی کے مکمل خلفا
و تلامذہ سے تھے مرشد کے ارشاد کے مطابق چند سال اپنے وطن مین افادہ طالبان اور امر معروف
و نہی منکر مین مشغول تھے دفعتا شوق زیارت حرمین شریفین عظمہما اللہ تعالیٰ دامنگیر ہوا تو
اس دولت کبریٰ سے سعادت حاصل کئے بعد اپنے وطن اصلی کو تشریف لائے پھر ۹۹۹ھ نو سو
ننانوے ہجری مین سب سے دل اٹھا کے مجردانہ مالوہ کو آئے اوسوقت شوق زیارت مدینہ
مصطفویہ علی صاحبہا السلام والتحیۃ کا جوش ہوا تو خاندیس کے رستے سے احمد نگر دکن کو پہونچے
وہان کا بادشاہ برہان الملک کے تنگ کرنے سے وہان قریب ایک سال کے وقفہ ہوا دوسرے

سال سفر دریا کا عزم کئے اور بیجاپور پر گذر ہوا تو وہان کا بادشاہ چندے آپکو نہایت تواضع و دلجوئی کے ساتھ رکھا بعد سامان سفر مہیا کیا اور اپنا خاص جہاز پیش کیا پس تمام صوفیان در دلیان فراغت کے ساتھ رہگرای منزل مقصود ہوئے آپ اماکن قدسیہ پہونچکر اور زیارت نبویہ حاصل کرکے کوہ احد مین سکونت اختیار کئے اور طالبان علوم ظاہری و باطنی کے مرجع ہوی اور جواہر خمسہ کو عربی مین ترجمہ کئے اور آپ کے خلیفے احمد شناوی اوسپر حاشیہ لکھے اور یہ عربی جواہر خمسہ مع حاشیہ ملک عرب مین مروج ہی بہت سے لوگ آپ سے بیعت کئے اور انتہائی مراد کو پہونچے۔

شیخ محمد عقیلہ مکی قدس سرہ کتاب لسان الزمان مین لکھتے ہین کہ شیخ کبیر عالم شہیر سید صبغۃ اللہ بن سید روح اللہ حسینی نے شیخ مشایخ طریقہ شطاریہ عشقیہ ہین رحمت ہو اللہ تعالیٰ کی اون پر اور وہ تمام علوم معارف کے جامع تھے اور ایک عالم کو اون سے نفع پہونچا اور ہر دو ایک ہین جنکو اللہ تعالیٰ ظاہر کیا اور مشہور کیا اونہون سادات شطاریہ کا طریقہ سید وجیہ الدین سے حاصل کئے اور اونہون غوث اور مرے سردار محمد غوث صاحب جواہر خمسہ سے حاصل کئے اور اون سے ایک عالم فیضیاب ہوا از انجملہ سید میر اور سید اسعد بلخی جو مدینہ مین وفات پائے اور شیخ کبیر احمد شناوی ہین اور سید صبغۃ اللہ کے تصنیفات سے **کتاب الوحدۃ** اور رسالہ **ارادۃ الدقایق فی شرح مرأۃ الحقایق** اور رسالہ **المرید ترک کل یوم من سنن القوم** **نقل** ہے کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ کی رحلت شریف کے ایام قریب پہونچے تو آپ جمادی الاول کی پندرھوین کو تپ محرقہ سے نہایت علیل ہوئے اور چھبیسوین کو نقل مکان فرمائے اوسوقت آپ کے دونون خلیفے یعنے شیخ عبد العظیم اور شیخ علی کتابیش قدس اللہ اسرارہما دہین تھے یہ حضرات اور اکابر و اہالی مدینہ سب ملکر آپکو حضرت ابراہیم صاحبزادہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قبۂ شریف کے متصل اس طرح سے مدفون کئے کہ ناف مبارک حضرت صاحبزادۂ دین و دنیا اور سر مبارک حضرت شاہ قدس سرہٗ برابر تھے وہ روز جمعہ کا تھا اور جمادی الاول کی ستائیسوین تھی اور تاریخ رحلت شریف رسالہ حضرت

مولانا قدس سرہ مین پچیسوین ہی اور رسالہ اعراس مین اٹھارہوین اور بعض جگہہ سترہوین بھی لکھا
ہی اور حضرت سید عبداللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ مصنف کتاب خلاصۂ صبغۃ اللہی تحریر فرماتے ہین کہ اپنے
مدینہ والون سے اور حضرت شیخ علی کشالیش قدس سرہ کی اولاد سے دریافت کی تو ثابت ہوا کہ اٹھائیسوین
روز جمعہ ہے اور اسمین کسیطرح کا شک نہین چنانچہ مدینۂ منورہ مین شیخ مذکور کی اولاد ہر سال حضرت
شاہ قدس سرہ کا عرس شریف کرتے ہین **واضح ہو کہ** پیر دستگیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی
قدس سرہ عرب مین علی الخصوص مدینۂ منورہ مین نواب رسول اللہ یعنے دربان رسول اللہ کہتے ہین
اور جبکہ حاجی مدینۂ منورہ کو جاتے ہین اور مزدور ہر ہر مقام پر اول سلام اون سے پڑہواتے ہین
اوسوقت شہدای بقیع کے بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ اور آپ کے بعد حضرت ابراہیم صاحبزادہ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام پڑہاتے ہین آپکے فضائل مین یہ بھی بہت بڑی بات
ہی آج تک ہند کے اور دوسرے ملکون کے بہت بزرگان اوس مقام متبرک مین مدفون ہوئے لیکن
سوائے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دوسرے کسی کے لئے خاص کرکے سلام پڑہوایا نہین جاتا
ہی سوائے اسکے سلطان روم کے طرف سے آپکا سالانہ عرس شریف ہوا کرتا ہے۔

نسب نامۂ حضرت شاہ قدس سرہ

حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی بن شاہ روح اللہ حسینی بن سید احمد بن سید عبد الفتاح مغربی بن سید محمود بن سید برکات بن سید طاہر بن سید قاسم بن سید محسن بن سید محمد بن سید عبد السلام بن سید خالد بن سید محمد بن سید محمود بن سید فضل الدین بن سید عیسی بن سید حسن المخاطب بن امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین بن امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ

اسامی خلفای حضرت شاہ قدس سرہ

حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی حنفی۔ حضرت شیخ علی کشالیش۔ حضرت شیخ عبد الصمد۔ حضرت شیخ ابراہیم۔ حضرت شیخ سنو۔ حضرت سید اسعد بلخی۔ حضرت مولانا حبیب اللہ بیجاپوری۔ حضرت شیخ عبد الحکیم۔ حضرت میان یوسف۔ حضرت شاہ سید عبد اللہ۔ حضرت شاہ

مرتضیٰ قادری، حضرت سید محمد بخاری قدس اللہ اسرارہم اجمعین واضح ہو کہ کتاب معاصر الکرام سے معلوم ہوتا
ہی کہ حضرت سید میر اور حضرت شیخ احمد شناوی قدس اللہ اسرارہما بھی آپ کے خلیفے تھے اور فقیر نے شرح جواہر
خمسہ عربی مین بھی دیکھا تھا کہ شیخ آخر الذکر حضرت شاہ قدس سرہ کے خلیفے ہین لیکن فہرست صدر مین یہ دونون
نام نہین پائے جاتے ہین مگر یہان حضرت شیخ سے جو نام لکھا گیا ہی شاید حضرت شیخ احمد شناوی قدس سرہ
ہی ہون گے

حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی قدس سرہ

آپ علامۂ متبحر اور ولی مشتہر اور مرشد کامل اور مربی واصل تھے اور آپ انسابی نسبہ سے تھے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
کا مقام رکھتے تھے علم ظاہر و باطن کے جامع تھے اور شریعت و طریقت پر راسخ قدم تھے اور جناب سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب اور یقظہ مین دیکھکر بیحساب فیض حاصل کئے اور خضر و الیاس علیہما السلام سے
اور شیخ علی کلالاری اور حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری اور حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس اللہ
اسرارہم سے ملاقات روحانی کرکے ظاہری اور باطنی فائدے اوٹھائے اور ولی اللہ شیخ محمد مرزا عرف میرزا جان
باناگر اور قاضی محمد کلیانی اور شیخ بابوجی خلیفہ شاہ حسن ووڈہ اور شیخ تاج الحق قدس اللہ اسرارہم سے اور
اپنے وقت کے بہت سے اولیا اور واصلان حق اور اہل کمال اور مجذوبون سے ملاقات کرکے اور صحبت
رکھکر فائدے حاصل کئے آپ کے واردات و مکاشفات عجیب و غریب ہین آپ حضرت مرشد العرفا شاہ صبغۃ اللہ
حسینی بہروچی مدنی قدس سرہ سے ظاہری اور باطنی علوم اور صوری و معنوی کمالات اور حقیقی و مجازی
ارشادات حاصل کرکے خلافت و اجازت سلاسل علیہ عالیہ سے مشرف ہوئے اور حالات و کمالات
صبغۃ اللٰہی کے رنگ سے رنگین ہو کر حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے عین ذات ہوئے اور آپ کے
اس درجہ مین منظور نظر اور مقبول ہوئے کہ اونکے شجرۂ شریفہ مین اپنے دست خاص سے کمال توجہ کے
ساتھہ فرزند حقیقی لکھے اور اجازت دئے کہ اپنے مریدون اور طالبون کے شجرون مین کتبہ صبغۃ اللہ لکھیں
اور فرماتے کہ فقیر اپنا نام بھی تم کو دیا اور جو کچھہ فقیر کو عالم الٰہیہ سے عطا ہوا ہی تم کو بھی عطا ہوگا اور
حضرت مولانا قدس سرہ رسوخ و اعتقاد اور پیر پرستی کے امتحان کی کسوٹی پر تمام عیار تھے
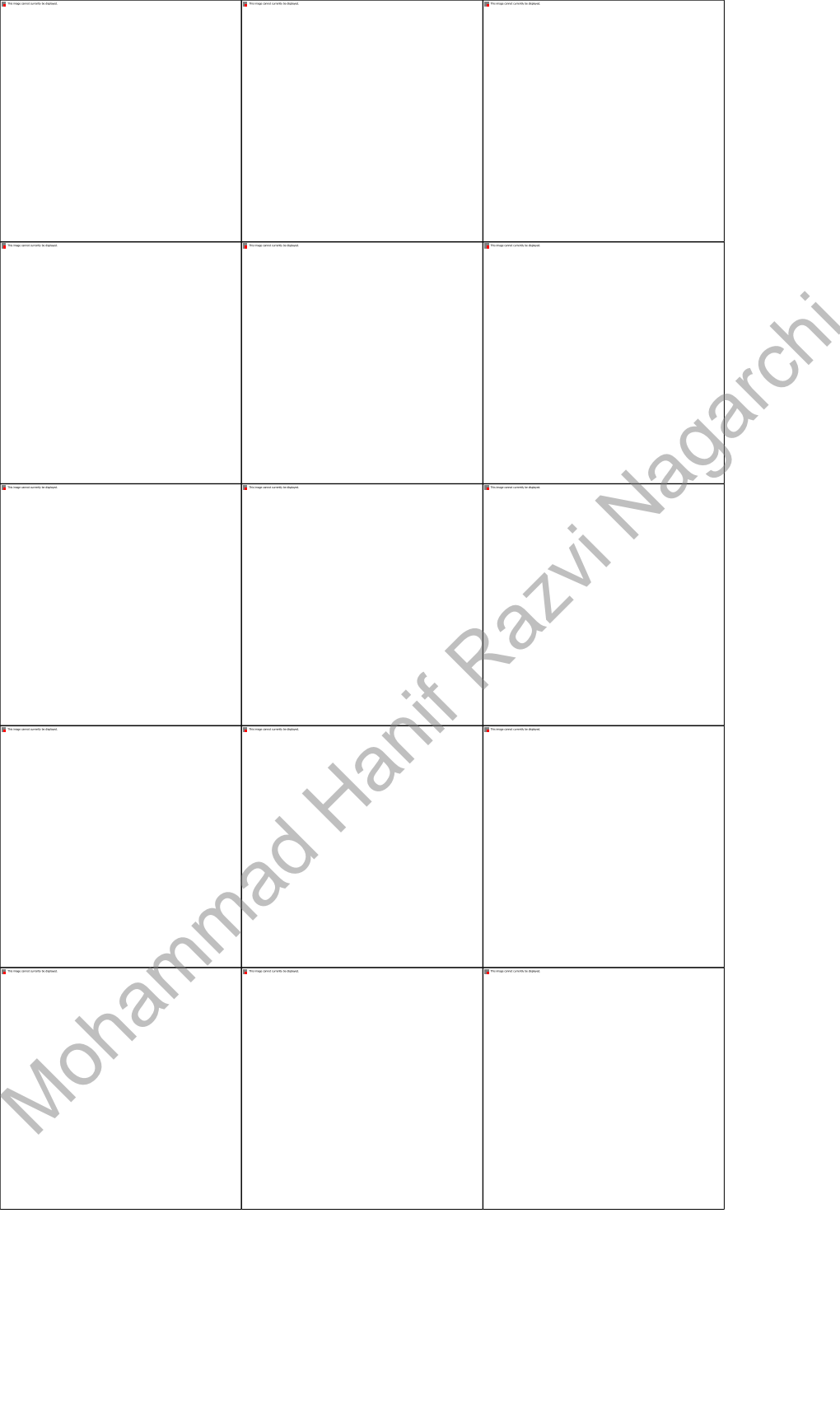
احسان ہونی کے لیے آتا تھا ایک روز عرض کیا کہ اگر حکم ہو تو آپ کے لئے اسی مسجد کے صحن مین ایک
گنبد تعمیر کرتا ہون آپ نے فرمائے کہ ایسا خیال مت کر کہ اسمین تیری بہتری نہوگی اور تیرے عیال و
اطفال باقی نہین رہینگی عرض کیا کہ سب قبول ہے مگر حکم عالی نافذ ہو جائے جب کہ وہ اسی مقدمہ مین
اصرار کرتا تھا آپ خاموش ہو گئے پس اوس نے سب سامان کی تیاری کر کے کمال اعتقاد کے ساتھ
گنبد شریف کا پایہ ڈالا اور اوس عمارت کے تمام ہونیکے پیشتر اوس برہمن کے تمام عیال و اطفال
مر گئے جب گنبد کا کام ختم ہوا تو وہ برہمن بھی مر گیا حضرت نے اوسکو مسجد کے روبرو کے صحن مین گنبد
کے پائین دفن کر دیا اوسکی قرابت دار حضرت کے پاس آکر تقاضا کئے کہ ہمارے مردے کو یہان سے
لیجا کے ہماری آئین کے مطابق آتش مین جلائینگے آپ حکم دئے کہ لیجائین پھر اوسکی قبر کھولی گئی
تو کیا دیکھتے ہین کہ مُرادی پنڈت برہمن کی لاش کی جگہہ پھولون کی ڈھیر ہے پس ویسا ہی اوسکی
قبر کو بند کر دئے اور مایوس ہو واپس ہوئے کہتے ہین کہ صحن مسجد مین سنگ جو زمین پر رکھا ہوا ہے
اوس برہمن کی گور کا نشان ہے آپکی خوارق و کرامات حد بیان سے باہر ہین **نقل ہے**
کہ سلطان ابراہیم جگت گرو اپنے وقت کے بزرگون اور شایخون سے نہایت رسوخ اور
عقیدت رکھتا تھا اور اون سے تعظیم اور تکریم کے ساتھ ملاقات کرتا تھا اور اچھی طرح سے
اونکی خدمت بھی کرتا تھا پس حضرت قاسم قدس سرہ کی کمال و بزرگی اور استغنا و تجرید سنکر
آپکی ملاقات کی تمنا دلین رکھتا تھا اور باریابانی دربار سے پوچھا کہ ملاقات اوس بزرگ
کی کس طرح سے حاصل ہو وہ جواب دئے کہ حضرت کے دل پر استغنا اور بیغرضی ایسی غالب

اور بات بھی نہین کئے بادشاہ کے جانیکے بعد لوگ کہے کہ اس ملک کا بادشاہ سلطان ابراہیم تھا
اور آپکی ملاقات کا آرزومند تھا آپ اوسکی طرف التفات نہین کئے حضرت فرمائے کہ ہم اوسکو
سپہر ابھی کہتے ہین کہ حضرت ذیحجہ کی ستائیسوین تاریخ زبان مبارک سے فرمائے کہ فقیر کی حیات
ایک مہینا باقی ہے اپنا جانشین مقرر کرتا ہون پس آپ ایک روز حضرت شاہ ابوالحسن قادری
کے چھوٹے بھائی قدوۃ الواصلین حضرت سید مصطفٰے قادری کے فرزند و سجادہ نشین سید السادات
حضرت سید عبدالقادر قادری کو جو آپکے ہم عہد ہین ظاہری اور باطنی نعمت سے سرفراز فرماکر
خلافت نامہ اور سجادگی نامہ اپنے مہر متبرک سے مزین کرکے عطا فرمائے وہ کاغذ حضرت شاہ
سید السادات کے اولاد کے پاس موجود ہے اور حضرت شاہ قاسم قادری قدس سرہ محرم کی ستائیسوین
سنہ ۱۱۳۲ ایکہزار بتیس ہجری کو سرای فانی سے عالم بقا کے طرف رحلت فرمائے اور مسجد حبیب خان کے
صحن مین شمال کے جانب اندرون گنبذ آپکا مزار مبارک واقع ہے زائرین زیارت سے برکت حاصل
کرتے ہین اور آپکا عرس شریف ستائیسوین ماہ مذکور کو ہوتا ہے آپکے احاطہ کے اندر خاص و عام حصول
نجات اخروی کی امید پر دفن ہوئے ہین اور بہت سے صلحا اور علما بھی وہان مدفون ہین حال کے
لوگون مین سید ابوتراب فرزند سید السادات حضرت سید شمس الدین قادری قدس سرہ اور حضرت محمد
خلیل الرحمان اور اونکے فرزند حضرت مولوی محمد اکرم اور شیخ محمد صاحب حضرت محمد اکبر صاحب وغیرہ بہت
صلحا مدفون ہین اسکی تفصیل بہت طویل ہے۔

حضرت شاہ مرتضٰی قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے اکابر سادات اور
اولیا سے مشہور ہے ہین آپکا نسب اور مشرب دونون قادری ہین آپ کے کرامات مشہور ہین
آپکی پیدائش کا مقام احمدآباد گجرات ہے وہان سے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانے مین
بیجاپور تشریف لاکر شہر اور شہریون کو ارشاد و تلقین کے برکات سے اعلٰی درجہ پر پہونچائے
اور آپکے فیض صحبت سے بہت سے لوگ جنکو خدا طلبی کا ولولہ تھا اور درد و عشق و محبت الٰہی رکھتے
تھے خدا کو پہونچے حضرت شیخ مصطفٰے سجادہ نشین درگاہ حضرت شیخ عین الدین گنج العلوم قدس سرہ

اپ سے خلافت و اجازت سلسلۂ قادریہ کی لی ہے اور حضرت حافظ شاہ عبدالقادر قدس سرہ حضرت
شاہ مصطفےٰ قدس سرہ صاحب موضع مُجنال کے مربی و مرشد حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے مرشدون
اور خلیفون سے ہین اور حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ بھی اونہی مرشد کامل کے فیض یافتگون
سے ہین **نقل** ہے کہ شروع مین ایک مجذوب کی نظر کی تاثیر سے حضرت پر جذب نہایت غالب
ہوگیا چونکہ جذب راہ سلوک مین ایک آڑ ہے اور مراتب وصول کے طی و ترقی مین خلل انداز
ہے کیونکہ مجذوب ایک حال پر رہتا ہے اوسکو ترقی مقامات کی نہین ہے اسلئے شیخ الجن
والانس ارشاد است محمد مرشد اکمل حضرت سید شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ کے
بڑے فرزند مرشد الاولیا سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبداللہ قدس سرہ اوس جذب کو اپنے
توجہ سے دور کرگئے اور اپنے ارشاد و تلقین کے برکت سے اعلیٰ مقامات کو پہونچائے **نقل**
ہے کہ ابراہیم عادلشاہ کی بیٹی کی زیارت کے روز قبر کے پاس شاہانہ تکلفات و فروش مخمل
غلاف اور پھول کی چادرین اور عطریات وغیرہ اقسام کی زیبائشین سے اوسکے قبر کے اطراف
سجے ہوئے تھے اور اعیان وارکان ومشائخین و علما وہان جمع ہوئے تھے حضرت شاہ
مرتضیٰ قدس سرہ بھی اوس مجمع مین تشریف لائے باہر کی آرایش و تکلفات ملاحظہ فرماکے
اور کشف باطن سے گور کی تنگی اور تاریکی اور سرزنش و عذاب معلوم کرکے دکھنی زبان مین
فرمائے کہ اوپر جھک جھک اندر بھک بھک یعنی باہر آرایش و زیبائش ہے اور اندر طپش
و سوزش ہے بعد اوسکے اوسکی قبر پر سوار ہوکے زبان مبارک سے فرمائے کہ اوپر بھی جھک
جھک اندر بھی جھک جھک غرض آپ ایک گھڑی مین اپنے تصرف سے باطن کو ظاہر کے
مانند کردئے اور اوسکی قبر کو جنت کے باغون مین سے ایک باغ بنادئے **نقل**
ہے کہ ایک روز آپ حضرت آثار قدسی انوار کی زیارت کے لئے محل مبارک مین تشریف
لے گئے لوازم زیارت ادا کرنے کے بعد صندوق شریف پر ٹیکا دیکو بیٹھے خادم آثار
شریف آپ کی جناب مین عرض کیا کہ یہہ ادب کی جگہہ ہے یہان بیٹھنا اور صندوق پر

کیا دینا حسن ادب سے دور ہے آپ وہان سے اوٹھکر صندوق آثار مبارک سے دور جا بیٹھے ۔
صندوق شریف آپکی پشت مبارک کو لگا ہوا تہا خادم یہہ حال دیکھکر جرأت کرکے کہا کہ اگرچہ آپ جناب
سید الانام علیہ التحیۃ والسلام کے نہایت مقبول ہین لیکن اہل کمال کو پاسداری کا اور آداب
گذاری لازم ہے تفاوت کے ساتہہ تشریف رکہین اوسوقت آپ اوس خادم کے طرف تیز
نظر سے دیکھکر اوس مقام سے بہی اوٹھکر اور دور جا بیٹھے صندوق اشرف ویسا ہی آپ کی
پیٹھ سے لگا ہوا تہا وہ خادم باوجود بار بار اس کرامت کے دیکہنے کے اور اوس خلاصۂ آل
اطہار پر جناب سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ ظاہر ہونیکے پہر جرأت اور گستاخی کو کام
فرماکے وہی سخن عرض کیا جب تیسرے بار بہی ویسا ہی ہوا تو خاموش ہو گیا اور موے مبارک
آپکی ریش شریف سے مس کرتے ہوئے نئی مبارک مین داخل ہونیکا قصہ اس کتاب کے
شروع مین آثار قدسی الآثار کے بیان مین ذکر کیا گیا ہے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس
سرہ خلافت اور ظاہری و باطنی نعمت اپنے والد بزرگوار حضرت سید شرف الدین صوفی قدس سرہ
سے حاصل کئے آپکا سلسلہ بیعت آبائی ہے چنانچہ آپ کو اپنے والد سے اور اونکو اونکے والد سے
اسی طرح جناب سلطان الاولیا حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ تک سلسلہ پہنچتا ہے میرے
اوستاد کے اوستاد حضرت مولانا سیدی عبد الرحیم قدس سرہ سے منقول ہے کہ آپ ایک روز
حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ کی زیارت کے لئے گئے زیارت کے وقت خیال کئے کہ
حضرت نسب کے روسے تو سادات قادری ہین اور آپکی نسبت وطریقت آبائی بہی قادریہ ہے
لیکن معلوم نہین کہ آیا فیض وارشاد وخلافت دوسری جگہہ سے بہی جو لازمہ اہل کمال ہے حاصل
کئے ہین کہ نہین غرض زیارت شریف سے مشرف ہوکے گنبد مبارک کے باہر آئے وہان ایک
اجنبی فقیر حاضر تہے اور اونکے ہاتہہ مین ایک شجرہ تہا بس وہ مولانا کے ہاتہہ دیکر غائب ہو گئے
جب شجرہ کہولکے دیکہے تو خود حضرت اور حضرت شاہ عبد اللہ اور حضرت شاہ وجیہ الدین
علوی گجراتی قدس اسرارہم کے اسمای مبارک سے آخر سلسلہ تک برابر ہے واللہ اعلم۔

حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سنت نبوی کی تابعداری مین شادی کئے ایک دختر فیض
مصدر پیدا ہوین اوس بی بی کو اپنے حقیقی بھتیجے سید توکل بن سید محمود کے ساتھ شادی
کردئیے اور اون سے اولاد جاری ہوئے آپ کے عرس شریف کا روز جمادی الثانی کی
تیسوین تاریخ ہے سنہ وصال معلوم نہین ہوا روضہ متبرکہ ابراہیم پور کے دروازے کے
باہر مشہور ہے مزار شریف پر ایک چھوٹی سی گنبذ بنائی گئی ہے اس شہر کے خاص و عام چھوٹون
بڑون کی یہہ زیارت گاہ ہے آج بھی ہر جمعرات کو لوگ زیارت کے لئے ہجوم کرتے ہین اور
مدد چاہتے ہین اور برکت ڈہونڈہتے ہین سچے حاجتمندان اپنی مقصد و مراد کو پہونچتے ہیں
نقل ہے کہ آپنے اس عالم سے تشریف لیجاتے وقت وصیت فرمائی کہ فقیر کے جنازہ کی
نماز وہ شخص پڑہائے جس سے سن بلوغ سے ابتک نماز تہجد فوت نہ ہوئی ہو پس آپ کے
وصال کے بعد غسل کفن دیکے آپکی لاش جنازے مین رکھے اور دفن کے لئے لائے اکابر
و مشایخین و اعیان نماز کے لئے حاضر ہوئے اوس مجمع مین حضرت کی وصیت کا ذکر آیا سب
لوگ فکرمند ہوگئے اخلاص خان وزیر جو حقیقت مین سلطان ابراہیم بادشاہ کا حبشی
غلام تھا اور بادشاہ کی عنایات سے بڑا رتبہ حاصل کیا تھا اور منصب امارت پایا تھا وہ بھی
مجمع مین جرأت کرکے اوٹھا اور کہا کہ سن بلوغ سے آج تک خدا تعالیٰ کی عنایت سے بندہ سے
نماز تہجد ناغہ نہین ہوی چونکہ غلام اور مملوک کی امامت درست نہین بادشاہ نے اوسکو آزاد
کردیا اور اخلاص خان نے آزاد ہوکر خود امامت کرکے حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ
کی نماز جنازہ پڑہائی اخلاص خان کی گنبذ بھی حضرت کے قرب و جوار مین واقع ہے حضرت
کی گنبذ مبارک کے اندر قبر شریف کے داہنے جانب آپ کے نواسے حضرت شاہ صوفی قدس
سرہ کا مزار واقع ہے اور گنبذ شریف کے باہر مشرقی جانب مین دیوار گنبذ کے قریب حضرت
شاہ توکل اور حضرت شاہ حسین اور خود حضرت کے خلیفے حضرت شاہ حافظ عبد القادر
قدس اللہ اسرارہم آسودہ ہین اور میرزا مشہور مرثیہ گو اور میان حاجی ذاکر گنبذ شریف کے

پائین مشرق کے طرف مدفون ہین اور بہت سے فضلا اور صلحا اور دوسرے لوگ گنبذ شریف
کے اطراف مین مدفون ہین اور حال کے لوگون سے شیخ عبدالسلام مرید حضرت شاہ مصطفےٰ قادری
قدس سرہ اور اونکے فرزند اعلم العلما مولوی عبدالرحمن اور اونکے نواسے محقق مشرب معارف
آگاہ حضرت ساقی علی جو میرے والد ماجد کے اوستاد ہین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین چار دیواری کے
احاطے کے اندر گنبذ مبارک کے پائین جانب مغرب مدفون ہین۔ **مترجم** - آپ کی
اولاد ارکاٹ کی طرف ہے فی الحال مسمیٰ مرتضیٰ صاحب سجادہ جو آپ کی معاش پر قابض ہین اور سالانہ عرس کرتے ہین

حضرت شاہ ابوالحسن قادری قدس سرہ آپ بھی ابراہیم عادلشاہ
جگت گرو کے زمانے مین اپنے آبا و اجداد کا وطن محمد آباد بیدر چھوڑ کے اس شہر مین تشریف
لائے طالبون کی تکمیل کے طرف متوجہ تھے اور آپ اوس زمانے کے اولیای کامل اور مشایخ
متصرف سے تھے اور سلطان الاولیا قایل قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ حضرت میران سید
محی الدین جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے خاندان عالیہ سے ہین آپکی بیعت و ارادت و خلافت
اپنے بزرگون کے واسطے سے سلسلہ جناب غوث الاعظم قدس اللہ سرہ کو پہونچتی ہے آپ
قطب زمان اور یگانۂ عصر تھے آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین کتاب صحیفۃ السیدی مین لکھا
ہے کہ حضرت پر مورچھل ہلاتے وقت اوسکے تارون سے نور کی چمک ظاہر ہوتی تھی۔
نقل ہے کہ ایک دکہنی شیخ اسرافیل نامی جو شجاعت و جوانمردی اور قوت و زورآوری
مین یکہ و تنہا سلطان ابراہیم عادلشاہ کے نوکرون کے زمرہ مین داخل ہوا بادشاہ نے
اوسکو عزت و عنایت سے سرفراز کرکے حضور مین بیٹھنے کا حکم دیا بادشاہ کے طرف سے
اوسکا اس قدر وقار و منزلت ہونیسے حاسدون کو رشک و حسد پیدا ہوا اور اوسکو اوس درجے
گرانے کے درپے ہوئے اور بادشاہ سے عرض کئے کہ اسرافیل اپنے زور و قوت سے مغرور ہے
اور جوانمردی کی لاف کرتا ہے ایک بار دربار مین اوسکا امتحان کرنا چاہئے چونکہ اوسپر بادشاہ
کی عنایت نہایت درجہ مین مبذول تھی اوسکو اپنے حضور سے دور کرنا نہین چاہا آخر جب مقربان

بارگاہ بالاتفاق اصرار کرنے لگے تو بادشاہ مجبور ہوکر اونہین نے تدبیر پوچہا سب کے سب ایک زبان
ہوکر عرض کیے کہ بادشاہ ایک روز صحن مین بیٹہہ کر بارعام کا حکم دین اور داروغہ فیل خانہ کو مخفی اشارہ
کرین کہ ایک مست ہاتہی کو لاکر حاضر باشون پر چہوڑے لوگ مست ہاتہی کی ہیبت سے کنارہ ہونگے
اوسوقت اسرافیل کی جوانمردی ظاہر ہوتی ہے غرض ایک روز صحن کے چبوترہ پہ جو پتہر اور
چونہ سے بنایا ہوا تہا خیمۂ بادشاہی نصب کیا گیا اور تخت رکہا گیا اعیان و ارکان اور مقربان
و ملازمان دربار حاضر ہوئے اسرافیل بہی اپنی عادت کے مطابق حاضر ہوکے روبرو دست
بستہ بیٹہا اشارہ کے حکم کے مطابق فیلبان مست ہاتہی کو لاکر غل مچایا کہ ہاتہی میرے اختیار مین
نہین ہے اور چیخ پر چیخ مارتا تہا کہ اوسوقت سب اہل دربار ہاتہی کے خوف سے اوٹہکر کنارہ لئے
اسرافیل دکہنی نے جو دست بستہ بیٹہا ہوا تہا اپنی جگہہ سے حرکت تک نہ کی بلکہ ہاتہی کے طرف
پلٹ کر بہی نہ دیکہا فیلبان ہاتہی کو اسرافیل کے پاس پہونچا کر ایک ہولناک آواز کیا مست ہاتہی
میرے اختیار سے نکل گیا ہے اوسوقت اسرافیل نے اپنے ہاتہہ پہلو سے تہوڑا کشادہ کئے ہاتہی جوش
مستی سے اپنا سونڈ اوسکے بغل مین ڈالنے چاہا کہ اوسکو اوٹہا کر دور پہینکدے اسرافیل نے
ہاتہی کے سونڈ کو اپنے بغل مین دبایا کہ وہ عاجز ہوکر اپنا زور بہول گیا او چیخ مار کے زمین پر
گر گیا ہرچند فیلبان کہتا تہا کہ بادشاہ کی خاص سواری کا ہاتہی ہے اسرافیل نے ایک ہی نہ سنا
اور چہوڑا اور سمجہ گیا کہ یہہ امتحان تہا اور غصہ مین آکر زمین پر ایک لکی ماری تو سو گز تک زمین
پہٹ گئی پہر دربار سے اوٹہکر چلے گیا اور خانہ نشین ہوگیا بادشاہ نے ہرچند بلایا اور دلجوئی کی
لیکن اوس نے قبول نہ کیا اور اوسی روز سے نوکری سے استعفا دے اور یہہ قصد کیا کہ کامل
بزرگون مین سے ایسے کے ہاتہہ پر بیعت کرے جو اس سے قوت و زور مین زیادہ ہو غرض ایسے
بزرگ کے دریافت کرنے کے بارہ مین اپنے ایک دوست سے مشورہ کیا اور اوس سے اس
امتحان کا طریق پوچہا اوس نے کہا کہ بہتر تجویز یہہ ہے کہ ہر جمعہ کو بعد ادای نماز جامع مسجد کے تینون
دروازون مین سے ایک دروازہ پر بیٹہہ جاؤ اوس مسجد مین جمیع اکابر و اولیاء مشائخین

اور کاملان عصر نماز کے لئے جمع ہوتے ہین پس اوس دروازے سے جو شخص باہر جائے اوس سے
مصافحہ کرو اور دوسرے جمعہ کو دوسرے دروازے پر اور تیسرے جمعہ کو تیسرے دروازے پر
جاکے اسی طرح سے آزماؤ اگر چند جمعہ اس طریق پر عمل کروگے تو البتہ اوس جماعت سے جس شخص
کو تم چاہتے ہو مل جائیگا اسرافیل اس عزم سے ایک دروازے پر بیٹھا اوس روز جو شخص باہر جاتا
تھا یہ اوس سے دست بوسی کرتا تھا لیکن اپنا مطلب نہ پایا ایسا ہی چند جمعہ تک ہر وقت ایک
دروازے پر جاکے آزمایش کرتا تھا اتفاقاً ایک جمعہ کو ایک دروازے پر بیٹھکر ہر ایک سے
مصافحہ کرتا تھا جناب شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ نماز سے فارغ ہوکے اپنے مکان کو واپس
ہوئے اسرافیل نے مصافحہ کے لئے حضرت کے روبرو آکے اپنے جسم مین جس قدر قوت و قدرت
تھا وہ سب حضرت کے ہاتھ پر کام مین لایا حضرت اوسکے دونون ہاتھ اپنے قوت باطنی اور زور
ولایت سے ایسا دبائے کہ تاب نہ لاکر زمین پر گر گیا اور بیہوش ہوگیا اور چند ساعت کے بعد
اوس حالت سے افاقہ ہوا تو آپ کا پہچانا اور قدم پر سر رکھدیا اور آپ سے بیعت کی پھر
آپ کے کامل مریدون سے ہوکر مشہور زمانہ ہوگئے اونکی قبر بھی حضرت کے روضہ مین واقع ہے
حضرت کے مناقب اور کرامتین بہت ہین آپ ربیع الآخر کی چودھوین ۱۰۴۲ھ سنہ ایکہزار بیالیس
ہجری کو اس سرای فانی سے واصل حق ہوئے مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر اللہ پور
کے دروازے کے طرف واقع ہے اور ایک سایہ دار چوکھنڈی آپکے مزار مقدس پر بنائی
ہوئی ہے آپکا مشہور اور خلائق کی زیارت گاہ ہے حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس
سرہ کو پانچ فرزند رشید تھے ایک سید عبد القادر دوسرے سید نعمت اللہ تیسرے سید
بدر الدین چوتھے سید ابو القاسم پانچوین سید محمد میران قدس اللہ اسرارہم اجمعین انمین
سے حضرت سید بدر الدین قدس سرہ دہلی کو گئے اور وہین رحلت کئے باقی چار فرزند
جو ایک صاحب کمال ظاہر و باطن تھے اپنے والد بزرگوار کے روضہ مین آسودہ ہین حضرت
کی اولاد ان پانچون فرزندون سے جاری ہے انمین اکثر زاہد و صالح اور بزرگوار ہوئے

ہین اور بیجاپور اور بجیترا اور پرنڈہ اور دوسرے مقامات مین کثرت سے موجود ہین اور سب
فرزندون مین بڑے حضرت سید عبدالقادر قادری قدس سرہ سترہوین ذیقعدہ سنہ ۱۰۶۸
ایکہزار اٹھسٹھ ہجری کو وفات فرمائے آپ بھی بڑے بزرگ صاحب زہد وتقوی
تھے مسند ہدایت خلق پر بیٹھکر طالبون کی تلقین اور ارشاد مین مشغول ہوئے اور آپ کے
فرزند حضرت شاہ ابوالحسن ثانی قدس سرہ سکندر عادلشاہ اور شاہ عالمگیر کے زمانے کے
مشہور بزرگون سے ہین آپ مین کمالات ظاہری وباطنی جمع تھے کتاب مخازن سلاسل
قادریہ آپ ہی کی تالیف ہے اور خانقاہ قادریہ جو انبار خانہ کے قریب ہے آپ کی بنا کی
ہوی ہے سنہ ۱۱۳۲ ایکہزار ایکسو بتیس ہجری مین اس جہان سے فردوس برین کی طرف
رحلت فرمائے اور آپکا مزار شریف موضع کنکال مین جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے

مترجم - حضرت سید عبدالقادر قادری قدس سرہ کے اولاد سے صاحب سجادہ یعنی ابوالحسن
ثانی کے پوتے سید شاہ حسین بن سید شاہ نوراللہ قادری جاگیر موضع جٹی تعلقہ سند ہنور اور موضع حسین پور تعلقہ نانو کی
سرحد علاقہ حیدرآباد دکن موجود ہین - حضرت سید نعمت اللہ قادری اپنے بھتیجے مسمی سید ابوالحسن ثانی کو اپنا
سجادہ وخلیفہ کئے تھے - حضرت سید بدرالدین آپ کے اولاد جنیر مین موجود ہین - حضرت سید ابوالقاسم آپکے
اولاد سے بیجاپور مین سید قاسم صاحب بن سید حسن قادری اور سید قادر بادشاہ صاحب ابن سید صاحب
پیر صاحب موجود ہین حضرت سید محمد میران قدس سرہ کی اولاد سے سید حسین و سید یوسف و سید برہان فرزندان
سید زین آثار شریف کے متصل موجود ہین -

حضرت شاہ مصطفی قادری قدس سرہ آپ اپنے بڑے بھائی حضرت
ابوالحسن قادری قدس سرہ کے ہمراہ محمد آباد بیدر سے اس شہر مین رونق افروز ہوئے کمال
بزرگی اور استغنا اور ماسوی اللہ سے پرہیز اور عبادت وپرہیزگاری اور مجاہدہ اور
رات دن کی نفس کشی کے ساتھ اپنے اوقات شریفہ اور انفاس متبرکہ استغراق اور مشاہدہ
حق مین معمور ومصروف رکھتے تھے اپنی طاعت وعبادت اور احوال وکرامات کے پوشیدہ

دیکہنے مین بڑی کوشش کرتے تہے صحبت اغیار سے گوشہ اختیار کئے تہے کبہی دنیاداروں کے طرف التفات نہین کئے اگرچیکہ بادشاہ اور امرا آپ کے دیکہنے کی خواہش رکہتے تہے لیکن آپ اوس سے بالکل انکار اور پرہیز کرتے تہے کتاب صحیفۃ الہدی مین لکہا ہی کہ سلطان ابراہیم عادلشاہ نے آپ کے کمالات گوشہ نشینی کا شہرہ سنکر آپ کا مشتاق ہوکے ملاقات کی درخواست کی حضرت نے انکار کیا بادشاہ کے حضوریون مین سے ایک شخص جو حضرت کے ساتہہ صدق عقیدت رکہتا تہا اس باب مین اپنے خداوندنعمت کی تمنا دیکہکر عرض کیا کہ بادشاہ کا مقصد حاصل ہے بندۂ درگاہ اس مطلب کے حصول کا کفیل ہے بادشاہ اوس سے پوچہا تو اوس نے کہا کہ حضرت نماز صبح کے بعد اوراد مین مشغول رہتے ہین اور آپ کے حجرہ کا دروازہ کہلا رہتا ہے بندہ بہی اوسوقت حضرت کی حضورباشی مین رہتا ہے اگر بادشاہ کسی روز علی الصباح تنہا سواری کرکے وہان پہونچین تو ملاقات میسر ہوگی پس بادشاہ دوسرے روز بغیر تجمل و شوکت بادشاہی کے چند ملازم خاص کے ساتہہ سواری کرکے حضرت کے پاس پہونچا آپ وظیفہ مین مشغول تہے بادشاہ کے طرف التفات نہین کئے وظیفہ سے فارغ ہونیکے بعد وہ خادم عرض کیا کہ یہہ خاقان زمان ابراہیم عادلشاہ ہین حضرت شاہ مصطفی قدس سرہ بادشاہ کے طرف متوجہ ہوکے فرمائے کہ بادشاہ کے اس گوشہ مین آنے سے مطلب کیا ہے بادشاہ جواب مین کہا کہ آپ کا جمال مبارک دیکہنا مقصود تہا کیونکہ اوسمین سعادت و برکت ہے فرمائے کہ ملاقات تو حاصل ہوگئی اب جاؤ بادشاہ کو اس بات سے بار خاطر ہوکر کہا کہ ملاقات تو حاصل ہوی لیکن کرامت کا اظہار چاہتا ہون حضرت غضبناک ہوکر حجرے کے چہت کے طرف نظر کئے وفعتاً چہت پہٹ جاکر ایک نور کا شعلہ حضرت اور بادشاہ کے درمیان حائل ہوگیا بادشاہ کی آنکہین اوسکی تابش سے تاب نہ لاکر بند ہوگئین ایک گہڑی کے بعد حضرت کا غضب تسکین پایا اور وہ شعلہ گم ہوگیا تب حضرت فرمائے کہ بہلا ہوا کہ ماہتابی تجلی تہی اگر آفتابی تجلی ہوتی تو اوسکی تابش سے بادشاہ کا منہہ کالا ہوجاتا بادشاہی اون گوشہ نشینون کا جو

تارک دنیا ہو کر خلق سے منہ پھیر کے گوشہ اختیار کئے ہین امتحان مت کر اور انکے اوقات مین
خلل انداز مت ہو پس بادشاہ رخصت لیکر چلے گیا حضرت اوس روز سے حجرہ سے باہر
قدم نہین رکھے اور کہے کہ فقیر کا بھید کھل گیا اور اوسکے آٹھوین روز اعلی علیئین کو
تشریف لے گئے اور اپنے بڑے بھائی حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے روضہ
مین آسودہ ہین آپکے فرزند رشید اور سجادہ نشین حضرت سید عبد القادر قادری قدس سرہ
بھی جو اپنے پدر بزرگوار کے کمالات کے حاوی تھے اُس چبوترہ پر مدفون ہین اور آپکے فرزند رشید حضرت سید شمس الدین
قادری قدس سرہ مشاہیر وقت سے تھے اور ظاہری و باطنی علوم آپمین جمع تھے نہایت بزرگی کیساتھ متصف تھے ہر جمادی الآخر کی
چھٹوین سنہ ۱۱۲۰ ایک ہزار ایکسو بیس ہجری کو اس سرای فانی سے ملک جاودانی کیطرف عازم ہوے اور آپکا مزار شریف
موضع گوہر سے متعلقہ سندہنور مین جو آپکی معاش کا قریہ ہے واقع ہے آپ کے اولاد
امجاد اوس موضع مین اور اطراف واکناف بیجاپور مین سکونت رکھتے مین اور اون مین
سے اکثر اہل اللہ اور اہل صلاح وکمال ہوگئے ہین۔ مترجم۔ حضرت سید شمس الدین حسینی
قادری قدس سرہ کے پانچ فرزند تھے سید عبد القادر و سید ابو تراب سید عبد اللطیف سید مرتضی
سید مصطفی قدس اللہ اسرارہم اجمعین اینمین سے سید عبد القادر و سید ابو تراب و سید مصطفی
قدس اللہ اسرارہم کی اولاد باقی نہین لیکن سید عبد اللطیف و سید مرتضی قادری بیجاپور
مین موجود ہین اور سید مرتضی کی اولاد سے سید محمود عرف صمدانی صاحب موضع گوہر متعلقہ
سندہنور مین موجود ہین۔

حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہ

آپ اولاد خاندان عالیہ حضرت پیر پیران میر میران غوث الثقلین سید محی الدین
جیلانی قدس سرہ ہین اور اس شہر کے بڑے مشائخین اور مشہور اولیا سے ہین
آپ قطب زمان غوث دوران سر حلقہ اہل عرفان تھے اور اپنے بزرگون سے
بیعت وخلافت رکھتے ہین اور سلطان محمد عادل شاہ کے زمانے مین بغداد

شریف سے اس ملک کا قصد کرکے بیجاپور کو اپنی تشریف آوری سے معمور و برکات و فیوضات
کئے آپکی رہنمائی اور ارشاد سے ایک عالم مقصد اصلی اور کمال باطنی کو پہونچا بادشاہ اور
اعیان و امرا حضرت سے کمال اعتقاد رکہتے تہے اور آپکی نہایت تعظیم و تکریم کرتے تہے خان محمد
خانخانان وزیر سلطان محمد عادلشاہ آپ کا مرید صادق اور خادم راسخ تہا اور شیخ المتاخرین
حضرت شیخ ابراہیم بغدادی قدس سرہ جو بزرگی اور پرہیزگاری اور عبادت و تقوی سے
موصوف اور مشہور تہے حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کے مریدان کامل اور
خلفای واصل سے ہین اور آپ کے اور قطب السالکین سید السادات حضرت شاہ ہاشم
دستگیر حسینی علوی قدس سرہ کے درمیان باہم نہایت دوستی و محبت تہی کہتے ہین چودہا
حضرات اہل کمال اور صاحب کرامت مثل جناب شاہ ہاشم و شاہ قاسم و شاہ مرتضی و شاہ
عبدالرزاق و شیخ عبدالصمد کنعانی قدس اللہ اسرارہم جنکے کرامات و تصرفات کا ڈنکا بجتا تہا اور
جنکے کرامات و مقامات کی شہرت کا شمس فی نصف النہار رہتی سب ہمعصر تہے اور باہکدیگر
صحبت و ملاقات رکہتے تہے **نقل** ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ اپنے ابتدائی زمانہ مین
حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ سے تہوڑا شک اور انکار رکہتا تہا اور بد اعتقاد
تہا آپکی باطنی عظمت و بزرگی سے خبر نہین رکہتا تہا جناب شاہ ہاشم قدس سرہ اوسکے
شک اور انکار کا زنگ اوسکے آئینہ دل سے صاف کئے اور آپ کے علوم اور مقام
سے آگاہ کئے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ حضرت شاہ
عبدالرزاق قدس سرہ کے مکان پر تشریف لے گئے اور دونون بزرگوار ملکر بیٹھے اور
اوس روز سلطان محمد بہی وہان پہونچا اور دونون حضرات کے ملاقات سے
بہرہ مند ہوا ایک گہڑی کے بعد حضرت شاہ ہاشم سلطان محمد کو حجرہ کی اوس
دیوار کی طرف جو حضرت شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کی پیٹھ کے پیچہے تہی اشارہ
فرمایا بادشاہ اودہر نظر کی تو کیا دیکہتا ہے کہ دیوار مین غیب سے ایک دریچہ

ظاہر ہوا ہے اوسکے باہر جاکے تماشہ دیکھنے کے قصد سے اوٹھا اور دریچہ کے باہر قدم
رکھا چند قدم چلا دیکھا کہ وہ سرزمین اپنا شہر نہین بلکہ کوئی اور شہر ہے کسی طرف
باغ و بوستان گل و ریاحین سے آراستہ جنکے بو سے دل و روح تازہ اور درختون
مین اقسام کے نادر میوہ جات لگے ہیں چشمے اور نہرین بہتین جدہر دیکھئے سبزہ زار
جسکے دیکھنے سے آنکہون کو طراوت بصارت کو قوت غرض بادشاہ یہ سیر دیکھتے ہوے
چلا ہی تو ایک محل نظر آیا اوسکے اندر گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہان لعل بے بہا کی
ڈھیرین لگی ہوئی ہین جنکی حفاظت کے لیے بہت سے نگہبان متعین ہین بادشاہ
جو اس قدر بیحساب لعل دیکھا اوس انبار سے ایک مٹھی اوٹھا لینا چاہا نگہبان
کہے کہ مالک کے حکم و رخصت کے بغیر مت اوٹھاؤ بادشاہ پوچھا مالک کون ہے
اور اوسکو یہ بے بہا جواہر کہان سے ملے وہ جواب دئے کہ یہ حضرت شاہ عبدالرزاق
قادری کا مال ہے بادشاہ جن آپکا مرید ہے اوسنے یہ جواہر حضرت کے نذر کئے ہین
سلطان محمد اس بات سے مبہوت اور حیران ہوگیا اور واپس ہونیکا قصد کیا اور
چند قدم راہ طے کیا تو وہ شہر ہی غائب ہوگیا پھر وہی حضرت شاہ عبدالرزاق
کے حجرہ کا دریچہ نظر آیا حجرے کے اندر داخل ہوکے دیکھا تو دونون حضرات اپنے
جگہ پہنچے ہین اور اپنا تجمل و شوکت و احتشام ہر ایک اپنے اپنے موقعہ پر ہین
پس بادشاہ حضرت شاہ عبدالرزاق قدس سرہ اپنے بد اعتقادی کی معافی چاہا
اور اوس روز سے آپکی عظمت و بزرگی اوسکے خاطر نشین ہوی واللہ اعلم آپ
ربیع الآخر کی بائیسوین ۱۰۸۱ھ ایکہزار اکا دن ہجری کو اس سرای فانی سے نقل
مکان فرمائے اور شہر پناہ کے اندر مکہ دروازے کے متصل اپنی خانقاہ کے قریب
آسودہ ہین اور آپکے مزار مقدس پر گنبد بنی ہوئی ہے جہان لوگ زیارت
کی برکت حاصل کرتے ہین اور گنبد کے اندر مرقد شریف کے داہنے جانب آپکے

خواجہ محترمہ قدس سرہا کی قبر ہے اور بائین جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید عبدالقادر
عرف شاہ حضرت قادری قدس سرہ مدفون ہین جناب شاہ حضرت قادری قدس سرہ
اپنے والد بزرگوار کے بعد مسند سجادگی پر بیٹھکر طالبون کو ارشاد ہدایت کرتے تھے اور کمال
ظاہری و باطنی سے متصف تہے اور رجب کی سولہوین کو رحلت فرمائے اور خان محمد خان خانان
حضرت شاہ عبدالرزاق قدس سرہ کے پائین مدفون ہین اور اونکی قبر پر ایک خوشنما ہشت پہلو
گنبد تعمیر کیا ہوا ہے - مترجم آپکی اولاد نہیں ہے - معاش بھی خالصہ مین داخل ہو گئی
اور خان محمد خان عرف خواص خان وزیر کے اولاد سے موضع گندگی مین حسین صاحب موجود ہین اور اونکی آل سے
سید صاحب عبد رنگاوی انعام دار موضع منگولی تعلقہ بہاگ داری مین موجود ہین -

حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس اللہ سرہ العزیز

آپ سلطان الواصلین برہان العارفین شیخ الکل فی الکل حضرت میان شاہ وجیہ الدین
علوی گجراتی قدس اللہ سرہ العزیز ونفعنا من برکاتہ کے بھتیجے ہین اور آپ مقتدای
سالکان پیشوای عارفان رئیس گروہ واصلان رہنمای خداجویان غوث خلایق قطب
عالم اور خواص افراد کے مرتبے مین تہے سلطان ابراہیم عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ
مین اس سرزمین کو اپنے قدم آوری سے مشرف کئے اور ایک مدت تک زہرہ پور مین
سکونت رکھتے تہے بعد اوسکے شہر پناہ کے اندر تشریف لائے آپکے ارشاد و تلقین
کے طفیل سے ہزارہا طالبان حق میان کمال ظاہری و باطنی حاصل کئے اور اعلی مدارج
کو پہونچے چنانچہ حضرت خود فرماتے ہین کہ میرے فیض سے پانچہزار سو آدمی خدا کو پہونچے
اور ترقی باطنی پائے ایساہی خدای عزوجل سے درخواست کیا ہون کہ میرے مریدین
اور چاہنے والون کو دین و دنیا مین اور ظاہر و باطن کی سیر و طیر مین مشکل نہ رہی اور میری
اولاد کو اچھا رکھ خدا اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرخرو اور با آبرو
رہین حضرت شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی رحلت کے وقت آپ کی عمر شریف چودہا

سال کی تھی اور آپکو بیعت و ارادت اور ارشاد و تربیت خود اپنے والد ماجد برہان العارفین
حضرت شاہ برہان الدین حسینی علوی قدس سرہ سے حاصل ہے اور اونکی صحبت مین سخت ریاضتین
کین اور مجاہدون اور سلوک مین کامل العیار نکلے اور والد بزرگوار کی رحلت کے بعد وصیت
پدر اور غیبی الہامون کے مطابق مرشد اولیاء اللہ سید اولاد رسول اللہ حضرت شاہ عبد اللہ
فرزند حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہما کی خدمت مین جاکر ایک مدت دراز تک
آپکی حضوری اور صحبت مین رہے اور خلافت اور اذکار و اشغال کی اجازت اور نعمت
ظاہری و باطنی حاصل کئے سلوک کے تمام مراتب اور وصول کے تمام مقامات طی کرکے مقام
ورا الوری کے کشف مین جو کچھ عقدے رہگئے تھے حل کر لئے ابراہیم عادلشاہ آپسے کے جناب
مین نہایت رسوخ و اعتقاد رکہتا تہا اور نیاز مندی سے خدمتگذاری اور جانسپاری کرتا تہا اور اسکا بیٹا محمد عادلشاہ بہی اسی جناب سے رسوخ
و ارادت رکہتا تہا اور جب اسکو کوئی حاجت اور مشکل درپیش ہوتی تو حضرت کی خدمت الامین ملتجی ہوتا اور آپکی توجہ سے وہ حاجت بر آتی اور مشکل حل
ہو جاتی اور حضرت کے پاس دنیا اور اہل دنیا کی جب اس فرد ذیل کے کچھ بہی قدر نہین
رکہتے تھے ع آنکہ ہر دو کون بیک جو نمی خرند ایشان دم از محبت دنیا کجا زنند
ترجمہ ع جو لوگ دو جہان کو کوڑی کو بہی نہ لین اونکے بہلا محبت دنیا وہ کب
کرین۔ شاہ و گدا آپ کے حضور مین یکسان نظر آتے تھے جو کچھ نذر و نیاز آتی فقیرون مین
تقسیم ہو جاتی حضرت فرماتے ہین کہ جسوقت فقیر کی عمر سولہ سال کی تھی یہ طریق اختیار
کیا کہ اگر لاکہہ ہون بہی ہر روز آئین اور عشا کے بعد ایک جیتل بہی باقی رہے تو اوسکو گرم
کرکے فقیر کے بدن پر داغ دین اور اس باب مین فرمائے نکتہ ع آتش جو کی
بات ہے جن راکہے باسی بہات ہو اوسکا جاوے ہاتے ہات۔ نقل ہے کہ ایک وقت
فراموشی سے ایک دینار حصیر کے نیچے رہ گئی تہی دوسرے روز نظر آئی تو آپنے اپنے
عہد کے مطابق اوسکو گرم کرکے اپنے بدن شریف پر داغ دیا۔ منہ جسم
پیہ داغ آپکی اولاد کے پہچان کے لئے گویا ایک نشانی ہو گیا چنانچہ اس فقیر مترجم کے پیر و مرشد قدس سرہ

سرہانے عزیز فقیر سے فرماتے تھے کہ تبرک پیشانی کے ہاتھ پر پنجا یہ نشان موجود ہے کیونکہ حضرت ام المریدین شیخ المشائخ
حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ العزیز کے اولاد سے ہیں یہی! حضرت فرماتے ہیں کہ میں نے سلوک کا
طریق سولہ سال کی عمر میں اختیار کیا نفس کی عداوت اور اوسکا خلاف اپنے پر واجب اور
لازم کرلیا اور یہ عزم کیا کہ جو کچھ نفس خواہش کرے وہ اسکو نہ دوں اور جو کچھ بغیر مانگے
آئے لوں اور میں نے مکان میں کبھی کھانا طلب نہیں کیا جو کچھ روبرو لاتے کھا لیتا اور
کبھی نہ کہا کہ یہ کچا ہے یا پکا ہے کھارا ہے یا پھیکا ہے اور جو کچھ کہ نفس خواہش کرتا تھا
میں نے اوسکی اطلاع بھی دوسروں کو نہ دی کیونکہ اطلاع دینا اور مانگنا دونوں برابر
ہیں حضرت نے دوبار حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً وتعظیماً کی زیارت کی ہے
اسمیں ایکبار اپنے جد امجد جناب حضرت رسالتمآب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے دعوت پر
گئے تھے اور اوس جناب سے ظاہری اور باطنی نعمتوں اور فیضوں سے سرفراز
ہوئے اور کتاب حزب الاعظم اور کرتی مبارک کا قبضہ بھی عنایت ہوا گنج الاسرار میں
حضرت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے جسوقت مدینہ منورہ کی زیارت سے
مشرف ہوا فقیر کی عمر پچاس سال کی تھی پس ایک شب کو مشاہدہ ہوا کہ حضرت سرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خاص شمشیر مبارک اور ایک جلد کتاب اوراد حزب الاعظم ورد الافخم
فقیر ہاشم کو عنایت فرمائی بعد ایک گھڑی کے ایک شخص دروازے پر آیا فقیر پوچھا کون ہو
اوس نے کہا کہ میں مدینہ منورہ کا شریف ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لیئے
شمشیر اور حزب الاعظم روانہ فرمائے ہیں اور بندہ کو حکم فرمائے کہ میرا فرزند شاہ ہاشم
آیا ہے یہ امانت جو دین و دنیا کا تحفہ ہے اوسکو پہنچاؤ پس فقیر ہاشم اوسکو لیکر سر پر رکھ
لیا اور اس عنایت کا شکر بجا لا کے شکرانہ ادا کیا اور حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ متواتر بشارتیں اور عنایتیں فرمایا کرتے تھے اور آپکے دونوں ملفوظ شریف
میں مذکور ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرماتے تھے کہ ایک معاملہ میں دیکھا گویا

مین ہوشیار ہون کر اپنے گھر سے مسجد زہر پور کے صحن مین آیا دیکھا تو منبر کے پاس محراب کے
رو برو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کھڑے ہین اور
قبلہ کے طرف روی مبارک کرکے مسائل فقہ بیان فرماتے ہین اس اثنا مین یہ فقیر جلدی سے
مسجد کے اندر آیا ایک صحابیؓ کہے یا رسول اللہ شاہ ہاشم آتے ہین رسول علیہ السلام روی
مبارک فقیر کے جانب کئے فقیر کلمہ کی انگلی زمین پر رکھا اور تسلیمات کیا رسول صلی اللہ علیہ
وسلم اپنے دونون دست مبارک اپنے زانوی مبارک پر رکھکر پشت مبارک خم کرکے سر مبارک
ہلائے اور فرمائے اقبال الشریف ہاشمی ہاشمنا علی العالی اور اس خطاب سے
فقیر کو دو بار سرفراز فرمائے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی یہہ عادت تھی کہ کبھی مست ہاتھی کے
رو برو سے نہین ہٹتے تھے اور اوس حیوان مہیب سے اگر بارہا مقابلہ کا اتفاق ہوا آپ اس
ذرا بھی نہین ڈرتے تھے ایک روز حضرت سے ایک مرید عرض کئے کہ حضور ہاتھی اور شیر اور
سانپ کے رو برو سے منہہ نہین موڑتے ہین یہ شجاعت ہے یا اسمای الٰہی کی برکت ہے
آپ فرمائے نہ شجاعت ہے نہ اسما لیکن میرے والد بزرگوار فرمائے ہین کہ ای فرزند
جب تجھکو ہاتھی اور شیر اور سانپ کے مانند جانورون سے سامھنا ہو جائے تو اپنے کو
مست ہیر کیونکہ اسمین اپنا امتحان اور آزمایش ہے کہ اگر حضوری حق حاصل ہے تو اونکے
رو برو ہونے سے دل مین کسیطرح کی فکر اور وحشت نہوگی اگر کچھ وحشت ہوی تو معلوم کر
کہ مرتبہ سے نیچے گر گیا پس اوسکا علاج کرنا چاہئے تا پھر اوس مرتبہ کو پہونچے **نقل** ہے
کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ ایک شخص کی دعوت پر سید احمد الفیر جو
سادات عرب اور اوس زمانے کے اکابر تھے ساتھ لیکر گاڑی مین سوار ہوکے جا رہے تھے
اتفاقاً ادھر سے سواری مبارک حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے روضے کے جنوب
طرف کی گلی پہ پہونچے ادھر سے آکٹ کے میدان کے جانب سے ایک مست ہاتھی ہو کی
گلی کے طرف آیا لوگ سب اوسکی خوف سے جان بچاکر ایک طرف بھاگ گئے اہل بچاؤ

معلوم تہا کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ مست ہاتہی کے روبرو سے مڑتے نہین ہین پس تماشائیون
کا ہجوم ہوگیا آپس مین کہنے لگے یارو آج عجب اتفاق ہوا ہے کہ اوس طرف سے مست ہاتہی آتا ہے
اور ادہر سے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تشریف فرماتے ہین اور کوچہ بالکل تنگ ہے دیکہیں
کیا صورت ہوتی ہے ہر طرف سے ایک غل مچگیا لوگ تماشہ دیکہنے کے لئے دیوارون پر چڑہگئے
اور دیکہنے لگے اس حکایت کا راوی کہتا ہے کہ خود بہی اوس ہجوم مین محل آثار شریف کے
شمالی دروازے کے طرف کے مشرق رویہ حوض پر بیٹہا تہا اور دیکہہ رہا تہا کہ حضرت گاڑی
مین تشریف رکہے ہین اور سید احمد نظیر آپکے بازو سے بیٹہے ہین اور وہ ہاتہی سواری شریف
کے مقابل ہوا حضرت نے بہلبان کو ارشاد فرمایا کہ بغیر خوف خطر کے گاڑی لیجا اوس نے بموجب
حکم والا گاڑی چلائی جب ہاتہی سواری مبارک کے قریب پہونچا گلی تنگ تہی ایک طرف
حضرت شاہ حمزہ حسینی قدس سرہ کے باغ کی دیوار تہی اور دوسرے جانب محل آثار شریف
کے احاطہ کی دیوار تہی مین نے اپنے آنکہون سے دیکہا کہ وہ خیرہ ہاتہی ڈر کر سونڈ اپنے
منہہ مین داب لیکے جاتا تہا اور اوسکے گلے مین لوہے کے گا ہنٹیون کی جو حمایل تہی
گاڑی کے چہت کو لگی غرض حضرت کی سواری کے نزدیک تہا تک ایسا جاتا تہا کہ گویا اوسکی
مستی کا جوش گم ہوگیا ہے اور یادشکایکار دفعتہ موقوف ہوگیا جب وہان سے آگے بڑہ گیا تو
پہر وہی اپنی مستی کی حالت پیدا کیا گنج الاسرار مین لکہا ہے کہ سلطان ابراہیم جگت گرد کے
زمانے مین برسات کی قلت سے بیجاپور مین ایسا قحط ہوا کہ اہل شہر پریشان ہوکر ترک
وطن کرنے پر آمادہ ہوئے اعیان و ارکان و اہالی استسقا کے لئے جمع ہوکے حضرت شاہ
ہاشم قدس سرہ کے آستانہ پر حاضر ہوئے اور عرض کئے کہ برسات کے امساک سے تمام
عالم اور حیوانات و نباتات و مویشی زراعت تلف اور ضائع ہورہے ہین بلکہ ہر ذی
روح کی تباہی و خرابی ہورہی ہے آپ قطب مدار اور مقبول درگاہ پروردگار مین نظر
توجہ فرمائین تا اس پریشانی اور ہلاکی سے نجات ملے حضرت نے زبان مبارک سے نکتہ

فرمایا۔ بحکم جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ کرون۔ بحرمة النبی هاشم جل تہل ہنوز دن یہہ کلمہ
صادر ہونے کے ساتھہ آسمان پر چوطرف سے ابر آیا برسات شروع ہوئی اور ایسی برسی کہ ہر
طرف ندیان نالے بہنے لگے اور چوطرف پانی کی طغیانی ہوگئی درخت اور کہیتیان سرسبز ہوگئین
نقل ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ طالبون کے ارشاد و افادہ مین مشغول
تہے عصر کا وقت آیا مجلس ویسی گرم تھی آفتاب غروب ہونے لگا اور وقت نماز بہت
تنگ ہوگیا تہا حاضرین کے دل مین یہ خیال آنے لگا کہ ہمین کیا امید ہے کہ دیر سے کراہت
کا وقت پہونچیگا اور حضرت نماز کا تہیہ نہین کرتے ہین لیکن کوئی شخص بہی جرأت کرکے
زبان پر نہ لایا بعد اسکے حضرت اوٹہکر تازہ وضو بنانے کےلئے کنوین کے طرف تشریف
لیگئے ابہی وضو تمام نہین ہوا تہا کہ آفتاب غروب ہوگیا جب آپ وضو سے فارغ ہوکے
قدم سیڑہی پر رکہکر باہر آئے آفتاب پہر نکل آیا آپ اپنے مریدون اور اہل مجلس کے ساتھہ
نماز عصر ادا کئے غرض ایک گہڑی تک آفتاب بلند رہا **نقل** ہے کہ ایک شخص حاجی
ذاکر نامی راگ مین بڑا اوستاد تہا اور ہمیشہ بزرگون اور اولیاء اللہ کے عرسون مین
مولود و قصاید پڑہتا تہا لوگ اوسکی حقارت اور مسخری کرتے تہے کسی جگہہ اوسکو عزت
نہ تہی اوسنے ایک روز حضرت کی خدمت والا مین آکر ایک مدحیہ سوز پڑہی اور اپنا حال
ظاہر کرکے عرض کی کہ اپنے کو خوش آوازی حاصل ہو اور خلق اللہ مین اپنی قبولیت
ہو حضرت اوسکے حال زار پر ترحم فرماکر کمال عنایات سے اپنی دستار خاص اور دوبڑی
کی چادر اوسکو عطا فرمائے اور اوسکی آواز کو لحن داؤدی بنادئے پس وہ اپنے
زمانے کے مشاہیر سے ہوگیا اور اپنی خوش الحانی کے مقناطیس سے سننے والون کے دلون
کو کہینچتا تہا اور اپنے حسن صوت کے دام مین جنگلی پرندون کو پہانستا تہا لوگ اوسکی
آواز کے سننے کےلئے دور دور سے آتے تہے اور جان دیتے تہے حضرت شاہ نعیم اللہ
قدس سرہ فرماتے ہین کہ جس روز سے آپ اوسکو لحن داؤدی عطا فرمائے تب سے

اوسکی زندگی تک اوسکی قبولیت اور حسن عقیدت مین سر مو فرق نہین آیا **نقل** ہے کہ جن ایام
مین حضرت قوم عیسوی سکتید سے چھوٹکر خادمون اور رفیقون کے ساتھ بیجاپور کو عزم
کئے راستہ مین ایک بہت بوڈہا شخص حضرت سے ملاقات کرکے عرض کیا کہ آپکو کیمیاگری
کا فن سکہلاتا ہون اور آپ کے لئے ہی ہدیہ لایا ہون اور اس علم مین یکتا ہون اس کا نسخہ
سے کیمیا بناتا ہون حضرت تبسم کرکے فرمائے کہ مین فقیر ہون مجکو خدا بس ہے کیمیا کیا کرون
اگر تجکو سونے کی خواہش ہے تو پتہرون کی ایک جگہہ ڈہیر بناتا سونا ہوجائے وہ شخص اوٹہکر
حکم کے مطابق پتہرون کی انبار کرکے عرض کیا تو حضرت اوسپر اپنی ایک نظر کیمیا اثر ڈالے
وہ سب پتہر سونا ہوگئے پہر آپ اوسکو فرمائے کہ اوٹہالیجا اوس شخص نے آپ سے یہ کرامت
جو دیکہی سر قدم مبارک پر رکہدیا اور کہا **ع** چہ محل منش ما خاک آستانہ تست ہ
کجا روم تو بفرما ازین جناب کجا ترجمہ **ع** ہاے آنکہہ کا سرمہ جو تیرے در کی ہے خاک جو
ہیلا تیا تجھے اب چہوڑکر کہان جاہین پہر عرض کیا کہ بندہ کو جناب کے مریدون کے زمرہ
مین داخل فرمائین آپ اونکو مرید کئے اور اذکار و اشغال تلقین فرمائے آخر وہ بہی بڑے
کامل ہوگئے **نقل** ہے کہ حضرت کے ایک خادم نے خدمت والا مین عرض کی کہ کعبۃ اللہ کا
عزم دل مین جوش کررہا ہے اگر پیر دستگیر کا حکم و اجازت ہو تو حج سے مشرف ہوکے جناب
والا مین حاضر ہوتا ہون حضرت اپنی زبان گوہرفشان سے فرمائے کہ یہی کعبہ اور
ہاتہہ لنبا کئے وہ شخص دیکہا تو کعبہ ہے فرمائے اب طواف کعبہ کرلو حسب ارشاد طواف
سے مشرف ہوا پہر تہوڑے وقت کے بعد اوس مرید سے فرمائے کہ الحمد للہ تعالی
تم کو یہین طواف نصیب کیا اوس خادم نے عرض کی کہ فقط فضل الہی اور تصدق
پیر دستگیر سے حاصل ہوا **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ
گہوڑے پر سوار ہوکے خندق کے کنارہ سے ڈہیرہ لوپہ کے طرف جاتے تہے اور حضرت شاہ
ید اللہ فرزند شاہ ابو الحسن محمد قادری قدس سرہ ہمراہ تہے ایسے مین ایک مستند

ہاتھی سامھنے آیا حضرت شاہ میداللہ قدس سرہ کا گھوڑا ہاتھی کو دیکھکر کودا اور اپنے سامھنے کے دونون پاؤن خندق مین گیرا حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ اپنے دونون ہاتھ اوس گھوڑے کے سم کے نیچے دیکے اوسکو اوٹھاکر باہر لائے اوس وقت حضرت شاہ میداللہ قدس سرہ دیکھے تو حضرت خندق مین ہین اور جو پیچھے نظر کئے تو اپنے گھوڑے پر ہین حضرت شاہ میداللہ قدس سرہ اوس حالت سے متحیر ہوکے حضرت سے پوچھے کہ جب میرے گھوڑے کے دونون پاؤن خندق کے اندر چلے گگئے تھے تو دیکھا کہ آپ خندق مین تھے اور میرے گھوڑے کو دست مبارک سے باہر کئے پہر جو پیچھے نظر کیا تو آپ اپنے گھوڑے پر سوار ہین اسمین کیا بھید ہے حضرت فرمائے کہ تمہارا یہ سوال بہت بعید معلوم ہوتا ہے اور اوس عارف پر لیعنے تمہارے پر ظاہر ہے کہ شرط فقیری وہ ہے کہ کسی کے حق مین قصور نہ کرے اوسی وقت فقیر ہوگا اور اس فقیر کا حال تم جانتے ہو اگر کوئی شخص کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے یقین ہے کہ جو کچھ اس فقیر کے ہاتھ سے ہوسکے قصور نہ کرون اور آپ تو فقیر کے بنی عم ہین اور حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کے اولاد سے ہین تمہارا گھوڑا خندق کے پانی مین اوتر جائے اور مین کہڑے رہکر نظر کرون اور جبکہ فقیر کے ہاتھ سے اوسکا بچاؤ ہوسکتا ہے پہر غافل رہون تو کل تمہارے جد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے روبرو مجھکو شرمندہ ہونا پڑیگا مقصود الخ اور مین لکھا ہے کہ حضرت کے مرید سید سعد اللہ نامی ایک روز آپ کے حضور مین بیٹھے تھے اون کے دل مین آیا کہ شیخ عبد الصمد صاحب بہت بڑے بزرگ ہین چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لون اوسی وقت حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ فرمائے بابا وات شیخ عبد الصمد بڑے بزرگ ہین چاہئے کہ اونکے پاس جاکر دعوت کی اجازت لین سید سعد اللہ رو کر عرض کئے کہ اگر میرے زبان پر یہ بات آئی ہو تو میری زبان کٹ جاے لیکن دل میرے ہاتھ مین نہین ہے پہر قدم پر سر رکہکر روئے اور توبہ کئے اور عفو کرائے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ بادشاہ پور کی مسجد جامع مین تشریف رکھے تھے ایک بڑھیا آئی

اور حضرت کے قدم پر سر رکہکر عرض کی کہ میرا بیٹا مر گیا اور مرید نہین ہوا تہا اوسکو مرید کرین آپ
اوہٹے اور مسجد کے باہر دیوار کے سایہ مین بیٹھے وہ بڈہیا کہجور اور پہول حضرت کے روبرو رکہی
سب خادمون کو حکم فرمائے کہ دور جائین حضرت شاہ مراد قدس سرہ فرماتے ہین کہ فقیر مسجد کی
دیوار کے کونے سے دیکہا کہ حضرت دست مبارک ایسا لنبا کئے جیسا کسی کا ہاتہہ لیتے ہین اور بیعت
کے وقت جو کچہ پڑہتے ہین ویسا ہی پڑہے اوس کے بعد اوس بڈہیا سے پوچہے کہ آیا تیرا بیٹا کالا ہے
کہی ہان پہر پوچہے کہ آیا میانہ قد تہا اور داڑہی قینچی سے کترا تہا اور پہر کچہہ فرمائے لیکن ہم نہین
سنے بہر حال وہ بڈہیا ہر بات پر آپ کے قدم پر سر رکہکر کہتی تہے کہ برابر ہے بعد اوسکے شاہ
مراد کو طلب فرماکر پہول اور کہجور تقسیم کروا دئے **نقل** ہے کہ سلطان محمد عادلشاہ کو
ہول کا شکوہ شروع ہوا وہ بہی اس درجہ مین تہا کہ جب ابر آتا اور بجلی چمکتی اور بادل گرجتا
تو بادشاہ کو بیقراری پیدا ہوتی اور بے طاقت ہو جاتا لطف اوٹہہ جاتا کہانا چہوٹ جاتا
نیند چٹ ہو جاتی ایک مدت تک اس اذیت مین مبتلا تہا اور اطبا سے معالجہ کروایا کچہ بہی
فائدہ نہ ہوا آخر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت مین عرض کروایا کہ اس بلا سے نجات
ہو حضرت فرمائے خیر کچہ پروا نہین آجکے روز سے پہر کبہی بادل اور بجلی کی آواز تیرے کان مین
نہین آئیگی کہتے ہین کہ حضرت کی توجہ سے سلطان نے اس روز سے بادل اور بجلی کی آواز نہ
سنی جب تک بادشاہ بیدار رہتا نہ بادل گرجتا نہ بجلی چمکتی اور جب سو جاتا اور نیند غالب
ہوتی تو بجلی اور بادل اپنا کام کرتے غرض بادشاہ کی زندگی تک یہی حال تہا شیخ محمد
صدیقی حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید نقل کرتے ہین کہ مین حضرت کی بیعت سے مشرف
ہوا اسوقت آپ وعدہ فرمائے کہ تم کو اذکار و اشغال دوسرے وقت تلقین کرونگا مین
قبول کرکے رات دن حضرت پیر دستگیر کی حضوری مین تہا ایسا ہی چند سال گذرے لیکن
اذکار و اشغال سے کوئی چیز تلقین نہین فرمائے بندہ بہی عرض نہین کیا آخر حضرت رحلت
فرمائے اور بندہ حیران ہوا کہ پیر دستگیر قطب الاقطاب تہے آیا وہ حضرت کا سخن نہین تہا

پابندے کواس کام کے لائق نہین دیکہے جو اسکو کچھ عنایت نہین کئے اس فکر مین حیران و
پریشان تہا اوسوقت اور بہت سے اولیای عالی مقام بہی تہے لیکن مین کسی سے نہ کہا اس
حال سے چند سال گذرے ایک روز میرے دل مین آیا کہ حیات کے دن گذر چکے اور مین
بوڈہا ہو گیا اب سواے اپنے شیخ اور مرشد کےکون مجکو خدا کو پہونچائیگا اس درد سے تاسف کیا اور
آنکہون سے آنسو روان ہوئے ایسے مین حضرت شاہ یعنے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کو بے
کم وکاست آپکی شکل وصورت اور جسم وہیئت کے ساتہہ دیکہا اور قدم مبارک پر سر رکہا اپنی
توجہ اور عنایت سے اذکار و اشغال کی اجازت اور معارف و اسرار کی تلقین سے سرفراز فرمائے
اوسوقت قلب کو اطمینان ہوا اور کشف ملکوت ہو گیا **نقل** ہے کہ اوس زمانہ مین دو بڑے
نامور چور تہے اور اپنے ہمسرون پر چوری اور ڈاکہ زنی مین سبقت لے گئے تہے اور بہت سے
گہر چوری سے بالکل صاف کردئے اگرچہ اونکے پکڑنے کے لئے نگہبانان مقرر ہوئے تہے لیکن
وہ ہاتہہ نہ آئے اتفاقاً ایک روز کوتوالی کے جوانون کے ہاتہہ پڑ گئے کوتوال انکو سزا دینا
چاہا چونکہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے اخلاق اور صفات مشہور تہے اور پادشاہ وقت
اور اعیان وارکان سب کے سب حضرت کے معتقد اور مطیع تہے اور حضرت کے حکم کو ٹالتے
نہین تہے اسلئے وہ چور اپنی جان بچانے کے لئے کہے کہ ہماری خطا نہین حضرت شاہ ہاشم رح
اس کام کیلئے بہیجے ہین جب وہ حضرت کا نام لئے تو کوتوال حیران ہو کر اون دونون چورون
کو پادشاہ کے حضور مین لایا وہان بہی حضرت کے نام کو اپنی نجات اور مخلصی کا وسیلہ بناکر
وہی تقریر کئے پادشاہ اور اہل دربار انکو زجر و ملامت کئے اور کہے یہ اپنی جان بچانے کے
لئے حضرت کی پناہ لئے ہین تا حضرت کا نام لینے سے اپنی خلاصی ہو جائے وہ چور کہے کہ حضرت
اس مقدمہ مین دریافت کرو تا جہوٹ سچ ظاہر ہو جائیگا پادشاہ اپنے ایک ملازم کو حضرت
کے جناب مین اس پیام کے ساتہہ بہیجا کہ وہ چور پکڑے ہین اور آپکا نام لیکر کہتے ہین کہ آپنے
اونہین چوری کے لئے روانہ کیا وہ ثمر بستان رحمۃ للعالمین وہ ظل احمد معدن کشف الیقین

پہنچے حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ یہہ قصہ سنکر فرمائے کہ ہان برابر کہتے ہین فقیر ہاشم اونہین اس کام کے لئے بھیجا ہے اونکی خطا نہین خطا اس فقیر کی ہے اونکو کسی طرح کی اذیت نہ دو واور اونہین چھوڑ دو بادشاہ پھر دوسرے بار امتحان کے لئے حضرت سے اونکی صورت شکل دریافت کروایا تو آپ بعینہ اونکی شکل وشباہت قد وقامت خال وخط بیان کرکے فرمائے کہ جلد چھوڑ دو اس سے بادشاہ اور اہل دربار جانے کہ بیشک آپکی ذات معلی مظہر رحمت رحیم اور حامی عاصیان ہے پس حکم والا کے مطابق اوسی وقت اون دونون چورون کو حضرت کی خدمت مین روانہ کئے وہ دونون حضرت کے قدم پر سر رکھکر اپنے سب گناہون سے تائب ہوگئے یہ صفت خاص حضرت کے خاندان مین ابتک باقی ہے بلکہ حضرت کے تمام کمالات اور کرامتین اور خصلتین اور فقر ودرویشی کے مقامات اور عیب پوشی خطا بخشی اور توکل وقناعت اور عبادت وریاضت اور بخشش وایثار اور استغنا مصدر حسنات عارف باللہ مرشد انام برکت الزمان صلاح الاسلام سیدی سندی مرشدی حضرت شاہ عبد اللہ ثانی حسنی علوی ابقاہ اللہ الی یوم القیام کی ذات بابرکات مین موجود ہین جو کمالات ومقامات حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے سے بیان کئے جاتے ہین وہ ان حضرت مین دیکھے جاتے ہین الغرض اون چورون مین سے ایک نے حضرت سے عرض کی کہ غلام کو اپنے مریدون اور خادمون کے زمرہ مین داخل فرمائے لیکن دو سخت برے عادتین یعنے شرابخواری اور زناکاری اس عاصی کے وجود مین ایسی جگہہ کی ہین کہ اونکو چھوڑ نہین سکتا ہون ان دونون گناہون کو معاف فرمائے جیسا کہ آج دستگیری اور بندہ نوازی فرماکر میری جان اور عزت بحال رکھے ویسا ہی قیامت مین بہی شفیع اور وسیلۂ نجات ہون حضرت فرمائے کہ قبول کیا لیکن فقیر کے روبرو یہہ کام مت کرو وہ شخص خوش ہوکر بیعت سے سرفراز ہوکے چلے گیا اور شرابخواری کے خیال سے شراب خانہ کو گیا اوس جگہہ دیکھا تو حضرت بیٹھے ہین وہان سے شرمندہ ہوکر نکل گیا اور پھر کسبن کے گھر کو گیا وہان بہی

مرشد کی صورت دیکھکر خجل ہوا اور نکل گیا غرض جب بد کام کا قصد کرکے جاتا تو وہان حضرت کو موجود دیکھتا۔ مصرع۔ ہر جا کہ روم روی ترا می بینم۔ ترجمہ۔ جاؤن مین جہان دیکھتی تیری صورت چند بار یہہ حال دیکھکر اون معتمد کے خیال سے باز آیا **نقل** ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ مریدون اور طالبون کی جماعت کے ساتھہ بادشاہ پور کی جامع مسجد مین بیٹھے تھے ایک خدمتگار آکر عرض کیا کہ سلطان محمد عادلشاہ کو سخت بیماری رودی ہے طبیبان اوس مرض کو پہچاننے اور معالجہ کرنے سے عاجز ہوگئے ہین اسلئے جناب مین التماس بھیجا ہے کہ نظر ترحم اور نگاہ توجہ فرمائین تا اس درد سخت و بیماری شدید سے شفا پاؤن حضرت یہہ کیفیت سنکر اوس خادم کو فرمائے کر رومال لاؤ وہ خادم رومال لایا آپ دعا پڑھکر اسپر دم کئے اور خادم کے ہاتھہ دیکے فرمائے کہ لیجا اور جہان درد ہو وہان اسکو باندہین خادم وہ رومال اور حضرت کا حکم بادشاہ کو پہونچا دیا اوسنے مطابق حکم کے عمل کیا لیکن کچہ اثر نہین دیکھا اور وہ درد نہین گیا بادشاہ خود حضرت کی خدمت مین حاضر ہوکے عجز و الحاح کرنے لگا کہتے ہین کہ اوسوقت سوا اون اولیاء اللہ کے جو مضمون اولیائی تحت قبائی لا یعرفہا غیری چھپے ہوئے تھے چونکہ حضرات کرامات آیات کی بزرگی اور ولایت کا شہرہ تھا لیکن بادشاہ کو جو آپ سے اعتقاد صحیح اور ارادت صادق تھے اسلئے نہایت عاجزی سے عرض کیا کہ ذات والا کی توجہ کے بغیر میرے اس درد کا دوسرا کوئی علاج نظر نہین آتا خدا کے لئے اس ارادتمند خاص پر نظر ترحم فرماکر اس درد کا علاج کیجئے اور میرے باپ پر جیسی عنایت رکھتے تھے ویسی ہی مجہپر بہی رکھئے حضرت فرمائے بیشک تمہارے باپ ابراہیم عادلشاہ نے فقیر پر بڑا احسان کیا ہے جب کہ فقیر حج سے مشرف ہوکے اس طرف آیا تو اپنے تمام یاران کے ساتھہ جو کشتی مین فقیر کے ہمراہ تھے قوم عیسوی کے قید مین پڑگیا اسوقت تمہارے باپ نے ہماری بڑی خدمت کی اور نہایت مہربانی سے پیش آیا اب اوسکا بدل ضرور ہے تمہاری عمر آخر ہوچکی بغیر جان بخشی کے کچہ ہوسکتا نہین فقیر کے حیات مین دس سال باقی ہین وہ دس سال

کی حیات تم کو تو بخشدیا اور تمہارا درد اپنے پہ لیا پس سلطان محمد عادلشاہ اسیوقت اچھا ہو گیا
اور دوسرے روز پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کے دیکھا تو وہی پانیا ذرد حضرت کے جسم
مبارک پر دار دہوا ہے اور حضرت اوس درد سے اس قدر اذیت ہے کہ اپنی جگہہ سے حرکت
نہین کر سکتے ہین پادشاہ بہت سی معذرت کیا اور احوال پرسی بھی کیا حضرت نے فرمایا الموت
جسر یوصل الحبیب الی الحبیب اور اسی مضمون مین فرمائے

نظم

مرگ ما را زندگی دیگر است	زہر مرگ از شہد شیرین خوشتر است
مرگ سازد مغز را صافی ز پوست	تا رساند دوست را نزدیک دوست

ترجمہ موت ہمکو دوسری ہے زندگی ؛ شہد سے بہتر ہے تلخی موت کی ؛ مغز کو
کرو سے جدا وہ پوست سے ؛ دوست کو تا کہ ملا دے دوست سے۔ اس واقعہ سے پادشاہ
اور دوسرے لوگ کو معلوم ہوا کہ دوستان خدا محض اللہ کے واسطے دوسرون کا بار آپ اوٹھا لیتے
لیتے ہین اور اپنی حیات بھی دوسرون کو بخش دیتے ہین اور اونکے پاس رنج و راحت اور موت
اور حیات سب برابر ہین پس حضرت اوسی درد سے تیسرے روز کہ روز جمعہ رمضان مبارک کی
نوین ۱۰۵۶ ایکہزار چھپن ہجری تھی واصل حق ہوئے آپ کے جنازے کے ساتھ وزرا و امرا
و فقرا و سادات و مشایخین و فضلا غرض بیجاپور کے کل خاص و عام چھوٹے بڑے سب کے سب
حاضر تھے اور ہر چند چاہتے تھے کہ جنازہ مبارک تک اپنے ہاتھ پہونچا کر سعادت و شرف
حاصل کرین لیکن کسی کا ہاتھ نہین پہونچتا تھا تابوت ہوا پر معلق چلے جاتا تھا آپ کا مرقد منور
بادشاہ پور مین ہے اور مزار مبارک پر گنبد بہت خوشنما بنائی گئی ہے آپ کا آستانہ کرامت
نشانہ زیارت گاہ خلایق اور حاجت روای عالم ہے اور آپ کی تاریخ بادشاہ اہل بہشت
ہے اور مغز کونین بھی کہے ہین **نقل** ہے کہ وصال شریف کے تیسرے روز مزار مقدس پر
بہت سے معاونات و مشایخین و قضات و علما و مریدان و خلفا و وزرا و امرا حاضر ہوئے
قوال جمع ہو کے حضرت کے خاص نظم کی یہ بھی حکم تھا جو حضرت اپنے وصال سے تین روز

پہلے یاد کرنے حکم فرماتے تھے گانے لگے دفعتہً مزار مبارک جنبش و حرکت مین آئی اور مرقد شریف
کے پھول اون لوگون کے دامن جا پڑے جو مرقد شریف سے دور بیٹھے تھے اور حجرۂ مبارک
اوس قوال کے گود مین پڑا جو حضرت سے نہایت درجہ مین رسوخ و ارادت رکھتا تھا اور اوس پر
حضرت کی بھی کامل توجہ تھی لوگ اون پھولون کو تبرک کر کے کھا لئے اور مرقد مبارک کے
وجد و حالت مین آنے سے متحیر و متعجب ہوئے **نقل** ہے کہ ایک روز حضرت استاد البلد
مولانا عبد الرحیم قدس سرہ آستانہ ہاشمیہ کی زیارت کے لئے آئے اور بعد ادای فاتحہ و لوازم
زیارت و آستانہ بوسی کے دل مین خیال کئے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کس مرتبہ اور مقام پر
ہونگے حضرت مولانا کی عادت تھی کہ اپنے وظیفہ کی کتاب ہمراہ رکھتے پس بغل سے دلائل الخیرات کو کھولتے ہی یہ نکلا ھٰذِہٖ صِفَةُ رَوْضَةِ النَّبِیِّ دُفِنَ فِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حضرت مولانا موصوف تعجب سے مبہوت ہوگئے اور اپنے آنکھون مین پانی لا کر کہے کہ کیا
کھڑا ہون اور کیا نیت کیا اور کیا نکلا اور آپ کے مقام کی عظمت کے معلوم ہونے سے رونے لگے
اور توبہ توبہ کہتے ہوئے اپنے گالون پر مارنے لگے اور کہے کہ مین نے ایسے بڑے معاملہ مین جرأت کی۔
اور حضرت شاہ وجیہ الدین ثانی علوی حسینی قدس سرہ سجادہ نشین بھی اوس جگہ پر حاضر تھے اون سے
خطاب کر کے مولانا نے کہا کہ حضرت ملاحظہ فرمائیے دیکھئے کہ کیا نیت کیا اور کیا نکلا یہی روضہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے۔ گنبد شریف مین آپ کے داہنے بازو مین آپ کے دونون
زوجہ محترمہ آسودہ ہین اور بائین مین آپ کے پوتے حضرت شاہ برہان الدین حسینی قدس سرہ مقبور
ہین اور آپ کے درگاہ شریف مین مردون اور عورتون سے بہت سے اہل اللہ و صلحا و اتقیا و
مریدان و معافوان مدفون ہین اور حضرت شاہ قطب الدین صفوی اور ان کے فرزند یعنی
حضرت شاہ حسین صفوی قدس سرہما پچھیم ہین مدفون ہین

تذئیل اس مقام پر تھوڑے سے حالات و کرامات حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے چچا حضرت
شاہ وجیہ الدین علوی حسینی گجراتی قدس سرہ العزیز کے تبرکاً ذکر کئے جاتے ہین اور یہ بھی کی

طاقت ہے کہ آپ کے تمامی فضائل و کمالات اور حالات و کرامات بیان کر سکے ہند اور گجرات کی تاریخوں
اور اولیاء اللہ کے ملفوظوں اور تذکروں میں آپ کے کمالات و کرامات مذکور ہیں اور آپ کے افاضات
و تصرفات کا شہرہ گجرات و ہند اور عرب و عجم میں مثل آفتاب نیم روز کے روشن ہیں آپ کے انفاس
متبرکہ کے وسیلہ سے خلایق ظاہری اور باطنی فیض حاصل کئے اور آپکو تمام علوم معقول و منقول میں
اس قدر قدرت تھی کہ کتب درسی میں یا حرف ہوائی سے کتب تحقیق تک نادر کتاب ہوگی جس پر آپ نے
حاشیہ نہ لکھا ہو اور بیماروں کے دفع کرنے میں آپ مظہر اسم شافی تھے ہر روز بیماروں کا ایک جم غفیر
جو اقسام کی بیماریوں میں گرفتار ہوتے تھے آستانہ شریف پر حاضر ہو کے آپ کے انفاس متبرکہ سے فیضیاب
ہوتا اور جلد شفا پاتے۔

قطعہ

مسیحی ہر دم از فیض نہا نہا	زدہ بر مردہ جانان فیض جاہا
بہر سوی کہ او الحمد خواندہ	اجل از کار رانی باز ماندہ

ترجمہ مسیح ہر ایک دم فیض نہاں سے ؛ کہ زندہ مردہ جانوں کو بنا ے ؛
جدہر دم کر دے وہ الحمد پڑھکے ؛ اجل بھی باز آکے وہاں سے نکلے۔ آپ کا
آستانہ شریفہ اکابر و اخیار کا ملجا و ماوی تھا آپ لباس و وضع میں کچھ امتیاز نہیں
رکھتے تھے موٹے لباس پر اکتفا کرتے تھے جو کچھ فتوح آتی تہی تقسیم کر دیتے تھے مصنف
ثمرات القدس من شجرات الانس نے جو سلطان ہند اکبر بادشاہ کے مقرب امراء میں سے
تہے اور جس نے آپ کے مناقب نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر کئے ہیں لکھا ہے کہ جب سن شریف
جناب محقق المحققین کا یعنی آپ کا چودہ سال کو پہونچا تو رسمی علوم مختلفہ کے تحصیل تمام کر چکے اور اپنے
والد بزرگوار حضرت سید نصر اللہ حسینی قدس سرہ کے مرید ہوئے اور درس دینی میں مشغول ہوے
اور برابر ستر سال بغیر تعطیل کے شاگردوں کو درس دئے اور جب سے کہ آپ پر علم اولین و آخرین
منکشوف ہوا یعنے چودہ سال کی عمر سے اس عالم سے تشریف فرما ہوئے تک بادشاہوں کے مکان پر
نہیں گئے اور دنیاداروں سے صحبت نہیں رکھے اور ان سے کبھی کسی طرح کی خواہش نہیں رکھے اور یہ

بھی لکھا ہی کہ لوگ آپ کو کئی بار حرمین شریفین مین دیکھے ہین حالانکہ آپ کبھی احمد آباد گجرات سے باہر
قدم نہیں رکھے حضرت سے منقول ہے کہ فرماتے تھے کہ حضرت مولانا عماد الدین طارمی قدس سرہ
جو فقیر کے اوستاد تھے ڈھائی سو علم جانتے تھے اونکی حیات تک فقیر نے فقط سو اسو علم حاصل کئے
جب اونکا وفات ہوگیا فقیر کو نہایت تاسف ہوا اور ہمیشہ اسی غم مین رہتا تھا اتفاقاً ایک شب
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتے ہین کہ ای فرزند غم مت کر
جو علم تیرے اوستاد کو آتے تھے اون پر اور تیس ۳۰ علم اضافہ کرکے ہم تجھ کو عنایت فرماتے ہین اور
ایک کاغذ جس مین علوم کے نام لکھے تھے میرے ہاتھ دئیے جب مین اوسکو دیکھا تو اون علوم
کے نام تھے جو مجکو عنایت کئے گئے اُسکی خوشی مین بیدار ہوگیا اور وہ کاغذ میرے ہاتھ مین
تھا پس اوس کاغذ مین تھے سو علوم مین سے جس کے طرف متوجہ ہوتا ایسا معلوم ہوتا کہ گویا برسون
اوس علم کا درس دیا ہون اور وہ کاغذ فقیر کے پاس اوس وقت تک تھا کہ اوسمین لکھے ہوئے
جتنے علوم تھے وہ سب مین پڑھ لیکر خوب سمجھ گیا بعد اوسکے وہ کاغذ میرے پاس سے گم ہوگیا۔
ہر چند آپ اپنے کو علم کے قبّے مین پوشیدہ رکھتے تھے اور اپنے حالات اور اسرار نہایت
درجہ مین چھپاتے تھے لیکن کمال باطنی جوش پر تھا بیحد کرامتین آپ سے ظاہر ہوئین اور اوس
مجمع البحرین سے فیض ظاہری و باطنی جاری ہوا۔ اور آپ کے فیض باطنی اور پرتو ولایت
سے ایکہزار چارسو خلفای دا صل نکلے جن مین سے ہر ایک کی ولایت و کشف و کرامات کا شہرہ
تھا اوس زمرۂ شریفہ مین سے ایک قطب شہیر حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ العزیز ہین
جنکی ولایت و کرامت ہند و دکن و عرب اور حرمین شریفین مین نہایت مشہور ہی اور آپ
مستغنی الوصف ہین آپ کا تھوڑا سا ذکر اس مختصر مین ہو چکا ہے اور حضرت سید لیٰسین قدس
سرہ جو ہندوستان مین مشہور ہین اسی زمرہ سے ہین اور اسی شخص مدرس علم ظاہر ہوئے
اوس جماعت مین ایک فحول علما و نقاد فضلا ملا حسن فراغی اور دوسرے ملا عبدالرحمن بوہرہ
رحمۃ اللہ علیہما ہین حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ سے منقول ہے کہ حضرت

میان شاہ وجیہ الدین قدس سرہ اپنی عمر شریف کی آخر مین درس وتدریس کے ترک کردینے کا قصد کئے
جناب حضرت رسالتمآب علیہ السلام سے حکم ہوا کہ ہم تمہارے درس مین حاضر ہوکر سماعت فرماتے ہین
ترک نہ کرو آخر الامر اوس روز سے درس محمدی نام رکہکر اپنے اخیر دم تک ہمیشہ درس دیتے تہے
اور خلق کو فائدہ پہونچاتے تہے اور درس سے فراغت ہوی بعد اکثر حضرت خواجہ خضر علیہ السلام سے
ملاقات ہوتی اور صحبت رہتی تہی اور آپس مین واقعات اور اخبارات غیبی کا مذاکرہ رہتا تہا
حضرت سید صوفی جنجانی قدس سرہ جو آپ کے اکمل خلفا سے ہین لکہتے ہین کہ ملک گجرات کی تباہی اور
بادشاہ مغلیہ کے تسلط کے زمانے مین ایک روز فرمائے کہ فقیر نے حضرت خضر علیہ السلام کا ہاتہ مضبوط
پکڑکے پوچہا کہ گجرات کا حال جو ایسا تباہ ہوا ہی پہر سامان درستگی کب ہوگا سو کہئے اونہون کہے کہ
اوسکو خدا تعالی پوشیدہ رکہا ہی ظاہر نہ کیجے پہر اپنا ہاتہ زور سے چہوڑا لیکر چلے گئے
بعد اوسکے پہر مجلس درس مین نہین آئے **نقل** ہے کہ ایک طالب بہت دور سے آیا آپ
درس مین مشغول تہے وہ کہڑا رہا اور پریشان حال تہا نہین بیٹہا اور پڑہنے والون سے پوچہا
کہ حضرت میان وجیہ الدین کہان تشریف رکہتے ہین چونکہ حضرت حاضر تہے خود پوچہے کہ تجہ کو
اون سے کیا مطلب ہے کہا کہ ایک مطلب رکہتا ہون جسکا سب سے چہپانا لازم ہے فرمائے
وجیہ الدین یہ فقیر ہے اور حضرت میان وجیہ الدین دوسری جگہہ رہتے ہین وہ کہا میرا مطلب
وجہ اللہ سے تہا حاصل ہوگیا دوسری جگہہ جانیکی حاجت نہین پس قدمبوسی کرکے رخصت ہوا
حاضران و عزیزان کہے کہ تمہاری جگہہ ہے یہیان ٹہرو اور بہت خوشامد کئے وہ کہا کہ جو
شخص ایک دم مین اپنا مطلب پائے پہر وہ کس لئے رہے اکثر اعزہ حیرت سے تکنے لگے حضرت
فرمائے کو دیا بتی تیل آگ تیار رہتی تو روشن نہ کرون **نقل** ہے کہ ایک روز وہ والا
جناب مدرسہ شریفہ مین طلباء کی تعلیم و تدریس مین مشغول تہے دفعۃً ایک بازیگر شعبدہ باز
اپنے فن مین لاثانی حاضر خدمت ہوا اپنے ساتہہ ایک جوان اور خوبصورت عورت رکہتا تہا
غرض آداب بجالا کر عرض کیا کہ قبلۂ عالم آسمانیون مین باہم جنگ پڑگئی ہے چاہتا ہون کہ آپکے

بہائیون کی مدد کے لئے جاؤن لیکن یہ عورت میرے پاؤن کی بیڑی ہوگئی ہے نہ اوسکو ہمراہ
لیجا سکتا ہون نہ کہین چھوڑ سکتا ہون کیونکہ آب جوانی اور تاب جمال اوسکے چہرہ پر نمایان ہے
اور اس زمانے کے لوگ پر اکثر خیانت غالب ہے سنا ہون کہ درگاہ زاہدون و عابدون
اور امینان خداترس کے رہنے کی جگہہ ہے اگر رخصت ہو تو اسکو کونے مین چہوڑکر او رجانیکے
بعد واپس ہونے کے اسکو اپنے ہمراہ لیجاتا ہون حضرت ایک حجرہ کے طرف جو مدرسہ کے کونے
مین تہا اشارہ فرمائے تا اپنی عورت کو وہان بٹہلائے شعبدہ باز جہٹ سے اوٹہا اپنی
عورت اور اسباب کو جو ہمراہ رکہتا تہا اوس حجرہ مین چھوڑا پہر باہر آکے ایک دہاگے کی
پنڈیا جیب سے نکالکر آسمان کے طرف پہینکا اور اوسکا پلو ہاتہہ مین رکہا بعد ازان اوسکے آداب
بجالاکے رخصت چاہا اور عرض کیا کہ سخت مہم پیش آئی ہے آپ ذراسی توجہ غلام کے ہمراہ
فرمانا تا فتح و نصرت کے ساتہہ واپس ہون حضرت اوسکی باتین سنکر تبسم فرماتے تہے غرض وہ
اوس دہاگے کو پکڑکے لٹک گیا اور اوپر چلا گیا لوگ دیکہہ رہے تہے بعد تہوڑے وقت کے
نظر سے غائب ہوگیا دیکہنے والے اس معاملہ سے حیران تہے ایک لحظہ کے بعد ایک ہاتہہ خون
آلودہ اوپر سے گرا لوگ چوطرف سے دوڑے اور دیکہا تو اوسیکا ہاتہہ ہے سمجہے کہ واقعی مین
جنگ رودی ہے اوسکی عورت غل سنکر حجرہ سے باہر آئی اور وہ ہاتہہ اوٹہا لیکر کہی کہ یہہ میرے
مرد کا ہاتہہ ہے وہ مقتول ہوگیا پہر رونے چلانے لگی اس عرصہ مین دوسرا ہاتہہ بہی گرا اور
ایک گہڑی کے بعد ایک پاؤن گرا اوسکے بعد دوسرا پاؤن بہی گرا بعد اوسکے پیٹ اور سینہ
اور اسکے بعد سر گرا اوسکی عورت ایسی گریہ و زاری کرنے لگی کہ مدرسہ مین ایک کہرام مچگیا
ہرچند لوگ اسکو تسکین دیتے تہے وہ تہمتی نہ تہی بعد اوسکے حضرت کی خدمت مین عرض
کی کہ میرا مرد جس سے میری زندگی کی حلاوت اور عیش و شادمانی تہی جہان سے چلے گیا اب
میری زندگی محال ہے چاہتی ہون کہ اوسکے ساتہہ مین بہی ستی ہو جاؤن آپ رخصت
دین اسکے بعد ستی ہونیکا ضروری سامان مہیا گیا گیا القصہ عورت نے وہ جدا جدا

اعضا اکٹھا کر اپنے گود میں لی اور لکڑیوں کے بیچ میں بیٹھ گئی اور اوپر سے آگ لگائی گئی تو دونوں
جل کے راکھ ہو گئے پھر ایک لحظہ کے بعد وہ شعبدہ باز اوسی دہاگے سے لٹک کر نیچے اوترا اور
حضرت کے روبرو آکے آداب بجالایا اور عرض کیا کہ حضور کی دعا اور توجہ سے دشمنوں پر فتح
پایا اور سلامتی کے ساتھ واپس ہوا اور وہ ایک لحظے اپنی محبوبہ جان فزا سے یعنی اپنی عورت
سے جو جدائی واقع ہوئی تھی اس سے مجکو صبر و قرار نہیں ہے اجازت ہوتا اوسکے دیدار سے
جان تازہ پاؤں حضرت خاموش رہے حاضرین متحیر ہو کے کہے کہ تیرے جانیکے بعد تیرا ایک ایک
عضو خون میں بھرا ہوا نیچے گرا اور تیری عورت سمجھی کہ تو مقتول ہو گیا پس رونے اور داویلا
کرنے لگی اور ایک گھڑی کے بعد آپ خود جل جانا چاہی ہر چند مانع ہوئے وہ نہ مانی آخر تیری
لاش کے ساتھ فلاں مقام پر جل کے راکھ ہو گئی ابھی تک اوس موقع پر آتش کی گرمی موجود
ہے شعبدہ باز شور و غوغا کرنے لگا اور غصہ کے ساتھ کہنے لگا کہ میری عورت کو جو حسن و جمال
میں لاثانی تھی چھپا کر چاہتے ہیں کہ مجھ سے چھین لیں یہ کیونکر ہوگا میری عورت زندہ ہے
جلی نہیں ہے کہو میں اوسکو حاضر کرتا ہوں لوگ کہے کہ اچھا ہے اوسکو بلاؤ وہ تو جلکر راکھ ہو گئی
اب کہاں سے حاضر ہوتی شعبدہ باز نے اوس عورت کو آواز دی وہ ہاں کہتی ہوئی باہر آئی
پس دونوں حضرت کے روبرو آکے مجرا بجالائے اور کھڑے رہے حضرت نے اوس سے فرمایا
کہ مرحبا تو بڑا صاحب کمال ہے عجیب تماشا دکھلایا اور ایک حجرے کے طرف اشارہ کر کے فرمایا
کہ اوس جگہ جا اور طاقچہ میں ایک کتاب ہے لے آ شعبدہ باز جلدی سے اوٹھا اور حجرے کے اندر
جا کے دیکھا تو طاقچہ میں کتاب ہے طاق کے نزدیک گیا اور چاہا کہ کتاب اوٹھائے ایسے میں
کیا دیکھتا ہے کہ نہ حجرہ ہے نہ طاقچہ ہے نہ کتاب ہے لیکن ایک میدان وسیع اور صحرای
عظیم ہے جس کا حد نظر نہیں آتا شعبدہ باز مبہوط اور حیران ہو گیا اور یہ نہیں جانتا تھا کہ کیا
کرے بہر حال راہ گم ہوے کے مانند قدم بڑھایا اور ایک سمت میں چلدیا جب تھوڑی دور
گیا تو دیکھا کہ تھوڑے فاصلہ پر جنگل کے کنارے کے طرف ایک لشکر بڑی کر و فر کے ساتھ

جمع ہوکر اس طرف آرہا ہے اوس فوج مین ہاتہی گہوڑے نقارہ و نشان اور تمامی اسباب سلطنت
موجود ہے بارے شعبدہ باز کا دل جو وحشت تنہائی سے بدن سے اڑ گیا تہا اپنی جگہ پر آیا کہ چلو
اپنے ہمجنسون سے تو ملاقات ہوتی ہے بعد اسکے جو کچہ ہونا ہو ہوے پس وہ آگے بڑہا اور فوج نزدیک
ہوئی تو دیکہا کہ سب کے آگے ایک ہاتہی تمام ساز و سامان سے آراستہ ہے اور سونڈ مین ایک جواہر
کا ہار لٹکتا ہے جب ہاتہی نزدیک آیا تو اوس ہار مرصع کو اپنے سونڈ سے شعبدہ باز کے گلے مین ڈالدیا
پہر اسکے تمام اعیان و ارکان اور اہل کار جو اوس مجمع مین تہے دوڑتے ہوئے آکر اوسکو نذر اور
تحفے پیش کرنے لگے اور پادشاہت کی مبارکبادی ادا کرنے لگے شعبدہ باز اس عجیب حالت سے
سخت حیران رہا وہ نہ کسی سے اسکا بہید پوچہ سکتا تہا اور نہ صبر کرکے خاموش رہ سکتا تہا بہر حال اعیان
و ارکان اوسکو اوسی تجمل کے ساتہہ شہر مین لائے حمام مین نہلا کے شاہانہ لباس پہنائے اور تخت
پادشاہی پر بٹہلائے پہر از سر نو نذرین گذرین مبارکبادین ادا ہوئین اور شاہی مہر اور قلعون کے
کنجیان پیش کی گئین اور اعیان سے ہر ایک شخص دربار مین اوسکے روبرو دست بستہ منتظر
فرمان کہڑا ہوا شعبدہ باز کو غیب سے جو یہ بڑی پادشاہت ملی تو وہ اپنی اگلی حالت بہول گیا
نہ عورت یاد آئی نہ وطن غرض ایک مدت تک عیش و شادمانی کے ساتہہ سلطنت کیا بعد اسکے
اعیان و ارکان اور خیر خواہان درگاہ نے عرض کی کہ حق تعالی نے سب کچہ سامان دولت مہیا
کیا ہے لیکن ابہی تک پادشاہ بیگم محلسرای پادشاہت مین جلوہ افروز نہین یہ بات لوازم دولت
و سلطنت سے بہت دور ہے جب وہ راضی ہوا تو بڑی تکلف اور شان و شوکت کے ساتہہ اوسکی
شادی کی پہر ایک مدت عیش و عشرت مین گذری اس عرصہ مین چار پانچ بچے بہی ہوگئے غرض
وہ عیش و عشرت مین ایسا غرق ہو گیا کہ عیش مین رات کو دن کرتا اور خوشی مین دن کو رات
کرتا تہا اور قدیم حالت اوسکے دل سے گویا نسیاً منسیاً ہو گئی نہ اوسکو اپنی عورت کا خیال آیا
نہ کوئی دوست یاد آیا بہر حال ایک عرصہ دراز تک فرحت و سرور کے دروازے اوسپر اسطرح
کہلے رہے کہ تذکرہ غم کا وہان گذر بہی نہ ہوا آخر ایک روز شکار کے ارادے سے سواری نکلا

فوج وحشم پادشاہی سب ساتھ تھے جب جنگل مین پہونچا تو پادشاہ کو ایک شکار نظر آیا اسکے پیچھے گھوڑا
دوڑایا اور شکار نے اسکو جنگل مین ایک طرف لیچلا فوج وحشم وغیرہ ایک سمت مین پڑے رہے
پادشاہ تنہا ہوگیا اوسوقت دیکھا تو نہ وہ شکار نہ وہ جنگل ہے نظر آتا جسکو طے کرکے آیا تھا مگر وہی
طاقچہ اور وہی حجرہ موجود ہے جہان سے چند سال کے پیشتر اس عالم سے اوس عالم کو گیا تھا پھر تھوڑے
تامل کے بعد یاد کیا کہ حضرت کے حکم پر کتاب لیجانے کے لیے حجرے مین آیا تھا غرض نہایت حیران
اور غمگین باہر آیا سر پر تاج سلطانی اور بدن پر خلعت خسروانی اور سر سے پانون تک لاکھون
روپئے کے زیورات وجواہرات بعینہ موجود تھے حضرت کے روبرو زمین پر پڑ گیا اور اوس عجز و
حضرت اور فخر وتجمل کے [illegible] ماجرا حضرت کہنے لگا حضرت تبسم فرماتے ہوئے تسلی دیے کہ یہ
خیال [illegible] شکر الٰہی بجا لاتا رہ کہ قدرت لایزال ہر حال مین ہر چیز پر تصرف رکھتی ہے حضرت کا وصال
شریف محرم الحرام کی اونتیسوین صبح صادق کے وقت اتوار کے روز سنہ ۹۹۸ نو سو اٹھانوے
ہجری مین ہوا مزار پاک آپ کا احمد آباد گجرات مین مشہور ہے اور زیارتگاہ عالم ہے اولیائی تخت
قبائی آپکی تاریخ ہے مولف تاریخ جہانگیری نے لکہا ہے کہ سنہ ۱۰۲۷ ایکہزار ستائیس ہجری مین جبکہ جہانگیر
پادشاہ احمد آباد گجرات کو گیا تہا وہان پہونچنے کے دوسرے روز بھی حضرت شاہ وجیہ الدین علوی
قدس سرہ کے روضۂ مقدس کو جاکے نہایت ادب کے ساتھ زیارت کیا اوسوقت حضرت کے پوتے
حضرت شاہ اسد اللہ عرف حضرت شاہ عبداللہ قدس اللہ اسرارہم اوس مکان اقدس کے سجادہ
نشین تھے اور قطب الاقطاب حضرت شاہ عبداللہ حسینی علوی قدس سرہ حضرت کے بڑے
فرزند بیس سال تک مسند ہدایت وارشاد پر بیٹھکر خلق کی رہنمائی کئے آپ قطب وقت اور ولی کامل
تھے اور سیرت وشمائل مین اپنے والد عالی قدر کے قدم بہ قدم تھے درویشی وریاضت کو انتہائی
درجے تک پہونچاے تھے عمر شریف ستاسی سال سے بھی اوپر تھی اور اس مدت دراز مین آپکی
غذا فقط ساڑھے سات سیر جَو شمار مین آئی آپ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور روزہ طی
بھی کبھار رکھتے تھے بعد افطار کبھی روٹی سے کبھی پانی سے کرتے تھے رحلت شریف آپکی محرم الحرام

کی پانچوین سنہ ایکہزار سترہ ہجری مین ہوی اور اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین اللّٰھم انفعنا ببرکاتھم واجعلنا من کلاب عتباتھم

حضرت شاہ مرتضیٰ حسینی علوی قدس سرہ

حضرت پیر دستگیر شاہ ہاشم قدس سرہ کے بڑے فرزند ہین اور ارادت وبیعت اور اجازت وخلافت اپنے والد بزرگوار ہی رکھتے ہین اپنے والد ماجد کی سیرت وسریرت پر قائم تھے اور حضرت کے روبرو مین ہی شہید ہوئے آپ کی شہادت کا قصہ گنج الاسرار مین یون لکہا ہے کہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی عادت یہ تھی کہ کبہی حیوانات موذی یا غیر موذی سے کسی ایک کو نہین مارتے تھے اور حضرت کو بھی حیوانات سے کبہی ایذا نہ پہونچی ایکبار روز آپ آرام فرماتے تھے ایک چوہا آکے انگشت پای مبارک کو بوسہ دیا آپ پای مبارک کہینچ لئے پھر دوبارہ ویساہی بوسہ دیا آپ چپ رہ گئے پھر تیسرے بار بوسہ دیا اور چوسا تو آپ نے اوسکی ایذا کے دفع کے لئے دیکہے تو پیچھے کہیلنے سو تیر وکمان نظر پڑی ایک تیر اوس چوہے کے طرف پہینکے قضارا وہ اوسکے پیٹ مین چبھ گئی جس سے وہ مرگیا حضرت اوسکے مرنے سے نہایت غمگین ہوئے اور افسوس کرنے لگے کہ اپنے ہاتھہ سے اپنی تمام عمر مین کسی کسی جاندار کو ایذا یا نقصان نہین پہونچا مگر آجکا روز اس ضعیف چوہے کی جان گئی اس واقعہ سے ہمیشہ فکر وغم مین رہتے تھے اور خدا تعالیٰ سے چاہتے تھے کہ اس خون کا بدلا جلد لے قضارا اون دنون مین نواب مصطفےٰ خان اور دولت خواص خان کے درمیان مین لڑائی جھگڑا ہو دیا اتفاقاً ایک روز حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ نواب مذکور کے پاس بیٹھے تھے کہ مخالف کے جانب سے ایک تیر آکے آپ کے پیٹ مین اوسی موقع پر لگا جہان کہ حضرت کے ہاتھہ کا تیر چوہے کو لگا تہا پس اوسی وقت وفات پائے یہ واقعہ ذیحجہ کے ۲۴ کا روز سنہ ایکہزار سینتالیس ہجری مین رو دیا جب یہہ خبر حضرت کے سماعت مین آئی تو فرمائے کہ میرے خون کے بدلے مین میرا بڑا بیٹا مارا گیا اب اوسکا عوض کرنا ضرور ہے پس اوسیوقت اپنے پوتے حضرت شاہ برہان الدین فرزند حضرت شاہ مرتضیٰ قدس اللہ اسرارہما کو اپنے حضور مین طلب

طلب کر کے فرمائے ای قطب زمان جو کچھ متاع محمدی اور اسرار محمدی میرے مین ہین وہ اور خلافت اور فقیر کی جانشینی تجہ کو عطا فرمایا اَللّٰھُمَّ اجرہ اور مرقد شریف حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کا زہرہ پور کے حصار کے باہر ہے۔

حضرت شاہ مصطفےٰ حسینی علوی قدس سرہ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے دوسرے فرزند قطب وقت اور بزرگ عصر تہے اور اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید اور خلیفہ تہے سلوک و ریاضت اور ارشاد و ہدایت اور فقر و درویشی اور حلم و تواضع اور تمام امور کمال مین اپنے والد بزرگوار کے خاص وارث تہے آپ کے چودہ فرزند تہے سب کے سب اپنے وقت کے اولیا اور مقتدا تہے اون سب مین بڑے حضرت شاہ حبیب اللہ قدس سرہ نہایت بزرگی اور جامعیت علوم ظاہری و باطنی سے متصف تہے حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ کا مقبرہ شہر پناہ کے باہر بہمنی کے دروازے کے طرف حضرت مرزا محمد عرف شاہ راجو قدس سرہ کے روضے کے قریب واقع ہے اور آپکی تمام اولاد وہین مدفون ہین۔

حضرت شاہ مراد قدس سرہ حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کے مرید تہے اور اپنے پیر کی رحلت کے بعد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی خدمت مین خلافت اور نعمت باطنی پائے اور رات دن حضوری مین رہتے تہے اور اسی وجہ سے فتح باطن حاصل کئے اور آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے ملفوظ جمع کئے ہین جس مین حضرت کے زبان مبارک سے سنے ہوئے اذکار و اشغال اور معارف و اسرار و ارشادات اور حضرت کے زبان گجراتی مین فرمائے ہوئے ابیات و نظم عرفان و تصوف اور حضرت کے سلوک و ریاضت کا حال اور آپ کے بعض کرامت اور بیان کئے گئے ہین غرض حضرت شاہ مراد قدس سرہ کا مزار حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے روضہ مین مشرق کے طرف کنوین پر واقع ہے۔

حضرت شاہ نعم اللہ قدس سرہ آپ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے مرید

اور خلیفے ہین حضرت کے وصال کے بعد آپکے پوتے اور جانشین حضرت شاہ برہان الدین
قدس سرہ کی خدمت مین تربیت وارشاد وخلافت پائے اور سجادۂ ارشاد وتلقین پر متمکن
تہے اور آپ گنج الاسرار ملفوظ حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ تالیف کئے جسمین حضرت شاہ
ہاشم قدس سرہ کے اکثر کرامات معارف ومکاشفات بیان کئے گئے ہین اور حضرت شاہ برہان الدین
قدس سرہ کے بعض حالات وکرامات بہی لکہے ہین غرض آپ اپنے وقت کے اکابر اور مشہور
مشایخین سے تہے آپ کا مزار شریف حضرت شاہ نصر اللہ ولی قدس سرہ کے روضہ مین مشرقی
جانب واقع ہے اور ایک انکی قبر شریف چہوٹی سی گنبد مثل گنبد حضرت شاہ نصر اللہ قدس سرہ بنائی
گئی ہے سلطان عادلشاہ آپ کا مرید تہا اور آپکے پائین مین دفن ہوا اور شاہ عثمان مجذوب
جن کا مرقد دروازہ شاہ پور کے قریب واقع ہے آپ ہی کے مریدون اور تربیت یافتگون سے
ہین اور آپکے دو فقیر شاہ حسین شاہ اور ہاشم شاہ جنکی کرامتین مشہور ہین موضع سرسنگی کے باہر پہاڑ
کی چوٹی پر مدفون ہین اور حیدر شاہ جو بڑے بزرگ تہے اور حضرت سے فیوضات وبرکات
حاصل کئے تہے موضع کنکل مین مدفون ہین **متم حسم** - آپکی اولاد سے ارکاٹ مین شاہ
حافظ سید فضل اللہ صاحب عرف میان صاحب اور انکے فرزند موجود ہین - اور دوسرے بہم جد بیجاپور مین ہین

حضرت شاہ احمد میرانجی قدس سرہ گجرات سے ہی حضرت شاہ ہاشم قدس
سرہ کے خدمت وملازمت مین تہے رات دن حضوری حاصل تہی اور حضرت کے مقبول اور منظور نظر
تہی بیعت وارادت اور مشرب شطاریہ کے اوراد واذکار واشغال کی اجازت حاصل کرکے رات
دن مشاہدۂ معبود مین مشغول ومستغرق رہتے تہے طالبون کو اسرار اور حقایق سمجہاتے تہے
اور استغنا وتوکل اور ترک وتجرید مین اپنے وقت کے مقتدا تہے سلطان ابراہیم عادلشاہ کے
مقبرہ مین مسجد کے پیچہے رہتے تہے **نقل ہے** کہ بادشاہ عالمگیر آپ کی بزرگی اور کمال سنکر
ایک روز ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ کو گیا اور آپ کی ملاقات کی قصد سے مسجد کے پیچہے سے
چلدیا اور دو سیڑہیان اوترا تہا کہ ایک ملازم جو آگے ہی حضرت کو بادشاہ کے آنے کی خبر

دینے کے لئے گیا تہا پہر آیا اور عرض کیا کہ حضرت اسوقت وظیفہ مین مشغول ہین اور اشتغال کے وقت
کسی کے طرف متوجہ نہین ہوتے ہین اور بات نہین کرتے ہین بادشاہ کہا کہ غنیمت فقیر ہین پہر اور
وہین سے واپس ہوا مزار آپ کا ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ مین مسجد کے پیچھے چبوترہ پر واقع ہے
اور آپ کے مرقد کے پیچھے آپ کے مرید اور خلیفے شیخ محمد کہ وہ بہی اپنے وقت کے مشاہیر سے تہے
اور علم دعوت مین کمال رکھتے تہے مدفون ہین۔

حضرت شاہ برہان حسینی علوی قدس سرہ آپ زمانے کے قطب سالکون
کے پیشوا اور اہل ذوق و وجدان کے مرشد تہے اپنے جد امجد سے تربیت و ارشاد و خلافت پاکے
آپکی وصیت کے مطابق آپکے وصال کے بعد مسند خلافت اور سجادۂ ارشاد و ہدایت پر بیٹھے خلق اللہ
کی رہنمائی اور طالبون کی ہدایت کرنے لگے آپ شہر کے مشہور اولیا اور اہل ارشاد کے زمرے
کے اکابرون سے تہے سلطان محمد عادلشاہ اور اکثر اعیان و امرا آپ کے جناب مین نہایت عقیدت
رکہتے تہے آپ کی تربیت و ہدایت کے برکت سے بہت سے طالبان حق مقصد اصلی پائے اور بہت سے
سالکان راہ خدا محبوب حقیقی کو پہونچے آپ کے جو بزرگوار ہین جو کچہ کمالات و کرامات تہے آپ
مین بہی پائے گئے **نقل** ہے کہ جسوقت موضع کرکہوراکے **طرف** جو تلکیر کے قریب واقع ہے
آپ تشریف فرما ہوئے تو حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ فرماتے ہین کہ مین بہی اس سفر مین حضرت کی
ہمرکاب تہا حضرت چاہے کہ وہان خانقاہ اور مسجد بنائین دہوپ کالا تہا اور اوس قریہ مین پانی کی
نہایت درجہ مین قلت تہی حضرت درگاہ الہی مین دعا کئے کہ ای کریم کارساز ای رحیم بندہ نواز
اگر برسات عنایت ہو تو تیرے مخلوق بہی بہت سے آرام پاتے ہین اور مسجد کے بہی جو تیرا گہر ہے
بنا کی جاتی ہے راوی کہتے ہین کہ اوہر آپ یہ سخن لوگون کے درمیان زبان سے نکالے اور اودہر آسمان
پر ابر اوٹہکر چو طرف سے جمع ہو گیا اور برسنے لگا جنگل اور پہاڑ سب پانی سے بہر گئے آخرش لوگ پانی
کی کثرت اور برسات کی شدت کی حضرت کی خدمت مین شکایت کئے تو آپ دعا فرمائے برسات ٹہمر گئی
نقل ہے کہ حضرت اپنی وفات کے چار سال آگے اپنے فرزند خاندان نبوی کے چراغ حضرت شاہ

مرتضیٰ حسینی علوی قدس سرہ کو خلافت و اجازت و جانشینی عنایت فرمائے اور اونکی تربیت کی خدمت
حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کے تفویض کئے اسکے دو سال بعد موضع دوندکہ کا قصد کئے اس موضع کو
اپنے نام مبارک سے منسوب کرکے برہانپور کے خطاب سے سرفراز فرمائے تہے غرض خادمون اور
ملازمون کو حکم فرمائے کہ جمعرات کو برہانپور روانہ ہوتا ہون سواری اور سامان سفر کی تیاری کرین
حسب الحکم خدام تیار کروئے حضرت اپنے روانگی کے وقت حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کو حضور
مین طلب کرکے تین ساعت کے قریب اوپر نظر گا نہکر دیکہتے رہے حضرت شاہ مرتضیٰ قدس سرہ کے
جسم مین رعشہ پڑ گیا محل کے لوگ یقین کئے کہ یہ دیکہنا اور نظر توجہ فرمانا اسرار سے خالی نہین پس اوس
ایک ہی نظر مین اسرار لدنی اونکے سینے مین بہر دئے اور ظاہر و باطن کا کمال عطا فرما دئے پہر دوسے
روز برہانپور کے طرف تشریف لے گئے اور دو سال تک وہان اقامت فرمائے اوسی مقام پر دار فنا کو
حریم بقا اور حرم قرب مولی کے طرف سدہارے راوی کہتا ہے کہ آپ کی وفات کے روز آفتاب
نہین نکلا اگرچہکہ موسم دہوپ کا نہ تہا اور آسمان پر ابر بہی نہ تہا لوگ سب حیران اور گہبرا رہے ہوگئے
کہ آیا قیامت قائم ہوگئی ہے اور جب دوسرے روز آفتاب نکلا تو سمجہے کہ حضرت قطب وقت تہے اسلئے
ایسا ہوا غرض آپکی نعش مبارک بیجاپور لائی گئی اور تین مقام پر آپکے جنازہ کی نماز گذاری گئی۔
ایک اوس قریہ مین دوسرے شہر پناہ کے باہر تیسرے شہر کے اندر اوس وقت بہت سے سادات
و مشائخین عرب و عجم اور خاص و عام حاضر ہوکے نماز جنازہ اوٹہائے اور اوس گنج عرفان کو آپکے
جد امجد پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کی گنبذ شریف مین مزار مقدس کے پائین پائنتا زمین
کے سپرد کئے عرس شریف ذیقعدہ کی ستر ہوین کو ہے **نقل** ہے کہ وقت سلطنت اور بلدہ کی آبادی
کے زمانے مین ایسا تقید تہا کہ باہر کی میت شہر پناہ کے اندر نہین لاتے تہے اور یہ قدرت نہ تہی
کہ کسی بڑے امیر کی نعش بہی حصار کے اندر لاکے دفن کرسکے اور اگر کوئی شخص خواہ اولیا سے ہو
خواہ وزرا اور امراسے ہو حصار کے باہر مرجاتا تو وہین دفن کردیتے تہے جس روز حضرت کی
نعش مبارک شہر پناہ کے اندر لائے دروازے کے پہرے والون پر ایسا رعب چہا گیا

اور اونکی ایسی حالت ہوگئی کہ آپسمین ایک دوسرے کو تکتا تہا اور سب کے سب قفل سکوت منہہ پر لگائے ہوئے خاموش تہے زبان ہلانیکی طاقت نہین رکہتے تہے اور بلاوی کے منتشر ہونیکے پکارا ہوا کہ یہ فقط حضرت کی کرامت تہی ناصر اہل بہشت آپ کے وصال کی تاریخ ہے اور آپ کے فرزند اور سجادہ نشین حضرت شاہ مرتضی حسینی علوی قدس سرہ گنبد کے باہر علیحدہ بنگلہ مین آسودہ ہین۔ مترجم۔ حضرت مرتضی شاہ حسینی قدس سرہ کی رحلت ۱۶ ہ شوال سنہ ۱۱۶۱ ہجری کو ہوئی کسی نے آپکی تاریخ قطب معظم کہی ہے۔ واضح ہو کہ آپکے دس فرزند رشید حضرت و سید شاہ ہاشم حسینی و رشید شاہ وجیہ الدین حسینی سجادہ و سید عبد الحکم و سید مکارم و رشید شاہ کلثوم و سید عبد القادر و سید محی الدین و سید احمد و سید عبد اللطیف منجملہ انکے شاہ حضرت حسینی و شاہ ہاشم و سید مکارم و رشید شاہ کلثوم و سید عبد اللطیف کی اولاد میسور و ارکاٹ و جنیاپٹن وغیرہ کے طرف ہے اور سید عبد الحکم و سید محی الدین و سید احمد کو کوئی فرزند نہین اور رشید شاہ وجیہ الدین حسینی سجادہ کے اولاد مین فی الحال رشید شاہ عبد اللہ حسینی صاحب سجادہ اور اونکے ایک فرزند سید وجیہ الدین نو مولود اور سید عبد القادر کے اولاد مین رشید شاہ برہان الدین حسینی اور اونکے فرزند سید محمد حسینی موجود ہین؁

حضرت سید محمد عرف شاہ حضرت حسینی چشتی قادری قدس سرہ

آپ مشہور بزرگون اور بڑے مشایخین سے تہے اپنے زمانہ کے مقتدا تہے علم و عرفان اور شریعت و طریقت کے جامع تہے ظاہری اور باطنی کمالات سے موصوف تہے آپ کے انفاس متبرکہ سے طالبان راہ ہدا خدا کو پہونچے آپ کا نسب شریف اور سلسلہ بیعت جناب سلطان العاشقین رئیس الکاملین صاحب راز حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کو پہونچتا ہے اور آپ شیخ الکاملین واقف اسرار سبحانی حضرت شیخ عبد الصمد کنعانی قدس سرہ کے شاگرد بہی ہین اور آپ ہی سے استفادہ اور خلافت بہی حاصل کئے اور اسوقت کے اکثر مشایخون اور بزرگون سے ملاقات اور صحبت رکہتے تہے حرمین شریفین کی زیارت بہی کی تہی بہت عمر کے زوجہ سے شادی بہی کئے ایک دختر کرامت مظہر پیدا ہوئین وہ ہین حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی کے پوتے اور سجادہ نشین حضرت شاہ برہان ۱۱

کے

فرزند سید السادات حضرت شاہ مرتضیٰ قدس اللہ اسرار ہم اجمعین کے صاحبزادی سے شادی کر دیئے تھے اور ان سے
تین فرزند پیدا ہوئے نانی نے بڑے نواسے کو گود لیکے خود پرورش کی اور شاہ حضرت حسینی نام رکھا۔
اور انہیں اپنے مکان کا جانشین و سجادہ بنایا غرض حضرت سید محمد یوسف شاہ حضرت حسینی چشتی
قادری قدس سرہ کی رحلت رمضان کی ستائیسوین کو ہوئی سنہ وصال انکا معلوم نہ ہوا مرقد شریف
شہر پناہ کے اندر واقع ہے اور مزار مبارک پر ایک چھوٹی سی گنبد جسکے چاروں کمانین کھلے ہین
مشرقی جانب علیحدہ چبوترے پر بنائی گئی ہے اور قبر شریف کے بازو سے آپکی اہلیہ محترمہ آرام
فرماتے ہین۔

حضرت شاہ میران جی شمس العشاق قدس سرہ

آپ اہل عرفان کے پیشوا تھے
اور شہر بیجاپور کے مشہور کامل مشائخین سے تھے حج کعبۃ اللہ اور زیارت روضہ منورہ سے مشرف
ہوکے مدت دراز تک وہان مقیم رہے اور بارہ سال آستانہ نبوی کے ملازم رہے اور ایک ہی پہلو
پر سوتے تھے بعد جناب رسالتماب صلوات اللہ علیہ وسلامہ کے حکم پر اوس جائے محترم سے نکل کے
دکن کی طرف کا قصد کئے اور علی عادلشاہ اول کے ابتدائی زمانہ مین تشریف لاکے بیجاپور کی شہر پناہ
کے باہر اقامت فرمائے اور شیخ انکی حضرت خواجہ کمال الدین بیابانی قدس سرہ ہوئے جو ایک واسطے
حضرت بندہ نواز شہباز بلند پرواز خواجہ سید محمد حسینی گیسو دراز قدس سرہ کے خلفا سے ہین بیعت ارادت
اور بیعت وخلافت سلسلۂ چشتیہ کی حاصل کئے اور طالبون کی تکمیل اور رہنمائی مین مشغول رہے
آپ کا مزار شریف بیجاپور کی حصار کے باہر شاہپور مین ایک ٹیلہ پر واقع ہے اور مرقد شریف
پر ایک گنبد بنائی گئی ہے اور مرزا فصیح الدین عرف بابا بخجل خاکسار جو اپنے وقت کے مشاہیر
سے تھے اور سلوک وتصوف مین بڑا مذاق رکھتے تھے اور شعر وشاعری مین استاد زمان تھے اور
جنکا کلام بادشاہان زمان کے پسند تھا اور جن کا مزار قصبہ ساغر مین ہے حضرت شاہ میرانجی
شمس العشاق قدس سرہ کے مریدون اور تربیت یافتون اور خلیفون سے ہین

حضرت شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ

حضرت شاہ میرانجی

Bijapur

شمس العشاق قدس سرہ کے فرزند اور خلیفے ہین آپ اکابر سالکان طریقت اور نامور شاہبازان
معرفت سے تھے اور سرحلقہ اہل تصوف و صاحب کرامت و تصرف تھے اور علم طریقت اور سلوک
راہ مولیٰ تعالیٰ مین ایک تازہ ڈھنگ اور اچھا طریقہ ایجاد کئے تھے آپ کے رسالے اور تصنیفات
اور خلیفے مشہور ہین آپ کے نکات توحید اور رموز تصرف طالبون کے لئے مفید ہین بہت سے لوگ
آپ کے فیض و تلقین کے پیالے سے جام وحدت کے سرشار ہو کر نشای معرفت و وجدان کو دوبالا
کئے اور اون سے بڑا فیض جاری ہوا جمادی الثانی کی پندرہوین کو آپ کا وصال ہوا آپ کا مزار
پر انوار آپ کے والد بزرگوار کی گنبد شریف مین ہے۔

حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ آپ اپنے والد بزرگوار حضرت
شاہ برہان الدین جانم قدس سرہ کے وفات کے بعد پیدا ہوئے آپ اولیای کامل اور مجذوبان واصل
سے تھے اور اپنے چچا حضرت خواجہ عطاء اللہ قدس سرہ سے ارشاد و بیعت حاصل کر کے رات
دون محویت و شہود و استغراق حق مین رہتے تہے باوجود کمال جذب کے آپ سے ارشاد و تلقین نکات
معارف اسرار جاری تہے عروس عرفان مین لکہا ہے کہ حضرت خواجہ امین الدین قدس سرہ
ابتدا مین اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ کے گنبد مین ملازم رہکر سلوک
و عرفان اور معرفت و وجدان حاصل کئے **نقل ہے** کہ ایک شب چاندنی کمال پر تھی حضرت گنبد
کے اندر سے باہر تشریف لائے اور خلیفون اور مریدون سے جو حاضر تہے خطاب کر کے فرمایا
کہ اے عزیزو حق تعالیٰ کا وصل بغیر بیخودی کے ممکن نہین سب کے سب جبین نیاز زمین پر رکھ کے
عرض کئے کہ درست ہے پھر آپ اندر تشریف لے گئے ایک نیا مرید تھا اس ارشاد کی باریکی کو نہین
سمجھکر ایک خلیفہ سے جو اوسکے مربی تہے پوچھا کہ جب خودی اوٹھ گئی تو وصال کیا ہے انہون
نے جواب مین کہے کہ یہہ خودی ہونے سے اور زہر کہانے سے نہین جاتے بلکہ بعد مرنے کے بھی
رہتی ہے یعنے جب علم و شعور اوٹھ گیا تو خودی چلی گئی **نقل ہے** کہ ایک روز کسی مرید نے آپ کے
جناب مین خطرات نفسانی کی شکایت کر کے عرض کی کہ یہہ دل کے تصفیہ اور نفس کے تزکیہ کا [illegible]

شغل مین خلل ڈالتے ہین اور جمعیت کو توڑ دیتے ہین آپ توجہ فرمائین تا مقصود ہین متواتر خلل
ڈالنے والے خطرون کے غلبہ سے رہائی پاؤن حضرت فرمائے کہ خیر تیرے خطرون سے دریافت کرکے
جواب دونگا پس خطرون کو حاضر کرکے مشغولی مین خلل کرنے سے ڈرائے اور اوس مرید کو بلاکے
فرمائے کہ تیرے خطرون سے پوچھا تو وہ کہتے ہین کہ آپ خود انصاف فرمائین ہماری کیا تقصیر
ہے ہم اپنے سے آپ نہین آتے ہین اور تمہارے اوقات مین خلل نہین ڈالتے ہین تم خود ہمکو
کھینچ کر بلاتے ہین اور ہمکو دوا کر حیران کرتے ہین جیسا کہ ایک محبوب ظاہری کے ساتھہ دل لگاتا
ہے اور اوسکا عاشق ہوتا ہے تو ہمکو اس میدان مین دوڑاتا ہے کہ معشوق کے لئے یاسمن کا پہول
چاہئے اور بتاشا بہی ضرور ہے اور اچہی خوشبو بہی چاہئے اور میوہ جات بہی ضرور ہین پس اسی
طرح شغل کے وقت ہمکو حرکت دیکے کدواتے ہین **نقل** ہے کہ آپ حالت جذب و بیخودی کے
غلبہ کے باعث ارکان شرعی ادا نہین کرتے تہے اور ترک وجود اور دوام آگاہی و شہود کے
سبب سے نماز چہوڑ دئے تہے سید السادات حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ صاحب علی باغ
جو اوسوقت کے اکابرون سے تہے اور صاحب کشف و عرفان اور جامع شریعت و طریقت تہے
اپنے وقت کے بادشاہون اور امیرون کے پاس جاہ و منزلت رکہتے تہے جب حضرت کے
جذب اور ارکان شرعی کے ترک کرنیکی کیفیت سنے تو پاس شرع اور حمیت امر معروف آپکے
دامنگیر ہوئی پس چند دوسرے بزرگون اور مقتداؤن کے ساتھہ جاکے حضرت شاہ امین الدین
قدس سرہ سے کہے کہ بزرگان دین اور ائمہ ظاہرین باوجود اوس قدر شہود و استغراق و محویت
دائمی کے شریعت کا راستہ ہاتہہ سے نہ دئے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتون سے
ایک سنت بہی اون سے نہ چہوٹی آپ کا نماز کو ترک کرنا اہل طریقت کے حال کے مناسب
اور آداب شریعت کے شایان نہین چاہئے کہ پہلے ارکان و احکام شرع ادا کرکے سلوک و
طریقت کے راستے پر قدم مضبوط رکہین حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ اوسوقت
اپنے ایک خلیفے کو حکم فرمائے کہ تالاب کی بیچ مین مصلا بچہا خلیفہ نے حسب الحکم شاہ صاحب

تالاب کے بیچ مین کر دو سوقت پانی سے لبریز تہا مصلی بچہا کے بچہایا اور حضرت جا کے دوگانہ ادا کئے
آپکی رحلت رمضان کی چوبیسوین سنہ ایکہزار پچاسی ہجری مین ہوی آپکے مزار مقدس پر گنبد
بنائی گئی ہے ختم ولی ہے آپ کے وصال کی تاریخ ظاہر ہے آپ سے فیض ارشاد و تلقین و بیعت
و خلافت بہت جاری ہوا آپ کے مشہور خلیفون سے ایک سید خداوند خدانما صاحب پچولی
ہین دوسرے شاہ میرانجی سید حسن خدانما ہین جنکا روضہ اندرمکان حیدر آباد کے حصار کے باہر
ہے تیسرے قادر بخا الملک کوتال ہین قدس اللہ اسرارہم ان مین سے ہر ایک مشہور اور صاحب
کرامات ہین مترجم۔ آپکی اولاد سے سید پادشاہ حسینی ابن سید اسد اللہ حسینی سجادہ نشین
موجود ہین اور انکو ایک فرزند سید اسد اللہ حسینی نامی ہین اور آپکے چچا سید محمد حسینی عرف بڑے صاحب
کے فرزند موجود ہین اور معاش سالانہ دس ہزار روپیہ کی ہے۔ یکمیش

حضرت شیخ محمود خوش دہان قدس سرہ آپ کامل بزرگون
اور صاحب دل عارفون سے تہے اور آپ جناب سید السادات حضرت شاہ ابو الحسن قادری
قدس سرہ کے بہانجے ہین بیعت و ارادت سلسلۂ قادریہ کی اپنے نانا سے رکہتے ہین بعد اسکے
محمد آباد بیدر سے ہجرت کر کے بیجاپور کے طرف تشریف لائے اور حضرت شاہ برہان الدین
جانم قدس سرہ سے خلافت اور اجازت خانوادہ چشتیہ کی لیکے فیوض ظاہری و باطنی حاصل
کئے اور حضرت کے وصیت کے مطابق حضرت شاہ امین الدین قدس سرہ کے اوستاد اور
پیر تربیت ہوئے اور دونون خانوادون یعنے قادریہ و چشتیہ مین فقیر کرتے تہے آپ خوش
دہان مشہور ہونیکا سبب یہہ کہتے ہین کہ آپ کا منہہ ذرا تیڑہا تہا اسلئے آپکو لوگ کج دہان
کہتے تہے آپکے فقراء اسکو تبدیل کر کے خوش دہان مشہور ہوئے آپ کا مرقد شریف حضرت
خواجہ امین الدین قدس سرہ کے روضہ مین واقع ہے۔

حضرت جنید ثانی قدس سرہ آپ اس ملک کے کامل شایخون سے ہین سلوک
طریقت اور کثرت ریاضت مین کامل مہر تہے بیعت و نعمت اور فیض و خلافت حضرت شاہ

برہان الدین جانم قدس سرہ سے حاصل کئے آپ کا مرقد شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ہے اور
قبر شریف پر چھوٹی سی گنبذ ہے۔ **مترجم** آپکی اولاد موضع کرنجگی پورے مین ہے۔

حضرت شاہ شریف رنگ ریزان قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے
بزرگون اور اولیا سے ہین شریعت مین بہی اور طریقت مین بھی آپ خلق کے پیشوا تھے
آپ کی کرامت جاری تھی آپ کے احوال کی تفصیل نہین ملی اور آپ رنگ ریزان مشہور
ہونیکا سبب یہہ ہی کہ آپ شہر پناہ کے باہر رنگ ریزون کے تالاب کے طرف سکونت
رکھتے تھے اس لئے گویا یہہ لفظ آپ کا لقب ہوگیا آپ غرہ رمضان شریف سنہ ۱۰۷۱ ایکہزار
اکہتر ہجری مین اس دار فانی سے تشریف فرما ہوئے اور بیجاپور کی حصار کے باہر شاہ پور مین
ملک ریحان کے باغ اور روضہ کے قریب آرام فرمائے آپ کے مرقد شریف پر پتھر کی پختہ
گنبذ بنی ہے۔

حضرت شاہ غنی قدس سرہ آپ اس ملک کے نامور مشائخین اور اولیا سے
ہین سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ مین کمال ولایت اور تصرف و کرامت سے مشہور رہتے
کہتے ہین کہ بادشاہ کے محلات سے ایک بیگم آپکی بیعت سے مشرف ہوئین آپکے مفصل
حالات سے اطلاع حاصل نہ ہوئی آپ شاہپور کے تالاب کے اطراف اپنی سکونت گاہ بنائے
آپکی مرقد شریف کے چارون طرف مین چار دیواری بنائی گئی ہے اور حضرت شاہ نور
قدس سرہ جو اہل اللہ اور صاحب تصرف تھے اور حضرت نرنجن شاہ قدس سرہ جنکا مکان
زہرہ پور مین ہے اور مرقد بہی اوسی موضع مین سرای نواب مصطفی خان کے
قریب واقع ہے یہ دونون بزرگ آپ کے مرید اور خلیفے ہین

حضرت شاہ عبد السلام شطاری قدس سرہ آپ بیجاپور کے
مشہور اولیا سے ہین صاحب حالات ظاہرہ و مقامات عالیہ تھے کہتے ہین کہ آپ غوث
العالم مرشد الاولیا شیخ الکل حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری قدس سرہ العزیز

کے اولاد سے ہین بیعت وخلافت اور تصرف وکرامات اپنے بزرگون کے طریق پر جاری رکھے تھے انکا
احوال اور تاریخ وسن وصال نہین ملا آپ کا مزار مبارک بیجاپور کے حصار کے اندر مسجد شافعیہ کے قریب مشرق
طرف واقع ہے اور آپکے بازو سے قبلہ کیجانب حضرت خواجہ عبدالرحیم قدس سرہ جو بیجاپور کے بڑے
اولیا سے ہین آرام فرماتے ہین ۔

حضرت شیخ سراج الدین جنیدی قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے کامل مشایخین
اور واصل الاولیا سے ہین صاحب شیخت وکرامت تھے اور آپ اولاد واجداد سے سراج السالکین
قطب العارفین حضرت شیخ محمد سراج الدین جنیدی قدس سرہ کے ہین جنکا روضہ گلبرگہ شریف مین
مشہور ہے سلطان محمد عادلشاہ کے زمانہ مین اس بلدۂ مبارک کو تشریف لائے آپکا مرقد شریف
بڑی جامع مسجد کے قریب مشرقی دروازہ کے روبرو واقع ہے یزار و یتبرک ۔ مترجم
آپکی اولاد بیجاپور مین نہین ہے اور آل مین سید قادر بادشاہ پانچ صدے جنکا ذکر مولانا محی الدین
قادری کے ذکر مین موجود ہے ۔

حضرت سید محمد بخاری قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے نامور مشایخون اور
بزرگون سے ہین کمالات ظاہر وباطن کے جامع تھے اور وقت کے بادشاہان اور امرا واعیان
آپکے معتقد تھے سنہ ۱۰۹۶ ایکہزار ستانوے ہجری مین رحلت فرمائے آپکی تاریخ مقبول خدا ورسول
سے ظاہر ہے مزار شریف شہر پناہ کے اندر علی باغ مین واقع ہے آپکی وصال کی تاریخ نہین
ملی ۔ مترجم آپکا عرس سالانہ اہل محلہ کرتے ہین +

حضرت سید محمد تعظیم ترک قدس سرہ آپ سادات رضوی اور بیجاپور کے
نامور بزرگون سے ہین اپنے وطن استرآباد سے ہجرت کرکے بادشاہ نیک کردار سلطان ابراہیم
عادلشاہ جگت گرو کے زمانہ مین اس بلدہ کو تشریف لائے آپ تعظیم ترک مشہور ہونیکا سبب یہہ
بیان کرتے ہین کہ آپ کسی ایک کو جسطرح سے کہ عادت مقرری ہے تعظیم نہین دیتے تھے لیکن مردونکی
تعظیم کرتے تھے یعنے جس کسیکا جنازہ آپکے روبرو آتا آپ فی الفور اوسکی تعظیم کے لئے اوٹھتے تھے

نقل ہے کہ چند شخص بدبخت فقیرون کے حال کے منکر آپس مین اتفاق کرکے تجویز کئے کہ انہون نے مُردون
کی تعظیم نہین کرتے ہین اور مُردون کے لئے اُٹھتے ہین انکا آزمائش کرنا چاہئے تا اپنی عادت سے
باز آئین اور مُردون کی تعظیم کا رسم اور زندون کی توقیر و تعظیم کا ترک چھوڑ دین پس اپنے مین سے
ایک شخص کو ترغیب دیکر کہے کہ کل تجھکو مُردون کے مانند کفن پہنا کے جنازے مین رکھکر کلمۂ شہادت
پڑھتے ہوئے اپنے کاندھون پر اون کے پاس لیجاتے ہین اور انہون نے اپنے قدیم عادت کے مطابق
اوٹھکے نماز کے لئے پڑھینگے جب اونہون اللہ اکبر کہین تو اوسوقت تو جنازے سے اٹھ پھر ہم اونکی
کشف و کرامت اور مُردون کی تعظیم کا کس طرح سے ٹھٹھا مسخری کرتے ہین دیکھ پس اِس تجویز پر
دوسرے روز اپنی قرارداد کے مطابق عمل کئے اور اپنی دوست کو مُردہ بناکر حضرت کے پاس لے گئے
آپ اپنی عادت کے خلاف ہین اوٹھے نہین اپنی جگہ پر ایسا ہی بیٹھا رہے وہ جماعت جو جنازے کو
حضرت کے روبرو رکھکر عاجزی سے عرض کرنے لگے کہ آپ امامت کرین تو اس میت کی چھٹکار ہوگی
آپ فرمائے کہ دوسری جگہ لے جاؤ تا کوئی اور شخص نماز پڑھائے وہ لوگ بہت مبالغہ کرکر دوبارہ
عرض کئے جب اوس جماعت کی خواہش اور کد کو کوئی حد باقی نرہا تو حضرت تین بار پوچھے
تمہاری خوشی ہے کہ مین نماز گذارون اور وہ کہہ کر جنازے کے روبرو کھڑے ہوکر اللہ
اکبر کہے اور چارون تکبیرین ادا کرکے سلام دئے وہ لوگ اپنی قرارداد پر مشغول اور
مسخری کے طور پر آپ کے پیچھے نماز پڑہی اور منتظر تھے کہ اب اٹھیگا تب دیکھا اپنی قرارداد کے خلاف اوس نے
حرکت و جنبش نہ کی تو پریشان ہوکر نماز کے بعد اوسکے پاس جاکر دیکھے کہ اوسکا کام تمام ہو چکا ہے
پس یہہ شرمندہ ہوگئے اور کف افسوس ملنے لگے اور اپنے تقصیر اور بے ادبی کا اظہار کئے حضرت
جواب مین فرمائے کہ مین انکار کرتا تھا تو تم کد اور خواہش کرتے جاتے تھے اسلئے مین مجبور نماز
گذارا میری خطا نہین ہے بارے فقیرون سے امتحان اور گستاخی نکرنا چاہئے وہ شاہ عالم آپکے
وفات کا سنہ معلوم نہ ہوا روز عرس ذیحجہ کی گیارہوین ہے اور مزار قلعہ حصار کے اندر شہر پناہ
کے دروازے کے قریب واقع ہے اور آپ کے مقبرہ پر گنبدی بنائی گئی ہے اور آپ کے

فرزند حضرت شاہ علی قدس سرہ کو ایک دختر تھین۔ **مترجم** آپکی اولاد سے سید محمد صاحب و سید میران صاحب و نعیم صاحب و سید صاحب وغیرہ تعظیم ترک ہین ان سے بعض مقیم ہویلی بخشے واقع بیجاپور و بعض دوسرے مقامات مین موجود ہین اور آپ کا سالانہ عرس ہوتا ہے۔

حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ

آپ یہان کے نامور اولیای متاخرین سے ہین آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین جادۂ شیخت اور سنت شیخ طریقت پر مضبوط رہکر خلق کی رہنمائی کرتے تھے آپ کے والد بزرگوار سید السادات حضرت شاہ عبداللطیف قادری قدس سرہ جو صاحب تصرف و کرامات تھے کرنول مین آرام فرماتے ہین اور وہان آپکی زیارتگاہ مشہور ہے اور آپ سلطان الاولیا غوث الاعظم پیر پیران حضرت سید محی الدین جیلانی قدس سرہ کی اولاد امجاد سے ہین غرض مزار مبارک حضرت شاہ موسیٰ قادری قدس سرہ کا حصار کے باہر مشرقی جانب دروازہ اللہ پور کے طرف واقع ہے یہ مزار متبرک اور آپکی اولاد حیدرآباد دکن مین موجود ہے

مترجم آپکی والد بزرگوار شاہ سید عبداللطیف قادری معلقب بہ لاؤبالی مشہور ہین آپ کا مزار اقدس کرنول مین ہے۔ آپ کے چار فرزند ایک سید عبداللہ قادری جن کا مزار کرنول ہی مین ہے دوسرے شاہ سید موسیٰ قادری بیجاپوری تیسرے شاہ سید پیر سکین قادری جن کا مزار حیدرآباد کاروان مین ہے چوتھے شاہ سید طاہر عرف شاہ حضرت قادری جن کا مزار ادہونی مین ہے اور ان حضرات کے اولاد حیدرآباد و کرنول و ادہونی و خیتل و علی بندہ و دوگردرتا پورہ وغیرہ مین موجود ہین۔

حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ

آپ بیجاپور کے اولیای متاخرین سے ہین اور حضرت سید محمد مدنی قدس سرہ کے بھانجے ہوتے ہین اور آپ کے والد حضرت سید چاند محمد قدس سرہ قاضی سید علی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہین غرض آپ مشایخ طریقت اور پیشوایان نیک طینت کے طریق پر دم قدم کے ساتھ رہکے خلق کی ہدایت اور رہنمائی کرتے تھے اور بیعت و ارشاد و خلافت قدوۃ المشایخین و الکرام حضرت شاہ عبدالقادر مرید و خلیفۂ جناب ولایت انتساب صاحب تصرف و خوارق و اذخایق حضرت شاہ

مرتضیٰ قادری قدس اللہ اسرارہما سے فیض ظاہری باطنی حاصل کئے اور سلاطین شاہان دکن اور پادشاہ عالمگیر کے زمانہ مین جاہ و عزت اور کمال بزرگی رکہتے تہے اور آپ پادشاہ عالمگیر کے اشارہ پر محمد جان مرید انکی ملاقات سے تخت مبارک کی زیارت کئے اور عالمگیر کے طرف سے موضع جمہال آپکی معاش مین مقرر اور جاری تہا آپ اپنے سالے حضرت خلیل علی صوفی قدس سرہ کو اپنے متبنے اور جانشین کئے پس حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ کی معاش اور حویلیان اونکے اور اونکے اولاد کے تصرف مین ہین آپکا وصال ربیع الاول کی اکیسوین ۱۱۱۳ھ ایکہزار ایکسو تیرہ ہجری مین ہوا مرقد مبارک آپ کا جامع مسجد کے قریب آگنی کے کہنے کے طرف واقع ہے۔

مترجم - آپکی اولاد سے پونہ مین سید مصطفےٰ قادری ہرے جہنڈے والے موجود ہین۔

حضرت شاہ نوراللہ قادری قدس سرہ

آپ حضرت غوث الثقلین قطب خافقین سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کے خاندان سے ہین اور بیجاپور کے بڑے بزرگون اور اولیا سے ہین بڑی کمالات اور حالات کے جادی تہے اہل سلف کے طریق اور ارباب طریقت کی پیروی پر مضبوط رہکر طالبان ہدایت کو فیض وارشاد و افادت سے کامیاب کرتے تہے اور ۱۰۶۵ھ ایکہزار پینسٹھ ہجری مین سرای فانی سے حریم وصال ذوالجلال کو تشریف فرمائے فی قبلہ نور ہین نوراللہ اور غنی ابد آپکی تاریخین ہین آپکا مزار شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ کے قریب جنوب کے طرف چبوترہ پر واقع ہے۔

حضرت شیخ عبداللطیف قادری قدس سرہ

آپ حضرت شاہ نوراللہ قادری قدس سرہ کے فرزند ہین آپ اہل کشف اور صاحب تصرف تہے مسند مشیخت و ہدایت پر متمکن تہے آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین آپ کا وفات ۱۰۸۲ھ ایکہزار بیاسی ہجری مین ہوا اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین خلعت برگزیدہ آپکی تاریخ ہے آپکے فرزند حضرت شاہ حضرت قادری قدس سرہ مشاہیر وقت اور اکابر عصر تہے سلطان سکندر عادلشاہ کے زمانہ مین بڑا مرتبہ اور قدر و اعتبار رکہتے تہے اور سلطنت کے بعض امور کا

بندوبست آپکی ہمای صاحب پر کیا جاتا تہا سلطان عالمگیر کے پاس بھی آپکا بڑا اعزاز تھا اور
بادشاہ مذکور کے طرف سے آپکے اخراجات کے لئے بڑی معاش مقرر ہوی جو ابتک آپکی اولاد و
امجاد پر جاری ہے محرم الحرام کی چودہوین کو دار فنا سے قرب مولا مین سدہارے اور مرقد شریف
آپ کا شہر پناہ کے اندر آپ ہی کی حویلی مین جامع مسجد کے متصل مغربی سمت واقع ہے اور آپکی
اولاد معاش کے قریوں مین سکونت رکہتے ہین۔

مترجم ۔ شاہ حضرت صاحب کے اولاد سے تاج الدین شاہ سید محمد نبیرہ قادری کے فرزند سید بشیر الدین
حیدر نبیرہ قادری سجادہ نشین ہین اور اناہسور ضلع لنگسگور علاقہ حیدر آباد دکن مین سکونت رکہتے ہین اور
قریہ جات معاش ابتک جاری ہین اور شاہ سید حسین نبیرہ قادری کے اولاد ضیاء الدین شاہ سید احمد قادری و
مولوی غیاث الدین شاہ سید حضرت قادری و شاہ سید نور اللہ قادری و شاہ سید ابراہیم نبیرہ قادری اناہسور
مین موجود ہین اور آپکی جد حضرت شاہ سید نور اللہ قادری کے ہمراہی مین سید محمد صاحب جو صاحب ولایت و
اہل خلافت تشریف لاسے تہے اونکی اولاد مین سید عبد الوہاب صاحب بیجاپور کے درگاہ کے خدمت گذار موجود
ہے اور شاہ نور اللہ قادری عبد اعلی کے اولاد مین سید کریم اللہ قادری مددگار نظم جمعیت اور دیگر اونکے
اعزہ و اقارب بجاہای مختلف کثرت سے موجود ہین +

حضرت شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور
بزرگون سے ہین اور قطب العرفا حضرت شاہ شریف محمد شرف الحق قادری گجراتی قدس سرہ کے
بہانجے ہین۔ کہتے ہین کہ سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے مین حضرت شاہ شریف محمد قدس سرہ بیجاپور
تشریف لائے بادشاہ آپکی تشریف آوری کو باعث برکات اور اپنے شہر کی آبادی کا سبب
جانکر آپکے اقامت کا خواہان ہوا اور آپکی سکونت کے لئے عرصہ قلیل مین ایک عمدہ حویلی تیار کیا
لیکن آپ قبول نہ کرکے اپنے وطن یعنے گجرات کو واپس چلا گئے اور اپنے بہانجے اور خلیفے حضرت
شاہ کریم اللہ قادری قدس سرہ کو روانہ کئے حضرت شاہ کریم اللہ قدس سرہ کمال بزرگی
سے موصوف تہے بادشاہان اور امرا آپکی توقیر اور عزت کرتے تہے آپ کے رحلت کا سنہ

معلوم نہ ہوا مزار شریف جامع مسجد کے قریب مغربی جانب واقع ہے اور آپ کے فرزندان رشید
شاہ اسرار اللہ اور شاہ ولی اللہ عرف شاہ رجی قدس اللہ اسرارہما جو نامور بزرگون سے
تھے اپنے والد ماجد کے پاس آسودہ ہین اور آپ کی اولاد رانچور اور اسکی اطراف مین
رہتے ہین +

حضرت شاہ منجھن بخاری قدس سرہ آپ اس ملک کے نامور بزرگان
متاخرین سے ہین آپ صاحب جمال و کمال و کشف و عرفان تھے اور بڑا تصرف رکھتے تھے آپکا
تصرف زبان زد خلایق ہے محرم الحرام کی تیرہوین کو وصال پائے مزار شریف حصار کے اندر
پادشاہ پور مین ماں صاحبہ کی باولی پر واقع ہے اور آپ کے والد بزرگوار حضرت سید محمد بخاری
قدس سرہ اللہ پور کے دروازے کے باہر آسودہ ہین۔

حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ آپ کمال بزرگی اور عشق و شیدائی
سے موصوف تھے اور عاشقان الٰہی کا وجد و حال رکھتے تھے اور عارف کامل ولی واصل حضرت
شیخ محمد بن فضل اللہ قدس سرہ مصنف تحفۃ المرسلین کے مرید و خلیفے ہین **نقل ہے**
کہ حاجی ذاکر جو جناب شاہ ہاشم قدس سرہ کے توجہ سے الحان داؤدی پائے تھے اور خوش
آوازی اور حسن الحان اور خوش لہجہ مشہور تھے اور اپنے زمانے مین لاثانی تھے انکی زبان سے
مولود شریف سننے کے شوق اور ولولے مین حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ اپنے وطن
مالوف یعنی برہانپور خاندیس سے ہجرت کرکے جلد جلد دور کی مسافت طی کرکے بلدہ بیجاپور کو
پہونچے اور اپنے قرابتدار میان رحیم محمد زبیری کے دیوانخانے مین اترے اتفاقاً کسی
بزرگ کا عرس تھا اس جگہ مولودیون اور ذاکرون اور شہر بیجاپور کے بزرگزادگون
کی مجلس جمع تھی عاشق کامل حضرت شیخ نعمت اللہ قدس سرہ حاجی ذاکر کی زبان سے مولود سننے کے شوق مین برہانپور سے یہان
آئے تھے تو اس مجلس مین حاضر ہوئے جب ذاکر مولود شریف شروع کئے تو حضرت ممدوح ایک سفید شال جو اپنے پیر و مرشد سے تبرک پائے تھے
جس محفل و مجلس مین جاتے تھے اوسکو تہ کرکے اپنے کاندھے پر ڈال لیکے جا بیٹھے۔

تھے وہ حاجی ذاکر کو عنایت کر کے فرمائے کہ یہ تبرک حضرت عارف باللہ شیخ محمد بن فضل اللہ قدس سرہ سے اس فقیر کو پہنچے تھے اب تم کو دیا ہون حاجی ذاکر آداب تسلیم بجا لا کر سر پر باندھ لئے اور مدح خوانی مین مشغول ہوئے اثنای مدح خوانی مین یہ بیت اونکی زبان سے نکلی ؎

نام و نشان ما ہمہ در عشق پاک سوخت ؎ بادہ دگر مگو کہ کجائی و چیست نام

مترجم ؎ نام و نشان ہمارا جلا صاف عشق مین ؎ پوچھو نہ ہم سے پھر تو کہان اور کیا ہی نام حضرت یہ سنکر ایک نعرہ پُر سوز مارے اور بے تابانہ مولودیون کے حلقہ مین جا پڑے اور بیہوش ہوگئے آپکو اسیوقت حاجی ذاکر کی پالکی مین ڈالکر مکان کو لائے صبح کو آپ کے سالے آکے کہے کہ ذرا سی جان باقی ہے دوسرے لوگ کہے کہ نہین غرض ہست و نیست کے درمیان دو پہر ہوگئی جب آپ کے جسم مبارک سے پیراہن نکالے تو آپ کے سینہ سے زانو تک برابر ایک آبلہ ہوگیا تھا اور بدن آپ کا حرارت سے مانند تپ والے کے گرم تھا کہتے ہین کہ آپ کی رحلت کی خبر حاجی ذاکر کو پہونچی تو تاسف کر کے کہلا بھیجے کہ مین آیا تک جنازہ کے اٹھانے مین جلدی نہ کرین غرض ذاکر کو آنے کے بعد نعش شریف اوٹھا کے مقبرے کو لے چلے حاجی ذاکر مدح خوانی کرتے ہوئے تابوت کے آگے آگے چلتے تھے جب جو ابیان پہونچتے تھے تو نعش شریف آہستہ آہستہ جاتی جب حاجی ذاکر بلند آواز سے پڑھتے تو تابوت جلدی سے جاکر حاجی ذاکر کے سر پر ٹھہرتا اسی طور سے مقبرہ تک گئے اور اوس بزرگوار کو زمین کے سپرد کئے آپ کے وصال کا سنہ اور مزار پاک کا مقام معلوم نہین ہوا۔

حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ

آپ اکابر سادات عرب اور نامور بزرگان بیجاپور سے ہین شریعت کے سیدھے رستہ پر قدم مضبوط رکھکر پرہیزگاری و استغنا اور ترک دنیا جو بزرگون کی صفت خاص ہے اختیار کر کے معرفت الٰہی جو آفرینش کا اصل مقصود ہے حاصل کئے آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین بادشاہ ولی سیرت سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانے مین شہر حضرموت سے جو عرب کے سادات اور اس زمرۂ شریفہ کے بزرگون کے رہنے کا مقام ہے ہجرت کر کے اس شہر ہمایون کو تشریف لائے **نقل** ہے کہ ایک روز آپ بڑے علی عادلشاہ

روضے کی دہلیز کے بالا خانہ کی عمارت کے اوپر اپنے مریدون اور طالبون کی جماعت کے ساتھ تشریف
رکھے تھے اور قہوے کا دور جاری تھا اوس وقت کے بزرگون سے ایک بزرگ اوس راستہ
سے کہین جاتے تھے جب اوس بالا خانے کے پاس پہونچے تو حضرت ایک قہوہ کا کٹورہ اوس
بزرگ کے لئے بالا خانہ پر سے نیچے چھوڑے حضرت کی کرامت سے وہ قہوے سے بھرا ہوا کٹورہ
اسطرح سے اوس بزرگ کے ہاتھ پہونچا کہ اوسمین سے ایک قطرہ بھی زمین پہ نہ گرا گویا کہ کسی نے
کمال احتیاط و حفاظت سے انگلیون مین پکڑ کے لایا **نقل** ہے کہ حضرت کے زمانہ مین غنیم کی بہت
بڑی فوج بہت سے باروت گولی کے ساتھ آکر شہر کی حصار کے اطراف محاصرہ کی اہل شہر اس
محاصرے اور روز کے جنگ اور قتال سے تنگ آ گئے سلطان محمد عادلشاہ آپکی خدمت مین اس
بلا کے دفع ہونے کے لئے دعا کرنے کہلا بھیجا آپ اوس کے التماس کو قبول کرکے فرمائے کہ گولہ اندازون
کو حکم کرین کہ فقیر کے اطلاع اور اجازت کے بغیر توپین سر نہ کرین بادشاہ نے اس کام کے عہدہ دارون
کو حکم کیا کہ بغیر حکم حضرت کے گولہ اندازی نہ کرین اور اس کام مین جلدی نہ کرین بعد اسکے حضرت
خود برج پر تشریف لیجا کے غنیم کے لشکر کے طرف متوجہ ہوکر گولہ اندازون کو حکم فرمائے کہ توپین سر
کرین اور گولے مارنے مین دیر اور توقف نہ کرین پس تھوڑے سے وقت مین مخالفونکی فوجکو شکست
فاش ہوئی جو لوگ توپون کی مار سے بچگئے تھے بھاگ گئے سلطان محمد اپنے کو فتح و فیروزی اور غنیم
کو شکست حاصل ہونے سے نہایت خوش اور ممنون ہوکے اشرفیون کی تھیلیان اور قریہ جات معافی
کے اسناد حضرت کی خدمت مین پیش کیا آپ اسناد قبول نہین کرکے واپس دیدئے بادشاہ اس باب
مین ہر چند کد کیا تو بھی انکار ہی کئے اور پیسے لیکر مسکینون اور مستحقون کو تقسیم کر دئے آپکی رحلت ذیقعدہ
کی بیسوین شنبہ ایکہزار ستاون ہجری مین واقع ہوئی اور نوباغ کے قریب آسودہ ہین مرقد
شریف پر سقف چوبین بنایا گیا ہے آپکے دہنے اور بائین بازو پر آپ کے دونون فرزند رشید
آسودہ ہین اور آپ کا روضہ مشہور زیارتگاہ ہے ہر جمعرات کو ختم اور فاتحہ جاری ہے اور آپکے
روضہ مین بہت سے سادات عرب اور علما و فضلا اور شرفا و عوام مدفون ہین اوس مقبرہ

ایک حضرت سید حنیف سقاف قدس سرہ ہین جو بزرگ اور صاحب دعوت اور صاحب کمال تھے حضرت
کے مزار کے چبوترے محراب کے پاس مشرق طرف آسودہ ہین اور انکے بعد کے لوگون مین الساد(ات)
حضرت سید علوی قدس سرہ حضرت سید احمد بروم قدس سرہ کے پوتے جو کمال بزرگی اور کمالات
ظاہری و باطنی سے موصوف تھے اور سیر و عقائد مین تصنیفات بھی رکھتے ہین حضرت کے
روضے کے صحن مین جانب مشرق ایک چبوترہ پر آسودہ ہین اور انکے بھتیجے خلاصۂ کرام پیشوای نامی
بزرگ خصائل حضرت سید مصطفیٰ بروم مشہور بہ شاہ قدس سرہ جو اس مختصر کے مولف کے والد
بزرگوار کے اوستاد ہین اور حضرت والد بزرگوار نے آپ کی خدمت مین شرح ملا سے مختصر تلخیص
معانی تک پڑھے تھے اور آپ جناب قبلہ گاہی پر بیحد عنایت اور توجہ مبذول رکھتے تھے اپنے چچا
حضرت سید علوی بروم قدس سرہ کے مرقد کے قریب جانب مشرق الگ چبوترہ پر آسودہ ہین ۔
اور جناب شاہ نہایت پارسائی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے اور زیور کمالات سے آراستہ
تھے اور صلاح و بزرگی کے نشانیون سے پیراستہ تھے لوگون کو دینی مسائل اور احکام کی تعلیم اور
نماز اور روزے اور امر شرعی کی پابندی کی ترغیب دیتے تھے اکثر راتون مین لوگ آپ کو مقبرون
اور مزارات مین دیکھے ہین کہتے ہین کہ انکو کشف قبور حاصل تھا آپ ابتدا مین استاد البلد
حضرت مولانا سیدی عبد الرحیم قدس سرہ کی خدمت مین اور بعد اسکے مولوی محمد اکرم رحمۃ اللہ
علیہ کے پاس تحصیل علوم کئے اور عمر کی اکیسوین [illegible] سنہ ایکہزار دو [illegible] ہجری مین اس جہان
فانی کو مہجور کر کے روضۂ جنان مین مقیم ہوے اور علامہ زمان مولوی عبد العلی عرف بڑے صاحب
فرزند مولوی رحمۃ اللہ علیہ جو مضبوط طالب علم اور زکی بلند طبع تھے اپنے مولد ارکاٹ سے تحصیل علم کے
لئے حضرت مولانا سیدی عبد الرحیم قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوے اور حضرت مولانا ہی موصوف
کے حکم پر آپ کے شاگرد رشید مولوی محمد اکرم صدر عرف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑہتے تھے اثنای
تحصیل مین داعی اجل کو لبیک اجابت کہے اور حضرت سید جعفر سقاف قدس سرہ کے روضہ مین
مدفون ہوے کہتے ہین کہ عبد العلی قوت ذکاوت اور فہم کی تیزی اور طبیعت کی رسائی اس درجہ

مین رکہتے تہے کہ اپنے استاد مولوی محمد اکرم کے روبرو سبق کی کتاب کہولکے جو سبق لیتے عبارت
نہین پڑہتے بلکہ کتاب کے متن اور حواشی کے مضامین نہایت فصاحت اور چرب زبانی کے ساتہہ
بیان کرتے اپنی فکر رسا سے گہڑے اشکالات اور دقیق سوالات نکالکے بیان کرتے تو حضرت محمد
اکرمؒ تمام اشکالون اور دقیقون کو سنکر اونکی تقریر تمام ہونیکے بعد اوسکے جواب مین اختصار کے ساتہہ
اس طرح سے بیان کرتے کہ انکی تسلی خاطر ہوجاتی کہتے ہین کہ ایک روز انہون نے سبق مین اسقدر
اشکالین اور دقیقین نکالین کہ درس کے اتمام کا وقت تجاوز کر گیا اور ظہر کی نماز کا وقت کراہت کے
قریب پہونچ گیا مولوی محمد اکرم اونکا تمام بحث اور مناظرہ سنکر کہے کہ سنت کے لئے زمن فوت ہوتا ہے
عبدالعلی سمجہے کہ نماز کا وقت آخر ہوگیا ہے پس کتاب کو گردان دئے اور یہہ بہی کہتے ہین کہ طالب العلم
مستعد شیخ عبدالوہاب جو عبدالعلی کے ہم سبق اور اون سے مباحثہ کرنیوالے تہے ایک شب کسی کام کے
لئے ایک طرف جاتے تہے جب عبدالعلی کے مکان کے پاس جو رستہ پر تہا پہونچے تو دیکہے کہ عبدالعلی بالا
خانے پر کتاب کے مطالعہ مین مستغرق بیٹہے ہین عبدالوہاب کو سبق مین کوئی عقدہ حل طلب رہگیا تہا
بالاخانے کے نیچے کہڑے ہوکے عبدالعلی سے سوال کئے اسکے ساتہہ ہی انہون نے فصاحت و لطافت کے
ساتہہ اونکے اشکال کا جواب شروع کئے دو گہڑی کا عرصہ گذر چکا تو بہی اونکی تقریر کا سلسلہ ٹوٹا نہین
چونکہ عبدالوہاب کو ضروری کام درپیش تہا جواب کا سمجہنا دوسرے وقت پر موقوف رکہکر اپنے
کام کے لئے چلے گئے اور اوس سے فارغ ہوکر ایک عرصہ دراز کے بعد پہر اوسی رستہ سے واپس
ہوئے تو دیکہے کہ عبدالعلی ویسا ہی بحث و تقریر کرتے ہین اور وہان کوئی حاضر نہین ہے پس پوچہے
کہ کس سے بحث کرتے ہو اونہون جواب دئے کہ وہی تمہارے عقدے کا جواب بیان کرتا ہون
عبدالوہاب کہے کہ چند ساعت کے آگے یہان سے اپنے کام کے لئے بہت دور گیا تہا اور وہان سے
ویسے بعد فراغت پاکر واپس آیا ہون تم ابہی اوسی تقریر مین ہو عبدالعلی نیز غصہ مین آکر زجر کئے مین
سمجہا تہا تم یہان کہڑے ہو اپنے جانے کی مجہکو اطلاع کیون نہین دئے لوگ گمان کرینگے
کہ مین دیوانہ ہوگیا ہون **مترجم** - حضرت سید جعفر سقاف کے اولاد حیدر آباد وغیرہ مین تہے

اور اب آپکا سالانہ عرس سید غوث متقبل خلیفہ سقاف و سید احمد مقبل خلیفہ سقاف و سید داد پیر صاحب وغیرہ
کرتے ہین اور زمین انعام موجودہ پر قابض ہین اور آپکی اولاد سے سید عضار صاحب و حسینی صاحب مقبل بھی موجود ہین

حضرت سید ابوبکر بافقیہ قدس سرہ آپ بھی بادشاہ عادل بیدار دل
سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانے مین حضرموت سے اس ملک کو تشریف لائے بہت سے
عرب آپکے ہمراہ تھے اور آپ کے خانقاہ مین رہتے تھے زہد و تقویٰ نہایت اعلیٰ درجہ کو پہونچا ہوا
تھے خلق کی ہدایت کرتے تھے اور تصرف باطنی جاری رکھے تھے آپ عرب کے بزرگ سادات اور
بیجاپور کے نامور بزرگون سے ہین اور اوس زمانہ کے اکثر اولیا اور اکابر سے ملاقات و مصاحبت
رکھتے تھے اور اوس شریف زمرہ کے ساتھ آثار معجز شعار کی زیارت کئے ہین وصال شریف شعبان
کی بائیسوین کو ہوا اور آپکا سنہ وفات نہین ملا مزار شریف آپ ہی کی خانقاہ کے صحن مین محل
آثار مبارک کے قریب محلہ دربہ مین واقع ہے کہتے ہین کہ آپ کا وصال علی عادلشاہ ثانی کے
زمانہ مین ہوا بادشاہ مذہب شیعی رکھتا تھا اسلئے رافضیون کو بادشاہ کے پاس حد سے زیادہ
تقرب اور غلو تھا حکیم شمسا کی حویلیان اور اوسکے اقربا اور ان کے مکان حضرت کے مکان کے
نزدیک تھے اور وہ اہل سنت و جماعت سے کینہ اور حسد رکھتے تھے علی الخصوص حضرت سے کیونکہ آپکا
نام حضرت خلیفہ اول کا اسم شریف تھا اسلئے وہ آپکی قبر شریف اپنے قرب و جوار مین ہونا نہین
چاہتے تھے عبد المحمد جو بادشاہ کے وزیر کے اوستاد اور پکے سنی اور عالم و فاضل تھے اہل
تشیع کے خلاف مین حضرت کو آپ ہی کے خانقاہ کے صحن مین دفن کروائے آپ کے فرزند
حضرت سید محمد عبد الرحمن مکی قدس سرہ جو کمال ظاہری و باطنی سے موصوف تھے اپنے
والد ماجد کے روضہ مین مشرقی جانب آسودہ ہین اور اس روضہ مین بہت سے سادات اور
آپ کے اقربا اور متوسلین مدفون ہین اور افضل علمای متاخرین زبدۃ عرفا صوفیین اوستاد
اکابر و شرفا مربی اکارم و صلحا شہر الاستاد و مولانا السیدی عبد الرحیم نفعنا اللہ من
برکاتہم و برکات علومہ و کمالاتہ حضرت سید عبد الرحمن قدس سر

کی مرقد کے پیچھے آسودہ ہین اور آپکے مرید بھی تھے حضرت مولانای موصوف بڑے عالم و متقی
اور صاحب علم و وجدان اور اہل تصوف و عرفان تھے آپکی ذات فخر دور آخر تھی اور تمام عمر
عالم تجرید اور درویشی مین گذاری ترک دنیا اور اوس سے پرہیز کرنے مین ممتاز زمانہ تھے اور
اونکے زمانہ کے رؤسا یعنی نواب آصفجاہ و ہدایت محی الدینخان آپکے معتقد اور تابعدار رہتے
اور آپکے حق مین نہایت حسن ظن رکھتے تھے کسی سے وجہ معیشت اور نذر و نیاز قبول نہین
کرتے تھے آپ بیجاپور کی تباہی اور انقلاب سلطنت کے زمانہ مین سن شعور کو پہونچے شوق تحصیل
و قصد طلب علم رکھتے تھے اوسوقت بیجاپور کے مدرسے جو مشہور تھے اور طالب العلمون سے
معمور رہتے تھے خالی تھے اور وہان درس و تدریس کا نام نہ تھا مگر چند مقامات مین کچھ صرفیان و
نحویان تھے حضرت مولانا کسی جگہہ علم صرف و نحو اور کسی سے علم منطق اور ایک سے کچھ استعداد
فارسی حاصل کئے اور بادشاہ عالمگیر کے آنیکے بعد قاضی ابوالبرکات سے تحصیل علوم کئے اور ساٹھہ
سال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے اکثر لوگ تین پشت تک آپکی شاگردی کئے ہین
یعنے ایک شخص آپ سے تحصیل علم کیا بعد اوسکے اوسکا بیٹا پھر بعد اوسکے اوسکا بیٹا آپ سے
علم حاصل کیا اور شہر بیجاپور کے کل شرفا اور بزرگزادے اور پیرزادے آپکے شاگرد تھے
کتب تحصیل کے سوائے عرفان و تصوف کے رسالون اور کتابون کا درس بھی جاری تھا غرض
آپ سے ظاہر و باطن کا فیض جاری ہوا کہتے ہین کہ آپکو کسب اویسیا حاصل تھا اور کہتے
ہین کہ آپ حضرت گنج العلم قدس سرہ کی روحانیت سے بھی فیض تربیت پائے ہین اور شب مین
حضرت کے مدرسہ روحانی مین جاتے تھے واللہ اعلم حضرت مولانا چہارشنبہ کا روز جمادی الثانی
کی اونتیسوین ۱۱۶۹ھ ایکہزار ایک سو انہتر ہجری مین وفات فرمائے میرے والد ماجد آپکی
تاریخ مین آفتاب رفتہ کہے ہین اور عربی مین لذ الملك الغفور الكبير کہے
ہین حضرت مولانا اپنے شاگردون مین سے مولوی عبدالرحمن کو جو عالم فاضل اور آپکے
شاگرد رشید تھے اپنے مدرسہ اور تدریس کے متولی اور ولیعہد کرنیکا ارادہ رکھتے تھے

لیکن آخر عمر مین مولوی عبدالرحمان کے مزاج مین جنون پیدا ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ **مترجم**
حضرت ابو بکر یافعی کی اولاد سے اسوقت زین صاحب وحسن صاحب وغیرہ حضرت وسید ابو بکر و سید عبدالرحمن
وسید حسین وسید احمد وغیرہ وغیرہ جاگیر موضع لونی تعلقہ سانگلی علاقہ راجہ کولاپور موجود ہین -
اور سید حسین نامی حیدرآباد مین ملازم ہین ٭

حضرت سید احمد نظیر قدس سرہ آپ اکابر سادات عرب
اور اس سرزمین کے بڑے بزرگون سے ہین حضرموت سے جو سادات عرب کا مولد و
مسکن ہے ہجرت کرکے سلطان محمد عادلشاہ کے مبارک زمانہ مین اس شہر بیجاپور مین
رونق افروز ہوئے اقامت اختیار کئے آپ انسانی کمالات کے جامع تھے سالکون کے
طریق کی پیروی مین کامل وقت تھے اور اوس زمانہ کے بزرگون اور شائخون سے صحبت رکھکے فیوضات
و برکات حاصل کئے اور پیوستگی حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ سے نہایت رابطہ اور مصاحبت رکھتے تھے
آپکا مرقد شریف بیجاپور کے شہر پناہ کے باہر بارہ دار کے دروازے کی طرف ہے آپ کا سنہ رحلت
[illegible] **مترجم** آپکی اولاد سے سید محسن صاحب نظیر متصل آثار شریف سکونت رکھتے ہین ٭

حضرت سید زین مقبل قدس سرہ آپ سادات عرب اور بیجاپور کے
نامور بزرگون اور اہل دعوت کے زمرۂ شریفہ سے ہین آپ حضرموت سے اس ملک کا عزم کرکے نکلے
اور اس شہر بیجاپور کی سکونت پسند کئے اور یہان کے بادشاہون کے پاس بڑا رتبہ اور منزلت
رکھتے تھے آپ کے معاش مین بادشاہون کی طرف سے بڑی آمدنی کے موضع مقرر تھے آپ شریعت کے
مضبوط راستے پر ثابت قدم تھے اور اہل طریقت کے سلوک سے آگاہ رہتے تھے زاہد و تقوی سے موصوف
تھے اور علم و فضل کو انتہائی حد تک پہونچائی تھے آپ کے کتب خانہ مین نو سو جلدین تھین اون مین
خاص آپکے ہاتھ کی لکھی ہوئی تین سو ۳۰۰ جلدین تھین انکی اکثر کتابت اور کتابین ہر جگہ دیکھی جاتی ہین اور
آپ علم دعوت مین بڑا کمال رکھتے تھے اور آپ کے دعوت بڑے مجرب اور پُر اثر تھی **نقل ہے** کہ
سلطان علی عادلشاہ ثانی کے زمانہ مین اونکے ملک اور سلطنت کا قوی دشمن ایک بڑا لشکر بہت

سامان جنگی کے ساتھہ لیکر بیجاپور پر آئے کے جنگ شروع کیا علی عادلشاہ حضرت سے توجہ اور دعا چاہا آپ
ایک تعویذ اپنے ہاتھہ سے لکھکر دئے اور تاکید کے ساتھہ کہے کہ توپ کو مخالف کے لشکر کے طرف پھرا کے یہہ
تعویذ اوسکے منہہ پر باندہکر اوسطرف گولے مارو انشاء اللہ تعالی مخالف کا قوت ٹوٹ جائیگا اور اون کے
کچہ صدمہ نہین پہونچیگا آپ کے حسب الحکم عمل کئے تو دشمن کا لشکر پیٹہہ بتلا کر بہاگ گیا غرض آپ سے
اس قسم کے اکثر تصرف اور تجربے ظاہر ہوے ہین اور آپکے دعوت کے کمال کی حکایتین خلایق کی
زبان پر ہین اور آپ عالمگیر بادشاہ سے ملاقات کرکے بادشاہ اور اعیان کے پاس بڑی عزت
وتوقیر کے ساتھہ تھے آپکی معیشت اور عمارت مشہور ہے ربیع الاول کی چھبیسوین کو رحلت فرمائے اور شاہ
پیٹھ مین مدفون ہوئے آپکا مقبرہ مشہور ہے اور آپ کے فرزند حضرت سید عبداللہ مقبل جو نیک
خصائل سے موصوف تھے اور رؤسای وقت کے پاس نہایت اعزاز و توقیر رکھتے تھے اپنے پدر بزرگوار
کے بازو سے مدفون ہین مسترحم آپکی اولاد سے شاہ علی صاحب و سید غوث صاحب بیجاپور مین موجود ہین اور
مواضع لوگانو تعلقہ سندگی تعلقہ بیجاپور و انبال تعلقہ اتنی علاقہ گورنمنٹ بمبئی ۔

حضرت شیخ فرید قدس سرہ آپ یہان کے مشایخین اور بزرگون سے
ہین فقیہی و درویشی مین شیخ وقت اور یکتای روزگار تھے رات دن شغل و شہود مین گذارتے تھے
صوفیانہ کلام کا شغل رکھتے تھے حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ملفوظ مین حضرت مولانا
قدس سرہ سے منقول ہے کہ مین ایک شب گھر کی طبقے مین پلنگ پر مشغول تھا اور اندر سے دروازے
کی زنجیر لگادی تھی تا طبقے کے اندر کوئی نہ آوے اور ہمیشہ گھر کے دروازے کو قفل لگایا جاتا تھا
غرض دفعتہً دیکھا کہ آخر شب مین شیخ فرید درویش اندر آکے مشغول بیٹھے ہین مین پوچھا کہ شیخ
فرید یہان کیسا آئے وہ فرمائے کہ اللہ تعالی لایا بعد اسکے زنجیر کہولکے باہر آکر ہم دونون دالان
مین بیٹھے اور نماز صبح ادا کئے گہر کا دروازہ ویسا ہی مقفل تھا انتہی حضرت شیخ فرید قدس سرہ کے
وصال کا سنہ اور عرس کا روز اور مرقد شریف کا مقام معلوم نہین ہوا ۔

حضرت شیخ احمد برقع پوش قدس سرہ آپ بیجاپور کے نامور مشایخین سے ہین

ہین صاحب باطن اور اہل کمال تھے بزرگی اور پرہیزگاری سے موصوف تھے شیوخ طریقت کے روِیہ پر
مضبوط قدم تھے آپ کے احوال کی تفصیل معلوم نہین ہوئی آپکی رحلت ربیع الاول کی دسوین کو ہوئی۔
اور مزار بیجاپور کے حصار کے اندر شاہ پور دروازے کے قریب واقع ہے **مترجم** آپ کی
اولاد سے رشیدہ بیزادی صاحب تعلقہ آندی مین موجود ہین اور اہل معاش بہین سالانہ آپکا عرس ہوا کرتا ہے۔

حضرت مولانا شیخ صالح قادری قدس سرہ آپ صاحب باطن
اور صاحب کمال اور صاحب تصرف تھے اور خطۂ پاک بیجاپور کے بزرگون سے تھے **نقل ہے** کہ آپ
اپنے وفات کے وقت سے واقف ہوکے اپنے دفن کے لئے قصبۂ تورودہ کے جنگل مین زمین کے اندر
ایک تنگ حجرہ تیار کرکے اوسکو قبر بنائے اور اپنے مصاحبون کے اصرار اور عاجزی پر نشان
قبر کے لئے اوس حجرے کے اوپر ایک چھوٹی سی گنبذ مانند قبے کے تعمیر کئے اور اوس وقت فرمائے
کہ مجھکو عالم غیب سے خبر دیگئی ہے کہ اس زمین پر ایک بڑا شہر بنایا جائیگا اور اسمین بادشاہ چندسال
سلطنت اور زندگانی کریگا اور پھر ویران ہوگا غرض بعد تھوڑی مدت کے سلطان ابراہیم عادلشاہ
شہر نورس پور سے کے وہان بنایا اور سولہ سال وہان سلطنت اور حکمرانی کرکے پھر قلعہ بیجاپور کو آکر
اقامت کیا اور شہر نورسپور ویران ہوگیا کہتے ہین کہ اوس وقت کے بعض لوگ کہتے تھے کہ اونکو
کبھی کبھی ایک مرد غیبی گندم رنگ بڑی داڑھی والے سفید پوش شیخ صالح کی صورت سے اونکی
گنبذ کے اندر سے ظاہر ہوکے ٹہلتے اور پھر وہین جاکے غائب ہوجاتے تھے اور کبھی وہان اللہ
کے ذکر کی آواز سنائی دیتی تھی بزرگون سے اسطرح کے تصرفات کا ہونا عجب نہین ہے وہ حال آپکے
مزار شریف سے ظاہر نہین ہے

حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ آپ بیجاپور کے بزرگان
اہل دل اور نامور عالمون سے ہین اور صاحب کشف وکرامت تھے عملیات اور دعوت اسماء آپکے
خاندان مین تجربہ اور صحیح اجازت کے ساتھ آئی تھی اور اوس زمانہ مین خانقاہ قادریہ آپکا مشہور
تھا اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ہمعصر اور اقربا سے تھے اور والد ماجد

آپکے حضرت مولانا احمد قادری قدس سرہ بہت بزرگ آدمی تہے اور رحلت حضرت مولانا محی الدین قادری قدس سرہ کی ۱۰۲۹ھ ایکہزار انتیس ہجری مین ہوی ہے ع میت محی الدین القادر ہے
آپ کے وصال کی تاریخ ہے مزار شریف آپ کا حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے روضہ مین چہار دیواری سے باہر جنوب کیطرف واقع ہے کہتے ہین کہ ایک روز حضرت سید عمر بردم قدس سرہ حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ کے روضہ مین جاکر زیارت کرکے واپس ہونیکا قصد کئے تو حضرت مولانا محی الدین قدس سرہ کے مزار شریف جانب سے دکہنی زبان مین آواز آئی کہ ادہر بیٹہو ادہی بیٹہے بس انہون نے آپکی مزار پر بہی جاکر زیارت کئے آپکے فرزند رشید حضرت مولانا جمال محمد قادری قدس سرہ اپنے والد بزرگوار کے کمالات سے موصوف تہے اور اپنے والد کے پاس ہی مدفون ہین اور آپ کے پوتے حضرت شیخ شریف اللہ فرزند حضرت مولانا جمال محمد قادری قدس سرہما مرد کامل اور اپنے وقت کے نامورون سے تہے اور سلطان سکندر عادلشاہ اور اوسوقت کے امرا کے پاس آپ کا بڑا اعزاز و اکرام تہا اور ہیکل النوریہ شرح اسماء شریف حضرت غوث الاعظم قدس سرہ آپ ہی کی تصنیف سے ہے مترجم آپکی اولاد سے سید قادر بادشاہ ابن سید صاحب بیجاپور مین اور سید دستگیر صاحب ابن سید احمد صاحب پانچ چہرے موضع ادگی مین موجود ہین۔

حضرت سید میران خلف سید اسد اللہ گجراتی قدس سرہما

آپ اس شہر بیجاپور کے اہل کمال اور مشہور علما سے ہین سلطان ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین اپنے مولد گجرات سے یہان تشریف لاکے اقامت فرما ہوئے اور مستعدون کو فیض پہونچانے مین اور علوم کی تدریس مین مشغول رہے زہد و تقوی نہایت بلند درجہ کو پہونچا تہے اور علوم کسبی و وہبی کے جامع تہے اور سلخ جمادی الاول ۱۰۵۰ھ ایکہزار پچاس ہجری مین سرای فانی سے ملک جاودانی کو نقل فرمائے اور اللہ پور کے دروازے کے باہر شرق کے جانب حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کے مقبرہ کے قریب آرام فرمائے پہلی قبر جو قبلہ کیجانب ہے وہ آپ ہی کا مزار ہے اور پتہر کے چبوترے کے بازو مین پختہ بنائے مین

اور آپ کے مرقد شریف کے مشرقی جانب آپکے فرزند رشید حضرت سید اسمٰعیل قدس سرہ مدفون
ہیں اور اوس چبوترہ کے مغربی جانب مین حضرت شیخ علم اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ کا مقبرہ اور
مزاری باغ واقع ہے اور اوس چبوترے کے مشرقی سمت مین حضرت سید میران قدس سرہ
کے بہائی حضرت سید علی محمد قدس سرہ کا مزار ہے اور حضرت سید علی محمد قدس سرہ کے چبوترے
کے قریب بھوہڑ کے باڑ کے مشرقی جانب مین حضرت شاہ ابو الحسن قادری قدس سرہ کا روضہ
ہے مترجم آپکی آل سے بادشاہ پور والے صاحبان اور رنگین محل والے صاحبان اور گورسنگی والے
اور بیجاپور والے ہیں موجود ہیں۔

حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ

آپ اپنے بڑے بہائی کے
ساتھ گجرات سے ہجرت کرکے ملک دکن کے طرف متوجہ ہوکے شہر بیجاپور کو اپنی تشریف آوری
سے رونق بخشے اور علوم دینی کی تدریس مین اور طالبون کو فیض پہونچانے مین مشغول تھے
بہت سے سادات ومشایخ اور علمائے فضلا مثل قطب الاقطاب حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی
قدس سرہ کے پوتے سید السادات حضرت شاہ برہان الدین قدس سرہ اور حضرت شاہ
حضرت فرزند حضرت شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہما اور حضرت شیخ ابو تراب مدرس
رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ اور حضرت قاضی ابراہیم زبیری مدرس
رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی برہان رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم بھی آپ کے شاگرد ہیں اور ابراہیم خان
ولد عبد المحمد بھی آپ ہی کی تعلیم و تربیت سے سرافراز ہوے تھے اور سلطان ابراہیم
عادلشاہ اور سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے مین بیجاپور کے عہدہ قضا پر تھے اس قاضی القضات
کا حکم خاص و عام پر جاری تہا امرائی عظام آپ کے حکم سے سرمو انحراف نہین کرتے تہے نقل
ہے کہ بیجاپور کے ایک دولتمند جو قدرت اور ثروت مین اپنے ہمعصرون سے بڑھکر تھے اونکا
مکان مسجد کے بازو سے تہا زبردستی سے مسجد کو اپنے احاطہ مین ملالئے اور مصلیون کو وہان
آنے اور نماز پڑھنے سے مخالفت کلی ہو گئی شدہ شدہ یہہ خبر قاضی القضات کے سماعت

مین آئی تو یہ آیت لکہکر اونکے پاس بہیجی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر
فیہا اسمہ وسعی فی خرابہا اوس دولتمند نے اوسی وقت مسجد چہوڑ دی آپ
روز چہارشنبہ ذیقعدہ کی پانچوین سنہ ایکہزار ستر ہجری مین داخل خلد برین ہوے
ستون دین فتادہ آپ کے رحلت کی تاریخ ہے اللہ پور کے دروازے کے باہر اپنے بڑے
بہائی حضرت سید میران قدس سرہ کے مقبرہ کے متصل مشرقی سمت مین ایک علٰحدہ پتہر کے
چبوترے پر آسودہ ہین اور آپ کے دونون فرزند بزرگوار حضرت شاہ کریم اللہ وحضرت شاہ
نور اللہ قدس سرہما اپنے والد ماجد کے مزار کے بازو مشرق کیجانب مدفون ہین یہ دونون بزرگوار جامع بفضائل انسانی
تہے خصوصًا حضرت شاہ نور اللہ قدس سرہ مقتدای زمان تہے آپکی فارسی انشا فضلا اور
سلاطین کے مقبول ومطبوع تہی سلطان محمد عادلشاہ اور علی عادلشاہ آپکی نہایت بزرگی اور اعزاز
کرتے تہے آپ کے حالات اور کمالات عادلشاہی تاریخون مین لکہے ہوے ہین۔

حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ آپ بیجاپور کے بزرگون اور نہایت
کامل صاحبدلون سے ہین اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے چچیرے بہائی ہوتے
ہین حافظ قرآن اور انسانی فضیلتون اور بزرگیون کے جامع تہے جناب مرشد الاولیا حضرت
شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی قدس سرہ سے فیض بیعت وخلافت اور برکات علوم حاصل
کئے اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین بیجاپور تشریف لاے مزار شریف شہر پناہ کے باہر
فتح دروازے کے طرف واقع ہے آپ اور شیخ احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ ایک ہی چبوترے
پر آسودہ ہین **مترجم** مصنف کتاب ہذا نے جو لکہا ہی کہ آپ حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے چچیرے بہائی تہے اور آپ جناب مرشد اولیا حضرت شاہ وجیہ الدین علوی گجراتی قدس سرہ سے
بیعت وخلافت حاصل کئے۔ اسمین پہلے تو قرابت محض غلط ہے آپ حضرت شاہ قدس سرہ کے حقیقی بہائی
بہائی ہین۔ اور دوسری بیعت وخلافت یہ بہی سہو ہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپکو بیعت وخلافت حضرت
سید محمد حسینی قدس سرہ سے حاصل ہے اور اپنے والد حضرت شاہ روح اللہ حسینی قدس سرہ

سی بہی خلافت حاصل ہے اوسکی پوری کیفیت روایات ذیل سے واضح ہوگی سوای اسکے حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ کے حالات کے تحت مین فقیر نے تاریخ ہاشمیہ سے آپکی خلفا کی فہرست بہ صفحہ ۱۱۴ مین نقل کی ہے اوسمین بہی حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی بہروچی قدس سرہ کا نام مبارک نہین ہے اوسکی اصل کیفیت یہ ہے۔

حضرت شاہ مصطفٰے قدس سرہ حضرت سید میران محمد مدرس قدس سرہ کے بہانجے اپنے مکتوب مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت سید عبدالرحمٰن قدس سرہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بہائی اپنے وطن بہروچ مین حضرت سید محمود حسینی قدس سرہ کے پاس جاکے چہہ سال آپکی خدمت مین رہے اور تمام علوم ظاہری مثل حدیث و فقہ وغیرہ سے بہرہ ور ہوے بعد اسکے ایک روز حضرت ممدوح کی خدمت مین عرض کئے کہ بیعت کا ارادہ صادق رکہتا ہون مجہکو آپ کے مریدون کے زمرہ مین داخل کیجیے آپ فرماے کہ تمہارے پدر بزرگوار حضرت شاہ روح اللہ حسینی رضہ سے بیعت کرو کیونکہ میرا اور انکا شجرہ ایک ہی ہے اور حضرت شاہ روح اللہ حسینی رضہ میرے چچا حضرت شاہ جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہ کے مرید ہین حضرت سید محمود حسینی خلف حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی قدس سرہما حضرت سید جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہ کے بہتیجے ہین اور حضرت سید رحمۃ اللہ حسینی اور سید جمال صفی اللہ حسینی قدس سرہما اپنے والد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون حضرت شاہ کمال صوفی بہروچی قدس سرہ کے مرید ہین اور انہون حضرت سید محمد گیسودراز قدس سرہ کے مرید اور داماد ہین غرض حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ عرض کئے کہ پدر بزرگوار کے حکم سے ہی خدمت عالی مین آیا ہون لیکن وہ فرماے کہ حضرت سید محمود حسینی کے پاس جاکر خدمت عالی مین عرض کرکے خدا طلبی کرین اور اہل تصوف کے علوم سے آگاہ ہون اور انہین سے خرقۂ خلافت لین جب حضرت مذکور نے آپکی عقیدت دیکہی تو سلک مریدان خاص سلسلۂ چشتیہ مین داخل فرمایا اور آپکو خلوت مین بٹہلایا چند روز کی چلہ کشی مین آپ عین وجود معنوی حضرت شاہ محمود حسینی قدس سرہ ہوگئے **نقل** ہے کہ حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ

کو خرقۂ خلافت آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ روح اللہ حسینی قدس سرہ سے بھی پہونچا ہے
نقل ہے کہ ایک روز حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ نماز جمعہ کے لئے جامع مسجد بروچ
کو جاتے تھے راستے مین ایک ایسے خوبصورت گھوڑے کی تصویر نظر پڑی کہ کبھی کسی نے دیکھا نہ
نہ ہوگا آپ اوسکی تصویر دیکھکر اوسکے مصور کا ملاحظہ گئے اور کہے کہ مصور حقیقی ایسی تصویر پیدا کیا
ہے افسوس ہین ایسے مصور سے غافل ہون پس محبت الہی آپ کے دلین جگہہ کی اور سینہ مین ایسا
جوش ہوا کہ آپکو اپنے جسم و لباس کی بہی ہوش نہ رہی غرض نماز جمعہ ادا کرکے اوسی روز شہر سے
باہر گئے اور اپنے قبائل سے جدا ہوئے اور تنہائی اختیار کرکے فقیرون کی گروہ کے ساتھہ سیاحی کا
خیال کئے اور قبیلے والے حضرت کو بہت ڈہونڈہے لیکن کسی جا نہ پاے نقل ہے کہ حضرت سید
عبدالرحمن حسینی قدس سرہ چندے فقیرون کے ساتھہ رہے اونکی صحبت چہوڑ دیکر بیت اللہ کا عزم
کئے اور ۹۹۵ھ نو سو پچانوے ہجری مین حج اکبر ادا کرکے مدینہ منورہ پہونچے اور چند مہینے وہان رہے
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریف سے مشرف ہو کر بغداد شریف روانہ ہوے
حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت شریف سے بہی مشرف ہوے وہان
سے موضع معروف کو جا کر وہان کے صحرا مین چلہ کشی کرنے لگے اوس وقت اگر کوئی بے مانگے دیا
تو قبول کرتے تھے لیکن کسی سے سوال نہین کرتے تھے ایکدن آپ خواب مین دیکھے کہ ایک
شخص آپ کے حجرۂ شریف کے اندر آکے کہتا ہے کہ حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ تمہاری تلاش
مین آکر حجرے کے باہر انتظار کرتے کہڑے ہین اسکے ساتھہ ہی حضرت باہر آکے اپنے دادا مرشد کے
قدم پہ گرے حضرت آپکو اوٹھا کے سینے سے لگاے اور فرماے ای سید عبدالرحمن اب زہد و
تقوی بس کرو اور اس صحرا سے باہر نکلو تمہارا زہد و تقوی درگاہ حق جل وعلا مین مقبول ہے
اگر تم کو یقین نہ ہو تو میرے ساتھہ آؤ یہ کہکے حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ کا ہاتھہ پکڑ لیکر حضرت
سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے خدمت شریف مین گئے حضرت غوثیت مآب
رضی اللہ تعالی عنہ بہی بشارت دئے کہ ای سید عبدالرحمن ترا زہد و کسب درگاہ باریتعالی مے

مین قبول ہوا ہے تو اس صحرا لق و دق سے باہر نکل اور سیاحی اختیار کر جھوٹ مت بول اور
اکل حلال سے جو کچھ کہ میسر ہوتا ہے کھا پس حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ خواب سے بیدار
ہوے اور اپنے مرشد حضرت سید محمد حسینی قدس سرہ کے فرمانے سے اور حضرت عبدالقادر جیلانی
قدس سرہ کی بشارت سے معروف کا جنگل چھوڑ کے سیاحی کا عزم کئے اور ۹۹۸ھ نوسو اٹھانوے
ہجری مین وارد بیجاپور ہوے وہان چندے کلام اللہ کے سیپارے لکھ کر ہدیہ کرکے جو کچھ منافع روپیہ
سے آدھا فی سبیل اللہ دیتے اور باقی اپنا قوت کرتے تھے بعد اسکے چند روز تک جنگل سے لکڑیون کا
بھارا سر پر لاکے بیچتے اور جو کچھ آتا اوسکو موجب صدر صرف کرتے تھے پھر کچھ عرصہ تک تاجرون کے
مکان مین مزدوری کرکے اوسمین سے بھی ویسا ہی حصہ کرتے تھے بعد ازان غلام احمد تجار کی
دکان مین نوکر رہے جب تنخواہ آتی تو ویسا ہی دو حصے کرتے تھے حضرت سید اسعد علی خلیفہ
حضرت شاہ قدس سرہما اپنے رسالۂ اشغال و مراقبت مین حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کے
بہت سے حالات لکھے ہین **نقل ہے** کہ غلام احمد تجار نے بازار مین بیٹھے تیل کی دکان رکھی تھی
اوس نے ایک روز کسی قریہ سے ڈبلے مین تیل لاکے آپ کے سر پر دیکر دکان [illegible] نماز
عصر کا وقت ہوگیا آپ تاجر مذکور سے کہے کہ [illegible] نماز پڑھ لیتا ہون پھر [illegible]
دکان کو پہونچا دیتا ہون غلام احمد نے قبول کیا اور [illegible] آپ کے [illegible] زمین پر اوتار کے کہا کہ مین
جاتا ہون راستے مین انتظار کرتا رہیو غرض حضرت نماز سے فارغ [illegible]
روانہ ہوے غلام احمد راستہ مین چھپکر بیٹھا تھا دیکھا تو وہ [illegible]
کی بلندی پر معلق آتا ہے اوس روز سے تاجر مذکور آپ سے [illegible]
آپ اولیائے کامل سے ہین اسلئے کوئی کام [illegible]
غرض حضرت دیکھے کہ یہ شخص کچھ کام نہین لیتا اور [illegible] ہمیشہ ہی رہتا ہے ایک روز اس سے
کہے کہ تیرا دیا ہوا مجھ پر حلال نہین ہوتا پھر اوس روز سے اوسکی نوکری ترک کئے اور
سابق کے طور پر کتابت کرکے قوت حلال کھاتے تھے **نقل ہے** کہ جب حضرت شاہ

صبغۃ اللہ قدس سرہ سنہ ایکہزار ہجری مین مدینہ طیبہ سے بلدۂ بیجاپور کو پہونچے تو وہان کے لوگونکی
زبانی سنے کہ یہان کوئی بزرگ وسال سے آکر ہین اکل حلال کہاتے ہین اور صدق مقال رکہتے ہین
اونکی گذر اوقات مزدوری پر ہے ہر روز مزدوری کرتے ہین اور نصف فی سبیل اللہ دیتے ہین اور باقی
اپنا قوت کرتے ہین نام انکا سید عبدالرحمٰن ہی اپنا وطن بہروچ بتاتے ہین اس کیفیت کے سننے سے
حضرت شاہ قدس سرہ کو ڈہونڈہنے کی تلاش ہوئی ایک روز ابراہیم پور مین آپ بالاخانے پر تشریف رکہتے تہے
اوس مجلس مین حضرت میان عبدالصمد اور حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہما خلفای حضرت شاہ قدس سرہ
بہی حاضر تہے اور حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ بالاخانے کے نیچے بازار کے رستے پر جاتے تہے
حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہ دیکہے کہ آپ آتے ہین پس حضرت شاہ قدس سرہ کی خدمت مین عرض
کئے کہ وہ یہی بزرگ ہین جو راستے پر جاتے ہین آپ تو تلاش مین تہے دیکہے کہ وہ ہیئت و شباہت
اپنے بہائی کی ہے حکم کئے کہ جلد جاؤ اور اونکو جانے نہ دو مین اون سے ملاقات کرتا ہون پس
حضرت میان عبدالصمد اور حضرت شیخ عبدالحکیم قدس سرہما گئے اور کہے کہ ای فقیر ٹہہرئے ہمارے
مرشد تمہاری ملاقات کے لئے آتے ہین آپ فرمائے مجہے تمہارے مرشد سے کیا کام ہے وہ کیون
آتے ہین ایسے مین حضرت شاہ قدس سرہ خود تشریف لائے اور دیکہے کہ یہ اپنے بڑے بہائی ہین
پس قدمبوس کئے اور جوش و خروش سے رونے لگے حضرت سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ اپنی زبان
مبارک سے فرمائے ای بہائی ابتک مین اپنے کو پوشیدہ رکہا تہا اب تمہارے سے راز فاش ہوا
غرض دونون بہائیان راستے سے بالاخانے پر آئے اور حضرت شاہ قدس سرہ اپنے بہائی کو اپنے
پاس رکہے تب سے مشہور ہوا کہ یہ دونون بزرگ حقیقی بہائی ہین **واضح ہو** کہ حضرت سید
عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ چند روز کے بعد حضرت امۃ الفاطمہ بنت سید کریم محمد قادری قدس سرہما
سے شادی کئے حضرت سید کریم محمد قادری قدس سرہ بیجاپور کے مشائخین سے تہے وطن
شریف انکا گجرات ہی اس بی بی معظمہ سے ایک فرزند حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ اور تین دختر
ایک اہلیہ سید چاند محمد صاحب جنسے حضرت شاہ مصطفیٰ قادری قدس سرہ پیدا ہوے دوسرے

اہلیہ شیخ عبدالوہاب خطیب والد شیخ احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ جنسے محمد شریف اور احمد شریف پیدا ہوئے
تیسرے اہلیہ سید محمود جد سید محمود نوری قدس سرہ جنسے سید احمد صاحب پیدا ہوے۔

حضرت شاہ مصطفےٰ قدس سرہ جو حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے حقیقی بہائیے اور مرید اور خلیفے ہیں اپنے رسالہ مین تحریر فرماتے ہین کہ جب حضرت سید عبدالرحمن صاحب حسینی قدس سرہ رمضان شریف کی گیارہوین چہارشنبہ کا روز سنہ ۱۰۲۷ ایکہزار ستائیس ہجری مین نقل مکان فرماے تو تمام مشائخین اور آپ کے فرزند حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ حسب وصیت حضرت سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ اوس سیاہ چبوترہ پر جو ابراہیم عادلشاہ سے بنے تہے دفن کئے اوسوقت حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی عمر شریف بارہ سال کی تہی۔

حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ آپ حضرت سید عبدالرحمان قدس سرہ کے فرزند رشید ہین اور بیجاپور کے امور مدرسون اور مشہور مشایخون سے ہین آپ بیجاپور مین پیدا ہوے اور علم بہی بیجاپور ہی مین حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ کے پاس حاصل کئے شریعت و طریقت مین اپنے وقت کے پیشوا تہے اور توکل و درویشی مین ممتاز تہے اور مشیخت و افاضت اور تعلیم و تدریس علوم ظاہری و باطنی کی مسند پر بیٹھکر طالبون کو ظاہری و باطنی فیوض پہونچاتے تھے اور شیخ الکاملین حضرت شیخ عبدالعظیم محمد کی مرید و خلیفہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہما سے بیعت و خلافت پاے اور حرمین شریفین کی دو بار حج و زیارت کئے آپکے پوتے حضرت سید علی محمد قدس سرہ تجلیات رحمانی مین لکھے ہین کہ حضرت حج کعبۃ اللہ کے قصد سے گھر سے نکل کے سرای نکوشین جو شہر کا ہے پہلی منزل کئے اہل حرم اصغر ابتداران اور مریدان و طالبان شاالعبت کے ساتھ آپ کے ہمراہ تہے اور آپ کا تہیہ تہا کہ صبح کی نماز کے بعد سب متعلقین اور ہمراہیون کو رخصت کر دیکے ایک روز مین دو منزل طے کرین جب صبح ہوی اور نماز ادا کیگئی تو روانگی کا قصد تہا ایسے مین آپکے بڑے فرزند حضرت سید زین العابدین قدس سرہ جنکی عمر اوسوقت ڈہائی سال کی تہی اوہاتکو دایہ گود مین لیکر تماشے کے لیئے سرا کے دروازے پر گئے اور وہان لوگون سے باتین کرنے مین مشغول ہوگی ایسے مین آپ کے

فرزند مذکور سرای کے وہاں سے نیچے گرے اور مار کا ایسا صدمہ پہونچا کر بھیجا نکلکے تالو اور ناک سے
نکلنے لگا اور رمق بھر جان باقی تھی آپ کے اہلیہ شریفہ اور تمام قرابتدارون اور متوسلون اور
مریدون پر غم و اندوہ چھا گیا حضرت یہ واقعہ دیکھکر کچھ پروا نکرکے سوار ہوے آپکے اہلیہ محترمہ گریہ و
زاری کرکے مزاحم ہوئین کہ فرزند دلبند کی زندگی سے تھوڑے ہی دم باقی ہین بہتر ہے کہ آپ نماز
جنازہ پڑہاکر دفن کرکے روانہ ہوون حضرت فرماے کہ اگر مرگیا تو یہان مسلمانان بہت ہین تجہیز و تکفین
کرینگے اور نماز پڑہینگے فقیر خدا کی راہ مین قدم رکھا ہی ان تعلقات سے کچھہ کام نہین رکھتا ہی پس
سب قرابتدارون او متعلقون کو رخصت دیکے روانہ ہوے اور منزلین کاٹتے اور مسافتین
طی کرنیکے بعد حضرت شیخ عبد العظیم مکی قدس سرہ سے ملاقات کئے اور بیعت و خلافت اور خرقہ
و کلاہ حاصل کرکے مکہ معظمہ مین حج ادا کرکے مدینہ منورہ پہونچے اور زیارت حرم شریف نبوی سے
مشرف اندوز ہوے حرمین شریفین کے اکثر لوگ حضرت سے بیعت کئے اور فیض حاصل کئے اور بعد
چند روز کے شہر بیجاپور کو واپس ہوے اور تیس سال تک یہان رہکے مسند افاضہ علوم ظاہری و
باطنی و مشیخت و ارشاد گرم رکھے اور آپ قریب تیس آدمی کے خلافت سے سرفراز ہوے پھر دوسری
بار حرمین شریفین کا قصد کرکے اون صاحبزادے کو جو حرمین شریفین کو پہلے بار جاتے وقت
سرای کوٹھے سے نیچے گرے تھے اپنے ساتھ لیکے منجھلے فرزند حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ کو
اپنی خلافت اور جانشینی عطا فرماکر اپنے اسم شریف سے مخاطب کئے اور مریدون اور طالبون
کا ارشاد اور خلافت آپکے حوالے کرکے ابراہیم پور مین منزل کئے لوگون کی کثرت مرید اور طالب
ہونے کے لئے اس قدر ہوی کہ ہر شخص کو الگ الگ بیعت کرنے کے لئے فرصت کافی نہ تھی ناچار
خانوادے کے طالبون کی جدا جدا صف کرکے اپنی مریدی مین قبول کئے اور بیعت و ارشاد و تلقین
اپنے فرزند اور سجادہ نشین سے حاصل کرنے فرمائے اور ایک مہینے تک ابراہیم پور مین مشیخت
و ارشاد کی مجلس گرم رکھکر آگے بڑہے پھر لوگ مریدی کے ارادہ سے دریای شور تک ہمراہ
ہوئے حضرت انکو بھی وہی فرماکر رخصت کئے کہ تمہارے جد اپنے فرزند کو جو عین محمد سید سے

چھوڑا ہوں جو کچھ چاہتے ہو اون سے لو اور اونہین سے پاؤگے غرض بعد چند روز کے کعبۃ اللہ
پہونچکر طواف حرم سے مشرف ہوکے مدینہ منورہ پہونچے جب گنبد مبارک نبوی نظر آئی تو اوسی وقت
نماز ادا کئے اور باطنی جوش اور ولولہ سے تحفۂ جان شریف نثار کئے آپکے بڑی فرزند اور خادمان و
مریدان مغموم و محزون ہوکر تجہیز و تکفین کا سامان کئے اور قبر مبارک کے لئے حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی
قدس سرہ کے مرقد شریف کے پاس دیکھے تو قبر کے مقدار مین جگہہ نہ تھی اسلئے چاہے کہ دوسری جگہہ
دفن کرین ایسے مین ایک بوڑھے بزرگ آئے اور پوچھے کہ انہین کہان دفن کرتے ہو وہ لوگ کہے کہ
حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے قبر کے پاس دفن کرنا چاہتے ہے وہان قبر کے مقدار مین جگہہ نہین
ہے اسلئے دوسرے جگہہ پر قبر تیار کرتے ہین وہ بزرگ فرمائے کہ اگر تم ہمکو غسل اور تجہیز مین شریک کرین
اور [illegible] دوسری دن تو حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بازو مین جگہ ملیگا اونہون قبول کئے غسل و کفن دیکر بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے مزار متصل لیجا کے دفن کئے اور دفن فارغ ہوکر بوڑھے بزرگ کو مزدوری دینے کے لئے ڈہونڈہے تو کہین
اونکا پتہ نہ ملا اور حرم نبوی کے [illegible] دریافت کئے تو وہ کہتے کہ [illegible] ہم کسی [illegible] دیکھے
نہ ہم انہین پہچانتے ہین آپکا عرس شریف [illegible] اور [illegible] وصال اکتیس ربیع الاول سنہ
ہجری ہے فات السید محمد [illegible] النبی [illegible] آپکی تاریخ ہے آپ سے
بذریعہ درس و تدریس و ارشاد و تلقین بہت [illegible] حضرت مولانا شیخ
محمد زبیری الثانی قدس سرہ جو آپکے داماد اور [illegible] کے فرزند [illegible] آپ سے استفادہ
علوم اور بیعت و خلافت حاصل کئے اور [illegible] آپ سے معقول و منقول [illegible] اور اپنے
زمانے کے مدرس تھے آپ سے بھی ظاہری اور باطنی فیض جاری ہوئے [illegible] غرض حضرت سید
محمد مدرس قدس سرہ کو تین فرزند رشید تھے [illegible] ہر ایک اہل [illegible] و صاحب کمال تھے
اور آپ کے اولاد مین اکثر اہل اللہ و صاحب [illegible] ہوئے اور آپکی تمام اولاد مدرس [illegible]
اور صاحب رشد ہین مخفی نہ رہے واضح ہو کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ
فرزند ہین حضرت سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ کے اور دو فرزند ہین حضرت شاہ روح اللہ

حسینی والد حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہما کے اور کتاب تصرفات ربانی مین یہہ کتابت
مین آپکو فرزند حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ لکھا گیا ہے حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ
کی رحلت کے روز یعنے چہارم جمادی الاول ۱۰۱۵ ہجری کو حضرت میران سید محمد مدنی
قدس سرہ کا تولد ہوا بعد سن شعور کو پہونچنے کے تمام علوم ظاہری مثل فقہ حدیث وغیرہ حاصل کئے
کتاب تجلیات رحمانی مین لکھا ہی کہ حضرت شاہ قدس سرہ اپنے وصال سے پہلے اپنے خلیفہ اعظم
حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی قدس سرہ کو وصیت فرماے کہ میرے انتقال کے روز میرے بھتیجے کا
تولد ہوگا اور وہ حج و زیارت کے لئے آئینگے یہہ خرقہ و دستار اور تمام اجازت و نعمت اونکو
پہونچاینگے وہ میرے سجادہ و جانشین ہین بہت سے لوگ اونکے فیض سے بہرہ یاب ہونگے
رتبہ ولایت کو پہونچینگے اون سے شرط ہین کہ اس فقیر کا سلسلہ جاری کرینگے اونکے زمانہ مین
مثل اونکے کوئی نہ ہوگا آخر الامر حضرت شیخ [illegible] قدس سرہ دریا کے کنارے حجرہ بنا لیکے راہ دیکھتے تھے
جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ جوان ہوئے اور ولولہ عشق زیادہ ہوا توجہ کا قصد
فرماے حضرت شیخ عبد العظیم محمد مکی قدس سرہ نے حضرت شاہ قدس سرہ کی وصیت بجا لائے
اور خرقہ خلافت و نعمت [illegible] بیان کیا ہے
کہ جب حضرت شاہ قدس سرہ اس جہان فانی سے [illegible] خلیفہ اعظم حضرت شیخ
[illegible] کہ میرے بھتیجے سید
محمد کا تولد ہوتا ہے جب جوان ہوگا [illegible] شاہ [illegible]
[illegible] بھی ہاوے [illegible]
وہ میرا جانشین کرینگا بعد حضرت شیخ مکی قدس سرہ حسب الحکم اپنے مرشد کے منتظر رہے حضرت
میران قدس سرہ تھی جسوقت آپ جوان ہوے بیت اللہ کا عزم کئے اور حج سے فارغ ہوکے
مدینہ منورہ پہونچے جب یہہ بات حضرت شیخ مکی قدس سرہ کو معلوم ہوئی تو کمال خوشی کے ساتھ
اپنے پاس بلائے اور کہے کہ آپ کے چچا نے مجکو یہ وصیت کی ہے کہ جب آپ آئین اونی تمام

آپکو پہونچاؤں الحمد للہ میری عمر وفا کی اور اپنے پیر کا حکم بجالایا پس حضرت شیخ کی قدس سرہ نے حضرت
میراں قدس سرہ کو سب تلقین کر دیکے خلافت دیدی اور کہا کہ خانقاہ و مدرسہ حاضر ہیں اپنے
تحویل کرو تو آپ نے کہا کہ میرا وطن ہند ہے اسلئے یہہ مدرسہ اور کتب وقف کر دیا اور خانقاہ آپکو
ہبہ کر دیا غرض آپ خرقہ ہین لیکر رخصت لیکے وطن کو واپس آگئے **نقل ہے** کہ ایک روز
جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ای سید محمد تو اپنے وطن کو جاکے وہان کے
لوگ کو فائدہ پہونچا اور اپنا تصرف ظاہر کر آخر تیری جگہہ یہی ہے بعد اسکے آپ حضرت شاہ قدس سرہ
کی قبر شریف کے پاس مراقبہ کئے وہان سے بھی یہی حکم ہوا پس آپ اپنے وطن کو واپس ہوئے اور
یہان درس علوم میں مشغول ہوئے ہمیشہ جامع مسجد بیجاپور مین سکونت رکھتے تہے اور اپنے مدرسے
مین علوم دینی کا درس جاری رکہہ کر در ہدایت خاص و عام پر کھولے اور اپنا قوت شاہی لنگر
خانے مین مقرر کر واسکے اگر کوئی آپکو کچہ کھلانا چاہتا تو اوسکو لازم ہوتا کہ پہلے لنگر خانے کے غربا و فقرا
کو کھلا وے اوسوقت آپ بھی اوسی قدر قبول کرتے جتنا مساکین و غربا کھاتے ہین اسیطرح سے
آپ تین سال گذارے **نقل ہے** کہ حضرت سید میران محمد مدرس قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی ستہ الحبیب صاحبہ قدس سرہا اس جہان فانی سے مقام جاودانی کو سدہارے تو آپکے
منجملے فرزند حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ آپکو جامع مسجد کے قریب دفن کئے اور
روز سوم مزار شریف پر گنبد چوبین رکھے اسکا قصہ یہہ ہے کہ قوم ہنود سے ایک راجہ جو متعلقہ بدنور
کی حکومت رکھتا تھا ایک محل چوبین بطور نذر علی عادلشاہ بادشاہ بیجاپور کو بھیجا تھا اونہوں نے
اپنی سعادت جانکے وہ محل جو مانند گنبد کے تھا حضرت بی بی کے مزار شریف پر رکھدیا حضرت
میران سید محمد مدرس قدس سرہ سوم کے فاتحہ کو تشریف لائے اور اوس محل کو دیکھکر
فرمائے ای بابا یہان مسلمان گر مین اجاڑ رہ ون تو تم نہیں بھی اسی طرح سے پرستش کرینگے پس
مین اسبات سے ہرگز خوش نہونگا حق تعالی جل شانہ مجکو اس ملک مین تحت نو رہے واسطے
حضرت سید عبد اللہ حبیبتہ اللہی قدس سرہ اپنی کتاب خلاصتہ مشیتہ الٰہی مین لکھتے ہین کہ

جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی عمر آخر ہوئی تو اپنے منجھلے فرزند حضرت
سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ سے فرمائے میری رحلت کے ایام قریب آئے ہین مجھکو
حرمین شریفین روانہ کرو تا مین وہان مرون اور مدینہ منورہ کی خاک مین دفن ہوون پس حضرت سلطان
سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ اسباب سفر تیار کر دئے حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ
خرقۂ خلافت اور اپنی جانشینی حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ کو عنایت فرمائے
اور تین سو مرید عقیدتمند کو ساتھہ لیکر کعبۃ اللہ روانہ ہوے اوسوقت بہت سے لوگ جنکی تعداد
شمار مین نہین آتی ہے آپ کے مرید ہوے آخر الامر لوگ کی اس قدر کثرت ہوئی کہ آپ ایک مٹکا
بھر شربت بنوا کر اوس مین سے ہر ایک کو ایک کٹوری دیکے اپنے سلک مریدی مین داخل فرمائے
نقل ہے کہ جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی روانگی کی خبر حضرت خواجہ امین الدین
اعلی کو پہونچے تو کہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ شہر کی برکت اپنے ساتھہ لیجاتے ہین آخرش
ایسا ہی ہوا اور جب خواجہ کا سخن حضرت کے گوش گذار ہوا تو فرمائے کہ اب اس ملک کی برکت محمد دین
کے ہاتھہ ہے **نقل** ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ اپنے تیسرے فرزند حضرت
سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ کو خرقۂ خلافت دیکر روز پنجشنبہ رجب المرجب کی پانچوین سنہ ۱۰۸۳
یکہزار تراسی ہجری کو اپنے بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین اور آپ کے فرزند شاہ صبغۃ اللہ
ثانی قدس سرہما کو ساتھہ لیکر مکہ معظمہ روانہ ہوے **واضح** ہو کہ حضرت میران سید محمد مدرس
قدس سرہ حضرت بی بی امۃ الحبیب صاحبہ بنت حضرت مولانا احمد زبیری قدس سرہما سے جو رنگین
مسجد بیجاپور کے مشائخین سے ہین شادی کئے حضرت مولانا ممدوح حضرت زبیر صحابی رضی اللہ
عنہ کی اولاد سے ہین حضرت بی بی ممدوحہ سے ایک دختر اور تین فرزند پیدا ہوے دختر حضرت
ماں صاحبہ قدس سرہا محمد زبیری ثانی قدس سرہ سے منعقد ہوئین اور آپ سے ایک فرزند صبغۃ اللہ ثانی
پیدا ہوکے بارہ سال کی عمر مین انتقال ہوگئے بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ
منجھلے فرزند حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ اپنے والد کے سجادہ نشین

آپکے بڑے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ ہین نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس
قدس سرہ مدینہ طیبہ کو جانے کے آگے اپنے مدرسے مین ہر خاص و عام طالب علم کو درس دیتے تھے اسلئے
آپکا لقب مدرس ہوا غرض آپکے مدرسے مین ایک جن کا لڑکا بھی پڑھتا تھا ایک وقت آپ کے متعلقین
پر فاقہ تھا محل سرا مین بچے جو تین روز سے کچھ کھائے نہ تھے شور و فغان کرنے لگے یہ کیفیت جن کے
لڑکے کو معلوم ہوی اوس نے اپنے باپ کے خزانے سے چند تھیلیان اشرفیون کی لاکر حضرت کے
حجرے مین رکھدیا آپ ظہر کی نماز کے لئے وضو کرنے مسجد جامع کے حوض پر گئے تھے بعد فارغ ہونیکے
واپس ہوکر حجرہ کا دروازہ کھولنا چاہے تو اشرفیون کی کثرت سے کھلا نہین آپ پوچھے اسکا
کیا سبب ہی جن کا لڑکا حاضر تھا سو عرض کیا کہ چند تھیلیان اشرفیون کی مال حلال سے میرے باپ
کی میراث کے آپکے متعلقین کے خرچ کیواسطے لایا قبول فرمائین آپ پوچھے تو کون ہے عرض کیا جن
کی خلقت سے ہون آپ نظر جلال سے اوسکے طرف دیکھکر فرمائے کہ تیری اشرفیون کی تھیلیان جلد
اوٹھالے جلد اوٹھالے ورنہ خراب و ہلاک ہوجائیگا اسکے ساتھ ہی وہ جن اپنے تھیلیان حجرہ مبارک
سے اوٹھالے گیا **نقل ہے** کہ ایک روز ایک سپیرا آپ کے مدرسے کے پاس اپنی پونگی بجاکر
رقص کرتا تھا اوسوقت بعض لوگ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے مجلس مین حاضر تھے
اونمین مذکور جن کا لڑکا بھی تھا پس اوس نے حضرت سے عرض کیا کہ حکم ہو تو مین سانپ نچاتا ہون
آپ اوس سپیرے کو بلاکر پکڑنے حکم فرمائین اور تماشہ ملاحظہ فرمائین حضرت نے اوسکو اجازت
دی اودہر وہ سانپ نکلکے ایک کونے کی سوراخ مین بیٹھا اور اودہر سپیرے کو بلاکے حضرت
نے فرمایا کہ اس سانپ کو پکڑ لیں اوس نے بہتیرے منتر چلائے کارگر نہ ہوے آخر اوس نے مجبور
ہوکے کچھ پڑھکے مٹی پر دم کیا اور سانپ کے جانب پھینکا وہ مجبور ہوکے اوس سوراخ سے نکلا اور
اوسکی پٹاری مین گھس گیا اسکے ساتھ ہی سپیرا خوشی کے ساتھ اوسکو پکڑ لیکے چلدیا پہر حضرت
نے اوسکو فرمایا کہ چھوڑ دے وہ کہا مین اسکو ہرگز نہین چھوڑونگا اس سے اپنا پیٹ پالونگا
آپ اوسکی بہت نہایش کرکے کچھ نقدی بھی دیکر اوسکو چھوڑا دئے بعد وہ گئے کے آپ جن کے

لڑکے سے دریافت فرمائے کہ تیری کیا حالت تھی عرض کیا کہ جب اوس نے مٹھی دم کرکے میری طرف پھینکی تو
اسکی پاری سے کوئی جگہ ایسی نظر نہ آئی جہان آتش نہو اس لئے مین مجبور ہوا اور مین گھس گیا۔ اس
وقت حضرت اوسکو تاکید بلیغ فرمائے کہ آیندہ کبھی جا بجا ایسی حرکت مت کر پھر اوس روز سے
اوسکا درس بھی موقوف کئے جس سے اوسکی آمد و رفت بھی موقوف ہوئی **نقل ہے** کہ حضرت
میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے ایک مرید عبد العلی نامی تھے حضرت سے کمال عقیدت
رکھتے تھے اور ہمیشہ آپکی خدمت شریف مین حاضر رہا کرتے تھے حضرت میان شمس الضحی صوفی
قدس سرہ اپنے مکتوبات مین لکھتے ہین کہ عبد العلی سخت بیمار ہوکے قضای الہی سے مر گئے
اون کے متعلقہ داران اونہین غسل کفن دیکے چارپائی پر لٹاکے جامع مسجد مین نماز کے لئے
لائے جب حضرت کو خبر ہوئی کہ میان عبد العلی کی میت نماز جنازہ کے لئے لائے ہین تو آپ
لاش کے پاس تشریف لاکے کہے کفن کھولو تا اوسکا چہرہ دیکھون جب کفن کھولے تو آپ
دست مبارک اوسکی پیشانی پر رکھکر فرمائے ای میان عبد العلی تجکو مناسب نہ تھا کہ میرے
بے رخصت تو اپنے پر رخصت گوارا کرتا اونہون نے فی الفور آنکھین کھولکے تبسم کیا پھر ایک
لمحے کے بعد آنکھین بند کرلین اور جان بحق تسلیم ہوے **نقل ہے** کہ میان نصرتی جو نظم
دکھنی بیچ گلشن عشق کے مصنف ہین جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی خدمت مین
بیعت کے لئے آئے آپ نے پوچھا تم کس سلسلے مین مرید ہوتے ہو اور کس بزرگ سے عقیدت
رکھتے ہو نصرتی نے کہا کہ حضرت خواجہ سید محمد گیسو دراز قدس سرہ سے عقیدت رکھتا ہون پس
آپ اونکو سلسلۂ چشتیہ مین مرید کئے اور فرمائے کہ تم خواجہ کی مدح مین اشعار لکھو کیونکہ تم اون
حضرت سے بہت عقیدت رکھتے ہو **نقل** صاحب خلاصۂ صبغۃ اللّٰہی مین لکھتے ہین کہ ایک
روز حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا کہ ہماری ذات
مین تین چیزین تھین وہ تینون فرزندون مین تقسیم کردین چنانچہ شیخ شاہ صاحب یعنی حضرت
شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو اور علم سلوک و تصوف میان صاحب یعنی حضرت سلطان

سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کو اور حفظ قرآن شریف حضرت صاحب یعنی حضرت سید کریم محمد حسینی قدس سرہ کو دیا ۔ **نقل** ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کے خلیفے حضرت سید احمد جونپوری قدس سرہ نقل کرتے ہین کہ جب حضرت بیجاپور سے جانب بیت اللہ روانہ ہوے رمضان کی گیارہوین ۱۰۸۴ ایکہزار چوراسی ہجری کو وہان پہونچے اور حج ادا کرکے ایک سال وہین قیام فرمایا دوسرے سال ماہ شوال کی دوسری کو جانب مدینہ منورہ روانہ ہوے اور رستہ مین سخت بیمار ہوے ماہ مذکور کی چوبیسوین ۱۰۸۵ ایکہزار پچاسی ہجری روز شنبہ بیر علی پہونچے اور روضہ مبارک جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھکر زبان مبارک سے فرمایا ارادہ حق یہی ہے کہ مین زندہ مدینے مین داخل نہون بیچ مین مرون اور اپنے بڑے فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کو وصیت فرمایا میری لاش مدینے کو لیجاؤ اور وہان کے اکابر کو اطلاع کرو وہ جہان چاہین دفن کرین تم مانع ومزاحم نہون اور انکو اختیار دیدین بعد اسکے دو سیپارے کلام اللہ پڑھکر ذکر کلمہ شہادت مین مشغول ہین انفاس کے ساتھ جان بحق تسلیم ہوئے آپکی تاریخ رحلت حزن عظیم ہے اور تاریخ ولادت مشایخ نواز ہے۔ صاحب خلاصہ صبغۃ الٰہی لکھتے ہین کہ حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ کی لاش مبارک بیر علی سے غسل دیکے کفن پہنا کر آپکا تابوت تین سو مرید خرقہ پوش کے ساتھ مدینہ منورہ مین مقام جنت البقیع پر لے گئے اور اپنے پدر بزرگوار کی وصیت وہان کے شریف سے بیان کئے اوس شریف کو اگلے ہی خواب مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت فرما چکے تھے کہ میرے فرزند سید محمد مدرس کی لاش آتی ہے اوسکو شاہ صبغۃ اللہ رح کی قبر کے پاس دفن کرین پس شریف نے لاش مبارک جنت البقیع مین حضرت شاہ قدس سرہ کے مزار شریف کے پاس ایسا دفن کی کہ ناف حضرت شاہ قدس سرہ اور سر حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ برابر تھے تیسرے روز جو رسم زیارت ہے اوسکے بعد حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی فرزند حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما

کو تمام جمہور اور اکابر اہل مدینہ مسند سجادگی وجانشینی پر بٹھلائے اور خرقۂ خلافت پہنائے۔

واضح ہو کہ اس روایت سے حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کے اولاد حضرت سلطان سید عبد الرحمٰن حسینی قدس سرہ کو حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ سے جو خلافت وجانشینی ملی اوس پر اس خلافت وجانشینی کو تفوق دیتے ہین۔

حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کتاب تجلیات رحمانی مین تحریر فرماتے ہین کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ تیس سال سے زیادہ اپنے وطن مین رہے اور آپ سے قریب سو آدمی کے خلافت سے سرفراز ہوئے از انجملہ جس قدر نام ملے ذیل مین لکھے جاتے ہین

فہرست خلفای حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ

حضرت سلطان سید عبد الرحمٰن حسینی منجھلے فرزند اور سجادہ نشین۔ وحضرت شاہ زین الدین بڑے فرزند۔ وحضرت سید کریم محمد حسینی چھوٹے فرزند۔ وحضرت مولانا محمد زبیری داماد وحضرت شاہ مصطفےٰ بھانجے وحضرت سید محمد جونپوری وحضرت سید عبد الرحیم وحضرت سید عبد الرسول وحضرت سید موسیٰ وحضرت میان عبد العلی وحضرت سید عبد اللطیف وحضرت میان قاسم صوفی وحضرت سید میران مفتی وحضرت شاہ حبیب وحضرت حاجی ابو القاسم وحضرت مخدوم شاہ وحضرت شیخ امان اللہ وحضرت درویش علی وحضرت شیخ محی الدین وحضرت شاہ جمال محمد وحضرت شاہ منصور وحضرت محمد مومن وحضرت میان محمد وحضرت میران صاحب وحضرت مرزا صاحب وحضرت باوا صاحب غازی وحضرت بابا میان وحضرت سید عبد الرزاق وحضرت شیخ حبیب اللہ وحضرت شاہ عبد اللہ وحضرت صادق محمد وحضرت حاجی صاحب وحضرت سید محمد وحضرت سید عبد القادر وحضرت شریف حسین وحضرت شیخ داؤد وحضرت

فقیہ ابراہیم و حضرت فقیہ علی و حضرت میر قاسم قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

حضرت سید زین الدین عرف شاہ صاحب قدس سرہ۔

حضرت میران سید محمد رسن قدس سرہ کے بڑے فرزند جامعیت کمالات اور حلم و بزرگواری
سے موصوف تھے توکل و استغنا اور شغل درویشی مین مضبوط قدم تھے اور علم و بیعت اور فیض و
خلافت اپنے والد گرامی قدر سے حاصل کئے اور اپنے والد ماجد کے ہمراہ حرمین شریفین کے حج و
زیارت سے مشرف ہوے اور والد بزرگوار کے وصال کے وقت حاضر تھے اور بعد چند روز کے
مدینہ طیبہ سے بیجاپور تشریف لاے اور چندے یہان رہکر حرمین شریفین کا قصد کئے اور راستہ
مین کشتی پر رحلت فرماے کشتی کے لوگ چاہے کہ نماز جنازہ ادا کرکے اپنے معمول کے مطابق
لاش دریا مین چھوڑ دین لیکن آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو اپنے والد کے
ہمراہ تھے اس بات سے انکار کئے اسی گفتگو مین تھے کہ طوفان آیا اور کشتیان متغرق ہو گئین
اتفاقاً وہ کشتی یمن کے کنارے پر پہونچی کشتی کے لوگ وہان اوتر گئے اور آپ کا مزار یمن بنایا
آپ کے فرزند حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ جو بزرگ اور کامل عصر تھے دعوت اسماء عملیات
مین قوت تام رکھتے تھے حج و زیارت بھی ادا کئے تھے ارکاٹ مین آسودہ ہین اور آپکی اولاد
و اقارب ارکاٹ مین رہتے ہین آجتک اونکی شیخت جاری ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ
جو اپنے وقت کے مشاہیر اور صاحب شیخت سے تھے آپکی گنبذ بیجاپور کے حصار کے اندر ... بازار
مین واقع ہے آپ حضرت سید صبغۃ اللہ قدس سرہ کے فرزند ہین مترجم آپکا وفات
شریف رجب کی ستر ہوین ۱۱۶۸ ایکہزار ایکسو سینسٹھ ہجری کو ہوا کسی نے آپکی تاریخ پیشوای کامل از جہان رفتہ
الٰہی ہے انتہی مترجم حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ شوال کی چوتھی ۱۱۳۱ ایکہزار ایکسو اکتیس
ہجری مین وفات پاے کسی نے ماہ وصال ذکر اللہ آپکی تاریخ کہی ہے گنبذ شریف بلدہ محمد پور عرف آرکاٹ مین
بمقام حسن پورہ واقع ہے انتہی۔

اور حضرت سید حسن قدس سرہ کے بھائی حضرت سید محمد پیر قدس سرہ ہین جنکا مزار احمد آباد گجرات مین
مشہور ہے اور جنکا رشد اور تصرف جاری ہے آپکے عرس کے سعد وہان کے لوگون کا اژدحام
ہوتا ہے اور حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کے اور ایک حقیقی بھائی ہین جو اللہ پور کے دروازے
کے باہر آسودہ ہین معتبر حبسم آپکا نام حضرت سید محمود صاحب حسینی قدس سرہ ہے آپکی تاریخ وفات
قدوۃ السالکین کہی ہے -

صاحب خلاصۂ صبغۃ اللہی لکھتے ہین کہ جب حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ رحلت فرماے
آپکے فرزند حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ مدینۂ منورہ مین دو مہینون تک تشریف
رکھکر اپنے وطن بیجاپور کو اپنے والد بزرگوار کے تین سو مریدون کے ساتھ آئے اور چند
سال بیجاپور مین رہے پھر اپنے پوتے حضرت سید کریم محمد فرزند دوم حضرت شاہ صبغۃ اللہ
ثانی قدس سرہما کو خلافت اور جانشینی سے سرفراز فرما کے اپنے چھوٹے پوتے حضرت حاجی
سید حسین قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکر کعبۂ معظمہ کے طرف روانہ ہوے اور جاتے وقت اپنے
بھتیجے حضرت شاہ قاسم حسینی قدس سرہ کو اپنے مرید کرکے خرقۂ خلافت سے سرفراز فرماے اوسی
کتاب مین لکھا ہے کہ جب آپ عازم کعبہ ہوے بیجاپور سے نکل کے کرنول گئے وہان سے کڑپہ کو
آئے یہان سے اپنے پوتے حضرت حاجی سید حسن قدس سرہ کو بھی ہمراہ لیکے ارکاٹ کے
طرف روانہ ہوے وہان چند مہینے رہکر نواب حراست خان وغیرہ کو مرید کرکے ملیبار تشریف
لیگئے پھر وہان سے کشتی پر سوار ہوکر کعبۃ اللہ کو روانہ ہوے ایک سو چالیس فقیر اور خادم
آپ کے ساتھ تھے اور جو کچھ اسباب اور روپے کی پالکی اور گھوڑے وغیرہ ہمراہ تھے سب
محتاجون اور مسکینون کو دیدیئے اور جب بیت اللہ پہونچے وہان چند مہینے رہکر حج ادا کرکے
مدینۂ منورہ گئے اور زیارت روضۂ مقدسہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف
حضرت شاہ صبغۃ اللہ نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و مزار شریف حضرت میران سید
محمد مدرس قدس سرہ سے مشرف ہوکے اپنے مطالب و مقاصد کو پہونچے اور چندے وہان

اقامت کر کے بغداد شریف کا عزم کئے اور جہاز پر ایک ہفتہ تک سخت بیمار رہکے شب جمعہ بتیسوین ماہ صفر المظفر ۱۱۲۹؁ھ ایکہزار ایکسو انتیس ہجری مین انتقال فرمائے پس حضرت حاجی حسن قدس سرہ اور تمام خدام و مالک جہاز نے چاہا کہ لاش مبارک کو غسل و کفن دیکر نماز جنازہ ادا کر کے حسب عادت دریا مین چھوڑ دین حضرت حاجی حسن قدس سرہ اپنے رسالے مین لکھتے ہین کہ اوس شب تاریک مین دریا مین غیب سے آواز آئی کہ شاہ زین الدین کی لاش دریا مین مت ڈالو ورنہ تم سب ہلاک ہوگے یہ آواز سب نے سنی ایسے مین ایک بڑا طوفان آیا اور ناخدا جہاز کے چلانے سے عاجز آگیا تمام لوگ حیرت مین تھے ایسے مین جہاز مقام مخا کے متصل ہے کے جنگل کے کنارے جا پہونچا اور طوفان ٹھہر گیا جب صبح ہوی تمام لوگ حق تعالیٰ کا شکر بجا لائے لاش مبارک کو نہلا اور کفنا کے جہاز سے دریا کے کنارے اوتارے اور بعض اہل مخا بھی یہ خبر سنکر حاضر ہوئے غرض نماز جنازہ پڑھکے وہین دفن کئے اور حضرت حاجی حسن قدس سرہ معہ ہمراہیان وہان تین روز رہکے حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کے لئے بغداد شریف کو روانہ ہوئے کسی نے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی تاریخ وفات گل گلین گلزار لطیف کہی ہے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کی اہلیہ شریفہ حضرت بی بی سلطان صاحبہ بنت حضرت شاہ موسیٰ بن حضرت شاہ عبد اللطیف قادری لاؤبالی قدس اللہ اسرارہم تھے آپ سے تین دختر اور ایک فرزند پیدا ہوئے۔

واضح ہو کہ صاحب روضۃ الاولیا نے حضرت شاہ زین الدین قدس سرہ کے ہمراہ سفر آخرین مین حضرت حاجی حسن قدس سرہ کے عوض مین حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثانی قدس سرہ کا رہنا جو لکھا ہی روایت مصدرکہ سے غلط معلوم ہوتا ہو شاید کہ اونکی سماعت ایسی ہی ہو یا کاتب کا تصرف ہو یہ دونون صورتین ممکن ہین ورنہ یہ خطا نہوتا بہر حال یہ روایت مصدر خود اوس خاندان کے ایک بزرگ کی تصنیف ہی جسمین زیادہ معتبر ہے۔ انکی اولاد مین ابکوئی باقی نہین ہے فقط سید شاہ محمد الحسینی صبغۃ اللہی مرید و خلیفہ پیر دستگیر قدس سرہ اور اونکی چیا

فرزند سید فیض الدین حسینی و سید زین العابدین حسینی و سید علی محمد حسینی و سید عبداللہ حسینی موجود ہین

ذکر حضرت سید عبدالرحمان عرف میان صاحب قدس سرہ ۔

آپ حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ کے منجھلے فرزند اور جانشین ہین صاحب شفقت و اہل عرفان تھے پدر
عالیقدر کے بعد مسند ارشاد و ہدایت پر متمکن تھے تجلیات رحمانی ہین جو آپکے زندگی تصنیف ہی لکھا
ہی کہ حضرت کے پاس نذر اور فتوح بہت آتے تھے آپ اوسکو رکھتے نہ تھے تقسیم کر دیتے تھے اکثر اوقات
درگاہ ذو الجلال مین یہہ دعا کرتے تھے کہ الٰہی ایسا کر کہ میرے مرنیکے بعد مکان مین کچھ نہ رہے اور میرے
تجہیز و تکفین و دفن ایک ہی کیجاوے اور وفات شریفکے بائیس سال آگے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
عنہ کے گیارہوین شریفکے عرس کے روز آپکے ایک مرید یازدہم شریف کے کہانیکا خوان حضرت کے
روبرو لاکے رکھے اوسوقت آپکے بعض خلفا حاضر تھے حضرت اون سے پوچھے کہ جب کسیکا پیر رحلت
فرماتا ہے تو اوسکے مریدان اوسکا عرس کرتے ہین خلفا رجواب مین عرض کیے کہ کون ایسا بدنصیب مرید
ہوگا جو اپنے پیرکا عرس نہ کرے آپ تبسم فرمائے اور کہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ فقیر اپنے مریدون کو تصدیع
نہ دیگا حق جل و علا ایسا کریگا کہ اسی روز جو ربیع الثانی کی گیارہوین ہے فقیر کا عرس ہوا اور مرض
موت کے آخر ایام مین اپنے فرزندون سے پوچھتے تھے کہ گیارہوین کونسے روز ہے انشاء اللہ تعالیٰ
میری رحلت اسی روز ہے آخر الامر ربیع الثانی کی گیارہوین سنہ ۱۱۲۰ ایکہزار ایکسو بیس ہجری مین
آپ رحلت فرمائے مرقد شریف آپکا شہر پناہ کے اندر جامع مسجد کے قریب جنوب کے طرف آپ کی
والدہ ماجدہ کے قبر شریفکے بازو مین واقع ہی حضرت خود اپنے والدہ ماجدہ کے لئے گنبذ تیار
کئے تھے اور آپکی مزار شریفکے بازو سے آپکی اہلیہ محترمہ کے قبر مبارک ہے اور مقامات عروج
و نزول اور اصطلاحات اہل تصوف کے بیان مین نفس رحمانی جو فارسی زبان مین ایک معتبر رسالہ ہے
آپ ہی کی تصنیف سے ہی اور شیخ علی مصنف فوائد علیہ اس نسخہ کو عبارت فصیح سے عربی زبانمین ترجمہ کئے

مترجم - صاحب خلاصۂ صبغۃ اللّٰہی لکھتے ہین کہ جب حضرت میران سید محی الدین قدس سرہ عزم
بیت اللہ کئے اپنے بڑے بیٹے حضرت شاہ زین الدین حسینی قدس سرہ کو بلا کر پوچھے ای بابا شاہ
صاحب مین اپنی خلافت وجانشینی تجہکو دیتا ہون تو کیا کہتا ہی آپ نے کہا کہ یہ بار گران اوٹہانا مجہسے
نہ ہوسکیگا پہر آپ اپنی چہوٹے فرزند حضرت سلطان سید کریم محمد حسینی قدس سرہ سے پوچھے ای بابا
حضرت صاحب مین اپنی خلافت وجانشینی تمہکو دیتا ہون تو کیا کہتا ہی آپ بہی اپنے بڑے بہائی کے مانند
عذر کئے پس حضرت نے تجویز کی کہ تمام مشایخین بیجاپور کو جمع کرکے اپنے داماد حضرت مولانا محمد زبیری
قدس سرہ کو جو تمام علوم ظاہری وباطنی مین مکمل اور اپنے وقت مین لاثانی تہے اپنا خلیفہ وجانشین
کرین ایک روز حضرت اپنے حجرے مین قیلولہ فرماتے تہے اور حضرت سلطان سید شاہ رحمٰن حسینی
قدس سرہ آپ کے پیر مشت زنی کرتے کرتے عرض کئے کہ آپ ہماری حق تلفی کرتے ہین بمجرد اس
بات کے سننے کے حضرت اوٹہہ بیٹہے اور فرمائے ای بابا میان صاحب مین تمہاری کیا حق تلفی کیا
آپ عرض کئے خلافت وجانشینی فرزندون کا حق ہے آپ بہائی مولانا محمد زبیری کو دیتے ہین اس
صورت مین ہماری حق تلفی ہے حضرت نے فرمایا ای بابا میان صاحب مین بابا شاہ صاحب اور بابا حضرت
صاحب کو خلافت وجانشینی کے لئے کہا تو وہ قبول نہین کئے اور کہے کہ یہہ بار گران اپنے سے اوٹہانا
ہو نہین سکتا اور تمہاری وضع سے پایا نہ دیکہا تم سے نہ کہا کیونکہ یہ خلافت وجانشینی بار گران اوٹہانا
تم سے نہ ہوسکیگا اب تو کیا کہتا ہی آپ عرض کئے کہ اگر نظر توجہ ہوجاتا تمام بار گران آسان ہوجائیگا
جیسا کہ قطب الاقطاب حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ ایک نظر عاشق کا چالیس چلون
سے بہتر ہی حضرت بمجرد یہ بات سننے کے اپنے جگر گوشے کو زمین پر لٹا کے آپ کے سینۂ مبارک کو زبان
مبارک سے چاٹے اسکے ساتہہ ہی کدورت قلب اور حب دنیا وجاہ وحشمت دفع ہوئے اور دل مانند
آئینہ کے مصفا ہوا اور آپ ایسے عارف یکتا ہوگئے کہ اوس زمانے مین کوئی دوسرا آپ کے مانند نہ تہا

اور طبقات آسمان و زمین سب آپ پر منکشف ہوئے پہر حضرت جبہ و خرقہ حضرت شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ
جو حضرت شیخ عبد العلیم محمد مکی قدس سرہ نے حضرت کو عنایت کئے تھے آپکو عطا کئے اور نماز ظہر کے واسطے
حجرے کے باہر تشریف لائے تو گویا صورت و شباہت دونوں بزرگواروں کی ایک ہی تھی کوئی نہ
پہچانا کہ یہہ کون ہیں اور وہ کون ہیں حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تھے کہ اوسوقت حضرت
سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ نے اپنے والد بزرگوار سے اور تین درخواستین کین پہلے یہہ
کہ مجکو علم نہین ہے علم عنایت ہو دوسری یہہ کہ میرے دروازے پر ہاتہی رہے اور گہر کے اندر فاقہ
رہے تیسری یہہ کہ کوئی شخص مجہپر سبقت نہ پہچاسے حضرت میران سید مدرس قدس سرہ نے فرمایا
ان شاء اللہ تعالی ایسا ہی ہوگا پہر اپنی زبان مبارک حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے
مونہہ مین دی اور فرمایا کہ اسکو چوسلیں آپ نے چوسا اسکے ساتہہ ہی سب علم حاصل ہوگیا اور بعد
اسکے دوسری دونون درخواستون کا بھی برابر ظہور ہوا بلکہ اونکا اثر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
تک باقی تہا **نقل ہے** کہ اگر کسی نے حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے جناب مین
بے ادبی کی تو فی الفور اوسکی سزا پائی چنانچہ حضرت میران سید مدرس قدس سرہ کے عرس شریف
کے روز تمام خادمان و مریدان وغیرہ بزرگون کے مزار دن کے مانند آپ کے سر مبارک پر صندل
چڑہاتے تہے قاضی شہر اور علمای ظواہر اس رسم کو بدعت جانکر مانع و مزاحم ہوئے آخر اون سے
کچہ نہ ہوسکا بلکہ اوسکے بدل مین اونہون نے خود سزا پائی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تہے کہ
بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر نے بعد فتح بیجاپور جب شہر کے اندر آکے چندے قیام کیا اس اثنا مین
روز عرس شریف آیا اور حسب عادت جلسہ منعقد ہوا لوگون نے بادشاہ کو اس جلسہ کی کیفیت سے
آگاہ کیا بادشاہ نے اس فعل کو خلاف شرع شریف جانکر اپنے اکابرون سے ایک کو روانہ کیا کہ جاکر اس رسم
کو موقوف کرین جب وہ آئے تو یہان بڑا مجمع تہا اونکو دم مارنیکا یارا نہ ہوا خاموش ہو گئے بادشاہ

نے تہوڑا وقت انتظار کرکے اپنے وزیر کو بہیجا یہ بہی ویسا ہی مجلس مین بیٹھ گئے آخر بادشاہ خود آئے اوسوقت
حضرت کے مریدین سے بارہ سو شخص مسلح بیٹھے تہے عالمگیر کے آنیکی خبر سنتے ہی حضرت کے جناب مین عرض کئے
کہ حکم ہو تو غلامان ابہی بادشاہ کا کام تمام کر دیتے ہین حضرت نے فرمایا تم چپ رہو وہ شریعت کا حکم جاری
کرنے آیا ہے اگر مجہسے واقعی مین خلاف شرع فعل صادر ہوتا ہے بیشک حکم شرع شریف جاری کرنے
دو تم کو اسمین کچہ دخل نہین غرض بادشاہ مجلس مین داخل ہوتے ہی صندل چڑہانا شروع ہوا اوسوقت
بادشاہ نے سرعت کے آگے بڑہکے خود بہی صندل چڑہایا جبکہ وہ رسم ختم ہوی بادشاہ واپس چلے گئے
مقربان بادشاہی نے عرض کی کہ جہان پناہ تو اس رسم کی موقوفی کے لئے تشریف لے گئے تہے لیکن یہہ
کیا بات ہی کہ خود بہی صندل چڑہانے مین شریک ہوگئے بادشاہ نے کہا کہ یہہ فعل خلاف شریعت ہونے سے
اسکو موقوف کرانا چاہتا جب کہ مین اوس مجلس مین داخل ہوا دیکہا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اوس مجلس مین تشریف رکہتے ہین اور خود اپنے دست مبارک سے صندل چڑہاتے پس مجہکو سوا اسکے
صندل چڑہانے کے گذر نہ ہوئی اس رسم کے جاری ہونیکی کیفیت یہہ ہے کہ مشائخین مین دستور ہی
جب کوئی شیخ نقل مکان کرتا ہی تو اوسکا جانشین یا خلیفہ اوسکا سالانہ عرس کرتا ہے اور اوسکے مزار پہ
صندل چڑہاتا ہے ویسا ہی جب حضرت میران سید محمد مدنی قدس سرہ نے مدینہ منورہ مین نقل مکان فرمایا
تو آپ کے جانشین حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ کو لازم ہوا کہ اپنے پیر کا عرس کرے
پس آپ نے بیجاپور مین عرس کیا اور دیکہا کہ صندل چڑہانیکی رسم باقی رہجاتی ہے تو اپنے مزار مبارک پر ہی
چڑہانے ارشاد فرمایا اوسوقت سے آپ نقل مکان فرمائے تک ہر سال شوال کی چوبیسوین کو اپنے والد
بزرگوار کا عرس شریف مین صندل ایسا ہی چڑہایا جاتا تہا چونکہ یہہ فعل عادت کے خلاف تہا اسکو اہل
ظاہر جماعت پر محمول کرکے معترض ہوئے لیکن اوسکی حقیقت کو نہین سمجہے عرس کیا ہی ہندوستان خلق کی مین
عروسی یعنی شادی ماہ مراسم ہے اونکے ارواح مقدسہ کی خوشنودی ہی اسکی تفصیل کتاب مراد الاولیا

مین لکھی ہے بالفعل اس قول کے ثبوت مین دو حکایتین جو اس کتاب مین موجود ہین ان مین ایک حضرت
شاہ علاء الحق قادری قدس سرہ کے احوال مین ہے اور دوسری حضرت ستی تقاصد عرف ستی صاحبہ
رحمۃ اللہ علیہا کے حالات مین ہے حاصل کلام عرس کا کرنا اور صندل کا چڑہانا جو حقیقت مین صاحب قبر کی رسم
عروسی ادا کرنا ہے ضروری ٹہرا اب اس موقع پر مزار شریف تو یہان موجود نہ تہا لیکن حضرت سلطان
سید عبد الرحمن قدس سرہ کو آپکے والد ماجد نے سید محمد کے خطاب سے مخاطب کرکے اپنے مرید و
معتقدین کو فرمایا تہا کہ آپکو عین سید محمد جانین یہ ارشاد اس بات کی دلیل ہے کہ آپ عین وجود اپنے
والد کے ہوگئے تہے اس خیال سے آپ نے اپنے پر صندل چڑہوانا ٹہرایا اور چونکہ قبرون کے سرہانے
صندل چڑہایا کرتے ہین اسلئے آپ نے اپنے سر مبارک پر چڑہوانا قرار دیا کہ یہ مرتبہ موتو قبل ان تموتو
ہے حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ کے وفات شریف کے بعد آپ کے فرزند و جانشین
حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ جو اپنے والد کے عین وجود معنوی تہے اس رسم کو جاری
رکہے غرض یہہ رسم مسلسل آجتک تاریخ تک جاری ہے یعنی آپکی اولاد مین جو لوگ ان کے سجادہ نشین ہوتے
ہین انکے سر پر شوال کی چوبیسوین کو صندل چڑہایا جاتا ہے **نقل ہے** کہ حضرت شمس العرفا
صوفی خلیفہ حضرت سلطان سید عبد الرحمن قدس سرہ فرماتے تہے کہ اگر کسیکو حضرت غوث الثقلین محبوب
سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کے روی مبارک کا مشاہدہ کرنا ہو تو میرے مرشد کی صورت مبارک کا تصور
کرے **نقل ہے** کہ جب حضرت سید عبد الرحمن قدس سرہ نے نفس رحمانی تصنیف کی تو
اسپر بعض علمای بیجاپور نے آپ سے مباحثہ کا ارادہ کیا آخر وہ اپنی کج فہمی کے قایل ہوکے آپکے مرید
زمرے مین داخل ہوئے مکتوبات رحمانی بہی آپ نے ہی اپنے فرزند دلبند حضرت سلطان سید علی
محمد حسینی قدس سرہ کے نام پر تحریر فرمائے ہین **واضح ہو** کہ حضرت سلطان سید عبد الرحمن
قدس سرہ کے حال مین ایک کرامت جو ظاہر ہوئی یہ ہے کہ بیجاپور کے مسجد مین اور گنبد مین

وغیرہ بالکل تنگدستی میں تھے جسکے باعث گورنر بمبئی نے یہہ اشتہار دیا تھا کہ جو لوگ ان املاک کے وارث ہیں ایک مہینے
کے اندر کلکٹر کی کچہری میں آکے ایک اقرار نامہ لکھدیں کہ اپنے علاقہ کی مسجد یا گنبذ کو مرمت کرکے اچھی حالت میں
رکھینگے ورنہ وہ املاک سرکار کے علاقہ میں آجائینگے پھر بعد اوسکے کسیکا دعویٰ نہ چلیگا جو لوگ اس اشتہار سے واقف ہوے
وہ خود رجوع ہوکے اپنے املاک انگریزی قبضہ سے بچالئے اور جنکے وارث کلکٹر کے پاس جاکے اپنا حق ثابت کئے نہیں
اونکے علاقہ کے مساجد اور گنبذین انگریزی قبضہ میں آگئیں پھر وہاں کسیکو تصرف کا اختیار باقی نہیں رہا از انجملہ
حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی قدس سرہ کی گنبذ شریف بھی ہے کہ جسکے لئے بعض صاحب حقیت کا دعویٰ
پیش کئے لیکن اونکا دعویٰ ثبوت کو نہیں پہونچنے سے مسترد کردیا گیا اور درگاہ شریف انگریزی قبضہ میں آگئی
چونکہ وہاں کوئی خبرگیران باقی نہیں تھا گنبذ شریف کا دروازہ بھی لوگ نکال لئے تھے اور اوسکو بکریاں باندھنے
کی جگہہ بنائے تھے اسلئے انجنیر کی طرف سے دروازے کی جگہہ ایک دیوار اوٹھادیگئی تھی اور فقط ایک آدمی
بدقت اندر جاسکے قابل راستہ چھوڑا گیا تھا جب یہہ کیفیت کسی صاحب کی زبانی حضرت پیر دستگیر قدس سرہ
کے سماعت میں آئی تو بالکل بیقرار ہوگئے آخر ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۰۷ ایکہزار تینسو سات ہجری میں
بیجاپور تشریف لیگئے اور وہاں اہتمام کرکے نیا دروازہ تیار کروایا گیا دریافت سے معلوم ہوا کہ بغیر انجنیر کے
اجازت کے دیوار توڑکر دروازہ نہیں لگا سکتے ہیں پس انجنیر کو اس کام کی اجازت کے لئے خط لکھا گیا تو وہ صاف
کہدیا کہ میں حکم نہیں دونگا اس جواب کے آنے سے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ اوسشب بہت بیقرار رہے اور
اودہر حضرت سلطان سید عبدالرحمن قدس سرہ ہاتھہ میں سوٹا لئے ہوئے انجنیر کے خواب میں پہونچے
اور یہہ کہکر مارنے لگے کہ میرا فرزند دروازہ لگانے اجازت چاہتا تو تو نہیں دیتا اسکے ساتھہ ہی وہ گھبراکر اوٹھا
اور علی الصباح حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے پوچھا کہ آپ دروازہ لگانا چاہتے ہو آپ نے فرمایا ہاں فقیر تو
اسی کام کے لئے آیا ہی پھر وہ پوچھا کیا دروازہ تیار ہے آپ نے فرمایا ہاں پس انجنیر نے اوس دروازہ
کو دیکھکر بعض لکڑیاں جو اوسکی کچھہ نہ تھی تو انہیں نکالدینے کہا اور حاضرین سے کہا کہ دروازے کے

دیوار توڑ دو اسکے ساتھ ہی دیوار توڑ دیکے مٹی پتھر وغیرہ نکالدیکر صاف کردئے اوسوقت انجنیر پوچھا کہ آپ
خوش ہوئے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے فرمایا کہ ہان خوش تو ہوا اب درگاہ شریف فقیر کے تحویل کردین
تو اوسکی مرمت کرائیگا انجنیر نے کہا میرے اختیار جو کام تہا کیا اب یہہ کام کلکٹر سے علاقہ رکہتا ہے اوس سے
درخواست کرو یہہ کہکے وہ چلے گئے پہر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد امجد کا عرس کیا اور جب حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ حضرت شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لے گئے تو انجنیر نے
آپکو دولتکدہ اپنے مسکن بلالیگیا اور بڑے اخلاق سے پیش آیا اوسوقت کلکٹر دورہ مین تہا اسلئے آپ درخواست
ڈپٹی کے پاس بہیجکر درگاہ شریف مین جاروبکشی اور چراغ افروزی کرنے کے لئے ایک خادم نوکر رکہے
اور وہان کی خبرگیری اور سالانہ عرس شریف کرنے کے لئے حقایق پناہی سید شاہ روشن علی حسینی قادری شطاری
صبغۃ اللہی کو گویا متولی کے طور پر مقرر فرمائے چنانچہ یہہ انتظام ابتک برابر جاری ہے اور حضرت امام المریدین
مدظلہ العالیہ خادم کی تنخواہ اور عرس شریف کا خرچ شاہ صاحب موصوف کے تحویل کیا کرتے ہین غرض حضرت
پیر دستگیر قدس سرہ مدراس تشریف لانیکے بعد کلکٹر کے پاس سے جواب آیا کہ یہ گنبد سرکاری علاقہ مین
آگیا ہے اسلئے تحویل نہین کیجاسکتی پہر بمبئی کی گورنمنٹ کو لکہا گیا تو وہان سے جواب آیا کہ کلکٹر کا جواب
ساتھ رکہکر بہیجین حضرت پیر دستگیر نے یہ کاغذات اپنے اس غلامان غلام یعنے مترجم کے پاس دئے
فقیر نے دیکہا کہ مثل مشہور ہے قصہ زمین بر سر زمین جب تک وہان نہ جائے اور وہان کے اہلکار کی
رای نہ لے ٹہیک راستہ بننے والا نہین اس کام کے تردد مین تہا کہ ۱۰ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۹ ایکہزار تین
سو نو ہجری مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا وصال شریف ہوگیا بعدہ فقیر کو بالاتفاق شاہ صاحب
موصوف ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ایکہزار تین سو دس ہجری کے عرس شریف مین بیجاپور جانے کا اتفاق
ہوا تو حضرت شاہ ہاشم پیر دستگیر قدس سرہ کے درگاہ شریف مین جناب سید شاہ وجیہ الدین حسینی
العلوی الہاشمی گجراتی قدس سرہ نے مددگار انجنیر کو بلاکے ملاقات کروائے اور اوس سے اس بارے مین

سوال کیا گیا تو کہا کہ جس وقت حضرت یہان تشریف لائے اور ہم کو معلوم ہوا کہ یہہ یہان کے وارث ہین
تب سے ہم اپنے تصرف او ٹھالئے اس گنبذ کی مرمت کے لئے سرکار سے تین سو روپیہ منظور ہو چکے تھے اگر
آپ مرمت نہین کرتے ہین تو ہم کو اجازت دیدو سرکار کے طرف سے کر دینگے اگر پورا کام کرنا چاہتے ہو تو پانچ
ہزار روپیہ لگینگے اور جو بالفعل ضروری کام کرنا ہو تو ایکہزار روپیہ چاہئے افسوس ہے کہ یہہ بات حضرت پیر
دستگیر قدس سرہ کو یقت مین معلوم نہ ہوئی چونکہ سرکار نظام دکن مین درگاہ شریف کے اخراجات کے لئے
درخواست ہو رہی ہے اسکے اجرا تک یہہ کام ہونا ممکن نہین حاصل کلام کیفیت مندرجہ صدر سے ظاہر ہے کہ یہہ
صورتین فقط حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی اور حضرت پیر دستگیر قدس اللہ اسرارہما کے کرامت سے
ہوئین ورنہ کیا ممکن تہا کہ انگریزی لوگ درخواست کا جواب تحریری دیدیے کر پہر اوسکے خلاف مین بغیر کسی
تحریک کے ایسا کرتے نقل ہے کہ ایک نسب نامہ پارینہ حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللہی
قدس سرہ کے اولاد کے پاس بمقام بیجاپور جو دستیاب ہوا اسکے دیکہنے سے اور صاحب خلاصۃ
صبغۃ اللہی کے تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ آپنے بی بی حضرت صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت
سید محمود جونپوری قدس سرہ سے شادی کی آپ سے ایک دختر حضرت بی بی حبیب صاحبہ زوجۂ
حضرت شاہ عزیز اللہ فرزند حضرت سید کریم محمد حسینی صبغۃ اللہی قدس سرہا اور چہہ فرزند پیدا ہوئے
پہلے حضرت سلطان سید علی محمد الحسینی قدس سرہ آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ و جانشین ہوئے
دوسرے فرزند حضرت شاہ میران صاحب قدس سرہ آپنے بیجاپور مین رمضان کی اخیری تاریخ کو
وفات فرمایا آپکے فرزند حضرت سید کریم محمد عرف شاہ حضرت صاحب قدس سرہ ہین جنکا
انتقال بیجاپور مین ذیحجہ کی ستائیسوین ۲۷ سنہ ۱۱۲۶ ایکہزار ایکسو چہبیس ہجری مین ہوا اور
جنکی تاریخ معلوم ہے آپ کے دو فرزند تہے ایک حضرت بڑے صاحب قدس سرہ جنکا وصال بہاری مین
شعبان کی گیارہوین ۱۱ تاریخ کو ہوا دوسرے حضرت شاہ برہان صاحب قدس سرہ جنکا وفات بدنور

مین ذیحجہ کی دوسری تاریخ کو ہوا تیسرے فرزند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ آپ بمقام تاجپورہ شریف
متعلقہ ارکاٹ مین شعبان کی اکیسوین ۱۰۸۸ھ ایکہزار اٹہاسی ہجری مین لاولد انتقال کئے چوتھے
فرزند شاہ ابراہیم صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور مین محرم کی گیارہوین ۱۱۳۶ھ ایکہزار ایک سو
چہتیس ہجری مین لاولد انتقال کئے پانچوین فرزند حضرت شاہ حبیب صاحب قدس سرہ
آپ کعبۃ اللہ شریف کو روانہ ہوئے سو پھر آپکی کچھ خبر معلوم نہوئی چھٹوین فرزند حضرت شاہ
برہان صاحب قدس سرہ آپ بیجاپور مین رمضان کی انیسوین کو لاولد انتقال کئے حضرت سلطان
سید عبد الرحمن قدس سرہ نے عمر مسنون یعنے ۹۳ سال مین رحلت کی اور تواریخ رحلت
یہہ ہین غم از الم معشوق رحمان شد وصل عاشق و معشوق جاہ عالی رفیع الدرجات
خاتم الاولیا یہہ تاریخین ناظرین کو شبہ مین ڈالتی ہین کہ سنہ وفات گیارہ سو اکیس
ہے یا بیس ہے روایت کی کثرت بیس کے طرف ہے لیکن عقل چاہتی ہے کہ اکیس ہی ہو کیونکہ
پانچ مادون مین بیس کا مادہ ایک ہی ہے چونکہ وہ مادہ معنے کے رو سے بہت ہی خوب ہے
اسلئے ایک عدد کی زیادتی کو روا رکہے ہون ورنہ چار مادے بھی ایک عدد کی کمی سے لکہے
جانا ممکن نہین معلوم ہوتا واللہ اعلم۔

فہرست خلفای حضرت سلطان سید عبد الرحمن حسینی قدس سرہ

حضرت سید علی محمد حسینی فرزند و سجادہ نشین و حضرت محمد حسین عرف امام صاحب مدرس و حضرت
سید محمد جونپوری و حضرت شمس الضحی صوفی و حضرت شیخ احمد و حضرت نظام الدین علی و حضرت شاہ
محمد مجتبی قادری و حضرت احمد ابو تراب و حضرت شیخ موسی و حضرت شیخ حسن و حضرت حاجی
فتح محمد و حضرت بابا صاحب زبیری و حضرت نور الدین محمد و حضرت شیخ عبد اللہ و حضرت
سید محمد و حضرت سید مخدوم و حضرت شیخ حسین و حضرت شیخ محی الدین و حضرت شیخ
عبد الرحیم و حضرت شیخ عبد السلام و حضرت بابا شاہ حسین و حضرت شیخ عظمت اللہ

و حضرت شاہ زین الدین و حضرت شیخ علی و حضرت سید عبد الفتاح و حضرت محمد علی و حضرت سید
بڈھے نار نولی و حضرت شیخ احمد قبنی و حضرت شیخ عبد القادر و حضرت شیخ ملا ابراہیم و حضرت
شیخ لاڈ محمد و حضرت شیخ حمید قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

اور حضرت کے فرزند رشید اور سجادے حضرت سید علی محمد قدس سرہ اپنے وقت کے بزرگ اور مشاہیر
عصر اور صاحب مشیخت تھے تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیف سے ہے اور ارکاٹ میں آسودہ ہیں اور
آپکی اولاد بھی ارکاٹ میں سکونت رکھتے ہیں اور خوش معاش ہیں ۔

ذکر حسب

حضرت سید علی محمد قدس سرہ سنہ ایکہزار چہتر ہجری میں شہر بیجاپور میں پیدا
ہوئے کسی نے آپکے ولادت شریف کی تاریخ رضی اللہ کہی ہے آپ اپنے والد بزرگوار کے خلیفہ و
جانشین ہیں کتاب تجلیات رحمانی آپ ہی کی تصنیفات سے ہے نواب سعادت اللہ خان صوبہ دار
محمد پور عرف ارکاٹ کے عہد حکومت میں آپ بطریق سیاحت ادہر تشریف لائے اور قلعہ ارکاٹ
کے اندر ایک مسجد میں قیام فرمائے چنانچہ وہ مسجد اب تک آپ ہی کے نام سے مشہور ہے غرض تاج خان
جمعدار ذی منصب و عالی خاندان نے حضرت سے بیعت کی اور تاجپورہ میں جو انہیں کے نام سے
موسوم تھا اور ارکاٹ سے ملتی ہے آپکو بڑی تعظیم و توقیر کے ساتھ لا رکھا اور وہاں آپ کے لئے ایک
خانقاہ بنوا دی اور اپنے لڑکوں کے مکتب خانہ کی جگہ ایک گنبذ شریف بھی تیار کر دی اور گنبذ شریف
کے بازو ایک گنٹہ کھدوا دیا اس گنٹہ کو شفا گنٹہ کہتے ہیں کیونکہ اسکے پانی کی یہ تاثیر ہے کہ بخار والا بیمار
اسکے پانی سے غسل کرے تو شفا ہو جاتی ہے اور دوسرے بیماروں کو بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے
کہتے ہیں کہ تاج خان حضرت کے عرس شریف میں گنٹہ کے پاس کی دیوار میں سوالاکھہ چراغوں کی روشنی
کرتے تھے جسکی علامت اب تک باقی ہے۔ تاج خان بھی گنبذ شریف کے پائین خانقاہ کے متصل اپنی
کی وصیت کے مطابق دفن کئے گئے اور ان کی قبر کا تعویذ سنگ سیاہ سے بنایا ہوا ہے

نقل ہے

کہ حضرت شیوا اولیا مرید حضرت خواجہ امین الدین اعلی قدس سرہما جنکا مزار ارکاٹ میں ہے حضرت
سید علی محمد قدس سرہ کے ہمعصر تھے اور اس زمانہ میں شہر ارکاٹ میں مشائخین و فقرا کے تین

ساہٹہ مکان تہے اور حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ ہمیشہ برہنہ رہتے تہے وہان کے بڑے بڑے مشایخین
سے اودہر جاتے تو بہی آپ کچہہ خیال نہین کرتے برہنہ ہی بیٹھے رہتے اور جب کسی وقت حضرت سید علی
محمد قدس سرہ اودہر سے تشریف لیجاتے تو آپکے پہونچنے کے آگے ہی وہ کہتے کہ آدمی آتا
ہے کپڑا لاؤ اور کپڑا آتے ہی اپنا ستر ڈھانپ لیتے غرض ارکاٹ مین حضرت سید علی محمد قدس سرہ
کا بہت بڑا مرتبہ تہا جس کے سبب سے وہان کے تین سو ساہٹہ مکانات مین آپکا مکان سرمکان کہلایا۔
چنانچہ آجتک بہی تاجپورہ شریف کا مکان وہی سرمکان کہلاتا ہے حضرت نے عمر مسنون یعنی
تریسٹھ سال کی عمر مین ربیع الاول کی ساتوین ۱۱۳۸ھ گیارہ سو اڑتیس ہجری مین نقل مکان
فرمایا آپکے رحلت شریف کی تاریخ ورضوا عنہ ۱۱۳۸ ہے کسی نے آپکی ولادت ووفات دونون کی
تاریخین ایک بیت مین جمع کردی ہین سے رضی اللہ تولد بدان * ورضوا عنہ وصال شریف
آپکا مزار شریف تاجپورہ کے گنبد کے بیچ مین ہے **نقل ہے** کہ حضرت کی اہلیہ محترمہ
حضرت بی بی اچی صاحبہ قدس سرہا بنت نواب سرفراز خان بہی ولیہ کاملہ تہین حضرت پیر دستگیر
قدس سرہ فرماتے تہے کہ ایک روز حسن پور سے جہان کہ آپکے چچیرے بہائی حضرت شاہ
صبغۃ اللہ ابن حضرت شاہ زین الدین قدس سرہما رہتے تہے برابر دوپہر کے وقت پچاس
مہمان تاجپورہ شریف کو آگئے یہان عادتی لوگون کے لئے کہانے کے دو دیگچے پکا کر
تے حضرت سید علی محمد قدس سرہ نے اپنے اہلیہ محترمہ سے کہلوا بہیجا کہ حسن پور سے پچاس مہمان آگئے
ہین اسوقت کہانا تم نکالو حضرت بی بی دیگچے کے پاس چوکی ڈالکے تشریف رکہین اور دیگچہ پر سے
سینی نکالکے اپنی ودامنی مبارک اوڑہا دین اور خادمون سے فرمائین کہ دامنی کے نیچے سے
کہانا لے لیا کرو غرض جب باہر سے پیام آیا کہ سب مہمانون کی سربراہی ہو چکی اب کہانے کی
ضرورت نہین اوسوقت آپ اوٹہین خادمون نے دیکہا تو دیگچے کا کہانا جیسے کا ویسا ہے
اوسمین سے کچہہ بہی کم نہین ہوا حضرت بی بی قدس سرہا سے دو دختر اور تین فرزند پیدا
ہوئے ایک دختر حضرت جمال شاہ بی بی قدس سرہا اہلیہ حضرت شاہ قاسم حسینی

فرزند حضرت سید کریم محمد قدس سرہا دوسرے دختر حضرت حبیب شاہ بی بی قدس سرہا اہلیہ حضرت سید
محمد سرخ موئی قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثانی قدس سرہ سجادہ نشین دوسرے فرزند حضرت
دستگیر صاحب قدس سرہ آپ موضع کاکہنڈی واقع متصل بیجاپور مین رجب کی پانچوین تاریخ
کو لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید شاہ محمود صاحب قدس سرہ آپ کے دو
فرزند طفلگی مین انتقال کئے اور آپ تاجپورہ شریف مین رمضان کی سولہوین سنہ ۱۱۹۰ گیارہ
سو نوے ہجری مین انتقال فرمائے کسی نے آپکی تاریخ رحلت از مخزن اسرار ہو بود کہی ہے
حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ بہی بڑے صاحب کمال بزرگ تہے چنانچہ نقل ہے کہ جب
حیدر علیخان معروف بہ بہادر حاکم میسور نے مقام ارکاٹ پر فوجکشی کی تو اوسوقت تاجپورہ
کی گنبذ شریف کے پاس ایک نیم کا درخت تہا جو حائل حد نظر تہا بہادر نے حکم کیا کہ اوسکو کاٹ
دین پس اوسکے کاٹنے کے لئے لوگ آئے یہہ کیفیت حضرت شاہ محمود صاحب قدس سرہ
کو معلوم ہوی آپ وہان تشریف لاکے فرمایا جو شخص اس جہاڑ کو کاٹیگا وہ خود کاٹا جائیگا غرض
ایک شخص نے اوس درخت پر ایک کلہاڑی ماری تو وہ خود اوسی کے پاؤن پر لگی اور انگلی
کٹ گئی وہ شخص ڈرسے کنارے ہوگیا پہر ایک اور شخص نے کوشش کی تو اوسکے بہی اچہا زخم
لگا آخرش بہادر کو معلوم ہوا کہ حضرت نے یون فرمایا تہا جسکا ظہور لیا ہوا اسکے ساتہہ
ہی بہادر اوس درخت کے کاٹنے سے دست بردار ہوا۔

فہرست خلفای حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ

حضرت سید محمد ثانی سجادہ و جانشین و حضرت دستگیر صاحب و حضرت شاہ محمود
فرزندان آنحضرت قدس اللہ اسرارہم اجمعین آپکے دوسرے خلفا کے نام دستیاب
نہین ہوئے اسلئے نہین لکہے گئے اغلب ہی کہ آپکے داماد حضرت سید محمد صاحب
سرخ موئی قدس سرہ بہی آپ ہی کے خلفا سے ہون۔

حضرت سید محمد ثانی معروف بہ دستگیر دو عالم قدس سرہ

آپ حضرت سلطان سید علی محمد حسینی قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ و جانشین ہے سنہ ۱۱۰۷
گیارہ سو سات ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل
کئے اپنے زمانہ کے بزرگون مین نہایت جلیل القدر تہے آپ سے کرامتین بہی بہت سی ظاہر ہوئین
نقل ہے کہ آپ جب سواری نکلتے تہے سو آپکی پالکی کے سامنے کے ڈنڈے کو بہوئی
اٹہاتے نہ تہے فقط پیچہے کے ڈنڈے کو اپنا کاندہا دیتے تہے حضرت اکثر ٹیپو اولیا قدس سرہ
کے مکان کو تشریف لیجاتے کیونکہ ان دونون بزرگون کے درمیان نہایت ارتباط تہا غرض
جب آپکی پالکی ارکاٹ مین داخل ہوی تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ کشف باطن سے معلوم
کر لیکے استقبال جاتے اور سامنے کے ڈنڈے کو کاندہا دیتے اوسوقت حضرت دستگیر دو عالم
قدس سرہ فرماتے ٹیپو ڈنڈا چہوڑ اور سرک جا انہون کہتے دستگیر چپ رہو اسمین دخل نہ
دو آخر اسی حالت سے پالکی اونکے مکان کو پہونچتے آپ تہوڑا وقت وہان تشریف رکہتے جب
وہان سے رخصت ہوتے تو حضرت ٹیپو اولیا قدس سرہ آپکی پالکی کو ویسا ہی کاندہا دیکر خندق
یعنے ارکاٹ کے سرحد تک پہونچا کے واپس جاتے **نقل ہے** کہ حضرت دستگیر دو عالم
قدس سرہ بطریق سیاحت میسور تشریف لیگئے تہے اوسی شہر مین آپ نے عمر مسنون یعنے ترسٹھ
سال کی عمر مین شوال کی پہلی سنہ ۱۱۶۹ گیارہ سو انہتر ہجری مین رحلت فرمائی کسی نے آپکی تاریخ
پیران پیر دستگیر ۱۱۶۹ کہی ہے غرض آپکو سونپ کر تا چبوترہ شریف کو لائے اور گنبذ مبارک
مین آپ کے پدر بزرگوار کے پہلو مین جانب مشرق دفن کئے اور میسور سے آپکی لاش اوٹہا لاتے
وقت جس جس مقام پر قیام ہوتا حاکم وقت کے طرف سے وہان مسافرین کے لئے ایک ایک
مسجد اور ایک ایک سرا بنوا دیگئی ہے حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کو آپکے اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی صاحبنی صاحبہ قدس سرہا بنت شاہ حضرت صاحب علوی داماد حضرت شاہ
رجی صاحب قدس سرہما سے ایک دختر حضرت بی بی حضرت صاحبہ زوجۂ حضرت سید قاسم صاحب

قدس سرہ تہا اور ایک فرزند حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ پیدا ہوئے فرزند ارجمند کو آپ نے
اپنا خلیفہ و جانشین کیا شاید اپنے داماد حضرت سید قاسم صاحب قدس سرہ کو بہی خلافت سے
سرفراز فرمایا آپ کے دوسرے خلفا کے نام نہین ملے۔

حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ الحسینی قدس سرہ۔ آپ حضرت سید محمد
ثانی قدس سرہ کے فرزند و جانشین ہین ۱۱۳۲ھ گیارہ سو بتیس ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے
والد سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل کئے آپ اپنے وقت کے اولیا مین بڑے جلیل القدر تہے
آپ سے بہی کرامتین ظاہر ہوئین **نقل ہے** کہ جب حیدر علیخان معروف بہ بہادر نے
ارکاٹ پر فوجکشی کی تو رائی جی نامی نے نواب کرناٹک والا جاہ جنت آرامگاہ کا دیوان اور
ارکاٹ کا حکمران تہا اپنے پاس کتنی فوجکے نہ ہونے کے سبب سے یہہ کام کیا کہ ارکاٹ تاڑ کے
جہاڑونکو قد آدم کی مقدار مین باقی رکہکر اوپر سے کاٹ دیا اور اون درختون کے باقیماندہ
حصہ کو فوجی لباس پہنا کر دشمن سے مقابلہ کیا چونکہ اودہر یہہ کیفیت معلوم نہ تہی وہ کثرت فوج کا
گمان کرکے جنگی کارروائیان جاری رکہے جب اونہین معلوم ہوا کہ یہہ فقط رائی جی کا فتور
ہے فی الفور دہاوا کئے اور رائی جی کو قید کرکے نہایت بیعزتی کے ساتہہ بہادر کے پاس لے چلے
اوسوقت اوس نے درخواست کی مجکو حضرت سید علی محمد حسینی قدس سرہ کی گنبد مبارک پر سے
لیچلو عہدہ داران فوج نے ویسا گنبد شریف کے سامنے سے لے چلے حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ گنبد شریف کے صحن مین تشریف رکہتے تہے رائی جی نے عرض کی حضرت آج تک آپکے
زیر سایہ مین مینے نہایت عزت و آبرو کے ساتہہ اوقات بسر کی آج اس بے عزتی کے ساتہہ گرفتار
ہو کر جاتا ہون آپ نے زبان مبارک سے فرمایا کہ اب تو جیسے بیعزتی کے ساتہہ جاتا ہے ویسے
ہی عزت و آبرو کے ساتہہ اپنی واپس آئیگا غرض جب اسکو روبرو لے گئے تو بہادر نے کہا کہ تو نے
اس قدر فتور کرکے ہماری فوجکو بہت حیران و پریشان کیا رائی جی کہا مین نے جو کچہہ کیا وہ
اپنے آقا نواب والا جاہ کی خیر خواہی اور نمک حلالی تہی محکوم کو لازم ہے کہ اپنے حاکم کی

اوسی طرح خیر خواہی کرسے بہادر کو یہہ جواب بہت پسند آیا اوسکی مخلصی کا حکم دیا رائی جی
نے پھر کہا کہ مین نہایت بے عزتی کے ساتہہ لایا گیا ہون امیدوار ہون کہ عزت وآبرو کے ساتہہ
واپس کردیا جاؤن بہادر نے اوسکو پالکی مین سوار کروا کر اوسکی ہمراہی جمعیت کے ساتہہ روانہ کیا
اور رائی جی کے کہنے سے فوج ہمراہی نے اوسکو یہہ حضرت کی گنبد مبارک کے جانب لایا جب قریب
پہونچا تو پالکی سے اوتر گیا اور حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے دولت سرا پہ حاضر ہوکر
قدمبوس ہوا اور اپنے بیعزتی سے جاتے اور حضرت کے طفیل سے عزت وآبرو کے ساتہہ واپس ہونیکی
پوری کیفیت عرض کی **نقل ہے** کہ حضرت خواجہ رحمت اللہ قدس سرہ جنکا مزار شریف
رحمت آباد علاقہ نیلور مین واقع ہے ایکبار کسیوجہ سے چڑکر نواب والاجاہ جنت آرامگاہ کو کافر
کہدئے نوابصاحب نے علماء ومشائخین سے فتوے چاہا تو سب کے سب نے بموجب شرع تکفیر کرنے والے
کی تکفیر کا فتوی دیا اوس فتوی کو نوابصاحب نے ارکاٹ کو بھی روانہ کیا یہ بات معلوم ہوتے ہی
خواجہ صاحب گھبرائے اور فوراً حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کو ایک خط ایسے القاب
اداب سے لکھے جیسا چھوٹا بہائی بڑے بہائی کو لکھتا ہے اور اوسمین یہہ درخواست تھی کہ
اسوقت میری آبرو آپکے ہاتہہ ہے غرض جب وہ فتوے حضرت کے پاس دستخط کے لئے آیا
تو فرمائے پہلے یہہ تو بتلاؤ کہ کسنے کسکی تکفیر کی ہے فتوی لانیوالے نے کہا کہ خواجہ رحمۃ اللہ نے نواب
کی تکفیر کی حضرت نے فرمایا کہ نواب سے کہو کہ فقیران دیوانے ہین دیوان کی حالت مین انکی
زبان سے کچہہ کا کچہہ نکل جاتا ہے انکی بات سے رنجیدہ نہ ہونا چاہیے پہر کہکے آپنے
فتوی اپنے پاس رکہہ لیا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے ہین کہ وہ فتوی اور خط آپکے
بڑے بہائی حضرت ثانی سید میران محمد مدرس قدس سرہ کے قلمدان مین اب تک موجود ہے مگر
افسوس یہہ رہا کہ اس خاکپای فقرا یعنے مترجم نے اوسکے دیکھنے کی خواہش نہ کی ورنہ وہ فقیر
عنایت ہوگیا ہوتا جسکی پوری نقل اس موقع پہ درج کی جاتی تہی حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ نے عمر ستر برس یعنے ترسٹھ سال کی عمر مین ذیقعدہ کی چھبیسوین ۱۱۹۱ھ گیارہ سو

پورا نوسے ہجری مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کے طرف کوچ فرمایا اور اپنے دادا حضرت سلطان سید علی محمد قدس سرہ کے پہلو مین جانب مغرب مدفون ہوئے کسی نے آپکے رحلت کی تاریخ مین یہہ قطعہ لکہا ہے۔

قطعہ

شہنشاہ دین صبغۃ اللہ کرد	شدہ مظہر صبغۃ اللہ جہان
زسال وصالش بگفتا سروش	زوشد زہی آفتاب زمان

آپکو اپنی اہلیہ شریفہ حضرت بی بی فاطمہ صاحبہ قدس سرہا بنت حضرت شاہ برہان صاحب علوی فرزند شاہ حضرت صاحب علوی داماد شاہ ولی اللہ صاحب عرف رجبی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین سے تین دختر اور دو فرزند پیدا ہوئے ایک دختر حضرت بی بی صاحبنی صاحبہ قدس سرہا زوجۂ حضرت سید عمر محضار قدس سرہ دوسری دختر حضرت بی بی رحمان صاحبہ قدس سرہا زوجۂ سید قاسم صاحب برادر زادۂ حضرت سید عمر محضار قدس سرہما تیسری دختر حضرت بی بی سلطان صاحبہ قدس سرہا زوجۂ حضرت بڑے صاحب قدس سرہ بڑے فرزند حضرت سید محمد ثالث معروف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ چھوٹے فرزند حضرت سید علی محمد ثانی عرف حضرت علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ ہین۔

فہرست خلفای حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ

حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ فرزند کلان وسجادہ نشین وحضرت سید عمر محضار وحضرت ساقی علی صاحب وحضرت اکبر صاحب وحضرت شاہ رحمان صاحب و حضرت قطبی صاحب قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔

حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ

آپ حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ قدس سرہ کے بڑے فرزند اور سجادہ نشین ہین آپ سنہ گیارہ سو ستہتر ہجری مین پیدا ہوئے اور اپنے والد بزرگوار سے بیعت وخلافت

ولایت خاص کی اپنے والد کے کمالات کے جامع تہے آپ سے بیحساب کرامتین ظاہر ہوئین **نقل**
ہے کہ ایک وقت تاچورہ شریف کے گنٹہ مین بڑی مچھلی جسکو مرل کہتے ہین کثرت سے تہی اور حضرت
شاہ سید امین الدین قادری عظمتہ الٰہی عرف امین پادشاہ صاحب قدس سرہ جنکو حضرت دستگیر
دو عالم ثانی قدس سرہ کے ساتھہ کمال رسوخ تہا ایک روز یہ خیال کئے کہ تاچورہ کے گنٹہ مین مرل
مچھلی کثرت سے ہی وہان چل کے کہانا چاہئے یہان حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ نے لوگون کو
مچھلی لوٹ لینے اجازت دیدی غرض سب مچھلی لٹ چکی تو امین پادشاہ صاحب تشریف لائے
حضرت نے انہین دیکہتے فرمایا میان امین پادشاہ تم مچھلی کہانے کے لئے آئے ہو اور یہان مچھلی لٹ
گئی شاہ صاحب نے کہا دستگیر جب تم کو معلوم ہوا کہ مین مچھلی کہانے آتا ہون تو میرا حصہ کیون نہین
رکہے حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ ہان بہائی تمہارا حصہ ابہی آتا ہے اتفاقاً اوسی روز رعایا تاچورہ
کے تالاب کی مچھلی بہی لوٹے وہان بہی اسی قسم کی مچھلی کثرت سے تہی رعایا نے دو ٹوکرے مچھلی
حضرت کے خدمت مین بطریق نذر حاضر کی تو آپ نے فرمایا امین پادشاہ لو یہ تمہارا حصہ ہے پہر
اوسوقت شاہ صاحب کی فرمایش پر کچھ مچھلی اور کچھ بہنی ہوئی اور کچھ تلی گئی اور باقی تقسیم کردیگئی **نقل**
ہے کہ حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ کی مہمان نوازی ایسی تہی کہ کسی مذہب و ملت کا مسافر
ہوئے آپ اوسکی مہمانداری کرتے تہے اگر مسلمان آتا تو اوسکو پلاو دیتے تہے اور ہندو آتا تو کچا برت
دیتے تہے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے تہے کہ ایک وقت ایک کوسا مین آیا سنتی
رو رنگ اوسکو برابر برت دیا گئے اوسنے دیکہا کہ یہہ بڑا فیاض دربار ہے معذرہ عجیب لوگونکو
فیض پہونچتا ہے پس اپنے رخصت کے وقت حضرت کے پاس گیا آپ حقہ پیتے تہے تہوڑی تماکو
طلب کیا تو آپ فرمائے اوٹھا لو پہر ایک تانبے کا پیسہ طلب کیا تو آدہا آنہ دئے اوسنے
اپنے چلم مین اوسکو رکہکر اور ایک خالی کئے ہوئے ناریل مین سے کچھ خاک نکال کے اوپر رکہا
اور دم لگایا بعد اسکے چلم کو ٹہلیدیا اور ٹہنڈا ہونیکے بعد اوس آدہے آنہ کو وہ نکال کر دیکہا تو سبز
سونا ہو گیا تہا پس وہ سونا اور وہ ناریل حضرت کی نذر رکہکے کہا کہ تمہارے مکان کا بڑا فیض ہی

یہہ اپنے پاس رکہو یہہ کہکر وہ چلے گیا حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ وہ دونون چیز اپنے اہلیہ
شریفہ کے تحویل کئے حضرت بی بی قدس سرہا نے وہ سونا جو مانند موم کے ہوگیا تہا ایک خادم کے پاس
بہیجے کہ اسکا چہلا بنالا اوس نے دیکہا کہ یہہ بہت نادر چیز ہے عرض کیا کہ یہہ بہت نفیس ہے اگر حکم ہو تو اسمین سے
غلام آدہا لیتا ہے اور ادہے مین چہلا بنالاتا ہی حضرت بی بی نے فرمایا کہ اچھا دیا ہی کر پس اوسنے
نصف مین برابر کا تانبا ملایا تو سبزی تہی پہر اوسکی برابر تانبا ملایا تو تب کندن یعنی بارہ بان کا سونا ہوا غرض اوسنے
نصف سونے کا چہلا بناکر لادیا اور حضرت دستگیر دو عالم قدس سرہ سے عرض کیا کہ اوسمین سے
تہوڑی خاک عنایت ہو آپ مکان کے اندر تشریف لیجاکے وہ ناریل اٹہا لائے اور گنٹے کے طرف
چلدئے اوس خادم کو بہی ہمراہ بلا لے گئے وہان پہونچکر وہ خاک پانی مین اونڈیلدی یہ خادم
عجز والحاح کرتا تہا کہ خاک کو نہ پہینکین آپ فرماتے تہے ٹہرو کہتا ہون جب سب خاک پانی مین
گرگئی تو اوس ناریل مین پانی لیکر خوب ہلاکے سٹ دئے اور ناریل بہی گنٹے مین پہینک دئے
خادم نے عرض کی کہ اگر یہہ چیز حضور کے کام کی نہین تہی تو غلام کو عنایت فرما دینا تہا حضور ایسے
چیز کو گنٹے مین ڈالدئے آپ نے فرمایا ارے میان اب تم تہوڑی خاک طلب کئے فقیر تم کو
دیتا تو دوسرے مرید خادم بہی یہ بات سنکر آکے مانگتے اونکو بہی دینا پڑتا شدہ شدہ یہ خبر
ارکاٹ رانی پیٹ ویلور اور دوسرے سب اطراف وجوانب کے قریون مین شہرت ہوجاتی
کہ تاجپورہ کا دستگیر اکسیر بانٹتا ہے پہر ہر طرف سے لوگ آنے لگتے جب تک وہ خاک رہتی
دینا پڑتا اور جب تمام صرف ہو گئی تو کہنا پڑتا کہ ہو گئی اوس بات کو لوگ یقین نہین کرتے
اور کہتے کہ تاجپورہ کا دستگیر جہوٹا ہے اسلئے فقیر نے ایک ہی وقت مین قصہ پاک
کردیا **نقل ہے** کہ ایک صاحب بڈہن علی نامی تاجپورہ شریف مین رہتے
تہے اونکو کیمیا کا بڑا شوق تہا اون پر حضرت کے بڑے عنایات تہے غرض ایک روز
وہ اپنے مکان مین حسب عادت بہتا پہونک رہے تہے حضرت آہستہ اونکے پیچہے
سے آکے اونکے کاندہون پر ہاتہہ رکہکر پوچہے میان بڈہن علی کیا کرتے ہو کیا اس سے کیمیا

ہوتی ہے اونہون نے کہا دستگیر آپ یہان کاہیکو تشریف لائے ہم کچھ بھی کر لیتے ہین آپ کو
ان باتون سے کیا کام ہے حضرت نے فرمایا اری میان کہو تو اس سے کیا ہوتا ہے آخر انہون نے
مجبور ہو کے اوس نسخہ کی تمام ترکیب بیان کی آپ نے تبسم کرکے فرمایا ارے میان اس سے
کچھ ہوتا نہین اگر چاہتے ہو تو یون کرو تمہارا مدعا بر آئیگا بہ حسن علی نے کہا کہ بتلائے کیا جائے
آپنے فرمایا سرب یعنے سیسہ لیکر بوس مین گلاؤ اور جیسے کے پہل کے رس مان غوطہ دو ایسا
ہی ایک سو بیس بار کرو تو وہ سخت ہو جائیگی اوسوقت فلان بوٹی مین رکہہ کر آنچ دو تو
اکسیر ہو جائیگی صاحب مذکور اسکو دل لگی سمجھے آپ نے فرمایا ارے میان پہلے کرکے دیکھو
اگر کہے مطابق نہو تو دستگیر جہوٹا ہے کہو چونکہ انکے نصیب مین یہہ چیز نہ تہی انہین یہہ کام کرنے خیال
ہی نہ آیا جسوقت حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ کا وفات شریف ہو چکا اور لوگ آپکے کمالات و
کرامات بیان کر رہے تہے تو بہ حسن علی صاحب بھی حضرت کے مزاج کی سادگی کے بیان مین یہہ قصہ
بھی کہے لوگون نے اونہین پوچہا کہ تم حضرت کو ولی جانتے ہو کہ نہین اونہون نے کہا کہ بیشک وہ ولی
تہے جب ایسا ہی تو ولی کے زبان سے کبھی جھوٹ بھی نکلتا ہے وہ کہے کہ نہین لوگون نے اون سے کہا کہ
تم بیان دستگیر کو جہوٹ سمجہے اس تقریر سے اونکو خیال آیا اونہون نے ایک سو بیس غوطے دئے تو سخت ہو گئی
اب باقی رہا خاک پہانا اوسکے لیے حضرت نے جو بوٹی فرمائی تہی وہ بہول گئے جسکا رنج اونہین جیتے لگ رہا
حضرت دستگیر دوعالم ثانی قدس سرہ نے عمر مسنون یعنے ترسٹھ سال کے عمر مین جمادی الاول کے
تیسوین ۳۰ سنہ ۱۲۴۰ ایکہزار دوسو چالیس ہجری مین رحلت فرمائے جسوقت آپکا جنازہ اوٹہا ابر سایہ
کئے ہوئے تہا اور آپکی سواری کا گھوڑا جنازہ کے آگے اشک ریزان چلتا تہا اور دانہ چارہ
چہوڑ دیا تہا آپ کا مزار مقدس گنبد شریف کے اندر آپکی والد بزرگوار یعنے حضرت ثانی شاہ صبغۃ اللہ
قدس سرہ کے بازو سے مغرب کے طرف واقع ہے حضرت دستگیر دوعالم قدس سرہ کو آپکی اہلیہ شریفہ
حضرت بی بی شاہزادی بی صاحبہ بنت احمد صاحب سے ایک دختر زوجہ غوث پیران صاحب فرزند
حضرت سید عمر مختار قدس سرہما اور دو فرزند ایک حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ

دوسرے حضرت سید محی الدین قدس سرہ پیدا ہوئے حضرت سید محی الدین قدس سرہ انتقال کئے اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی ثالث اپنے والد بزرگوار سے بیعت و خلافت و نعمت حاصل کرکے سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث قدس سرہ کو تین دختران اور تین فرزند پیدا ہوئے ایک دختر بی جان بی صاحبہ زوجہ صاحبجو صاحب فرزند حضرت سید غوث پیر النساء صاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر شاہ صاحب مغفور میسوری قدس سرہما سے منسوب اون سے ایک فرزند سید محمد عرف پیر جیو بعمر بارہ سال رحلت فرمائے اور اون بی بی کے رحلت کے بعد دوسرے دختر سلطان بی صاحبہ منسوب کئے اون سے ایک دختر صاحبزادی بی صاحبہ زوجہ سید ولی محی الدین صاحب قادری و شطاری صبغۃ اللہی خلیفہ سید علی محمد الثانی الحسینی عرف پیران صاحب قبلہ پیدا ہوئے اور تیسرے دختر نے کم عمری مین رحلت کی اور ایک بڑے فرزند حضرت سید محمد صاحب عرف دستگیر صاحب بعمر سات سال رحلت کئے دوسرے فرزند حضرت سید عبدالرحمٰن قدس سرہ اپنے والد کے خلیفہ و سجادہ نشین ستائیس سال کی عمر مین بتاریخ ۲۱ شوال سنہ ہجری مین لاولد انتقال فرمائے تیسرے فرزند حضرت سید علی محمد الحسینی عرف پیر النساء صاحب سجادہ نشین حال اور اپنے منجھلے بھائی سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ سے بیعت و خلافت پائے اور اونکی انتقال کے بعد آپ سجادہ نشین درگاہ شریف ہوئے آپ اپنے بزرگون کی ایک نشانی ہین اور حضرت سلطان سید عبدالرحمٰن حسینی قدس سرہ کے اولاد مین فقط آپ باقی رہگئے ہین۔ خدا تعالیٰ انکی صد و بست سال کی عمر کرے اور آپ سے بھی مثل آپکے بزرگون کے فیض جاری کرائے آپکو دو صاحبزادے ہین ایک سید محمد حسینی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ دوسرے سید برہان الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ خداوند کریم اون دونون کے عمرون مین برکت دیوے اور ان سے خاندان صبغۃ اللہی کا سلسلہ قایم قائم و دایم رکھے آمین ثم آمین ٥

فہرست خلفائے حضرت سید محمد ثالث عرف دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ

حضرت سید علی محمد ثانی عرف علی پیران صاحب قبلہ چھوٹے بہائی اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ ثالث منجھلے
فرزند اور سجادہ نشین حضرت سید محی الدین صاحب چھوٹے فرزند اور حضرت سید محمد غوث بہانجے
اور داماد اور شاہ صاحب برادر سید عبد القادر قلعہ دار بنگلور اور سید کریم محمد عرف حضرت صاحب
و محمد قاسم صوفی و یقین شاہ و غلام عبد القادر و سید حبیب اللہ قدس اللہ اسرارہم

حضرت سید علی محمد ثانی الحسینی قدس سرہ آپ حضرت
ثانی شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ کے فرزند اور حضرت سید محمد حسینی عرف دستگیر و عالم
ثانی قدس سرہ کے چھوٹے بہائی اور خلیفے ہین آپکے والد بزرگوار قدس سرہ کے وفات کے
وقت آپکی عمر شریف چار سال کی تھی آپ اپنے بڑے بہائی حضرت دستگیر و عالم ثانی قدس سرہ
سے تربیت پاکے علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور ہوئے بیعت و خلافت و نعمت اور اجازت
جمیع سلاسل سے سرفراز ہوئے آپکی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ زبان زد خاص و عام
ہین آپکو اپنے مولی کے طرف ایسے مستغرق تھے کہ دنیوی معاملات سے ذرا بہی خبر نہین رکہتے
تھے چنانچہ **نقل ہے** کہ ایک روز مدار المہام دیوان نواب کرناٹک آپ کے حضور مین
حاضر تھے ایک شخص آکے تسلیم کیا آپ اپنے عادت کے مطابق جو ہر کس و ناکس کی تعظیم کیلئے برپا
اوٹہا کرتے تھے اوسکے لئے بہی اوٹہے دیوان صاحب کو بہی طوعاً و کرہاً حضرت کے ساتہہ اوٹہنا پڑا
اوس شخص نے کسی کام کے لئے تعویذ درخواست کی تو آپ نے عنایت فرمائی اور پوچہا کہ بابا تمہاری
گذران کیونکر ہے اوسنے عرض کی حضرت دو چہوکریون کو رکہہ لیکر عزت و آبرو سے گذر اوقات کر لیتا
ہون آپ نے تاسف کرکے فرمایا مین کیا کروگے بابا کیون بہی چار روز گذار لینا ہے غرض وہ
شخص چلا گیا اور دیوان صاحب بہی چلے گئے تو حاضرین نے پوچہنے کا عرض کی یا حضرت آپ نے اوس
شخص کو تعظیم دی آپ نے فرمایا کیون انہون نے کہا اوسنے حضور مین جو بیان کیا کہ دو چہوکریون
کو رکہا ہون اس سے کچہن ییسے طوائف مرد ہین اونکی آمدنی مین اسکا گذران ہو پہر ایسے کو تعظیم
کیسی آپ نے پوچہا وہ مسلمان ہے کہ نہین حاضرین کہے وہ مسلمان ہے حضرت نے فرمایا

حضرت نے مسلمان کی تعظیم کی **نقل** ہے کہ ایک بزرگ سید احمد نامی جو ابدال سے تھے ہندوستان
سے میسور کو آئے اونکی عادت یہ تھی کہ جو شخص اونکے روبرو گیا اوسپر توجہ کرتے اوسکے قلب سے
اللہ کی آواز آنی لگتی اور اگر وہ کسیکا مرید نہین ہی تو ان کا مرید ہوجاتا ورنہ طالب ہی ہوجاتا غرض
میسور کے کل مشائخین اوس بزرگ کے طالب ہوگئے اوس زمانہ مین حضرت کو اودہر تشریف
لیجانیکا اتفاق ہوا تو یہہ کیفیت سنکر آپ بھی اونکے مکان کو جانیکا قصد کئے تا دیکہین کہ وہ
کیسے ہین ایسے مین آپ کی بڑی بہن اہلیۂ شریفۂ حضرت سید عمر مخفا قدس سرہما نے کہا باوا
وہ شخص آکر ہمارے سب چہوکرون کو کہینچ لیا ہے پہر تو کیون اونکے پاس جاتا ہے آپ نے
فرمایا بڑی بی اگر اونہون ویسے ہین تو کیا عیب ہے اونکی جوتیان اوٹہانینگے غرض آپ اونکے
مکان کو تشریف لےگئے اوسوقت اونکے مرید طالب سب حاضر ہین حضرت روبرو ہوتے ہی سید
احمد صاحب نے آپ پر دور سے ہی توجہ کی اس سے کچہہ نہ ہوا جب آپ نزدیک پہونچے تو پہر اونہون
نے توجہ کی اس سے بہی کچہہ نہ ہوا آخر حضرت اونکی مجلس مین پہونچکر سلام علیک کہہ کے بیٹہہ گئے سید
صاحب نے پہر توجہ کی اس سے بہی کچہہ نہ ہوسکا آخر مجبور ہوکے اپنی گود سے تکیہ اوٹہا کے ایک
طرف رکہہ دیکے حضرت کے روبرو آکے بیٹہے اور مراقب ہوئے حضرت اوسوقت پان کہاتے تہے
تہوک دیکر آپ بہی مراقب ہوئے ایک پہر کے بعد سید صاحب عاجز ہوکر مراقبہ سے سر اوٹہا کے
اور کہے یہہ ڈہال آڑی لاتا کیا ہے حضرت نے فرمایا اگر تمہاری تلوار اصیل ہے تو ڈہال کو کاٹ
دیگی ورنہ اوٹہ جائیگی اسکے ساتہہ سید صاحب اوٹہ کے اپنی جگہہ پر بیٹہہ گئے اور حضرت
السلام علیکم کہہ کے اوٹہہ گئے اور اپنی بہن کے مکان کو تشریف لائے تو حضرت بی بی بیقرار ہوکر
ہو منہہ پر قبلے کے جانب منہہ کرکے اپنی دامنی مبارک اوٹہا کے بارگاہ الٰہی مین دعا کر رہے ہین
جب حضرت اندر تشریف لےگئے تو حضرت بی بی پوچہے باوا کیا تو بہی اودہر ہوگیا حضرت
فرمائے بڑی بی نہین ہوا ایسے مین حضرت بی بی کے فرزند حضرت سید محمد صبغۃ اللّٰہی قدس سرہم
اور دوسرے صاحبان حضرت کی پیٹہہ سے پہونچے اور یہہ واقعہ بیان کئے حضرت سے آپکی

سہن نے پوچہا باوا وہ کیا بات تہی آپ نے فرمایا بڑی بی اوہنون اپنے کو دیکہے اور مین اپنے
پیر کو دیکہا یہان اونکی دال نہین گلی عاجز آگئے اسکے ساتہہ حضرت بی بی نے آپکو چوترے
پر بٹہلاکے آپ پر سے تین بار تصدق ہوئے **نقل ہے** کہ آپکو دنیا سے نہایت
نفرت تہا آپ کے مریدین ومعتقدین جو کچہہ مبلغ بطور نذر لاکے پیش کرتے آپ اوسکو خادم
کے پاس دیدیتے اور کبہی حساب آمد وخرچ کا نہین پوچہتے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ فرماتے
تہے کہ ایک وقت حضرت نیلور کے جانب تشریف لیگئے تو آپ بہی ہمراہ تہے راستے مین نذر نیاز
بہت سے آتی تہی تو خادم اوس مبلغ کو بغیر اجازت صرف کرلیتا اور جب پوچہتے کہ باوا کچہہ ہے
تو کہتا ہوگیا یہہ بات حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کو ناپسند ہوی آپ ہر روز اوس سے
آمد وخرچ کا حساب لینے لگے چنانچہ ایک روز آپ روپے گن رہے تہے اور حضرت ٹہلتے ہوئے
اودہر تشریف لائے اور فرمائے بیٹے تو اپنی اونگلی دیکہہ آپ دیکہے تو جس اونگلی سے روپے
گن رہے تہے اوس پر سیاہی آئی ہے حضرت فرمائے بیٹے اسکے گننے سے انگلی پر اتنا داغ آیا
ہے تو تو جو اس قدر اوسکے طرف متوجہ ہوکے گن رہا ہے اس سے دل پر کتنا داغ جما ہوگا۔
نقل ہے کہ جب آپ مقام میسور تاریخ ہفتم شوال ۱۲۶۱ھ ایک ہزار دو سو ساٹہہ
پر دو ہجری مین اس دار فانی سے رہگرای عالم جاودانی ہوئے آپکو چہہ مہینے کی مدت سے وہان
سوپ کر رکہے بعد انقضای مدت یعنی ایک سال کے بعد آپکی لاش مبارک کا صندوق دفن کے
لئے تاجپورہ شریف کو لائے دفن کے روز ارکاٹ اور ویلور اور رانی پیٹ اور بنگلور اور
مدراس وغیرہ اطراف واکناف سے لوگون کا مجمع کثیر ہزارہا آدمیون کا جمع ہوا تہا اور اکثر
اشخاص کو یہہ گمان تہا کہ سوپ کر عرصہ ہوا ہے معلوم نہین تبک جسد مبارک کا کیا حال ہے پردہ
پڑہکے لاش کو قبر مین اوتارنا چاہئے۔ حضرت سید محمد صاحب صبغة اللہی بن سید عمر مختار
قدس سرہ نے فرمایا کہ آپ سادات عظام اور مشایخ کرام شاہ صبغة اللہ نائب رسول اللہ
کے اولاد مین پردہ کے کچہہ ضرورت نہین غرض جب آپکی حسب ارشاد صندوق لاش مبارک کا

کہولا گیا سبحان اللہ بجز جسد مبارک کے کفن پر ایک داغ بہی نہین تہا اور لاش مطہر ایسی تہی
کہ گویا آج ہی روح مبارک قبض ہوئی ہی اور ابہی مقنعہ پہنایا گیا ہے آپکو تا چبوترۂ شریف مین
گنبذ کے باہر جانب شرق گنبذ کے دیوار کے پاس دفن کئے ہین **نقل ہے** کہ جب آپ مقام
سیسو رہین علیل ہوئے اور رحلت کے تین روز پہلے سب کو جمع کرکے آپنے زمین پر ہاتہ مارکے یہہ آیت
پڑہی بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ یعنے یہہ اشارہ تہا کہ ہم یہین رحلت کرینگے بعد تین روز کے
جب وقت قریب آیا اور آپ چہرۂ مبارک کو ایک جانب پہیرے ہوئے عبدیت اور عبودیت کے
مقام مین تہے پیر دستگیر قدس سرہ کا فرمانا تہا کہ مین نے الا اللہ کہا تو حضرت نے کچہ جواب نہ
دیا پہر الا اللہ کہا جب بہی جواب نہ ملا تیسرے بار الا اللہ کہا تو حضرت نے آنکہین کہولکر یا ین
الفاظ ارشاد فرمائے کہ مجکو معلوم ہے حضرت سید محمد صاحب صبغۃ اللہی اسکی تشریح بیان فرماتے
کہ حضرت الا اللہ کہنے کے وقت مجکو معلوم ہے کرکے جو ارشاد فرمایا فقط اپنے صاحبزادہ
بلند اقبال کے طمانیت کے لئے کیونکہ جو لوگ کہ خاصان خدا ہین وقت اخیر دیدار الٰہی کے شوق
اور ماد ملکے قربت کی اشتیاق مین اپنے کو فنا کرتے ہین اور ذات صحبت قائم رکھتے ہین
اور الا اللہ دیا ہو ویسی کہنا کیا ہے گویا اوسکو اپنے سے علیحدہ سمجہنا ہے آپکی اہلیہ شریفہ حضرت
بی بی سلطان صاحبہ بنت سید نعمی صاحب علوی فرزند شاہ برہان الدین صاحب علوی اور آپکو دو فرزند
ہوئے ایک میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ دوسرے فرزند سید السادات قبلۃ المحققین فرزند لا
مرشدنا حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی القادری والشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ العزیز
حضرت میران سید محمد الثانی الحسینی قدس سرہ آپ حضرت سید علی محمد الثانی قدس سرہ کے فرزند ار
پیر دستگیر قدس سرہ کے بہائی آپکو اپنے والد بزرگوار سے خرقۂ خلافت اور علوم ظاہر و باطن سے
سرفرازی ہوئی آپکے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور عالم ہے آپکی رحلت ۱۹ ماہ محرم
سنہ ۱۲ ہجری ہے آپکا دفن اپنے والد بزرگوار کے بازو ہوا ہے اور آپکی بازو جانب شرق سید محمد
صاحب صبغۃ اللہی بن سید عمر صاحب قدس سرہ کا دفن ہوا ہے **نقل ہے** کہ جب آپکی

[illegible]

روح مبارک پرواز کی تو پکار مبارک پیر دستگیر قدس سرہ آغوش میں تھا بعد رحلت آپکے دو نتیجہ کہتے ہیں پیر دستگیر نے فرمایا کہ بیان ... [illegible]

ذکر پیر دستگیر سید السادات منبع الحسنات برہان الحق والدین حضرت مرشدنا مولانا سید شاہ برہان الدین الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ

ابن حضرت سید علی محمد الثانی الحسینی القادری عرف پیران صاحب ابن حضرت ثانی رشید صبغۃ اللہ الحسینی القادری ابن حضرت سید محمد الثانی القادری عرف دستگیر صاحب ابن حضرت سید علی محمد الحسینی القادری ابن حضرت سلطان سید عبد الرحمن الحسینی القادری ابن حضرت میران سید محمد مدرس الحسینی القادری برادر زادہ مرشد اولیاء اللہ اولاد رسول اللہ حضرت رشید صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم اجمعین۔ آپ صاحب مشیخت فرید العصر وحید الدہر اہل عرفان یکتای زمان جامع علوم ظاہری و باطنی حلیم الطبع صاحب روی مستمتعان بدر منیر سپہر شریعت و طریقت آفتاب عالمتاب برج حقیقت و معرفت تھے اور اپنے پدر عالیمقام کے بعد مسند ارشاد و ہدایت پر متمکن رہے اور خاندان صبغۃ اللہی کے چراغ۔ آپ کا مولد شریف چوکہ سلطان ہے سنہ ۱۲۲۵ سن یکہزار دو صد و پچیس ہجری میں ہوا۔ آپکی ولادت کی تاریخ۔ مصرعہ۔ ضیای دیدہ سید علی بلند مکان۔ ہے آپ ستر اسال کی عمر شریف میں اپنے والد بزرگوار سے خرقہ خلافت اور شغل و اذکار و نعمت جمیع سلاسل عالیہ قادریہ و شطاریہ و چشتیہ و خلوتیہ و فردوسیہ و سہروردیہ و نقشبندیہ و مداریہ و اویسیہ و زنجیر پوشیہ و طبقاتیہ اور تمامی علوم ظاہری و باطنی سے کامل بہرہ ور ہوئے آپ کی اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ مشہور خلایق ہیں آپکی ذات بابرکات سے ایک عالم فیضیاب تھا خطہ مدراس تو کیا بلکہ اطراف و اکناف دور و دراز تک جن کا نظیر نہ تھا وہ کون سا ذرہ بشر ہوگا جو آپ سے مستفیض نہ ہوا ہو آجکل روز اگر آپ کے مریدین کا شمار کیا جاوے تو ہزاروں تک نوبت پہونچیگی دوسرے لوگوں سے قطع نظر صد ہا امراء عمائدین شہر آپکی خادموں میں موجود ہیں خاندان والا جاہی کے اکثر اہل خاندان آپ ہی کے خادم اور آستان بوس ہیں چنانچہ عالیجناب نواب معلی القاب حاتم دوران ضیاء حضور زمان نواب محمد منور خان بہادر پولس تعلقہ ارکاٹ ۱۳۲۲م دام اقبالہ۔ اور آپ کے دو بیٹوں

براور نواب غلام محمد غوث خان بہادر و نواب محمد عبدالعلی خان بہادر اور آپکی والدہ شریفہ نواب خورشید النسا بیگم صاحبہ اور آپکی فرزندان اور محلات وغیرہ سب حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خادمون سے ہین اور نواب غوثیہ بیگم صاحبہ اور جناب رحیم النسا بیگم صاحبہ صاحبزادی نواب عظیم جاہ بہادر مرحوم پرنس اول ارکاٹ اور دیگر سب بیگمات وغیرہ آپکی خادم اور مطیع و فرمانبردار ہین لیکن اس خاندان ہین آپکی عقیدت اور محبت مین جناب پرنس آف ارکاٹ سے کوئی سبقت نہین لیجاسکتا اور انکے بعد دیگر مریدین مین جناب مولوی حاجی احمد علی صاحب دیوان پرنس آف ارکاٹ کمال محبت دلی اور خلوص قلبی رکھتے تھے چنانچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ آپکا اپنے تحریرات مین بہائی صاحب لکہا کرتے تھے اور وقت رحلت آپکو اپنے خانگی امورات مین وصی گردانے ہین حضرت پیر دستگیر سادات عظام مشائخ کرام فیض رسان ہر خاص و عام تھے اور متصف بخلق محمدی اور متخلق باخلاق اللہ تھے چنانچہ جو شخص حضرت سے قدمبوس ہوتا تہا وہ اپنے دلمین یہی سمجہتا کہ مجہسے بڑہکر کسی پر آپکی شفقت نہین جود و کرم کی یہہ حالت تھی کہ ہر روز صدہا لوگ اس آستانہ سے فیضیاب ہوتے تھے اور بہت سے غربا جو آستانہ مبارک پر پڑے ہی رہتے تھے آپ ان لوگون کو بہی وہی کہانے کو عطا فرماتے تھے جو خود تناول فرماتے تھے اور کبھی آپ نے اپنے کہانے مین اور دوسرونکے کہانے مین کچھہ تفرقہ نہ فرمائے الغرض حضرت پیر دستگیر جامع جمیع اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ تھے بقول مولف تصرفات برہانی

مرشد کامل عیان ہین سید برہان شاہ ۔ سر حق کے رازدان ہین سید برہان شاہ

غوث اعظم کے تصدق سے مریدون کے تمام ۔ حشر کے دن پاسبان ہین سید برہان شاہ

ہین فنا فی اللہ کے اسرار اون پر منکشف ۔ واقف راز نہان ہین سید برہان شاہ

صبغۃ اللّٰہی مکان کی روشنی ہے آپ سے ۔ نور شمع خاندان ہین سید برہان شاہ

روز محشر پاؤن لغزش پائے میرا کیا مجال ۔ دستگیر بیکسان ہین سید برہان شاہ

کیا عجب راہ ضلالت سے نکل آؤن اگر ۔ میری رہبر بیکسان ہین سید برہان شاہ

خلط ۔ اس کو حاصل نہ کیونکر ہو شرف ۔ پیر کامل میرے وہان ہین سید برہان شاہ

آپکی ارشادات اور تصرفات کثرت سے ہین اس مترجم خاکپای غلامان غلام خاندان صبغۃ اللّٰہی کی کیا طاقت ہی جو ان سب کما حاقۂ تحریر مین لاسکے بقول مولف مذکور

یہہ ذات وہ ہی جس سے مریدونکو ہی شرف	تحریر وصف پاک کرون کیا مجال ہے

لیکن بیان چند کرامات اور تصرفات مجملۂ منجملہ تصرفات ربانی تبرکاً تیمناً واسطے ملاحظۂ ناظرین کے حسب ذیل ہین۔

نقل ہے کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللّٰہی جو حضرت کے ماموں صاحب جناب سید محمد قبول صبغۃ اللّٰہی کے خلیفۂ مکرم ہین بیان فرماتے ہین کہ جبکہ حضرت مرشدنا قدس سرہ واسطے کتخدائی اپنے ہمراہ والد بزرگوار مرشدنا جناب سید علی محمد الحسینی عرف علی پیران صاحب قبلہ قدس سرہ کے رونق افزوز میسور رہے تو آثار علوی درجات و مقامات تقدس آیات آپکے حالات سے ظاہر تہے اور جذبہ بیدماہ حال چنانچہ مرشدی و مولائی قدس سرہ اکثر اوقات بوقت تعلیم و تلقین اور تربیت کے یہی فرماتے ہے کہ میرا ہر آن **کشف و شہود** کے اعلی مدارج پر پہونچا **کمترجسم** حقیقت مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا ہر ایک کلام اور ہر ایک حرکت اور بہاہر تصرفات سے خالی نہین تہا اور تا وقت رحلت پیر دستگیر قدس سرہ کے مراتب و مدارج مین کسیکو آپپر ترجیح نہین ہے اور ہر ایک شخص آپکی روبرو سرنگون تھا ؛

نقل ہے کہ ایک صاحب اہل عرب کہ معظمہ زاد اللہ برکاتہ کے رہنے والے بہت ذی کمال تہے ہمیشہ اونکی تمنائے دلی یہی تہی کہ خاندان عالیہ قادریہ مین کسی پیر کامل سے بیعت حاصل کیا چاہئے بہت کچہہ تلاش اور تجسس کیا مگر راہ منزل مقصود کی نہ پائی ایک روز بہت الحاح و زاری کے ساتہہ بارگاہ ایزدی مین التجا کی کہ یارب العالمین میری تمام عمر خواہش بیعت مین صرف ہوی تو مسبب الاسباب کسی سبب سے کسی مرشد کامل کے بیعت سے سرفراز کرادے اسی تصور و خیال مین رات کو سوگئے پس کیا خواب دیکہتے ہین کہ ایک محفل آراستہ ہے اور اوس محفل مین حضرت غوث الصمدانی قطب ربانی میران محی الدین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تشریف رکہتے ہین

اور حاضرین مجلس کا ہین۔ یہہ عرب صاحب پیشگاہ عالی مین حاضر ہوئے اور اپنی استدعا ظاہر کی ارشاد ہوا
کہ ملک ہند مین شاہ سید برہان الدین حسینی صبغۃ اللّٰہی موجود ہے جاکر اون سے بیعت کرو انہون نے پہر
عرض کی کہ اون حضرت کو مین نے دیکہا نہین کیسے کامیاب ہونگا چونکہ حاضرین محفل مین حضرت پیر
قدس سرہ بہی تشریف رکہتے تہے جناب غوث پاک رضی اللّٰہ عنہ نے آپکو دکہلا کر صورت شناسی کردیا
اوسوقت حضرت کے وہ لباس زیب تن تہا جو وقت بیعت پہناکرتے ہین پس وہ عرب صاحب خواب
سے بیدار ہوکر حضرت کے تلاش مین رہے اور راتدن بارگاہ الٰہی مین اونکی یہی التجا تہی کہ خداوندا حضرت
ممدوح ملک ہند مین کس مقام مین ہین مجہہ کو وہان پہونچادے جب ایام حج مین اطراف و اکناف اور
ممالک دور و دراز سے حجاج مکہ معظمہ مین جمع ہوئے اہل مدراس بہی موجود تہے سبہی جوئندہ یابندہ
دریافت سے معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح مدظلہ العالی مدراس مین تشریف رکہتے ہین وہ صاحب بہی
مکہ معظمہ سے روانہ ہوکر مدراس کو آئے اور حضرت کے دولت سرائے عالی پر واسطے حصول قدمبوسی
کے حاضر ہوئے جب حضرت حجرۂ خاص سے باہر تشریف لائے وہی لباس زیب تن تہا کہ جس لباس سے
جناب محبوب سبحانی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کی شناخت کرائی تہی پس وہ عرب صاحب چہرۂ
مبارک دیکہتے ہی قدمبوس ہوئے اور دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور راہی مکہ معظمہ زاداللّٰہ برکاتہ
کے ہوئے چنانچہ یہہ واقعہ شہر مدراس مین مشہور و معروف اور اکثر حضرت کے مریدون اور عقیدتمندون
کو معلوم ہے +

نقل ہے ایک صاحب تقی نواز خان نامی مدراس مین اکثر یہی کہا کرتے کہ ہر کس و ناکس کے
مرید ہونے مین کیا ہے اگر کوئی پیر کامل مرشد ملے تو البتہ مرید ہونا چاہئے اور حضرت پیر قدس سرہ
سے سوء اعتقادی تہی ایک روز خواب دیکہا کہ مدراس مین جامع مسجد والاجاہی مین ایک جنازہ
لائے ہین اور اوسکے ہمراہ ہزارہا مخلوق ہے اور حضرت رسالت پناہ رسول مقبول صلی اللّٰہ علیہ وسلم
بہی جنازہ کے ہمراہ ہین یہہ صاحب آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو ہمراہ دیکہتے ہی کمال تحیر
اور شوق سے ہر ایک ہمراہیون سے دریافت کرتے تہے کہ یہہ جنازہ کس بزرگ کا ہے

جسکے ساتھہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہین لوگون نے بیان کیا کہ تم کیا نہین جانتے یہہ جنازہ رشیدہ برہان الدین حسینی کا ہے پس صاحب مذکور خواب سے بیدار ہوتے ہی اپنے خیالات فاسدکم اعتقادی پر متنبہ ہوکر خدمت عالی مین بہت عجز و انکسار سے حاضر ہوکر حقیقت حال عرض کی اور دولت بیعت سے سرفراز ہوئے ٭

نقل ہے کہ محمد قادر اسد عرف قادر بادشاہ صاحب ساکن ارکاٹ جو حضرت پیر قدس سرہ کے مریدون سے ہین بیان کرتے ہین کہ ہر سال حضرت تا چیورہ تشریف لیجانے کے وقت میرے مکان تشریف لاتے تھے ایک سال حضرت حسب معمول ارکاٹ کی مسجد مین رونق افروز ہوئے مین نے دعوت کی چونکہ حضرت کو دہی کہانے کی بہت خواہش تھی اور اکثر میرے مکان کا دہی تناول فرمایا کرتے اسلئے مین نے اہلخانہ کو کہدیا کہ دہی جما جایا جاوے حضرت جب تشریف لائے دسترخوان بچھایا گیا اوس وقت معلوم ہوا کہ فراموشی سے دہی نہین جمایا گیا ہے فقط دودھ موجود ہے مجہہ کو بہت تاسف ہوا لاعلاج ہوکر دودہی ایک پیالہ مین ڈالکر دسترخوان پر لا رکہا بعد ایک لحظہ کے جب دودھ کے پیالہ کے طرف خیال کیا تو پیالہ مین خالص دہی عمدہ جمایا ہوا تھا بعدہ مین نے یہہ حال حضرت کے خدمت مین عرض کیا حضرت نے دعاے خیر فرمائے ٭

نقل ہے کہ جناب حضرت شاہ باقی صاحب قبلہ صبغۃ اللّٰہی بیان فرماتے ہین کہ جس روز حضرت قدس سرہ نے بمقام مدراس برخوردار محمود کو بیعت سے سرفراز کیا ایک پہول کا ہار جو وقت بیعت حضرت کے گلوے مبارک مین ڈالا جاتا ہے وہ ہار حضرت نے برخوردار مذکور کے گلے مین ڈالکر سرفراز کیا برخوردار مذکور نے اوس ہار کو بکمال ارادت او رصدق دلی سے تیمناً و تبرکاً اپنے قلمدان مین احتیاط سے رکہکر ساتھ ضلع قصبہ گنگاوتی مقام بیکونہ کو لایا مین نے استفسار کیا کہ تم میرے واسطے کیا تحفہ لائے اوسنے کہا کہ بجز بیعت کے تحفہ تو کچھہ نہین مگر حضرت نے اپنے گلوے مبارک سے ایک ہار پہولون کا جو عطا فرمایا ہے البتہ لایا ہون پس جاے نظر اور محل تامل ہے خیال کیا جاے کہ یوم بیعت سے وہ روز یوم نہم تہا جب برخوردار مذکور قلمدان لائے اور میرے روبرو کہا

وقت مخدوم علیہما مدرس فارسی اور دوسرے دس پندرہ اسم بھی موجود تھے اونکے روبرو مین نے
وہ قلمدان کھولا اور حمایل پھول اسکے نکالا۔ خدا آگاہ ہے صبغۃ اللہ گواہ کر اوسیطرح تمام پھول حمایل ندکورکے
تازہ تھے گویا اوسی روز بازار کا تیار کیا گیا ہے۔ فقط نظر کرنیکی جا ہے کہ کہان مدت نہ روز اور
کہان تازہ رہنا پھول کا قطع نظر اسکے قلمدان مقفل کہ اوسمین ہوا کی بھی گنجایش نہین ہتی ✤

نقل ہے کہ جسوقت عالیجناب نواب مرزا فیروز حسین خان بہادر الخیث جناب نواب
خیر النسا بیگم صاحبہ قبلہ زینہ گر ناگمنے نہایت سعی سے جبہ مبارک حضرت سید المرسلین شفیع المذنبین
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا شہر دہلی سے لاکر بہت اعزاز و تعظیم و توقیر سے کوہ طیوا صلعم پہ رکھا اور
مدراس کو زیارتگاہ جبہہ مبارک بنایا اور کوہ شریف پہ ایک مکان عالیشان اور جبہ مبارک کے رکھنے
کے لئے ایک صندوق شریف تیار فرمایا لیکن بہادر موصوف کو یہہ تردد تہا کہ ابکی جو پہلا سال ہے ۱۲ ربیع الاول
کے روز جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس مبارک ہی اس جبہ مبارک کی زیارت کس بزرگ کے
ہاتھ سے کرواون اسی تصور او فکر مین ایک روز بہادر ممدوح نے عالم رویا مین ملاحظہ فرمایا کہ ایک
میدان نورانی ہے اور اوسمین ایک مکان عالیشان بہت کشادہ ہے اور اوسکے عقب طرف ایک اور
بھی مکان ہے اور ہزارہا مخلوق کی آمدورفت ہی مین نے دریافت کیا کہ یہہ مکان کسکا ہے معلوم ہوا کہ
یہہ مکان حضرت شاہ سیدہ برہان الدین الحسینی صاحب کا ہے پس مین بھی اوس قصر عالیشان
کے اندر گیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک مسند لگی ہوی ہے صدر اوسپر ایک بزرگ خوبصورت نیک سیرت
تشریف رکھے ہین اور اون بزرگ کے عقب مکان ملحقہ مین ایک دروازہ ہے اوسپر ایک چلمن چہوٹی
ہوی ہے اور یہہ مشہور ہے کہ اوس چلمن کے مکان مین حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف
رکھتے ہین اور اون بزرگ کے پاس حضرت موصوف مدظلہ العالی بہی تشریف رکھتے ہین مین بہی
روبرو حضوری مین بیٹھ گیا اون بزرگ نے میرے طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ جبہہ مبارک کی
زیارت آپ شاہ سیدہ برہان الدین الحسینی کے ہاتھ سے کروا اور بعدہ چلمن سے دو روزہ مکہ مکان سے
فاتحہ دینے کے لئے اون بزرگ کی طلبی ہوی اونہون نے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے
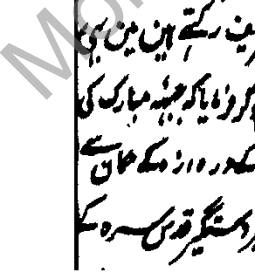
طرف دیکھکر فرمایا کہ اندر جاکر فاتحہ دو پس حضرت اندر جاکر تعمیل حکم بجا لائے میں باہر اندر سے دو حصہ ایک ایک
رکابی مین پانچ پانچ لڈو شیرینی کے رکھے ہوئے باہر آئے اوس مین ایک حصہ مجہہ کو عطا ہوا اور یہہ پیام دیا گیا
کہ یہہ تبرک فقط تم کو دیا گیا ہے اور دوسرا حصہ معلوم نہین کس کے نام کا تھا وہ شیرینی ایسی لذت والی
مزہ دار تھی کہ مین نے کبھو اپنی عمر بھر نہین کھائی تھی بعد بیداری علی الصباح مین نے یہہ خواب
حضرت پیر قدس سرہ کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کی اور خواستگار تشریف آوری بہ یوم عرس شریف
حضرت علیہ الرحمہ کا ہوا اور مین قسم کھاتا ہون کہ یہہ خواب صحیح صحیح عرض کیا ہے اسلئے حضرت نے اوس
روز تشریف آوری اور جبہ مبارک کی زیارت کو اقبال فرمایا۔ واضح ہو دے کہ جگہ عقب نیمہ دالان مین
حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا تہے اور فاتحہ دینے کے لئے اندر سے طلبی ہوئی اور پیر قدس سرہ
نے حسب اجازت اندر جاکر فاتحہ دئے تھے اور اوس مکان مین حضرت کے مرشد بہی جو عوام سمجھتے
ہین تو جو بزرگ مسند پر تشریف رکھتے تہے یقینا حضرت علی کرم اللہ وجہہ تہے کیونکہ عقب کے مکان
مین بی بی فاطمۃ الزہرا کا رہنا اس امر کو ثابت کرتا ہے اور حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے جد
اعلیٰ اور مرشد کو جو دست بدست سینہ بسینہ دولت خلافت پہونچی ہے حقیقت مین حضرت علی مرتضی
کرم اللہ وجہہ مرشد ہی ہین مگر افسوس ہے کہ مرزا صاحب ممدوح کی حیات مستعار نے وفا نہ کی قبل زیارت
شریف بتاریخ غرۂ صفر ۱۳۰۲ھ ہجری کو اس دار فانی سے انتقال فرمایا اور وہی علیہ الرحمہ کے پہلو پر جبہ
شریف کے قبہ مبارک کے روبرو مدفون ہوئے بہر حال تاریخ موعودہ پر جناب مرزا اسمعیل خانصاحب
ہمشیرزادہ مرحوم اور ہر دو صاحبزادگان ذوالمناقب مغفور اعنی جناب مرزا احمد حسین خانصاحب
و جناب مرزا خورشید حسین خانصاحب کے اہتمام سے ۱۸ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ ہجری کو جو عرس مبارک
ہوا حضرت پیر قدس سرہ نے مرحوم کے خواب کا ایفای وعدہ فرمایا اور بذاتہ کوہ شریف پر جاکر جبہ
مبارک کی زیارت کروائے ◆

نقل ہے کہ محمد بہاء الدین صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ کسی صاحب کے مکان مین کچہہ تقریب
تہی حضرت پیر قدس سرہ کو بہی دعوت تہی حضرت کو بعد انفراغ وظایف وغیرہ تشریف لیجانے کو

فرصہ ہوا۔ صاحب خانہ نے یہہ تصور کیا کہ حضرت کے ہمراہ شاید دو تین خادم ہونگے اسی مقدار کے
موافق کہانا علیحدہ نکال کے رکہا اور باقی سب دعوتیون کو کہانا کہلا دیا بلکہ کہانا بہی ختم ہو چکا بعدہ
حضرت تشریف لائے آپکے ہمراہ دس پندرہ خادم تہے جسمین مین بہی شریک تہا صاحب خانہ بہت
متفکر ہوا کیونکہ اوس نے فقط دو تین خادمون کے موافق کہانا نکال رکہا تہا اور یہہ دس پندرہ
آدمی جب حضرت نے اوسکے تردد کو ملاحظہ کیا ارشاد فرمایا کہ فی الحال جس قدر کہانا موجود ہے سب
خوان پر لا رکہو اور اوسپر پارچہ سفید اڑہا دو اور سب کے سامنے خالی رکابیان رکہہ دو جبکہ صاحب
خانہ تعمیل حکم بجالایا حضرت نے اپنے دست مبارک سے ہر ایک خادم کے رکابی مین بمقدار اوس کے
غذا کے کہانا ڈالا سب نے بہ سیری تمام کہایا اور بہی کہانا بچا رہا ؂

نقل ہے کہ مولف تصرفات ربانی کا بیان ہے کہ چونکہ مکان کے تمام اہل و عیال کو حضرت
قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے ایک سال قصبہ راجگور مین بیماری ہیضہ شائع ہوگئی اور اوسی بیماری
سے مولف مذکور کی اہلیہ کلان بیمار ہوئین بہت کچہ معالجہ کیا گیا مفید مرعانہ ہوا ایک ہی دن مین
زیست کی امید منقطع ہوگئی بیمار کو تلقین کیگئی کہ اسوقت امورات دنیوی کا ہرگز خیال نہ کیا جائے
جو کچہہ تصور ہے حضرت پیر کے مشاہدہ کا ہے اسوقت حضرت کا مشاہدہ بہت کام آئیگا اور اسی تصور
وخیال مین حل مشکلات ہوکر سعادت دارین نصیب ہوگی جب آدہی رات گذر گئی بیمار کی حالت
ابتر ہوی اور آنکہین بلاحس و حرکت دیوار سے ٹکٹکی لگائی ہوی تہین گویا کہ حالت نزع ہے مولف
مذکور یہہ حال دیکہکر کلمۂ طیب پڑہنا شروع کیا اس عرصہ مین بیمار یکایک دونون ہاتہون کو اوٹہاکر
اپنے منہہ تک لایا اور پڑہتی ہون پڑہتی ہون کہتے ہوئے کلمۂ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑہکر ہاتہون کو اپنے منہہ پر پہیر کر ہوشیار ہوگئی اور بعد اسکے دریافت کیا کہ مین ابہی حضرت
پیر کے مکان مین تہی حضرت نے ایک لڑکے کے ہاتہہ سے پانی منگوایا اور دعا پڑہکر مجہہ کو عطا کرکے
ارشاد فرمایا کہ کلمہ پڑہکر پی جاو مین نے پڑہتی ہون کہکر کلمۂ طیب پڑہکر پی لیا اور ہوشیار ہوئے پس اسکے
ساتہہ ہی بیمار کا حال لحظہ بلحظہ دن مین صحت پاتا گیا بلکہ آہستہ روز کے عرصہ مین ایسی صحت ہوی کہ گویا بیمار ہی نہ تہی

نقل ہے کہ حاجی محمد داؤد صاحب بیاپاری ساکن گلبرگہ شریف فی الحال جنکی دوکان رائچور
مین ہے اور حضرت پیر دستگیر مرشدنا قدس سرہ سے بیعت حاصل ہے اپنے مرید ہونے کا
واقعہ بیان فرماتے ہین کہ مین نے قبل بیعت رائچور مین ایک خواب دیکھا کہ مین کسی مکان
مین گیا ہون اور وہ مکان ایسا ہے کہ مین نے کبھو نہین دیکھا تھا اور اوس مکان مین ایک
طرف ایک حجرہ ہے جسکا دروازہ بند اور اوس حجرہ کے دروازہ کے اوپر ایک تختہ
آویزان جسپر اوپر اللہ کا نام اور اوسکے نیچے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک تحریر ہے
مین وہان جاکر بیٹھا اس عرصہ مین حجرۂ مذکور کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک بزرگ
پاک صورت گورا رنگ سفید ریش باہر تشریف لائے اور میرے ہاتھہ مین ایک قرآن شریف
دیا میری آنکھہ کھل گئی بعدہٗ مین اس خواب کی تعبیر اور اوس مکان کی تلاش اور تجسس مین
رہا کہ یا الٰہی وہ مکان کہان ہے اور وہ بزرگ کون ہین اونکی قدمبوسی حاصل کرون بعد
چند روز کے مین اپنے دوکان کے خرید سامان کے لئے مدراس جانے مستعد ہوا تو میرے
پیر بھائی حضرت فقیر محمد صاحب نے جو ضلع رائچور مین ملازم سرکار نظام خلد اللہ ملکہ ہین
ایک عریضہ دیکر یہہ فرمایا کہ میرے مرشد حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی القادری
الشطاری صبغۃ اللّٰہی مدراس ترملکھیری محلہ جام بازار مین تشریف رکھتے ہین دریافت
کرکے پہونچا دینا اور تم بھی اقدام بوسی سے مشرف ہونا کہ اسمین ایک کرشمہ دکار مستور ہے
جبکہ مین مدراس گیا تو اپنے کار و بار خانگی مین یہہ عریضہ پہونچانے کی فرصت نہین ہوی
بہرحال جو روز واپسی رائچور کا تہا مین اپنے مقام پٹن سے ترملکھیری کو آیا اور دریافت
کرکے حضرت کے دولت خانہ پہ حاضر ہوا چونکہ حضرت اوسوقت برخاست کر چکے تھے وہان
حاضرین مین سے مسمی بہاء الدین صاحب نے حضرت کے خدمت مین میری حاضری کی
اطلاع کروائی اور مین دولت خانہ مین بیٹھا تو مکان مبارک وہی ہے جو خواب مین دیکھا
تھا اور حجرہ بھی ویسا ہی بند ہے اور اوپر تختہ بھی آویزان ہے جسپر اللہ اور محمد

صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکہا ہوا ہے پس مین دیکہتے ہی کمال درجہ معتقد ہوا اور بہت مسرت
حاصل ہوی اس عرصہ مین حجرۂ مبارک کا دروازہ کہلا حضرت باہر تشریف لائے جب دیکہا
تو آپ ہی ہین جنہون نے مجہکو عالم رویا مین قرآن شریف مرحمت فرمایا تہا پس فوراً دیکہتے ہی
قدمبوس ہوا اور عریضہ جناب فقیر محمد صاحب کا خدمت مین گذرانا اور خواستگار بیعت کا
ہوکر بیعت سے سرفرازی حاصل کیا گوکہ ارادہ اوسی روز واپسی رائچور کا تہا مگر اور دو
تین روز خدمت مین حاضر رہکر اپنے مقام رائچور کو واپس آیا حضرت پیر قدس سرہ نے
مولف تصرفات ربانی کے روبرو ارشاد فرمایا کہ باوا حاجی داؤد صاحب نے بیعت کے
وقت جب اس فقیر کے ہاتہ مین ہاتہ ملایا بیہوش تہا خدا اوسکو ہدایت نیک دی اور حاجی
صاحب موصوف کا فرمان ہے کہ بیعت کے وقت میرا ہاتہ حضرت پیر دستگیر کے ہاتہ مین کیا
تہا گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مین تہا سبحان اللہ بحمدہ کیون نہ ہو **قولہ**
تعالی اِنَّ الَّذِینَ یُبَایِعُونَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُونَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ
یعنے اللہ تعالی قرآن مجید مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ جو
لوگ ہاتہ ملاتے ہین تجہہ سے وہ ہاتہ ملاتے ہین اللہ سے اللہ کا ہاتہ اوپر انکے ہاتہ کے
ہے پس پیر کامل مرشد واصل ہون تو ایسے ہون اور مرید ارادتمند ہو تو ایسا ہو جزاکم
اللہ خیرا ❖

مترجم برادرم مولوی تجمل حسین خان بہادر کا اظہار ہے کہ جسوقت مین اپنے پیرو
مرشد مولانا و مرشدنا مولوی محمد عبد الغفور خان محمدی نقشبندی شاہجہانپوری مدظلہ العالی
کے خدمت بابرکت مین شرف ملازمت کے حصول کیلئے مدراس سے مقام بکیم پور ضلع
علیگڈہ کو گیا تو جناب پیر و مرشد نے اثنای تقریر مین مجہہ سے استفسار فرمایا کہ کیا مدراس
مین بہی کوئی مشایخین ہے مین نے کہا ہان جناب شاہ برہان الدین الحسینی قادری
ہین پیر و مرشد نے پہر پوچہا کہ کیا بہت معمر ہین مین نے کہا ہان آپنے فرمایا کیا طریقہ قادریہ

مین بیعت لیتے ہین مین نے کہا ہان بعدہ آپنے پوچہاکر اور کون ہین مین نے اور دو ایک نام
لئے آپ نے دوسرے اسما سنکر کدر ہوکر اور تنفر ظاہر کرکے فرمایا ان لوگون کا ذکر موقوف کر
اور وہ بشاشت آپ کے چہرہ پر پائے نگئے جو آنجناب کے ذکر کے وقت تہے پس جب ہی سے
میرا اعتقاد حضرت پیر دستگیر سے زاید ہوگیا اور ہمیشہ مریدین کے موافق آپکی خدمت مین
حاضر رہنے لگا۔

نقل ہے کہ بہادر موصوف کا یہ ہی بیان ہے کہ مین ایک روز بعضے واہی خیالات سے
پراگندہ خاطر ہوکر حضرت قدوتنا سیدی و سندی برہان الدین الحسینی القادری الشطاری مد ظلہ العالی
کے خدمت بابرکت مین شب کے وقت حاضر ہوا کہ کچہ اپنے روداد بیان کرون قبل اسکے کہ
مین کچہہ کہون حضرت نے مجہسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ بابا اس دل کو اللہ تعالیٰ نے یہہ جوہر
عطا فرمایا ہے کہ جسطرف پہیرو پہر جاتا ہے اور جس طرف رجوع ہوتا ہے اوسی طرف انسان
کو مشغول کردیتا ہے پہر جب دلکی ایسی حالت ہے تو دوسرے جانب سے دلکو پہیرکر اوسے
خیالات فاسدہ اوس سے دور کرکے نیک جانب مین اور خدا کے یاد کے طرف کیون نہین
پہیرتے ہو۔ بہادر معز کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر نے اس بیان کو اس خوبی کے ساتھ
ادا فرمایا کہ میری تشفی ہوگئی اور اپنے خیالات سے باز آیا۔

نقل ہے کہ بہادر معز کا بیان ہے کہ حضرت پیر دستگیر کے خدمت مین مین اکثر
حاضر ہوا کرتا تہا اور جب حاضر ہوتا تہا کسی عمل کی اجازت مجہہ کو عطا ہوتی تہی چنانچہ
ایکبار مین بعض افکار سے پریشان ہوکر جب خدمت بابرکت مین حاضر ہوا آپ نے
کمال شفقت سے **یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ** کے پڑہنے کی اجازت عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ فی الفور جاکر شروع کرو
مین نے حسب الحکم اوسی طرح جس طریق سے حکم ہوا تہا شروع کیا جب چلہ ختم ہوا آخر روز
مین مجہہ کو خواب مین نظر آیا کہ مین بعض ہمراہیون کے ساتھ ایک مقام کو گیا ہون حضرت غوث

انصاری رضی اللہ عنہ کے زیارت کے لئے روانہ ہوا ہوں جس وقت وہان کشتی سے اوتر کر روضۂ
مبارک کے جانب چلا تو دیکہا کہ اوس طرف سے ایک بزرگ نوجوان گندم رنگ دبلے میانہ قد لباس
قادریہ پہنے ہوئے اودہر سے تشریف لاتے ہین لوگون نے مجہہ سے کہا کہ یہی بزرگ اس جگہہ کے
قطب ہین جب مین نے لوگون سے یہہ بات سنے تو اون سب کا ساتہہ چہوڑ کر اون بزرگ کو سلام
کرکے اونکے ساتہہ ہولیا اور اپنے حل مقاصد کے لئے عرض کرتا ہوا پیچہے اونکے چلا اور اون بزرگ نے
چلہ جوادکرنا شروع کیا مگر مین نے اپنا اصرار نہ چہوڑا آخر وہ بزرگ اس جلدی کے ساتہہ روانہ
ہوئے کہ اونکے پاؤن کے نیچے سے زمین سرکنے لگی مین بہی اونہین کے نشان قدم پہ پاؤن رکہتا
ہوا اوسی جلدی کے ساتہہ چلدیا اور ایک آن کے آن مین ہزارون کوس کی مسافت قطع
کرکے اون بزرگ کے ہمراہ ایک درگاہ مین پہونچا وہان جاکر اون بزرگ نے مزار پر پہولون
کی چادر چڑہائے اور فاتحہ دیکر درگاہ سے باہر جانا چاہتے تہے کہ مین نے اونکا دامن پکڑ لیا اور
اوس مزار کے قسم دیکر اپنی حاجت چاہی اوس وقت اون بزرگ نے فرمایا کہ تو نے بہت بڑی قسم
دی ہے اسلئے مجبوراً ایک چیز تم کو دیتا ہون تو ہر روز سہ پہر شب طہارت کاملہ کے ساتہہ پڑہا کر
اور ہر شب غسل کیا کر تیرے مطالب حل ہو جاوینگے یہہ فرما کر ایک کاغذ جیب سے نکالکر مجہہ کو
عطا فرمایا جب مین نے چاہا کہ اوس کاغذ کو پڑہون کہ ناگاہ مجہہ کو گہر کے لوگون نے کسی کام کے
لئے خواب سے بیدار کر دیا مین نہایت پریشان ہو کر حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت مین حاضر
ہوا ماجرا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تو بڑا کم نصیب ہے کہ ایسی دولت تیرے ہاتہہ سے جاتی رہی
مین نے عرض کیا کہ پہر اوسکے حصول کی کوئی صورت بیان فرمائے آپ نے فرمایا کہ اب اوسکے حصول
کی اسکے سوا کوئی صورت نہین کہ تو حضرت تمیم انصاری رضی اللہ عنہ کے درگاہ مین جاکر وہان
التجا کر مین حسب الحکم وہان گیا تین دن تک کمال عاجزی سے التجا کرتا رہا تیسرے روز خواب
مین کسی بزرگ نے آکر فرمایا کہ تو مدینہ منورہ کو جا تیرا مقصد وہان حاصل ہوگا مین نے جب یہہ
کیفیت حضرت سے عرض کی تو آپ نے فرمایا کہ جا تجہکو اب مقصد حصول ہونیکا راستہ مل گیا۔

نقل ہے کہ تاریخ بیسوین ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۹ تیرہ سو نو ہجری گذرتے ہی اکیسوین کی شب کو مزاج
اقدس حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کا بیمار ہوا فوراً حکیم محمد غوث صاحب کا علاج شروع ہوا اوسوقت
تو گونہ تشفی ہوچلی لیکن اطمینان بخش نہین چونکہ فقیر مترجم حضور ہی مین حاضر تھا چوطرف خطوط
و تار برقی موسوم خلفا و مریدین روانہ کئے گئے اوسکے دوسرے روز ہی شاہ سید روشن علی صاحب قادری
معہ اہل و عیال رائچور سے مدراس آگئے اور شاہ سید صدر عالم صاحب قادری کونمتور سے اور شاہ سید
میر علی صاحب قادری و شاہ امین الدین صاحب قادری ارکاٹ سے اور شاہ حضرت قادری خطیب
اوسی ہفتے یکے بعد دیگرے حاضر ہوئے اور مریدین اور معتقدین کے آمد بھی چوطرف مثل ارکاٹ
و نلور و ویلور و بنگلور و میسور و رائچور و حیدرآباد و غیرہ وغیرہ دور دور از اطراف و اکناف سے
شروع ہوئے لحظہ بلحظہ و دم بدم جوق جوق قدمبوسی کیلئے حاضر ہوتے اور مشرف ہوکر جاتے تھے
اور ایام بیماری مین بھی بیعت کیلئے لوگون کی کثرت ہونے لگی ہر روز صبح و شام بیعت کا جلسہ
ہوتا روزینہ صدہا آدمی مرید ہوتے تھے یہانتک کہ چھوٹے چھوٹے کم عمر بچون کو بھی لاکر حضرت کی غلامی
مین داخل کئے تھے چنانچہ اونہین ایام مین حاجی مولوی سید محمد اسحٰق صاحب ملقب طراز شعر خان
بہادر بھی جو سرگروہ علمای مدراس اور بہت سن معمر ہے اور علوم دینیات مین کوئی اونکا نظیر نہین
تھا حاضر خدمت ہوکر حضرت کے دست مبارک پر طالب ہوئے غرض ایام علالت مین پانسو اشخاص
سے زاید دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور سلسلہ بیعت تا ختم زیست روزمرہ برابر جاری تھا

نقل ہے کہ جبکہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کی بیماری روز بروز ترقی پانے لگی
اور علاج مفید مزاج اقدس نہین ہوا تو دوسرے حکما حضرت کے علاج کیلئے مستعد ہوئے لیکن حکیم
محمد غوث صاحب خود بھی معالج رہے تاہم کسیطرح سے بھی بیماری مین افاقہ نہین ہوا اخیر زندگی
کے آخرش پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ نے رحلت کے آٹھ روز پیشتر سے دوا اور غذا ہر دو ترک
فرمائے اور ہمیشہ عالم استغراق اور محویت مین رہا کرتے تھے اور یوم رحلت تک نصائح اور وصیتین
جاری تھین اور ہر ایک کے حق مین دعای خیر فرماتے تھے حالانکہ مزاج شریف مین ضعف از حد

تہا لیکن عبادت الٰہی اور وظایف برابر جاری تہا۔

نقل ہے کہ ذیحجہ کی اٹھارہوین تاریخ ۱۳۰۹ھ ایکہزار وسہ صد و نو ہجری یوم چہارشنبہ کے صبح سے
آپ لیٹے ہوے کو بالکلیہ متوجہ درگاہ کبریائی کیا بعض خلفا اور مریدین صادق الاعتقاد نزدیک موجود تہے
اوسوقت کا حال بیان نہین کیا جاتا قابل دید تہا وہی لوگ جانتے ہین جو کہ رحلت کے وقت نزدیک تہے
افسوس صد افسوس کہ قریب گیارہ بجے دن کے ذکر ہو کے ساتھہ روح اقدس قفس عنصری سے پرواز
کرکے اعلی علیین مین محو ذات بالذات ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ برادرم مولوی تجمل حسین خان
بہادر کا بیان ہے کہ مین اوس روز آٹھہ بجے کے قریب سو گیا تہا خواب مین کیا دیکہتا ہون کہ کوئی
شخص کہہ رہا ہے کہ حضرت شاہ سید برہان الدین الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی نے اس دار فانی سے
عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمائی ہے بہ مجرد اس خواب وحشت اثر کے میرے آنکھہ کہل گئے اور بے چین
ہو کر گہر کے باہر نکل آیا اور اپنے ملازم کو فی الفور دریافت حال کے لئے روانہ کیا تہوڑی دیر کے بعد معلوم
ہوا کہ حضرت کا وصال ہو گیا ہے اوسوقت جو کچہہ کہرام ہر خاص و عام مین برپا تہا حد بیان سے باہر
ہے اور ہزارہا مریدین و معتقدین جوق جوق آخری دیدار مبارک کے لئے آرہے تہے اور چشمہ چشم سے
جوی اشک بہا رہے تہے تمام روز اور ساری رات یہی حالت رہی کہ ایک جوق آیا اور ایک جوق
گیا کثرت اژدہام سے لوگون کو حضرت تک پہونچنے کا رستہ نہین ملتا تہا دوسرے دن پنجشنبہ کے
صبح تاریخ ۱۹۔ ذیحجہ کو سات بجے تابوت مبارک مکان سے اوٹہایا گیا اوس روز خلایق کی کثرت
اس قدر تہی کہ جسکے اہتمام کے لئے پولیس کے پیادہ اور سوار ہمراہ تہے صدہا دوکانین بند ہو گئین
تہین اور ہر ایک ہندو اور مسلمان اوس چادر گل سے جو تابوت پر اوڑہائی جاتی تہے تبرکاً دو دو چار
چار پہول لیکر جاتے تہے یہانتک کہ متعدد چادرین اوٹہ گئین اور سب کے سب پہولون سے
خالی ہو گئین یون ہی با تزک و احتشام جامع مسجد والاجاہی مین تابوت مبارک آٹھہ بجے پہونچا
اور حضرت میران شاہ سید محمد الحسینی القادری صبغۃ اللّٰہی جو حضرت شاہ سید کریم محمد الحسینی القادری
صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے اولاد مین امام ہو کر اوس جم غفیر کے ساتھہ نماز پڑہائے اور دفن

اوسی اژدہام کے ساتھ اسٹیشن ریلوے پر دس بجے تابوت مبارک لیگئے چونکہ اوس روز میونسپالٹی
کے طرف سے مکان سے اسٹیشن تک آب پاشی ہوی تہی اور اسٹیشن کے پلاٹفارم پر بانات کا فرش ہوا تہا
اور اسپشل ٹرین تیار تہی تابوت مبارک سوار کروایاگیا چونکہ اسکے پیشتر رات کو اور صبح کے معمولی گاڑی
مین صدہا آدمی تاجپورۂ شریف کو جاچکے تہے اسپشل ٹرین مین بہی نوابصاحب پرنس آف ارکاٹ
اور اونکے برادران اور دوسرے امرا و اعزای مدراس و خلفا و فقرا و مریدین و معتقدین بہی
سوار ہوئے اور ساڑہے دس بجے گاڑی جانب ارکاٹ چلی۔ ایک بجے ارکاٹ کے اسٹیشن
پہ پہونچی وہان سے تابوت کو اوتار کر اوسی اژدہام کے ساتھ پیادہ پا لے چلے بلکہ نواب پرنس آف ارکاٹ
بہی مکان سے مدراس کے اسٹیشن تک اور ارکاٹ کے اسٹیشن سے تاجپورۂ شریف تک جو قریب نو میل
کا فاصلہ ہے باوجود سواری خاص ہمراہ رہتے ہوئے اپنے عقیدتمندی اور محبت دلی سے پیادہ پا
تابوت مبارک کے ساتہہ تہے بیہ اعتقاد اور خلوص قلبی اوروں سے ہونا محال ہے پس رلا پیٹا
اور ارکاٹ پر سے ہوتے ہوئے تاجپورۂ شریف کو لیگئے ہر ایک شخص آپکی رنج و مفارقت سے
گریان تہا یہان تک کہ ابر رحمت نے بہی اپنے قطرات چند ماتم زدون کے اجسام گرد آلود پر ٹپکائے
وہان اس اژدہام کثیر کے علاوہ اطراف و اکناف کے خلایق اور تمام مشایخین ارکاٹ و ویلور
وغیرہ حاضر تہے بعد نماز عصر آپکو اپنے والد ماجد مرشدنا سیدنا شاہ سید علی محمد الثانی الحسینی القادری عرف
علی پیران صاحب قدس سرہ کے پائین حسب وصیت آپکے مدفون کئے افسوس ہے کہ ایسا
آفتاب عالمتاب سپہر ولایت و کرامت زمین مین پوشیدہ ہوگیا اگرچہ بظاہر جسم شریف ہماری
نظرون سے فنا ہوگیا لیکن روح پاک اعلیٰ علئین مین مقام لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون مین
مستقر ہے اور فیض آپ کا جسطرح عالم حیات مین مریدین و معتقدین پر جاری تہا اب بہی
بحال ہے ❖

نقل ہے کہ جب حضرت پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ کے تصرفات و کرامات تو زبان زد
خاص و عام ہے لیکن بوقت فاتحہ چہلم شریف جسوقت کہ نوابصاحب بہادر پرنس آف ارکاٹ

اور حضرت پیران صاحب قبلہ مدظلہ العالی دو سہ روز قبل ذریعہ اسپشل ٹرین داخل ارکاٹ ہوی۔
وہان امساک باران کے وجہ سے پانی کی بہت تکلیف تہی اور تاجپورہ شریف مین گنبذ مبارک کے
سامنے کے کنٹہ مین جس سے کہ تمام خلایق وہان کی سیراب ہوتی ہے پانی بالکل نہین تہا فقط اندرون
کنٹہ ایک چہوٹا سا چشمہ ایسا باقی تہا جس سے سربراہی پانی کی فاتحہ کے لئے ممکن نہین تہی اور گورنمنٹ
انگریزی کے طرف سے نواب صاحب بہادر کی سربراہی کے لئے تحصیلدار وغیرہ کا مدارات جو حاضر تہے
انہون نے دس پندرہ بنڈیان پانی کے سربراہی کے لئے مقرر کرنیکی تجویز کئے اور کنٹہ کے اندر سے
کیچڑ نکالنے کی بہی فکر ہوی یوم جمعہ بعد نماز اسی تردد اور تفکرات مین تہے کہ بوقت چہار گنٹہ روز ابر
رحمت نے جوش کیا اور پانی برسنا شروع ہوا تہوڑے ہی عرصہ مین کنٹہ پانی سے لبریز ہوگیا اور جستقدر
کہ ترددات درپیش تہے سب بجای خود رہے ۔ طرفہ یہہ کہ وہ بارش اطراف واکناف مین نہین
فقط تاجپورہ شریف پر ہی تہی بس یہہ تصرف اور کرامت حضرت پیرو مرشد قدس سرہ کے
تہی جو پانی کی تکلیف رفع ہوگئی۔

نقل ہے کہ فاتحہ چہلم شریف کے روز یہہ تجویز ہوگئی تہی کہ شب کو مہمانون کے کہانے کی
سربراہی اور صبح کو اذن عام کے ساتہہ کہانا کہلایا جاوے جبکہ شب کو بعد مغرب مہمانون کا کہانا
شروع ہوا اسکے ساتہہ ہی صدہا ہزارہا آدمی کی آمد شروع ہوی اور جوق کے جوق دسترخوان کیطرف
رجوع ہوئے چونکہ حضرت قدس سرہ کی عادت شریف تہی کہ کوئی بہی آپ کی آستان سے
محروم نہین جاتا تہا یہی سبب تہا کہ تمام شب کہانا پکتا رہا اور مخلوق کہاتے رہے اور پہر صبح
شام تک دسترخوان بچہا رہا ادہر کہانا پک رہا تہا اور ادہر لوگ کہا رہے تہے اس انتظام مین
آفرین ہے اون مریدان راسخ الاعتقاد پر جو سربراہی مین معروف تہے خصوص سید غلام رسول
صاحب اور محی الدین حسین صاحب عرف میا نجہان جنکی محنت اور مشقت کا اندازہ نہین
کیا جاتا خدا انکو جزای خیر دیوے واضح ہو کہ فاتحہ کے موجودہ اسباب اور سرمایہ کے خیال سے
عقل کا م نہین کرتی تہی کہ رات اور دن دو وقت کی سربراہی اذن عام کے ساتہہ ہو سکیگی

یہہ فقط حضرت پیر و مرشد قبلہ قدس سرہ کا تصرف اور کرامت تھے۔

نقل ہے کہ حضرت کی عمر شریف وقت رحلت پچاسی سال کی تہی اور آپکی اہلیہ شریفہ اور رابعہ دورانی ام المریدین حضرۃ ہاشم بی بی صاحبہ عرف بڑی بی صاحبہ مدظلہا بنت حضرت سید عبدالرحمن صاحب عرف صاحب پیر اللہ صاحب مرحوم اولاد سے حضرت ہاشم پیر دستگیر صاحب قدس سرہ بیجاپوری کے ہیں۔

نقل ہے کہ اگرچہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے کوئی اولاد ظاہری چہوڑکر نہین گئے لیکن آپکی نانیری بہتیجی پیران صاحب قبلہ اعنی حضرت شاہ سید شاہ علی محمد الحسینی القادری المشتہر صبغۃ اللہی مدظلہ العالی نبیرہ حضرت سید محمد الحسینی القادری دستگیر دو عالم ثانی قدس سرہ حضرت کے جانشین موجود ہیں اور یہی حضرت تاچپورہ شریف کے سجادہ ہین خدا انکی عمر مین برکت دیوے ذی خلق و ذی مروت اور بہت حلیم الطبع ہین کیون نہو کہ خاندان صبغۃ اللہی کے آپ ایک جزو اعظم ہین اور یہی اب اس خاندان کے چراغ ہین ہم عادت کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے وقت مین مریدین و خلفاء و متعقدین کے ساتھہ وہی بحالہ رکھے ہیں اور تمام خلفاء و مریدین و معتقدین خصوصاً نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ اور ان کے بہادر سالار وغیرہ آپ سے بہی ویسا ہی اعتقاد رکہتے ہین +

اسمای خلفا

نقل ہے کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے خلفا گیارہ ہین جو گیارہ کا عدد بہت مبارک ہے خداوند کریم انکا سلسلہ قیامت تک باقی رکہے

اول پہلے خلیفہ سید شاہ محمد الحسینی القادری الثانی صبغۃ اللہی ہین جو حضرت سید شاہ محی الدین حسینی کے فرزند اور حضرت سید شاہ زین العابدین الحسینی القادری ابن سید محمد میران صاحب الحسینی القادری قدس سرہ کے اولاد سے ہین اور حضرت پیر دستگیر کے ہمعصر [illegible]

ہین خلیفہ صاحب موصوف بتاریخ ۱۰ محرم ۱۲۹۴ سنہ یکہزار دو صد و نود و چہار ہجری بمقام مدراس دولت بیعت سے سرفراز ہوئے اور اوسی سال ہفتم شوال کو بمقام تاجپورہ شریف حضرت داداپیر قدس سرہ کے عرس شریف مین نعمت خرقۂ خلافت سے ممتاز ہوئے۔

دوم

دوسرے خلیفہ مترجم ہذا فقیر حقیر ناکپای فقرا شاہ سیف اللہ قادری الشطاری صبغۃ اللہی ہے سنہ ۱۲۸۰ یکہزار دو صد و ہشتاد ہجری نبوی مین مرشدنا مولانا حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے دست مبارک پر بیعت کی اور رفتہ رفتہ بعد مرور سنین وشہور جادۂ فقر مین قدم دہرنے کا شوق دامنگیر ہوا اور اوس حال مین ناگور شریف کو جاکر چلہ کشی مین مصروف ہوا اور بدستگیری حضرت شاہ الحمید اور ولی بادشاہ گنج سوائی گنج بخش اور مرشدین کامل کے نوین شوال سنہ ۱۳۰۳ یکہزار و سہ صد سہ ہجری کو حضرت داداپیر صاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف مین بمقام تاجپورہ شریف خرقۂ خلافت سے سرفراز ہوا۔

سوم

تیسرے خلیفے حضرت سید شاہ محی الدین حسین قادری والشطاری صبغۃ اللہی تخلص وقار فرزند میر امام علی رضوی ہین جو علوم عربیہ و قرآت و تصوف اور فن شاعری مین دستگاہ کامل رکھتے تہے اور جناب فیضمآب سیدی حضرت سید محمد الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی ابن حضرت سید عمر معضار قدس سرہ سے سلسلہ عالیہ قادریہ مین آپ کو بیعت حاصل تہی اور بتاریخ ۲۶ رجب ۱۳۰۴ سنہ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری روز پنجشنبہ بمقام مدراس حضرت پیر دستگیر مولانا مرشدنا قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقۂ خلافت زیب تن کئے اور بتاریخ ۲۲ محرم سنہ ۱۳۱۰ ہجری آپنے داعی اجل کو لبیک پکارا

چہارم

چوتہے خلیفے حضرت سید شاہ حیدر علی رضوی قادری الشطاری صبغۃ اللہی ہین جو حضرت سید شاہ جلال بخاری قادری سہروردی عرف مخدوم جہانیان جہان گشت قدس سرہ کے اولاد سے ہین اور وطن آپ کا ارکاٹ ہے آپ ہی بتاریخ نوین شوال سنہ ۱۳۰۴ یکہزار و سہ صد و چہار ہجری بمقام تاجپورہ شریف حضرت داداپیر صاحب قبلہ قدس سرہ

کے عرس شریف مین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے دست مبارک سے خرقۂ خلافت کے سرفرازی پائی۔ پانچوین خلیفے شاہ حضرت صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی خطیب جامع مسجد ادہونی من مضافات مدراس ہین آپ ہی بتاریخ ۱۰ محرم ۱۳۰۶ھ یکہزار و سہ صد و شش ہجری .. روز دوشنبہ بمقام مدراس دولت بیعت و خرقۂ خلافت سے سرفرازی حاصل کئے۔

پنجم

چھٹے خلیفے حاجی سید شاہ روشن علی قادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ہین وطن اصلی آپ کا اودگیر ضلع محمد آباد بیدر علاقۂ نظام دکن ہے اور فی الحال سکونت ضلع رائچور مین ہے آپ سادات جلیل القدر کے اولاد سے ہین نہایت کریم النفس صاحب اخلاق حمیدہ ہین اور تصرفات ربانی آپ ہی کی تالیف سے ہے اور مترجم فقیر کو آپ سے رابطۂ مؤانست و اتحاد بدرجۂ کمال حاصل ہے اور بتاریخ پندرہوین رجب ۱۳۰۱ھ یکہزار و سہ صد و یک ہجری روز دوشنبہ بمقام مدراس آپنے مولانا و مرشدنا پیر دستگیر قدس سرہ کے خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر دولت بیعت سے سرفرازی پائے اور جب پیر دستگیر قدس سرہ بیجاپور کے عزم سے رائچور مین رونق بخش ہوئے تو وہان صدہا مریدین دولت بیعت سے سرفرازی پائے اور بتاریخ اکیسوین جمادی الثانی ۱۳۰۷ھ یکہزار و سہ صد و ہفت ہجری روز چہارشنبہ بمقام رائچور بقرار داد مجلس مشائخین ومعتقدین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے دست مبارک سے خرقۂ خلافت طریق شطاریہ و جمیع سلاسل علیۂ عالیہ پہنایا اور تمامی اذکار و اشغال سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔

ششم

ساتوین خلیفے سید شاہ عزیز اللہ الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللّٰہی جاگیردار موضع نندیال تعلقہ بہاگے واڑی ضلع بیجاپور ہین آپ حضرت میران سید محمد مدرس الحسینی قادری کے بہانجے سید محمد شریف صاحب کے اولاد سے ہین آپکے اجداد ہی ایسے خاندان صبغۃ اللّٰہی سے مرتبہ خلافت حاصل تہا جس وقت کہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ قصبہ رائچور و گلبرگہ شریف ہوتے ہوئے اپنے جد اعلیٰ حضرت سلطان سید شاہ عبد الرزاق

ہفتم

الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللّٰہی ابن حضرت سید میران محمد مدرس الحسینی القادری قدس سرہ کے زیارت کے لئے بیجاپور رونق افروز ہوئے خلیفہ صاحب موصوف کے درخواست و اصرار پر سے قدیمی تسلسل کے لحاظ سے بتاریخ ۱۱ رجب ۱۳۰۶ھ یکہزار و سہ صد ہفت ہجری روز دوشنبہ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے اپنے جد اعلیٰ کے گنبد مبارک کے روبرو خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ✦

ہفتم — آٹھوین خلیفے حاجی مولوی شاہ ظہور الدین احمد قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی ہین آپ نواب غوثیہ بیگم صاحبہ کے والا ہین اور معززین ارکان کرناٹک فیملی سے ہین اور نہایت ذی خلق و بامروت ہین اور بہت قابل ذی علم ہین جبکہ نواب محمد منور خان بہادر پرنس آف ارکاٹ ہمراہی پیر و مرشد قبلہ واسطے زیارت قبور مرشدین کے تاجپورہ شریف کو تشریف لیگئے تھے اوسوقت بتاریخ ۰ ذیحجہ ۱۳۰۶ھ یکہزار و سہ صد و ہفت ہجری حسب خواہش آپ کے حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا اور آپ یوم خلافت سے اپنے حال قال مین ہین ✦

نہم — نوین خلیفے شاہ امین الدین صاحب قادری شطاری صبغۃ اللّٰہی جو ارکاٹ مین تشریف رکھتے ہین آپ بہت کریم النفس ذی اخلاق صاحب حلم و مروت ہین آپ کے اجداد بہی مشایخین سے ہین حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپ کو لایق عطای خلافت دیکہکر بتاریخ نوین شوال ۱۳۰۸ھ یکہزار و سہ صد و ہشت ہجری حضرت دادا پیر صاحب قدس سرہ کے عرس شریف مین خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ✦

دہم — دسوین خلیفے سید محی الدین الحسینی القادری شطاری صبغۃ اللّٰہی عرف صاحب پیران ہین آپ فرزند ہین سید احمد حسین صبغۃ اللّٰہی عرف قادر میران صاحب قادری کے جبکہ آپکے والد کی رحلت ۲۳ رمضان ۱۳۰۸ھ ہجری کو ہوئی قاسم چیلم مین بتاریخ ۲ شوال کو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ نے آپکے والد کے درخواست اور وصیت کے موافق آپ کو

بمقام مدراس مملکت مبارک مین خرقۂ خلافت سے سرفراز فرمایا ❁

گیارہوین خلیفے آخرین شاہ صدر عالم صاحب قادری وشطاری خلفہ اللّٰہی ہین آپ عالیجاہ از ان مشایخین سے صاحب وہندار صاحب اخلاق حمیدہ واوصاف پسندیدہ رکہتے ہین نہایت متقید متدین مرد صالح ہین اور مترجم فقیر سے ازحد محبت دلی ہے مسکن آپ کا مقام کوٹمنور ہے اور آپ حضرت پیر دستگیر قدس سرہ سے نقش رحمانی کا سبق پڑہے ہین بتاریخ نوین شوال ۱۲۰۹ سنہ یکہزار دوسو نوہجری حضرت دادا پیرصاحب قبلہ قدس سرہ کے عرس شریف مین حضرت پیردستگیر قدس سرہ نے خرقۂ خلافت شطاریہ وجمیع سلاسل علویہ عالیہ سے سرفرازی فرمائے

نقل ہے کہ حضرت پیردستگیر قدس سرہ کے رحلت کے صدہا تاریخین لکہے گئے ہین اگر ان سب کو تحریر کیا جاوے تو ایک دفتر ہوگا اسلئے تبرکاً وتیمناً چند تاریخین درج ذیل کئے جاتے ہین

من نتائج افکار حاجی حافظ جناب خورشید احمد صاحب ناظم نواب عظیم جاہ بہادر

گئے آج دنیا سے برہان شاہ	بحکم قضاے خداے غفور
کئے نقل جب شاہ برہان دین	تھی اٹھارہوین ماہ حج کی ضرور
جمعرات اونیسوین ماہ حج	جنازہ ہوا داخل ناجپور
ہوی جبکہ مدفون وہ بعد عصر	زمین لگئے آسمان بے قصور
رجوع ایک عالم تہا اون کی طرف	یہ تہا خاص تر فضل رب غفور
جہان ایسے ہوتے ہین صاحب کمال	نہین ہے نظیر اونکا نزدیک و دور
وہ آل محمد ہین عالے وقار	وہ حامی ہمارے ہین یوم النشور
ہوی روح جب داخل باغ خلد	وہان ہی ستے تیار غلمان و حور

لکہا سال رحلت کا خورشید نے
گئے واہ پیر آج جب سے حضور
۱۲۰۹

من نتایج جناب محمد عبداللہ صاحب احقر تخلص

صبح بدھ کے دس بجے اٹھارویں ذیحج کی تھی
حرف منقوط میں احقر نے کہا سال مسیح

جب گئے جنت میں یہہ مقبول علام الغیوب
آفتاب تاجپورہ ہوچکا واللہ غروب

من نتایج افکار محمد صفی اللہ خان بہادر تخلص صفا

شاہ برہان دین قطب زمان
سن مغموم اون کی رحلت کا

جب روانہ ہوئے بہ خلد برین
دل کہا بجھہ گیا چراغ دین
۱۲۰۹

ذکر حضرت سید کریم محمد قدس سرہ آپ حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ کے چھوٹے فرزند ہین اپنے والد بزرگوار کے فضایل وکمالات کے جامع تھے اور اپنے والد کے مرید اور خلیفے ہین اور حضرت سید عبدالرحمن قدس سرہ کے گنبذ کے پاس علیحدہ گنبذ مین آسودہ ہین آپکا عرس جمادی الآخری کے چوبیسوین کو ہے اور سال رحلت اکیہزار وایکسو پانچ ہجری ہے آپکی اولاد بیجاپور اور راےچور اور آرکاٹ مین ہین۔ **مترجم** آپکی فضائل وکرامات کثرت سے ہین بعض حالات منجملہ نسخہ خلاصہ صبغۃ اللہی جسکے مولف آپکے پوترے سید عبداللہ الحسینی القادری صبغۃ اللہی ابن حافظ سید علی محمد ابن شاہ قاسم حسینی ابن سید کریم محمد ابن میران سید محمد مدرس الحسینی قدس سرہ ہین درج کئے جاتے ہین۔

نقل ہے کہ آپ صاحب کمال تھے اور متوکل اور ہمیشہ شغل واذکار مین مشغول رہتے تھے کاسب اور محقق تھے آپکی ریاضت اور زہد وتقوی مشہور خلایق تھے اور آپ علم تکسیر اور دعوت مین یکتا تھے +

نقل ہے کہ آپ شہر کے باہر جنگل مین شغل مین مشغول رہتے تھے چنانچہ رات کے وقت بہیڑیے آکر آنحضرت کی حفاظت کرتے +

نقل ہے کہ بعض اوقات آنحضرت اپنے مریدون سے فرماتے کہ اس آتش سے نہین ڈرتا
ہون لیکن آتش دوزخ نہایت تیز ہے جب آنحضرت مسند خلافت پر بیٹھے فیض ہدایت کا دروازہ
ہر خاص و عام پر کہولے آنحضرت متوکل تہے کچہہ معیشت نہین رکہتے تہے کاسب اور شاغل تہے

نقل ہے کہ ایک روز آنحضرت کے پاس کوئی شخص تعویذ چاہتا کہ بادشاہ کے نزدیک مقرب
ہو اوسکی عرض قبول ہوی دو تعویذ لکہی ایک اوسکے طالب کو دئے تہوڑے عرصے مین علی عادلشاہ
بادشاہ کا وہ مقرب ہوا اور مرتبہ اعلی کو پہونچا اور دوسرا تعویذ طاقچہ مین رکہہ چہوڑے تہے اوس روز
آپکے دیوانخانے مین لوگون کی کثرت زیادہ ہوی اکثر لوگ تمام وقت ہجوم کرتے تہے آنحضرت
لوگ کے ہجوم سے دق ہوکے تصور کئے کیا سبب ہے جو میرے دیوانخانے مین لوگ ہجوم کرتے ہین
اور انکی کثرت سے اپنے شغل اشغال مین خلل واقع ہوتا ہے معلوم کئے کہ اوس تعویذ کا سبب ہے
پہر طاقچہ سے وہ تعویذ نکالکے گہر کے متصل ایک شور پانی کی باولی تہی اوسمین ڈالدئے اوسکے
تاثیر سے اوس باولی کا پانی میٹہا ہوگیا اہل شہر اور جامع مسجد کے اطراف رہنے والے اوس روز
سے اوس باولی کا میٹہا پانی لیجاتے ہین اور ایک لمحہ لوگ کو کبہی اوس سے فرصت نہین۔

نقل ہے کہ حضرت میران سید محمد مدرس قدس سرہ حضرت رشیدہ صبغۃ اللہ نائب
رسول اللہ کے برادرزادہ جب بیجاپور سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے تمام مشائخین شہر ملاقات
کو آئے اور کہے کہ سید محمد صاحب یہان سے جاتے ہو اور برکت دار الظفر بیجاپور کے اپنے
ہمراہ لیجاتے ہو آنحضرت فرمائے کچہہ اندیشہ نہ کرین میرا چہوٹا بیٹا سید کریم محمد کو چہوڑکر جاتا ہون
تا اس بلدہ کو کچہہ سبب نہ پہونچے ویسا ہی تا زیست حضرت سید کریم محمد کے بلدہ مذکور آباد
اور تمام اہل بلدہ پر فراغت تہی۔ بعدہٗ عالمگیر بادشاہ شاہجہان آباد دہلی سے آکے سکندر عادلشاہ
سے یہہ بلدہ لیا اس وقت تین علامتین ظاہر ہوئے۔ ایک یہہ کہ عالمگیر بادشاہ اپنی حکمرانی
جاری کیا تمام سکنا سے بیجاپور بے معیشت ہوئے۔ دوسری یہہ کہ ایسی قحط سالی پڑی کہ
روپیہ کو تین آسیر اسلئے فروخت ہوتے تہے۔ تیسری یہہ کہ وبا ایسی پیدا ہوی اگر گہر مین دس

آدمی ہوتو فیصل ایک باقی نہ رہتا اسی سبب سے بلدہ بیجاپور ویران اور تاراج ہوگیا ۔

نقل ہے کہ حضرت کے زوجہ شریفہ ایک صاحبہ بنت زبیری صاحب جو بیجاپور کے رنگین مسجد کے
مشایخون سے مشہور تھے آپ کو ایک دختر صاحبی صاحبہ جنکو اپنے برادر زادہ حضرت ثانی رشید
صبغۃ اللہ الحسینی القادری صبغۃ الٰہی کو منسوب کئے ان سے ایک فرزند حضرت حاجی سید حسین صاحب
پیدا ہوئے اور چار فرزندان سید عبدالقادر و سید محمد و رشید قاسم و رشید عزیز اللہ
آپ حافظ قرآن اور متوکل اور عزلت نشین صاحب دعوات تھے جب آپکی رحلت کا وقت قریب
ہوچکا اپنے دونوں فرزندان حضرت سید عبدالقادر صاحب و حضرت سید محمد صاحب کو خرقہ خلافت
سے سرفراز فرمائے ہر دو فرزندان حافظ قرآن اور عالم تھے ہر دو کو تمام ارشادات سے سرفراز فرمایا
شب جمعہ تمام رات تلاوت قرآن میں مشغول رہکر یوم جمعہ صبح کے وقت بتاریخ چوبیسوین جمادی الثانی
سنہ یکہزار و یکصد ہجری میں کلمہ شہادت کے ساتھ حال بحق تسلیم ہوئے بلدہ بیجاپور میں
جامع مسجد کے قریب گنبد میں آسودہ ہیں آپکی مفصل حالات آپکی نبیرے حضرت حاجی حسین صاحب
قادری قدس سرہ نے اپنی تصنیف رسالہ محمودیہ میں تحریر فرمائے ہیں ۔

نقل ہے کہ منجملہ آپکے چار فرزندون کے ایک جانشین سید عبدالقادر صاحب قادری تھے
آپکی زوجہ شریفہ بنت نواب ... خان آپ سے ایک فرزند سید کریم مخدوم ایام طفلگی میں انتقال
کئے اور آپکی رحلت ۱۲ محرم کو ہے اور مزار بیجاپور میں جامع مسجد کے قریب واقع ہے آپکی
رحلت کے بعد دوسرے فرزند حضرت حافظ سید محمد صاحب قادری تخلص ذوقی مصنف مرات الحشر
جانشین ہوئے آپکی زوجہ شریفہ زینب صاحبہ بنت حضرت قادر صاحب جو مشایخ عظام سے
تھے آپکو ایک فرزند دو دختر ایک فاطمہ صاحبہ زوجہ حضرت حیدر صاحب قادری ساکن ...
دوسرے بی بی صاحبہ زوجہ حضرت سید صاحب قادری ساکن ادھونی اور فرزند سید حسین صاحب
قادری صبغۃ اللٰہی ہیں جنکی رحلت ۱۱ ربیع الاول اور مزار شریف قصبہ ... علاقہ نظام اندرون
قلعہ آثار شریف کے احاطہ کے اندر واقع ہے آپکی تاریخ رحلت ز حفظ اللہ ہے آپکے تیسرے

فرزند حافظ سید عزیز اللہ صاحب قادری ہین آپکی زوجہ شریفہ حبیبہ صاحبہ بنت حضرت
سلطان سید عبدالرحمن حسینی القادری ابن میران سید محمد مدرس قدس سرہٗ ہین آپ کو
تین فرزند سید عبدالرحمن صاحب و سید عاظم صاحب و سید یوسف صاحب اور ایک
دختر احمی صاحبہ زوجہ موسیٰ صاحب فرزند محمد صاحب سرخ ہوے آپکی رحلت ۲۴ ربیع الاول
۱۱۴۶ سنہ ایکہزار یکصد و چہل و شش ہجری مزار شریف بیجاپور مین جامع مسجد کے قریب واقع
ہے آپکی تاریخ رحلت سے رفت سوی بقا عزیز اللہ + گو بود حافظ کلام اللہ ۔ ۱۱۴۶

آپکے چوتہے فرزند حضرت شاہ قاسم حسینی القادری ہین آپکی زوجہ شریفہ جمال شاہ
بی بی بنت حضرت سید علی محمد الحسنی ابن حضرت سلطان سید عبدالرحمن حسینی القادری صبغۃ اللہی
ہین آپکو چہار فرزند حافظ سید علی محمد صاحب اور شاہ زین الدین صاحب و شاہ عبدالرحمن
صاحب و حافظ سید کریم محمد صاحب اور ایک دختر حبیب صاحبہ زوجہ سید مصطفیٰ صاحب
آپکی رحلت ۷ جمادی الثانی ۱۱۹۶ سنہ ایکہزار یکصد و نود و شش ہجری اور آپ بمقام لال ریٹ
سانکڈہ مین گنبد شریف مین آسودہ ہین آپکی تاریخ رحلت شاہ قاسم قلندر قادر ہے۔ ۱۱۹۶

نقل ہے کہ حضرت سید کریم محمد الحسنی القادری صبغۃ اللہی کے فرزندون کی اولاد
مین اسوقت خاص بیجاپور رہین سید من اللہ حسنی صاحب اور سید بدر حسنی صاحب ہین
اور سید جمال الدین حسنی صاحب اور اونکے فرزندان سید مرتضی صاحب و سید حسنی پاشاہ
صاحب و سید زین الدین صاحب و سید برہان الدین صاحب ہین اور سید داود سید پیر حسنی
صاحب اور اونکے فرزندان سید محمد صاحب اور سید دستگیر صاحب ہین اور سید یوسف
حسنی صاحب اور اونکے فرزندان سید غوث محی الدین صاحب و سید عبداللہ صاحب
و سید امین الدین صاحب ہین اور یہہ حضرات بیجاپور کے درگاہ کے خدمت گذار ہین اور
فتح پور مین معاش بھی ہے اسلئے فتحپور والے کہلاتے ہین - اور بمقام ساتگڑہ علاقہ
مدراس سیدہ محمد غوث حسینی القادری عرف غوث پیران صاحب اور اون کے

فرزندان ہین اور بمقام نلور علاقہ مدراس سید شاہ محمد غوث حسنی القادری عرف پیر
غوث صاحب اور اون کے فرزندان سید شاہ عبد الرزاق حسنی القادری و سید شاہ
عبد الغفار حسنی القادری عرف سید صاحب ہین اور سید محمد الحسینی القادری فرزند
سید شاہ صبغۃ اللہ الحسنی القادری مرحوم برادر پیر غوث صاحب موجود ہین ۔
اور بمقام خاص مدراس میران سید شاہ محمد الحسنی القادری اور اون کے فرزندان سید شاہ
محمد حبیب اللہ حسینی القادری و سید شاہ محمود الحسنی القادری حاضر ہین اور سید نعیم اللہ
حسینی القادری و سید شاہ احمد حسینی القادری علاقہ حیدرآباد مین ملازم ہین ۔
ان حضرات کے علاوہ حضرت سید کریم محمد الحسنی القادری صبغۃ الٰہی قدس سرہ کے
فرزندون کے اولاد بہت مقامات پر ہین اونکا داخلہ مترجم فقیر کو ملا نہین اسلئے جس قدر
داخلہ ملا درج کیا گیا ہے ۔

حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ آپ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہین آپ بیجاپور کے بڑے
اتقیا و اولیا و محدثین اور مشہور مدرسین سے ہین آپ اپنے زمانے کے شیوخ و علماو در[illegible]
سے صحبت و ملاقات رکھکر فیوض و برکات حاصل کئے اور خرقہ طریقت اور خلافت عیدروسیہ
شیخ الکاملین سید الواصلین حضرت شیخ محمد عیدروس قدس سرہ سے جو بڑے شیوخ سے
تھے حاصل کئے اور علم حدیث شیخ المحدثین مفتی الانام بلد اللہ الامین حضرت شیخ شہاب الدین
ابن حجر شافعی مصری مکی مصنف صواعق محرقہ سے پڑھے اور سند لئے اور قطب الاقطاب
سید السادات حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ آپ سے کچھ پڑھے ہین ۔

نقل ہے کہ آپ اپنے مولد و مسکن ملک پورب سے ہجرت کرکے شہر برہانپور خاندیس
مین اقامت رکھتے تھے اور طلبا کی تعلیم مین مشغول تھے بادشاہ قدردان اہل کمال سلطان
ابراہیم عادلشاہ آپکے فضایل و کمالات کا شہرہ سنکر خطوط لکھکر آپکی تشریف آوری

کی درخواست کیا حضرت شیخ بادشاہ کی خواہش و تمنا دیکھکر بیجاپور تشریف لائے پادشاہ اور
اہل شہر آپکے سکونت کو اپنے شہر اور ملک کی شہرت اور ناموری کا موجب خیال کرکے آپکی
اقامت کے لئے بجد ہوئے خاص و عام سے بہت لوگ آپ سے علوم ظاہری و باطنی سے مستفیض
ہوئے آپ اپنے وطن سے اس ملک کے طرف ہجرت کرنیکا یہہ سبب بیان کرتے ہین کہ
ملا شیخ نصیر آپکے داماد اور شاگرد و علامہ روزگار تھے اونکے ذہن کی ذکاوت اور فہم
کی رسائی او طبیعت کی جولانی اس درجہ مین تہی کہ اوس سے زیادہ ممکن ہی نہتی اور قوت
حافظہ ایسا تہا کہ اگر کوئی کتاب ایکبار اونکے نظر پڑتی تو مدت العمر ایک حرف او یا ایک
نقطہ اوسکا فراموش نہوتا اگر اصول علوم سے ایک مسئلہ بہی اونکے کان مین پڑتا تو کبہی بہولا
نہین جاتا ایک روز فقہ کی کتاب کے درس مین کسی مسئلہ مین اشکال کئے حضرت شیخ
اوسکا جواب اصول کے دلائل سے ادا کئے اونکے خاطر کی تشفی نہ ہوئی اور انکا فہم رسا قبول
نہین کیا پہر اپنی اشکال کی تقریر بیان کئے شیخ جواب مین کہے کہ امام اعظم مجتہد افخم حضرت
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایسا فرماتے ہین شیخ نصیر کہے هُوَ رَجُلٌ وَأَنَا رَجُلٌ پس امام کے
قول کو کیونکر سند گردانون اس بات سے حضرت شیخ کے خاطر پر بار آیا اور کہے کہ حضرت امام
اعظم سے ہمسری اور برابری کا دعوی کرتا ہے پہر غصہ کی حالت مین مکان کے اندر جاکر برہنہ
شمشیر ہاتہہ مین لیکر شیخ نصیر کے سر پر پہونچے شیخ نصیر نے یہہ صورت دیکہی خیال کیا کہ
شیخ کا غصہ انکے پاس سے ٹل جانے بغیر نہین تہمیگا پس اس حالت مین تو ویسا ہی ترک
وطن کرکے گہر سے باہر آئے اور مسافرت اختیار کئے حضرت شیخ بہی اونکا پیچہا کرکے خود بہی
ہجرت کئے جس منزل اور جگہ مین اوہون اوترتے تہے حضرت شیخ اوس منزل مین پہونچکے
ملا نصیر کو دریافت کرتے غرض یون ہی سراغ لیتے ہوے اور پیچہا کرتے ہوئے برہانپور خاندیس
پہونچے جب شیخ نصیر دیکہے کہ اس قدر بڑی مسافت پر بہی اپنا پیچہا نہین چہوڑتے اور یہ
یہانتک پہونچے پس وہان دم نہین لیکر بیجاپور کے طرف آئے اوسوقت شہر بیجاپور پہلا د

وفضلا و علما اور اہل کمال سے معمور اور جلوہ افروز تہا ملای مذکور عالم سے ملاقات کرکے علوم
اصولی و فروعی مین مباحثے کرکے غالب آتے اور ہر مدرسہ مین جاکے فنون علمیہ مین مناظرہ
کرتے اور الزام دیتے طلبہ اور اہل علم اونکے مقابلے سے عاجز آگئے حاصل کلام جب ملا نصیر
بیجاپور سے رخصت ہوکے آگے قدم بڑہائے کسی جنگل مین ایک ضعیف بڑہیا کو دیکہے کہ اون سے
ملاقات کرکے پوچہے کہ خون حیض کے کتنے طور کے رنگ ہوتے ہین شیخ نصیر فکر مین پڑ گئے
وہ بڑہیا کہی افسوس ہے تمہاری فقہ دانی اور دانش پر کہ اسی فقاہت پر حضرت امام اعظم
سے برابری کی لاف اور دعوی کئے ہو رجل و انا رجل کہے شیخ نصیر اس سخن کا ایسا
اثر ہوا کہ بیہوش ہو گئے جب افاقہ ہوا تو دیکہے کہ وہان کوئی نہین ہے غرض حضرت شیخ علم اللہ
محدث قدس سرہ سے فیض تدریس اور افادۂ بیعت و ارشاد دونون جاری ہوے اور
آپ ذیحجہ کی گیارہوین ۱۰۲۴ھ ایکہزار چوبیس ہجری مین رحلت فرمائے اور شہر پناہ کے
باہر اللہ پور کے دروازے کے طرف مصطفے باغ مین اوس گنج علم کمال کو امانتاً زمین کے
سپرد کئے اور آپکی تاریخ استاد اہل حدیث کہے ہین آپ کے اولاد و اخلاف مین بہت سے
علماء اور مدرسان اور اہل اللہ اور بزرگان ہوے ہین آپ کے فرزند شیخ عارف حضرت
شیخ ابو حنیفہ قدس سرہ صاحب دل اور صاحب مشیخت تہے بیعت او تلقین جاری رکہتے تہے
آپ کے مزار کے مقام سے اطلاع نہوی

حضرت شیخ ابو المعالی قدس سرہ آپ حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے بڑے فرزند ہین
آپ مجذوب سالک تہے شب و روز استغراق و محویت مین رہتے تہے بعض وقت اپنے
والد بزرگوار کی زیارت کو جاتے اور وہان مستغرق بیٹہتے یہانتک کہ شب ہو جاتی اور
شہر پناہ کا دروازہ بند ہو جاتا لوگ آپ کے آنے سی مایوس ہوتے جب طلوع صبح ہوتی تو
آپ اپنے حجرے مین سے نکلتے آپ سے دو فرزند رشید پیدا ہوے آپکا مرقد شریف آپکے
والد ماجد کے ٹیلے پر واقع ہے۔

حضرت شیخ ابو تراب مدرس قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور مدرسون
اور نامور فاضلون اور صالحون اور ذیوقار مشایخون سے ہین اور علوم معقول و منقول اوستاذ
العلما حضرت قاضی سید محمد علی قدس سرہ سے تحصیل کئے بہت سے لوگ آپکے فیض تدریس
سے بہرہ مند علوم و کمالات ہوئے آپکی تدریس اور کمالات کا شہرہ تمام دنیا مین علی الخصوص
ممالک ہند و دکن مین پہونچگیا اور آپ کے شاگرد مشہور علما اور اہل کمال ہین کہتے ہین
کہ حضرت وقت طلوع آفتاب سے تا عصر تک درس دیتے تہے اور گھڑیال نزدیک رکھکر ہر
شاگرد کا سبق ایک گھڑی تک جاری رکھتے تہے ہر شاگرد کو علوم فروع و اصول اور معقول و
منقول تحصیل کرواکے ایک فن مین ایسا ممتاز اور بے نظیر کردیتے کہ اوسکے مانند اوس
فن مین دوسرا شخص نظر نہین آتا اور ملا نظام حضرت کے فیض عذب کے خوشہ چینیون سے
ہین اور بادشاہ عالمگیر ملا نظام کے شاگرد ہین کہتے ہین کہ بادشاہ عالمگیر حضرت کے
فضائل و محامد و کمالات و مناقب اپنے اوستاد ملا نظام سے سنکر آپکی ملاقات کا مشتاق
اور آرزومند ہوا جبکہ قلعہ بیجاپور فتح کیا اوسوقت حضرت رحلت فرما چکے تہے بادشاہ کمال تمنا
کے ساتہہ آپ کے روضہ مین زیارت کی نیت سے جاکے نہایت ادب اور عاجزی کے ساتہہ
زیارت کیا اور پہول چڑہایا حضرت کی رحلت صفر کی بیسوین سنہ ایکہزار چہیاسی ہجری مین
ہوی اور آپکا مرقد شریف آپ کے دادا حضرت شیخ علم اللہ محدث قدس سرہ کے پہلو مین ہے

مترجم آپکی آل سے سید مرتضی و سید عبد اللطیف و سید محمود و محمد ابی [illegible] محلہ [illegible] موجود ہین

حضرت قاضی اعز الدین محمد قدس سرہ آپ شہر بیجاپور کے اکابر اور
علمای اہل تدریس اور مشاہیر قضات صاحب دیانت سے ہین اور حضرت شیخ ابو
تراب مدرس قدس سرہ کے حقیقی بہائی ہین آپکی ذات مبارک سے زہد و تقوی کمال
کو پہونچا تہا آپ کے وجود سے عدل و دیانت رونق پائی تہی سلطان محمد عادلشاہ کے
زمانہ مین منصب قضا رکھتے تہے شریعت کے احکام اور حدود نہایت احتیاط سے جا[illegible]

راستی کے ساتھ جاری کرتے تھے کہتے ہین کہ ایک شخص آپ کے روبرو جھوٹی قسم کہاکے گیا اور
رستے مین اوس جھوٹی قسم کے سزا مین مرگیا **نقل ہے** ایک شخص حضرت کے کتب خانہ
کا داروغہ تہا اور وہ ایک عامی شخص تہا لکہنا پڑہنا بالکل نہین جانتا تہا دار القضا مین
مقدمات قضایا رجوع ہوتے تو حضرت کتب فقہ اور فتاوی کتب خانہ سے طلب فرماکے مسئلہ
نکالتے اور وہ داروغہ دکنی زبان مین اوس مسئلہ کا مضمون اور اوس کتاب کا نام مع فصل
اور باب کے یاد کرلیتا تہا اور ہر قضیہ مین جو مسایل نکلتے ازبر رکہتا تہا چند روز مین اوسکو مسائل
فقہ مین اس قدر ملکہ ہوگیا کہ اپنے وقت کا فقیہ ہوگیا اگر کوئی شخص اوس سے مسئلہ پوچہتا تو فی الفور
جواب مین کتاب کے نام اور فصل و باب کے قید کے ساتہہ وہ مسئلہ دکنی زبان مین بیان کرتا
اگر کوئی امتحان کے لئے کتاب نکال کے دیکہتا تو مسئلہ اوسکے بیان کے مطابق نکلتا جب عالمگیر بادشاہ
بیجاپور پر قابض ہوا تو یہہ شخص لشکر کے علماء سے مباحثہ کرتا اور ایسے دقیق سوالات کرتا
کہ وہ لوگ جواب مین تامل کرنا پڑتا عالمگیر بادشاہ اوسکا کمال سنکے اپنے حضور مین طلب کرکے
چند مسائل پوچہا اور اوسکی فقاہت معلوم کرکے شولاپور کے قاضی کا عہدہ اوسکو دیا غرض
حضرت قاضی عزالدین محمد قدس سرہ کے کمالات و فضائل حد شمار سے باہر ہین آپ ربیع الاول
کی پانچوین کو رحلت فرمائے اور رسا ہونی مین آپکا مزار ہے

حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ آپ علمای ربانی اور اہل کمال ظاہری و
باطنی سے تہے ابراہیم عادلشاہ کے زمانے مین احمد آباد گجرات سے بیجاپور تشریف لائے
نقل ہے کہ آپکے ایام پیری مین شیخ نصیر جو علامہ روزگار تہے اور بیجاپور مین
وارد ہوئے تہے اور یہان کے علما انکے مقابلے اور مناظرے سے عاجز آگئے تہے اور
انہون اس شہر کے مدرسون کو مباحثے مین الزام دیتے تہے بعض اعیان اور اہل شہر
حضرت مولانا کی خدمت مین عرض کئے کہ اگر آپ شیخ نصیر سے جو بڑا تیز طبع اور بیمثل
معقولی ہے ایک جلسہ فرمائین تو یقین ہے کہ اوسکا زور ٹوٹ جائیگا اور اس شہر

سکا نام وعزت بحال رہینگے چونکہ حضرت بڑی عمر کے سبب سے ضعیف ہو گئے تھے تدریس و
تعلیم اور افادہ و افاضہ کو موقوف کر کے گوشۂ خلوت مین اپنے خالق جل شانہ کی عبادت و طاعت
مین مشغول تھے اس بات سے منہہ پھیر کے اپنی ضعف پیری کا عذر کئے اور کہے کہ شیخ
نصیر جوان آدمی ہے اوسکی طبیعت فواری کے مانند اوڑتی اور جولانی کرتی ہے اوسکو
تمام معلومات نہایت کامل طور سے حاضر ہین اس کبرسنی مین جو حافظہ مین فتور آگیا ہے
اور تمام قوی مدرکہ گھٹ گئے ہین یہہ فقیر اوس سے مباحثہ کرنیکا عہدہ قبول نہین کرسکتا اس مقدمہ
مین معذور رکھو جب کہ وہ لوگ نہایت الحاح و عاجزی کئے تو بمضمون واما السائل فلا
تنہر اونکا التماس قبول کئے اور دوسرے روز چند علمی دقیقے کاغذ کے ٹکڑون پر لکھ کر
جیب مین رکھ لئے اور مجلس مقرری مین پہونچے شیخ نصیر نے ملائی کے کمال دعوے
اور دانشمندی کے کمال نخوت سے دقایق علوم مین سخت سوالات کرنا شروع کئے
اور نہایت لمبے اور فصیح تقریر کرنے لگے جب اونکا سوال اور تقریر تمام ہوی تو حضرت
مولانا اپنے جیب سے ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالدئے شیخ نصیر دیکھے تو اوسمین اپنے
سوال کا جواب مختصر عبارت مین واضح طور سے لکھا ہے پھر شیخ نصیر دوسرے علم مین
بحث اور اشکال کئے تو حضرت مولانا پھر ایک ٹکڑا کاغذ کا جیب سے نکالکر دئے جسمین
اونکے اشکال کا جواب تھا جب دو تین بار یہہ حالت دیکھے تو بحث اور مناظرے سے
باز آئے اور کہے کہ عارفان حق سے مناظرہ اور مباحثہ بڑھ نہین سکیگا یہہ جواب
طریق علم ظاہر کے مباحثہ کرنے والون کے حدود مین نہین ہے پس اپنے سے آپ
اٹھکر بے اختیار حضرت کے قدمون کو بوسہ دیکر محظوظ ہوئے اور آپکی بزرگی اور باطنی
کمالات کے قائل ہو کر چلے گئے حضرت مولانا کی رحلت صفر کی چودھوین کو ہوی سنہ
وفات معلوم نہوا آپ شہر پناہ کے باہر بہمن پلی کے دروازے کے طرف قاسم تالاب
مین مدفون ہین اور آپکی بزرگ بی بی اور تین فرزند آپ ہی کے پاس مدفون ہین اور

آپ کے چچیرے بہائی حضرت میان رحیم محمد جو نہایت تقوی اور پرہیزگاری سے موصوف تہے شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین مدفون ہین۔

حضرت قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ آپ یہان کے علمای مدرسہ سے ہین آپ باوجود ظاہری فضائل کے باطنی کمال سے بہی خالی نتہے اور شیخ الکاملین حضرت شیخ جان اللہ ملقب بعطاء اللہ قدس سرہ سے جنکا مرقد برہانپور خاندیس مین ہی سلسلہ سہروردیہ مین ارادت وخلافت حاصل کئے اور چند روز کمال تحقیق اور دیانت واحتیاط کے ساتہ یہان کے عہدہ قضا پر رہے **نقل ہے** کہ ایک روز آپ کے قضا کے ایام مین ایک بڈہیا آپ کے محکمہ مین فریاد کے لئے آئی لوگون کی کثرت کے سبب سے فریاد کرنیکی فرصت نپائی تو آپ کے حرم سرا مین گئی دیکہے کہ آپکی بی بی آپ کے لئے ترکاری چن رہے ہین کہتے ہین کہ حضرت کا تقوی اور احتیاط اکل حلال مین اس درجہ پر تہا کہ گمانی شبہ سے بہی مثل حرام کے پرہیز کرتے تہے اسلئے آپکی بی بی کے سوای دوسرے کسی کو کہانا پکانے کا کام سپرد نہین کرتے تہے تاکہین دوسرون سے احتیاط مین قصور واقع نہو غرض وہ بڈہیا آپکی بی بی کے پاس جاکے اپنا حال بیان کرکے جسطرح سے کہ عورتون کی عادت ہے وہ بہی ترکاری چننے مین شریک ہوی اور کہے کہ جب حضرت کہانا کہانے آئین میرا حال عرض کرین حاصل کلام حضرت اپنے عادت کے وقت پر مکان مین کہانا کہانے آئے اور پہلا ہی لقمہ جو منہہ مین لئے دسترخوان پر تہوک دیکے کہے کہ کیا ہے جو آج اس کہانے سے شبہ کی بو آتی ہے آپکی بی بی کہے کہ معاذ اللہ ہر روز جو احتیاط کیا جاتا ہے وہی آج بہی کیا گیا آپ فرمائے اگرچہ کہ ایسا ہی ہے لیکن شبہ سے مخلوط ہوگیا ہے اوسوقت بی بی خیال کرکے کہے کہ کہانیکی تیاری مین کوئی بات عادت کے خلاف نہوی سواے اسکے کہ ایک بڈہیا فریاد کے لئے آئی تہی محکمے مین نہین جاسکے مکان مین آئی اور مجہہ سے حقیقت حال بیان کرکے ترکاری چننے مین شریک ہوی

اور دیکہیے کہ آپکے روبرو احوال بیان کرو حضرت فرماتے کہ یہی ہی جو شہر کی بوآتی ہی یہ کیا
کہتے ہین آج عہدۂ قضا پر ہون مسلمانون کے قضیون کے فیصلے واجبی طور سے دینا مجہپر لازم ہے
وہ فریادی تحفہ لیا جو آئی تہی اوسکا فیصلہ بہی بغیر حاصل کرنے منفعت کے واجب تہا تو کاری
چہننے کے کام مین جو وہ شریک ہوی یہ بہی ایک نفع ہی جو اوس سے مجہکو پہونچا نفع کا حاصل
کرنا عین رشوت ہے اگر یہ لقمہ کہاتا تو خدا کے پاس ماخوذ اور گنہگار اور رشوتی ہوتا ایسی آپ جلد
روز سے قضا سے استعفا دیا آپ رجب کی بارہوین ۱۰۹۴ ایکہزار چورانوے ہجری مین سرای فانی سے
ملک بقا کے طرف روانہ ہوئے اور آپ کا مزار رنگین مسجد کے قریب مشرق کے طرف دو تیر پرتاب کے
فاصلہ پر عبد الحمید آباد جوہری کٹے تہے سو جگہہ مین ٹیلہ پر واقع ہے آپکی اولاد و اقارب بہی وہین مدفون ہین۔

حضرت مولانا محمد زبیری ثانی قدس سرہ آپ عالم پرہیزگار اور بڑے عارف تہے
اور اپنے چچا مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ سے استفادہ علوم حاصل کئے بعد اسکے اپنے
خالو سید السادات حضرت سید محمد مدرس قدس سرہ نے بہی تحصیل علم کئے اور آپ ہی سے بیعت و
خلافت لیکے طالبون او مستفیدون کو علوم کشفی و یقینی سرفراز کرتے تہے اور دکہنی زبان مین رسالہ
کشف الاسرار سلوک مین تصنیف فرمائے ہین حضرت شیخ علی قدس سرہ مصنف فوائد طیبہ آپ کے
شاگردون اور مریدون سے ہین اور محمد حسین قدوسی رحمۃ اللہ علیہ آپکے شاگردون سے ہین
اور حضرت مولوی محمد حسین عرف امام صاحب مدرس قدس سرہ جنکا مزار محمد آباد بیدر مین مشہور ہی آپ
کے شاگرد رشید اور خلیفہ ہین کہتے ہین کہ عالمگیر بادشاہ امام صاحب مدرس سے ملاقات کرکے اونکے
فضائل و کمالات دیکہکر کہا کہ مجہہ کو ملک دکن سے جو تحفہ ملا یہی ایک محمد حسین ہین اور پہر دوسرے
وقت آپ کی تعریف مین بادشاہ کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہہ شخص جو علم و کمال مین ایسی شان رکہتا
تہی اونکا استاد و مربی کیسا ہوگا حضرت مولانا محمد زبیری قدس سرہ کا وصال شوال کی ۲۳ تیئیسوین ۱۰۸۸ سنہ
ایکہزار اٹہیاسی ہجری مین واقع ہوا اور آپکا مرقد شہر پناہ کے اندر باغ بہشت مشہور ہے جہاں
پائین مین آپ کے مرید جو محمد یوسف تذر کرکے تہے واقع ہے اور آپکے فرزند محمد صبغۃ اللہ جو گمنہ

مین تحصیل علوم کئے تھے بارہ سال کی عمر مین وفات پائے اور اپنے والد بزرگوار کے پاس مدفون ہوئے
اور شیخ محمد فرزند حضرت قاضی محمد ابراہیم قدس سرہ بھی جو آپ کے چچیرے بھائی ہین وہین مدفون ہین

مترجم - آپکی اولاد سے محمد صاحب کے تین فرزند اسمٰعیل صاحب و عظمت صاحب و دستگیر صاحب اور محی الدین پادشاہ صاحب کے تین فرزند عبد الرحیم صاحب و قادر صاحب و لطیف صاحب زبیری نگین مسجد والے بیجاپور مین موجود ہین ٭

حضرت شیخ محمد عرب قدس سرہ آپ صاحب باطن اور بڑے بزرگ اور حافظ قرآن تھے سلطان علی عادلشاہ ثانی آپ کے پاس کچھ پڑھے ہین کہتے ہین کہ مست ہاتھی کو آپ کے پاس لاتے تو آپ اپنا دست مبارک اوسکے سر پر پھیرتے اوسی وقت اوسکی مستی اوتر جاتی مزار آپ کا حضرت مولانا قاضی ابراہیم زبیری قدس سرہ کے ٹیلے پر مشرق طرف واقع ہی آپ کے تین فرزند رشید صاحب کمال اور حافظ قرآن تھے اُن کے اسماء گرامی یہہ ہین حضرت شیخ [illegible] اور شیخ عبدالغفور حافظ اور حضرت شیخ ابراہیم اوستاد سکندر بادشاہ قدس اللہ اسرارہم حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرہ قرأت اور خوش آوازی مین بے نظیر تھے اور پادشاہ عالمگیر بیجاپور فتح کرکے بعد حضرت حافظ عبدالغفور قدس سرہ سے ملاقات کرکے کہے کہ قلعہ بیجاپور کی فتح سے مجہہ کو غنیمت جو ہاتہ آئی یہی حافظ عبدالغفور ہین اور اپنی پیش امامی پر مقرر کئے کہتے ہین کہ پادشاہ عالمگیر نماز مین آپ کے الحان اور خوش آوازی سے مست اور بیخود ہو جاتے اور اپنی جگہ سے حرکت کرتے اور یہہ کہتے کہ حافظ جی ایسا نہ پڑھنا چاہئے کہ نماز تباہ ہوتی ہی **نقل ہے** کہ ایک عرب آپکا لہجہ اور قرأت سننے کے شوق اور ولولے سے اپنا ملک چھوڑکے آپکے پاس آئے اور اپنا شوق بیان کئے حضرت سورہ ہود شروع کئے جب سورہ تمام ہوا اوس عرب کی روح بھی پرواز کرگئی آپ بھی عالمگیر بادشاہ کے لشکر کے ساتھ تھے اور وہین وفات کئے اور حضرت شیخ ابراہیم قدس سرہ بیجاپور کی حصار کے اندر صفا بازار مین متصل اپنے حویلی کے جسمین اب شیخ محی الدین مفتی کی اولاد رہتی ہین مدفون ہین ٭

حضرت شیخ منصور قدس سرہ آپ اہل اللہ اور کاملان اہل دعوت سے تھے

اور عملیات و نقشیات کے تصرف میں اپنے وقت کے ممتاز تھے سلطان عادلشاہ اور سکندر عادلشاہ
آپکا اعزاز و اکرام کرتے تھے آپکا مزار نگینہ باغ میں ہی اور ملک الشعرا شیخ نصرتی بھی جو آپکے
حقیقی بھائی ہیں وہیں مدفون ہیں آپکی اولاد سے جعفر صاحب اور رضا صاحب جنکے نگینہ باغ
والے گورنیگے میں موجود ہیں

مترجم

حضرت شیخ اسمٰعیل محدث قدس سرہ آپ بیجاپور کے بڑے مشایخون
اور مشہور محدثون سے ہیں اور قدوۃ العارفین مرشد الکاملین حضرت شیخ شمس الدین محمد ملتانی
قدس سرہ کے اولاد و اجداد سے ہیں اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ کے بزرگون سے ہیں آپکا
مزار حصار کے باہر زہرہ پور میں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللٰہی قدس سرہ کے روضہ کے
قریب واقع ہے۔

حضرت شیخ عبدالرحمن متقی قدس سرہ آپ ابراہیم عادلشاہ کے مبارک زمانے
میں اپنے مولد گجرات سے اس شہر پر آپنے تشریف آوری کا پرتو ڈال کے اپنے زہد و تقوی کے
برکات سے اس ملک کے رہنے والون کو بہرہ ور کئے ورع و تقوی آپکی بزرگ ذات سے نازان
تھا اور عفت و پارسائی آپ سے فخر کرتی تھی ریاضت اور اکل حلال کے کوشش میں بےنظیر تھے
اور شبہات سے پرہیز کرتے تھے اور اوامر الٰہی کی اطاعت میں مدت العمر نہایت درجہ میں کوشش
کرتے تھے **نقل ہے** کہ کاملون کے شیخ اور پرہیزگارون کے فخر حضرت شیخ علی متقی گجراتی قدس سرہ
جنکے تقوی اور بزرگی کے حکایتیں مشہور ہیں حضرت شیخ عبدالرحمن قدس سرہ کے کسب حلال سے
ایک مٹھی باجرا طلب کئے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک بزرگ آپکے تقوی اور احتیاط اکل حلال کا
شہرہ سنکر دہلی سے بیجاپور آئے اور چند روز آپکی صحبت میں رہے حضرت غرہ ذیحجہ سنہ ایکہزار
اٹھتر ہجری میں تقوی کا دفتر تمام کرکے پہلا ہی قدم روضہ رضوان میں رکھے عمر شریف ایکسو نو
سال کے قریب تھی مزار مبارک فتح دروازہ کے باہر ہے

حضرت قاضی عبداللہ قدس سرہ آپ ابراہیم عادلشاہ کے زمانے میں

اپنے وطن گجرات سے بیجاپور مین وارد ہوئے تقویٰ اور علم حدیث وفقہ مین کامل مہر تھے اور آپ جناب قطب الکاملین حضرت شاہ وجیہ الدین حسینی علوی گجراتی قدس سرہ کے فیض یافتہ خلیفہ ہین اور حضرت شاہ صبغۃ اللہ حسینی قدس سرہ سے بھی استفادہ حاصل کئے اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے ساتھہ محبت اور دوستی رکھتے تھے آپکا مزار فتح دروازے کے باہر ہے۔

حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ آپ عالم ومدرس اور فقیہ ومحدث تھے اور حضرت قاضی عبداللہ قدس سرہ کے داماد اور بھتیجے ہین آپکا مزار اور حضرت سید عبدالرحمن والد حضرت سید محمد مدرس قدس اللہ اسرارہما کا مزار فتح دروازے کے باہر ایک ہی چبوترے پر واقع ہین اور آپکے اولاد بیجاپور مین موجود ہین۔

حضرت شیخ مجتبیٰ عرف بڑے صاحب منوری قدس سرہ جو مشاہیر وقت سے تھے اور بڑی معاش رکھتے تھے جنکا مزار حصار کے اندر جامع مسجد کے بازو مین واقع ہی اور آپکے مزار پر گنبد بنائی گئی ہے آپ حضرت شیخ احمد محدث قدس سرہ کے پوتون مین سے ہین اور آپ کی اولاد موضع منور مین رہتے ہین **مترجم** فی الحال آپکی اولاد مین کریم محی الدین صاحب و بڑے صاحب وغیرہ موجود ہین +

حضرت قاضی عسکری رحمۃ اللہ علیہ آپ بڑے قاضی اور متقی اور پرہیزگار اور اہل اللہ تھے آپکا اسم مبارک سید احمد ہی اور ابراہیم عادلشاہ کے زمانہ مین لشکر کے قاضی تھے آپکا حال تفصیلوار نہین معلوم ہوا شہر پناہ کے اندر آرام فرماتے ہین لیکن آپکے مرقد کا مقام بھی نہین معلوم ہوا۔

حضرت قاضی سیف اللہ قدس سرہ آپ بیجاپور کے مشہور قاضیان رفیع الدرجات سے ہین نہایت بزرگی وکمال تقویٰ اور پرہیزگاری سے موصوف ہے سلطان محمد عادلشاہ کے زمانے مین بیجاپور کے قاضی ہوئے آپ کے احوال کا تفصیل ستلف

نہوئی اور آپ کے مزار کا پتہ بہی نہین ملا لیکن شہر پناہ کے اندر واقع ہی۔

حضرت النگی مجذوب قدس سرہ آپ مشہور مجذوبون اور رسیدگان حق سے تہے اور محویت اور کمال بیخودی مین مستغرق رہتے تہے محرم کی انیسوین کو رحلت کر گئے اور مزار شہر پناہ کے اندر فتح دروازے کے پاس ہی آپکی بہن فتح شاہ بہی نہایت جذب اور استغراق رکہتی تہین۔

حضرت شاہ ننگے مجذوب قدس سرہ آپ واصل مجذوبون اور بیدار دل مستانون سے تہے بے قیدانہ گذران رکہتے تہے اور قید ستر نہین رکہتے تہی اور جناب باب السادات حضرت شاہ مرتضیٰ قادری قدس سرہ سے فیض پایے تہے اور حضرت شاہ النگے مجذوب قدس سرہ کے ہمعصر تہے **نقل ہے** کہ بیجاپور کی سلطنت کی تباہی اور انقلاب کے آگے حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کہتے تہے کہ مغل کو بلاتا ہون اور بیجاپور اسکو بخشتا ہون حضرت شاہ النگے قدس سرہ فرماتے کہ اگر مغل کو بلاتا ہے تو مجہہ کو دو روپیہ بہنا ئیگا غرض دونون بزرگ کے سخن کی صداقت و بیہ مین ظاہر ہوی بیجاپور کے سلطنت سکندر عادلشاہ کے ہاتہہ سے جاتی رہی اور عالمگیر کے قبضہ مین آئی تو حضرت شاہ ننگے قدس سرہ کا جذب اور برہنگی اور بے قیدی سنکر عالمگیر آپ کو بلائے اور ستر ڈہانپنے کہے انہون قبول نہین کئے آخر جبراً سروال پہنائے اور آنکو جہان برہنہ دیکہتے ستر ڈہپواتے آپکی رحلت صفر کی بائیسوین کو ہوی قلعہ ارک کی خندق پر جنوب کے طرف مدفون ہین۔

حضرت میان بہولا فقیر قدس سرہ آپ فقرای آگاہ اور درویشان طامنی سے تہے سلطان محمد عادلشاہ سپہ سالار رستم زمان آپکا معتقد تہا آپکے احوال کی تفصیل نہین ملی اور آپ کی قبر ابرہیم عادلشاہ کے مقبرے کے قریب

حضرت میان خاکسار قدس سرہ آپ فقرای صاحب کمال اور اہل باطن سے تہے آپ کے احوال کی تفصیل نہین ملی اور قبر بہلول پورہ مین واقع ہی اور آپکے مرقد پر گنبذ بنی ہے اور مزار سنگ مرمر کا ہی۔

حضرت شاہ محمود بڑہنگ قدس سرہ آپ اہل کمال فقرا اور ریاضت کش وصاحب باطن درویشون سے تہے اور خانوادہ مداریہ کی اجازت رکہتے تہے اور مدارکی ملنگ فقیرون کے طریق اور طرز پر تمام عمر شریف تجرید مین گذاری اور حضرت میران حسن قدس سرہ سے جو ایک واسطے سے حضرت شاہ بدیع الدین مدار قدس سرہ کے مرید اور خلیفے ہین ارادت اور خلافت حاصل کئے تہے عمر شریف آپکی دو سو سال سے اوپر تہی آپکا مزار حصار کے باہر زہرہ پور مین واقع ہے۔

حضرت شاہ محمد جنگی قدس سرہ آپ اہل کمال بزرگون کے زمرے سے ہین جادۂ مشیخت پر متمکن تہے خانوادہ طبقاتیہ کی خلافت اور اجازت رکہتے تہے ربیع الثانی کی اکتیسوین کو رحلت کئے اور مزار آپکا شہر پناہ کے باہر زہرہ پور مین ہے اور شاہ جنگی کا تکیہ اور مکان مشہور ہے **مترجم**۔ آپکی اولاد حسینی پیر و شمس الدین وصلاح الدین وغیرہ افضل پور معروف تکیہ شاہ جنگی مین موجود ہین اور اہل معاش ہین اور آپکا سالانہ عرس ہوتا ہے۔

ذکر اولیای زمرۂ نسوان بیجاپور رحمۃ اللہ علیہم

حضرت بی بی خوند ماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ اس شہر کے کاملہ اور عارفہ بی بیون سے ہین اور شیخ الشیوخ حضرت عین الدین گنج العلم جنیدی قدس سرہ کی دختر کرامت مصدر ہین ولیہ دہ دان اور حافظ قرآن تہین آپ سے کرامتین ظاہر ہوئی ہین اور بیجاپور اور بی بی ماصاحبہ کے نام سے بہی مشہور ہین آپکا مزار شریف حضرت گنج العلوم قدس سرہ کے درگاہ کے متصل مشرق کی طرف دو تیر پرتاب کے فاصلہ پر واقع ہے اور آپ کے

بازو مین آپ کے فرزند مدفون ہین اور جو گنبدی بنائی گئی ہے نقل ہے کہ اوس زمانہ مین ایک چور کسیکا گھوڑا چرالیکر جاتا تھا راستہ مین آپ کے روضہ کے پاس ہوپہنچا تھا کہ صبح کی روشنی نمودہوئی مذکور چور پریشان اور گھبرا ہوکر آپ کے روضہ کے صحن مین پہنچ گیا اور سرارادت زمین پر رگڑنے لگا اور آہ وزاری کے ساتھہ التجا کرنے لگا اسوقت اس گنہگار کی جان اور آبرو بچا اوس بی بی کی کرامت سے اوس گھوڑے کی شکل اور رنگ بدلکر اور صورت اور رنگ ہوگیا اس سے کوئی شخص اوسکا مزاحم نہ ہوا پس وہ شخص نہایت خوش ہوکر اپنی جان اور آبرو کے خوف سے بے فکر ہوکے آپ کے مزار شریف پر چوگنبدی بنایا اور روز عرس ربیع الثانی کی پانچوین ہی آپ کے والد بزرگوار حضرت گنج العلم قدس سرہ پہلے اوس مقام پر مدفون ہوئے تھے بعد اسکے نقل فرمائے چنانچہ آدہی قبر شریف چوگنبدی کے باہر اور آدہی اندر مین آجتک روز ہی نظر آتی ہے اور حضرت گنج العلم قدس سرہ کے نقل کرنے کا سبب آپ کے تذکرے مین بیان ہوچکا ہے ۔

حضرت بی بی شمسہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ ہی اللہ کے ولی اور کامل عصر اور اپنے زمانے کے رجال کے تاج تہے آپ قطب آفاق خاتم سلسلۂ چشت حضرت خواجہ سید محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ کے بزرگ خاندان سے ہین بلند مقامات اور مشہور کرامات رکھتے تہے آپکے احوال کی تفصیل نہ ملی آپکا مزار زہرہ پورہ کے دروازے کے باہر فخر آباد مین مشہور ہے اور مرقد مبارک پر گنبد بنائی گئی ہے عرس شریف رجب کی سولہوین کو ہے گنبد کے اندر چار قبرین مردون کے ہین اونمین سے ایک قبر حضرت شاہ حسن فخر آبادی قدس سرہ کی ہے جو آپ کے قرابتدارون سے تہے **مترجم**

آپکی اولاد نہین ہے لیکن سالانہ عرس اہل محلہ کرتے ہین ۔

حضرت راجی لوشتی رحمۃ اللہ علیہا آپ اس ملک کے عارفہ اور واصلہ بی بیون سے ہین آپ سے کرامتین صادر ہوئین آپ کا مزار مغربی احاطہ کے دیوار کے

باہر روضۂ حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے باب کے کونے کے طرف واقع ہے
نقل ہے کہ آپ مدفون ہوئے سو شب کو کفن چورانے والے آپ کے قبر شریف کے پاس
آئے اور قبر کہول کے کفن نکال لینے مستعد ہوئے تو اس ولیۃ اللہ کی کرامت سے اون کی
بینائی جاتی رہی اندہے ہوکے واپس چلے گئے آپ کے وفات کی تاریخ اور سنہ سے خبر نہین ہوئی

حضرت بی بی نعیمہ مشہور بڑی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا آپ بیان کے

کامل بی بیون سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کے والدہ ہین
اور صاحب کرامات تہین اور آپ نے اپنے فرزند رشید حضرت مولانا حبیب قدس سرہ
سے دست بیعت وارشاد لین حضرت مولانا قدس سرہ کے ملفوظ مین لکہا ہے کہ جب سے آپ
مرید ہوئین رات دن وظیفہ اور ذکر مین مشغول ہوئین اور ایسی صفائی حاصل ہوی کہ اکثر
اوقات بیداری مین عالم غیب اور ارواح کو دیکہتین اور حضرت مولانا قدس سرہ فرماتے ہین
کہ جب آپ کی رحلت ہوی تو مین نے چاہا کہ سبحہ آپ کے دست مبارک مین دون ایسے مین
دفعۃً سبحہ جو دوسرے شخص کے ہاتہہ مین تہا گم ہوگیا اور خیال گذرا کہ آپ نے
نہایت جلدی سے ہاتہہ کفن سے باہر نکال کے سبحہ لے لیا ہے ہر چند ڈہونڈہا نہ ملا جب
کفن کہول کے دیکہا تو سبحہ آپ کے دہنے ہاتہہ مین تہی ۱۲۳۲ھ وصال اکبر ارتیس سبحے
ہاتہہ ذرشتہ دو آپ کی تاریخ ہے اور حضرت مولانا قدس سرہ کی گنبد مین حضرت
کے دہنے جانب آپ کا مزار شریف واقع ہے۔

حضرت ستی تقاجمہ عرف ستی ماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا

آپ ولیۃ اللہ اور صاحب کشف وعرفان اور صاحب تجمل تہین اور بیان سے
بی بیان صاحب کرامت سے تہین آپ کے بہت سے واردات اور معاملات اور مکاشفات
بہت سے ہین اور حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ سے بیعت
کرکے آپ کی صحبت مین رہین اور ہر وقت اپنی عمر سے خبر دیتین کہ اس قدر باقی ہے

اور مرض موت تک دو بار تجلی حق تعالیٰ دیکھیں اور جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شاہدے اور روئیت سے یکبار مشرف ہوئیں اور بمصداق حدیث شریف لا تکرھوا مرضا
کم علی الاکل فان اللہ یطعمھم ویسقیھم مرض موت میں عالم علوی سے
کھانا کھاکے پانی پی کے سیر رہتی تھیں جمادی الثانی کی ساتویں ۱۰۳۶ سنہ ایکہزار چھتیس ہجری کو
دار البقا کو روانہ ہوئیں حضرت مولانا حبیب اللہ صبغۃ اللہی قدس سرہ کی درگاہ سے متصل
مغربی احاطہ کی دیوار کے باہر شیرت کے کونہ کے طرف شیخ ملک یار شجیب ملک کے گنبد کے
قریب چوگنبدی میں آسودہ ہیں اور حضرت مولانا قدس سرہ آپکی تاریخ آیا (۱۰۳۶) حسنۃ
الجنان فرمائے ہیں حضرت مولانا حبیب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں کہ اوس ولیۃ اللہ
کی زیارت کے روز بعض لوگ کے ہاتھ صندل گلاب اور عطر اور پھول اور سبزہ وغیرہ
دیکھکر منع کیا اور وہ رسم و تعظیم میت کو خوش آتی ہے کچھ نہیں کہا اوسی شب خواب میں
دیکھا کہ گویا وہ ولیۃ اللہ ایک گنبد میں بیٹھی ہیں اور خادمہ ان کے پاس آ کہتی ہے کہ
زیارت کے لئے پھول سبزہ اور گلاب و صندل لائے تھے لیکن ہوا پیدا ہو کے اوڑا لیگئی خواب
میں بھی فقیر یہ سمجھا چونکہ منع کیا تھا اسلئے فقیر کو سناتے ہیں انتہی نفعنا اللہ ببرکاتہا
(نفع دے ہمکو اللہ اس بی بی کی برکتوں سے)

حضرت بی بی قادریہ رحمۃ اللہ علیہا۔ آپ بھی اس مبارک شہر کے کامل
اولیا سے ہیں بلند مقامات اور کامل مکاشفے رکھتی تھیں مقصود المراد ملفوظ حضرت پیر دستگیر
شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ میں لکھا ہے کہ حضرت ایک فقیر کو دیکھے کہ سوای حضرت بی بی موصوفہ
کے جو سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ وارضاہ کی اولاد سے تھیں وہ ہرگز کسی دوسرے
عورت کی تعظیم نہیں کرتے تھے اس عالیجناب بی بی کے احوال کی تفصیل اور وصال کی تاریخ اور
سنہ سے اطلاع نہ ہوئی لیکن آپ کا مرقد مبارک بیجاپور کی شہر پناہ کے اندر ہے

حضرت بی بی صالحہ ماصاحبہ رحمۃ اللہ علیہا۔ آپ بھی اس مبارک شہر کے

عارف اور واصل بی ہوے تہین اور پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم حسینی علوی قدس سرہ کی اہلیہ تہین
اور آپنے لیلۃ القدر دیکہا **نقل ہے** کہ ایک شب آپ حجرہ مین عبادت اور اشتغال مین مشغول
تہین شب قدر کے انوار و علامات ظاہر ہوئے جہاڑ پتہر سب سجدہ مین گئے اور آپ نے اس معاملہ کے
ثبوت کے لئے اپنی دامنی مبارک ایک جہاڑ پر ڈالدی جب وہ جہاڑ سجدہ کی حالت سے اوٹہکے سیدہا
ہوگیا تو دامنی مبارک جہاڑ کی انی پر لٹکی تہی صبح کو سب لوگ اپنے آنکہون سے دیکہے مرقد مبارک آپکا

گنبد کے اندر پیر دستگیر حضرت شاہ ہاشم قدس سرہ کے بازو سے واقع ہے اگرچہ خطہ شریف بیجاپور مین
آسودہ ہین سو بعض مشہور اولیا اور بزرگون کے کچہ ایک حالات اور کرامات کی تحریر ختم ہوئی اور چند
متقیون اور اہل اللہ عالمون اور قاضیون اور درویشون باکمال کے تہوڑے سے حالات بہی لکہے گئے
لیکن اس شہر مین اور اسکے باہر بہت سے اولیاء اللہ مدفون ہین جنکے حالات معلوم نہین نہ مزارات اسلئے
فقیر حقیر کے دل مین آیا کہ اسماے مبارک مشایخون اور اولیا اور مجذوبون اور فقیرون اور عالمون اور پیرزادون
اور دنیا دارون کے جو عارف ربانی حضرت شاہ ابو الحسن ثانی قادری قدس سرہ نے سنہ ۱۳۰۶ہجری مین قلم بند فرمائے تہے اس مختصر مین داخل کرے اسلئے ویسا ہی کیا گیا واللہ اعلم انکا مقام واحتقارا
فی ذمہ مرحوم اور بعض مقام ترتیب قدیم مین تبدیل کیگئی مترجم چونکہ اس فہرست کی ایک جدول بنانا
مناسب معلوم ہوا لہذا جدول ذیل تیار کیگئی جو بجاے خود ایک مختصر تذکرہ ہی اس جدول مین پانچ خانے
ہین پہلے مین نشان صفحہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر ان بزرگون کے حالات اس کتاب مین ہین توکس صفحہ پر
ہین دوسرے مین نام تیسرے مین جنکے وفات کی تاریخ وسن معلوم ہوا درج ہے چوتہے مین جنکے مزار کا
مقام معلوم ہوا لکہا گیا پانچوین مین کیفیت ضروری درج ہے اس جدول کے آخر مین چند نام جو اصل
کتاب مین موجود نہین تہے داخل کئے گئے غرض یہہ جدول ان بزرگوارون کا فاتحہ سالانہ کرنے والون
کے لئے بطور ایک اعراس نامے کے کام دیگی اور زائرون کے لئے آسانی سے بطور ایک رہبر شفیق
کے مزارات کے مقام اور حالات بتلا دیگی ۔

الٰہی بحرمت آثار شریف حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنہ وفات	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
۲۳	شیخ معری کہنہ ذات	۲۱ رجب	اندرون قلعہ ارک متصل نہ محل	مرقد پر سقف چوبین ہے اور دو ضریح کے اطراف سنگ
۲۷	مخدوم شیخ معین الدین گنج العلوم	۱۴ جمادی الاول	نزد فتح دروازہ	مرقد پر گنبد ہے -
۳۲	سلطان شیخ ضیاء الدین غزنوی	۱۴ شعبان	نزد روضہ حضرت گنج العلوم قدس سرہ	مرقد پر گنبد ہے -
۳۳	شاہ حافظ حسینی	۱۳ صفر	قریب محل آثار شریف	مرقد پر گنبد ہے -
۳۴	شاہ حمزہ حسینی	۸ شعبان	ایضاً	مرقد پر گنبد ہے -
۱۹	حاجی رومی	۱۰ ذیحجہ	شہر پناہ کے حصار کے اندر قلعہ ارک کے پاس شمال کی طرف شاہ پیٹھ میں	مرقد ... چبوترہ ہے -
۲۱	پیر نصر اللہ ولی	۱۳ رجب	شاہ پور کے دروازہ کے پاس حضرت شاہ نعیم اللہ قدس سرہ کے گنبد کے قریب	مزار پر گنبد ہے
	شاہ حید ربخفی	.	.	.
	سید علی بنگالی	.	.	.
	قلندر علی	.	.	.
۷۹	شاہ قاسم قادری	۲۷ محرم	بازار میں حمید خان کے مسجد کے صحن میں قریب محل	مرقد پر گنبد ہے
۹۴	شاہ ہاشم حسینی علوی	۹ رمضان	شہر پناہ کے اندر بادشاہپور میں	مرقد پر چاندنی کی گنبد ہے لیکن عرش بر مکان ...
۱۱۸	شاہ برہان الدین حسینی	۷ ذیقعدہ	اپنے والد شاہ ہاشم حسینی کے گنبد میں	.
	میان عبد الفتاح عاشق	.	.	.

[illegible]	نام	[illegible]	مقام مزار	کیفیت
۲۵	پیر مقصود	ششم شعبان	شہر پناہ کے اندر اللہ پورہ کے دروازہ کے پاس سے بازار میں	مرقد پر چوکھنڈی ہے
	پیر بہڑا بہڑ	.	نزدیک فصیل دروازہ بادشاہپور	.
	شیخ محمد سراج جنیدی	.	روبرو مسجد جامع کے جانب شرق	مرقد چبوترہ پر ہے
۱۲۱	شاہ حضرت حسینی	۱۷ رمضان	ابوتراب بازار	مرقد پر گنبد ہے
	خواجہ معین	.	.	.
۲۲	پیر میٹھے	۱۱ رجب [illegible]	بیرون شہر پناہ شرقی جانب فتح پور میں	مرقد چبوترہ پر ہے
۱۲۵	شاہ عبدالسلام شطاری	.	متصل مسجد نوابیت حویلی شاہپور	مرقد پر چوکھنڈی ہے
۲۴۴	شیخ عبدالصمد خورد	۵ محرم [illegible] ہجری	اندرون گنبد شیخ حمید صاحب	.
	سید مصطفی سجادہ	.	شیخ حمید صاحب کی درگاہ میں	.
	فرید شاہ	.	.	.
۹۲	شاہ عبدالرزاق	۲۲ ربیع الثانی	[illegible] دروازہ کے پاس	مقبرہ پر گنبد ہے
	خواجہ عبدالرحیم	.	متصل مسجد نوابیت بازار کی مرقد شاہ عبدالسلام شطاری کے	.
	شیخ کمال [illegible]	.		.
۴۰	شیخ حمیدالدین	۲۲ ذی الحجہ [illegible]	نیا باغ میں	مرقد پر گنبد ہے
۴۱	شیخ لطف اللہ	۱۱ ربیع الثانی	نیا باغ میں	مرقد پر گنبد ہے
	شیخ عبدالصمد بزرگ	.		.
	سید احمد قادری عرب	.	.	.
	شیخ احمد برقع پوش	۱۰ ربیع الاول	متصل دروازہ شاہپور	مرقد پر چوکھنڈی ہے عرس ہوتا ہے
	سید عبداللہ گجراتی	.	.	.
۱۳۲	سید جعفر [illegible] عرب	۲۰ ذی القعدہ	نوباغ کے قریب	مرقد پر سقف چوبی ہے عرس ہوتا ہے

نمبر	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
۹	سید جعفر	•	•	•
	بڈھے شاہ	•	•	•
۱۲۶	سید محمد تعظیم ترک	۱۱ ذیحجہ	مکہ دروازہ کے پاس	مرقد پر چوکھنڈی ہے چاندنی کی
	سید مغربی	•	•	•
	عبد علی شاہ جی	۱۱ ربیع الاول	روضہ قاضی ابراہیم کے پاس	• •
۱۳۱	سید بجن بخاری	۱۴ محرم	مالن صاحبہ کے باولی کے پاس جانب شمال درگاہ ہاشم دستگیر	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شیخ عبد العلی	•	•	•
	شیخ ابو المعالی جونپوری	•	•	•
	حاجی شیخ فتح اللہ [illegible]	•	•	•
	شیخ عبد اللطیف بن محمد	•	•	•
	سید محمود توکل	•	•	•
	سید ابوبکر حریب	۲۲ شعبان	دیہ بین متصل محل آثار شریف	مرقد بالائی چبوترہ عرس ہوتا ہے
	شاہ عبد العزیز قادری	•	•	
	شیخ زین الدین	•	•	•
۲۳	پیر جنبا	۲۷ رمضان	شہر پناہ کے اندر سلطان محمد عادل شاہ [illegible] نواب مصطفیٰ خان کے حویلی کے پاس [illegible]	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	پیر پلو دے	•	بخشی کے حویلی کے پاس	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	پیر پالے	•	"	"
۲۶	خانو نور الدین صبحی	•	•	•
	شیخ جمال محمد قادری	•	•	•
۱۲۶	سید محمد بخاری	در سنہ [illegible] ہجری	اندرون شہر پناہ علی باغ میں	مرقد بالائی چبوترہ عرس ہوتا ہے

سلوہ ماہ [illegible] جوری [illegible] عرس ہوتا ہے

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	سید علی بخاری	•	•	•
۳۸	شاہ باز حسینی	۱۰ ذیقعدہ سنہ	شاہ پیٹ مین	مرقد پر چوگنڈی ہے عرس ہوتا ہے
	ملا یوسف مجذوب	•	•	•
	شاہ اسمعیل مجذوب	•	•	•
	میر بعبدل مجذوب	•	•	•
	لال خان لنگر مجذوب	•	•	•
	سید محمود بخاری مجذوب	•	•	•
	شاہ محمد مجذوب	•	نیا باغ مرقد شاہ بہائی کے پاس	•
	النگی مجذوب	۱۹ محرم سنہ	فتح دروازہ کے پاس	مرقد بالای چبوترہ ہے
	شاہ نگی مجذوب	۲۲ صفر سنہ	قلعہ ارک کے خندق پہ	مرقد پر چوگنڈی ہے
	شاہ توکل مجذوب	•	•	•
	شاہ عبد المحمد مجذوب	•	•	•
	شاہ لاڈ محمد مجذوب	•	•	•
	شاہ عثمان مجذوب	۲۳ صفر سنہ	شاہ پور دروازہ کے پاس	مرقد پر سقف چوبین ہے
۳۷	سید علی شہید	•	قاضی محمد باقر کے مکان کی پیچھے صفا بازار میں	مرقد بالای چبوترہ ہے
	پیر بابا جی شہید	•	"	در گنج شہیدان
	شیخ میان شہید	•	"	"
	سیف شہید	•	قلعہ ارک کے خندق پر اکبر خان کے گھر کے پاس	بالا چبوترہ کے سات قبرین ہین
	میان دادل جی	•	•	•
	ملا محمد زبیری	۲۳ شوال سنہ	باغ تہال باولے	مرقد بلای چبوترہ ہے

نمبر	نام و سنہ	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	علی عادلشاہ بزرگ	۹۸۸ھ ہجری	نوباغ میں متصل روضہ جعفر سقاف	مرقد پر چوکھنڈی ہے
	علی عادلشاہ خورد	۱۳ ربیع الثانی ۱۰۸۳ھ ہجری	شاہ پیٹ میں	مرقد پر نیم گنبد یعنی نیم کا طاق
	ابراہیم بحر ملک	•	•	•
	مرزا فتح الملک	•	•	•
	ملک یاقوت دابولی	•	متصل آثار شریف	مرقد پر چوکھنڈی ہے
	میر قاسم خان زرکی پاری	۱۰ رمضان سنہ الیہ	قریب جامع مسجد دراحاطہ مکان محمد علی صاحب	مرقد پر چوکھنڈی ہے
	شاہ داؤد خاقانی	•	•	•
	غالب شاہ	•	•	•
	حضرت شاہ	•	•	•
	قدم رسول	•	زہرہ پور کے دروازہ کے باہر	اسوقت شیخ میران متولی کے گنبد کے پاس ہے
	شاہ عبد الواحد حسینی	•	•	•
	بہر شاہ	•	•	•
	علیشاہ	•	•	•
	حبیب اللہ شاہ	•	•	•
۳۸	ہدایت اللہ حسینی	•	ابراہیم عادلشاہ کے مقبرہ میں کے پیچھے طرف	مرقد پر گنبد ہے
۱۲۹	شاہ نور اللہ	در سنہ ۱۰۶۰ ہجری	مولانا حبیب اللہ کے روضہ کے قریب جنوب کے طرف	مرقد بالائی چبوترہ ہے
"	شاہ عبد اللطیف قادری	در سنہ ۱۰۸۲ ہجری	ایضاً اپنے والد شاہ نور اللہ قادری کے پاس دفن ہیں	"
۷۷	شاہ عتیق اللہ قادری	در سنہ ۱۱۲۳ ہجری	ایضاً مشرق کے طرف	"
	میاں شیخ سبحان فضل اللہ گجراتی	•	•	•
	حاجی نعمت اللہ	•	•	•

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ حسن	•	•	•
۶۳	مولانا حبیب اللہ جعفری الظہری	شعبان سنہ ۱۱۰۱ھ	مقبرہ ابراہیم عادل شاہ کی طرف جانب مغرب فاصلہ پر ہے	مرقد پر گنبد ہے
	میاں تاج محمد	•	•	•
	سید عابد	•	•	•
	سید عبدالرحمن قادری	•	•	•
	شاہ عبدالغنی قادری	•	•	•
۶۸	شاہ علاء الحق	در ۱۲ سنہ ۱ھ	بیجاپور کے حصار کے باہر زہرہ پور میں	•
	میاں شریف اولاد حنیفہ ثانی	•	درگاہ شمنا صاحب کے تھوڑے فاصلہ پر	
۶۷	شیخ نظام رنوکی	•	درگاہ شمنا صاحب کے پاس	مرقد پہ چوکنڈی ہے
	سید احمد قادری	•	•	•
	شہید عبداللہ بی بی بنت الاد	۱۰ رجب	زہرہ پور میں درگاہ مشہور ہے	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ محمود	•	•	•
۶۹	شاہ حسن فخر آبادی	•	زہرہ پور میں ہے	•
	سید احمد کربلائی	•	•	•
	شیخ عبدالستار	•	•	•
	میاں رحیم محمد	•	شاہ نواز خان کے گنبد کے پاس	•
	قاسم مرتضیٰ بن شاہ ہاشم علوی	۹ ذی الحجہ سنہ	شمس الدین حسینی صاحب کے گنبد کے پاس جانب شمال	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شاہ ابوطالب حسینی	•	•	•
	سید علی محمد بادیہ	•	•	•
	سید علی اولاد شاہ [illegible]	•	•	•
	شاہ مرتضے	•	•	•

صفحہ نمبر	نام	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ حسن	•	•	•
۶۳	مولانا حبیب اللہ جنونی الطبع	۱۷ شعبان ۱۱۰۱ھ	مقبرہ ابراہیم عادل شاہ کے طرف جانب مغرب فاصلہ پر ہے	مرقد پر گنبد ہے
	میاں تاج محمد	•	•	•
	سید عابد	•	•	•
	سید عبدالرحمن قادری	•	•	•
	شاہ عبدالغنی قادری	•	•	•
۷۹	شاہ علاء الحق	در ۱۱۰۳ھ	بیجاپور کے حصار کے باہر زہرہ پور میں	•
	میاں شریف وجنید اولاد [illegible]	•	درگاہ شمنہ صاحب کے تھوڑے فاصلہ پر	
۷۷	شیخ نظام رفوگر	•	درگاہ شمنہ صاحب کے پاس	مرقد پہ چوکنڈی ہے
	سید احمد قادری	•	•	•
	شیخ عبدل [illegible] بی بی بنت الاد [illegible]	۱۲ رجب	زہرہ پور میں درگاہ مشہور ہے	مرقد پہ گنبد ہے
	شاہ محمود	•	•	•
۳۹	شاہ حسن محمد آبادی	•	زہرہ پور میں ہے	•
	سید احمد کربلائی	•	•	•
	شیخ عبدالستار	•	•	•
	میاں رحیم محمد	•	شاہ نواز خان کے گنبد کے پاس	•
	شاہ مرتضیٰ بن شاہ ہاشم علوی	۹ ذی الحجہ	شمس ان حسین صاحب کے گنبد کے پاس جانب شمال	مرقد بالائی چبوترہ ہے
	شاہ ابوطالب سید محمد	•	•	•
	سید علی محمد باجلی	•	•	•
	سید علی [illegible] سید اولاد [illegible]	•	•	•
	شاہ دلّے	•	•	•

نمبر	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ نورالدین محمد	•	•	•
	شرف موجود	•	•	•
	شیخ اسمعیل محدث قادری	•	مولانا حبیب اللہ صاحب کے گنبد کے پاس مغربی دیوار کے باہر	مرقد بالای چبوترہ ہے
	شیخ یوسف	•	•	•
۱۴۸	محمد شریف سلمہ	•	روبرو گنبد کریم محمد حسینی اللہی مصنف قریب جامع مسجد	مرقد بالای چبوترہ ہے
	میاں ہولا فقیر	•	مقبرہ عادل شاہ کے پاس سمت شرقی	•
	باوا برہنگ	•	•	•
	شاہ خنگی	•	تکیہ محمد فضل پور واقع بیجاپور	مرقد بالای چبوترہ ہے
	شیخ خان مجذوب	•	•	•
	راجی روشنی	•	مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پاس مغربی جانب	•
	امینہ شاہ	•	•	•
	والد قاضی علی	•	•	•
	قاضی زین العابدین	•	•	•
	قاضی محمد امین	•	•	•
	محمد حسین صاحب باشاہ پیر	•	•	•
	ملا عبدالرحمن سیوطا	•	•	•
	ابو محمد قنوی خان	•	•	•
	ابراہیم عادل شاہ	۱۱ محرم سنہ [illegible] م	روضہ ابراہیم علیہ در نورس پور	بالای مرقد گنبد ہے
	نواب مصطفی خان		درگاہ حضرت امین الدین اعلی کے رستہ میں جنوب کی جانب اندر	مرقد پر چوگنبد کا ہے
	نعمت خان علی نہ دار	•	•	•
	عزیز خان سر نوبت	•	•	•

نمبر	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	محمد خان دلیر	-	.	.
	علیخان آتا برجی	.	.	.
	اعتبار خان سرنوبت	.	مولانا حبیب اللہ کے گنبد کے پاس متصل	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ صفی اللہ عرف شاہ نقشبندی [illegible]	.	.	.
	سید مصطفی صاحب	.	.	.
۱۲۱	شاہ میران جی شمس العشاق	.	شاہ پور کے ٹیلہ پر متصل گنبد حضرت شاہ امین الدین علی قدس سرہ	مرقد پر گنبد ہے
	شاہ برہان الدین جانم	۵ جمادی الثانی	شاہ پور کے ٹیلے پر	مرقد پر گنبد ہے
۱۲۳	شاہ امین الدین اعلیٰ	۲۴ رمضان	شاہ برہان الدین کے گنبد کے پاس	مرقد پر گنبد ہے
۱۲۴	شیخ محمود خوش دہان	.	شاہ امین الدین اعلیٰ کے درگاہ مین	.
۱۲۵	شاہ غنی	.	شاہ پور کے تالاب پر مغرب کی جانب	.
۱۲۵	شاہ شریف زرگر زادہ	غرہ رمضان	شاہ امین الدین کی درگاہ کے نزدیک	مرقد پر گنبد ہے۔
	سید نور محمد قاضی عرف [illegible]	.	.	.
	شاہ علی قتالی	.	.	.
	میان سیہا مجذوب	.	.	.
	میان بچالے مجذوب	.	.	.
	میان خاکسار	.	بہلول پورہ مین	مرقد پر گنبد ہے
	میان داؤد	.	.	.
	میان شاہ محبت	.	.	.
	میان محمود	.	.	.
	میان بچالے فقیر	.	.	.
	سید میران شاہ شہید	.	.	.

نشان [illegible]	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	مست علی	•	•	•
	غلام علی	•	•	•
	شاہ محمد کرک خطیب جامع مسجد	•	•	•
	قاضی سعید	•	•	•
	ملا ملک	•	•	•
	ملا ظہوری سلہ	•	بخشی کے حویلی کے قریب باریسم روضے کے اندر عاقل خان	فرش زمین ہے
	بہلول خان	•	•	•
	موسیٰ خان	•	•	•
	ملا غیاث	•	•	•
	شاہ نواز خان	•	بیرون شاہپور دروازہ در رستہ آثار حضرت امین الدین اعلیٰ	مرقد پر گنبد ہے
	نیابت الملک شاہ نواز خان	•	•	•
	نور الدین محمد شاہ نواز خان	•	•	•
	احمد خان سر نوبت	•	•	•
	فتح خان راستگو	•	•	•
	شاہ باز خان	•	•	•
	سید محمد بخاری	•	•	•
	سید عظمت شاہ	•	•	•
١١٩٦	شاہ مصطفیٰ بن شاہ ابو الحسن علوی	۱۲ شعبان	شاہ راجو کے گنبد کے پاس	•
	شاہ حبیب نوشاہ بڑوالا	•	•	•
	میاں محمد راضی	•	•	•

کیفیت	مقام مزار	تاریخ و سنہ وفات	نام	نمبر شمار
•	•	•	شاہ جمال اللہ	
•	•	•	شیخ علی	
مرقد بالائے چبوترہ	متصل آثار شریف جانب شمال	•	سید احمد زین	
•	•	•	شاہ باقر ذاکر	
مرقد بالائے چبوترہ ہے	قاسم تالاب پر	۱۴ صفر	مولانا محمد زکی تبریز بزرگ	
•	شمالی قبرستان میں	۱۲ محرم [illegible] ہجری	شیخ ابراہیم سمنانی	۲۵
•	•	•	جاندار خان	
•	•	•	میران خان	
•	•	•	بڑے ملک	
•	•	•	مخدوم خان	
•	•	•	یوسف خان	
مرقد پر گنبد بھی ہے اور عرس ہوتا ہے	آغا پور کے پاس	۱۴ ربیع الثانی	شاہ ابوالحسن قادری	۸۴
مرقد بالائے چبوترہ ہے۔	شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ میں علیحدہ چبوترہ پر	۱۵ شعبان	شاہ مصطفیٰ قادری	۸۹
مرقد بالائے چبوترہ	شاہ ابوالحسن قادری کے درگاہ کے باہر	•	سید میران	
؍	؍؍	•	سید علی محمد	
؍؍	؍؍	•	شاہ عبدالقادر قادری	
؍؍	؍؍	•	شاہ نعمت اللہ قادری	۱۳۱
•	•	•	سید میران خدا اولیا	
•	•	•	قاضی سید علی	
•	•	•	رابعہ خاتمہ	

[illegible]

نمبر شمار	نام	تاریخ و سنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شیخ حسین فقیر بیابانی	•	•	•
	حافظ سے علی	•	•	•
	شاہ لعل شہید نیل	•	•	•
	سدی عنبر مجذوب	•	•	•
	بادشاہ صاحب مجذوب	•	•	•
	شاہ رہائی	•	•	•
	مخدوم صاحب	•	•	•
•	شاہ قاسم مجذوب	•	•	•
	شیخ سلطان گوشہ نشین	•	•	•
	میٹھے سوداگر	•	•	•
	سدی عنبر حبشی	•	•	•
	صاحبہ راجہ	•	•	•
	امۃ السلام	•	•	•
	امۃ الحفیظ	•	•	•
	امۃ المجید	•	•	•
	اچھو صاحبہ	•	•	•
	بی بی عائشہ	•	•	•
	راجی صاحبہ	•	•	•
	بھولی بی بی صاحبہ	•	•	•
۸۲	حضرت شاہ مرتضیٰ قادری	سنہ گیارہ سو اٹھاون	صحن دروازہ کے باہر	مزار پر چھوٹی سی گنبد ہے عرس ہوتا ہے
	قلندر شاہ	•	اندرون گنبد شاہ مرتضیٰ قادری	•

[illegible]

[illegible]	نام	تاریخ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ [illegible] ایضاً	•	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے باہر	مرقد بالای چبوترہ
	شاہ حسین	•	ایضاً	"
	شاہ حافظ عبدالقادر علیہ الرحمۃ	•	ایضاً	•
	میر زین الدین	•	•	•
	علی میان	•	•	•
	حاجی ذاکر	•	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے پائین جانب مشرق	•
	میر نثار	•	•	•
	سید عماد	•	•	•
	حلتے میان	•	•	•
	خوب محمد	•	•	•
	سید فرید	•	•	
	میان باشاہ	•	•	•
	شیخ محی الدین واعظ	•	•	•
	مولوی عبدالرحمن [illegible]	•	شاہ مرتضیٰ قادری کے گنبد کے احاطہ کے اندر	•
	شیخ احمد مدرس	•	•	•
۱۴۳	سید عبدالرحمن سلمہ	•	بیرون شہر پناہ بطرف فتح دروازہ	مرقد بالای چبوترہ
۱۴۴	سید محمد سلمہ	•	•	•
	شاہ ہدایت اللہ صوفی	•	•	•
	میان حمزہ فقیر	•	•	•
	شاہ بہادر	•	•	•
	حاجی سید	•	•	•

[illegible]	مقام مزار	تاریخ وفات	نام	نمبر شمار
.	.	.	شیخ صلاح	
.	.	.	سید وجیہ ذاکر	
.	.	.	میاں عبدالرحیم ذاکر	
.	.	.	عزیز شاہ	
.	.	.	شیخ سلیمان	
.	.	.	قاضی عبداللہ	
.	.	.	باوا الاک مجذوب	
.	.	.	شاہ صبغۃ اللہ مجذوب	
.	.	.	ستی حُریرہ	
.	.	.	مرزا عنایت اللہ	
.	.	.	حیدر آقا	
.	.	.	مقصود آقا	
مرقد پر گنبذ ہے سلہ	بیرون فتح دروازہ قریب گنبذ شاہ مرتضیٰ قادری	.	اخلاص خان بزرگ	
.	.	.	ابراہیم خان	
.	.	.	اللہ بخش	
.	.	.	شیخ حسن رضا سرمست	
.	.	.	شیخ ابو علو سرمست	
.	.	.	شیخ ابوالقاسم سرمست	
.	.	.	شیخ عبدالعزیز سرمست	
.	.	.	شیخ احمد سیاہ انگیز	

صفحہ نمبر	نام	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شیخ عبدالقادر مست	•	•	•
۱۳۸	سید احمد نظر	•	ساڑوا دروازہ کے پاس	مرقد بالائے چبوترہ
	سید احمد عید روس	•	•	•
	جمیع سادات عرب	•	•	• •
	شیخ احمد برقی	•	بہمنی دروازہ کے اندر باغ میں	مرقد بالائے چبوترہ
	میاں عبدالرحمان شتی	•	•	•
	شاہ ابوعوف الطی سنجلے شاہ بزرگ	•	•	•
	شاہ میر نابینا	•	•	•
	شاہ ابراہیم بزرگ	•	•	•
	شاہ حضرت ٹھاردار	•	•	•
	دفا خان	•	•	•
	حسن رومی خان	•	•	•
	سید سنجا خادم اثار شریف	•	•	•
	شاہ مرتضیٰ حسینی علوی	۱۲ شوال ۱۱۶۱ھ	اندرون احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	مرقد پر بنگلہ چوبی ہے
	شاہ ہاشم حسینی علوی	۱۲ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۱ھ	"	"
	شاہ وجیہ الدین حسینی علوی	۷ جمادی الاول سنہ ۱۱۰۱ھ	"	"
	شاہ محمد غوث حسینی علوی	۹ صفر سنہ ۱۱۸۵ھ	"	"
	شاہ عبداللہ حسینی علوی	۲۸ جمادی الاول سنہ ۱۱[illegible]ھ	روبرو درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	مرقد بالائے چبوترہ
	شاہ وجیہ الدین ثانی علوی	۹ ربیع الاول	در احاطہ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	"
۱۱۶	شاہ نعیم اللہ قادری علیہ	•	در نو بازار	مرقد پر گنبذ ہے
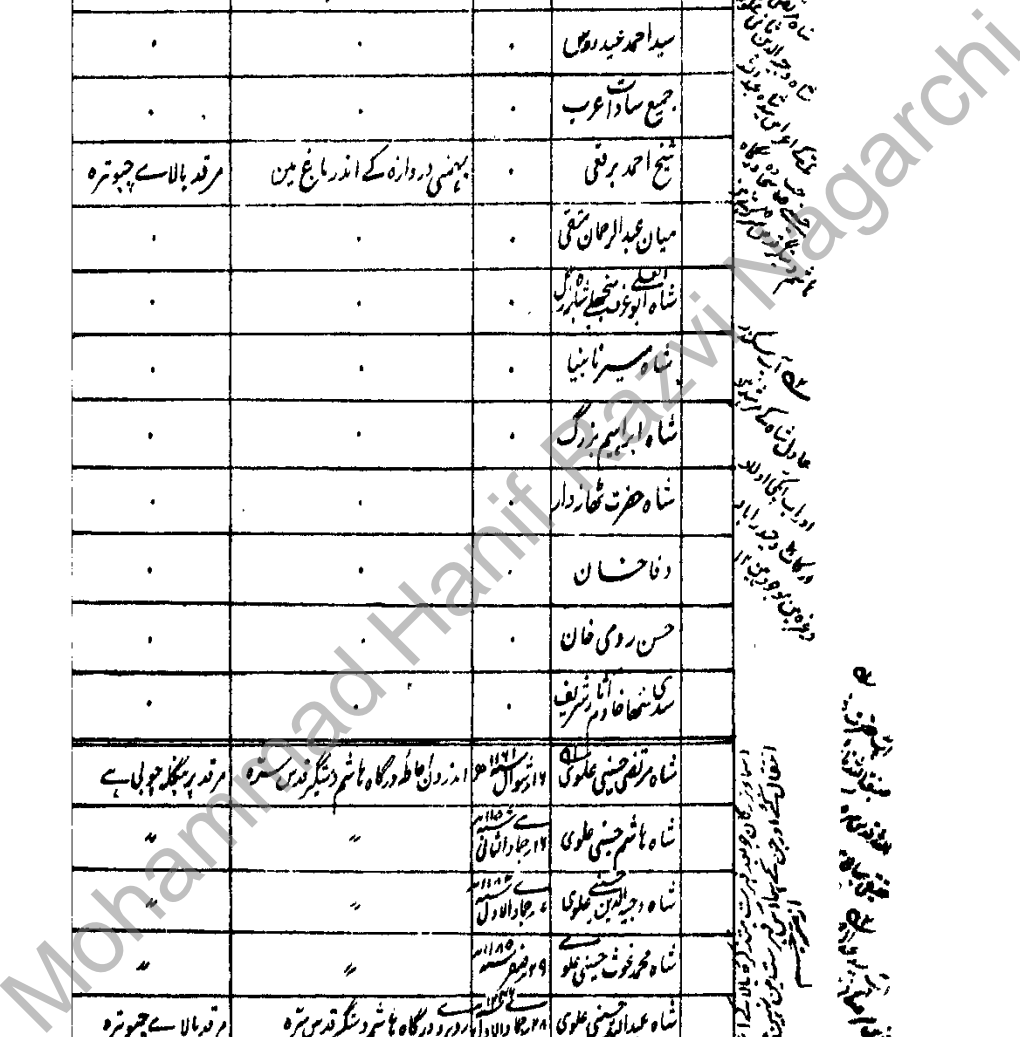
نمبر	نام	تاریخ وسنہ وفات	مقام مزار	کیفیت
	شاہ قطب الدین صفوی	۔	دراحاطۂ درگاہ ہاشم دستگیر قدس سرہ	۔
	شاہ حسن صفوی	۔	"	۔
۱۲۹	شاہ عفرت قادری	۱۴ محرم	عقب جامع مسجد درمکان اہانوسور	مرقد بالا سے چبوترہ ہے
۱۳۰	شاہ کریم اللہ قادری	۔	۔	مرقد پر چوکھنڈی ہے
	شاہ رضوی	۔	۔	۔
۱۶۱	سید عبدالرحمن الحسینی قادری	۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۲۰۰ھ	قریب جامع مسجد	مرقد پر گنبذ ہے
۲۰۶	سید کریم محمد حسینی قادری	۲۴ جمادی الثانی سنہ ۱۱۰۰ھ	"	"
۱۵۸	سید حاجی حسن قادری	۱۸ رجب	سی بازار میں	"
	شاہ ابراہیم بغدادی	۷ رمضان	محلہ ہکتی بازار قریب جامع مسجد	مرقد بالائے چبوترہ
	سید عبدالرحمن الدسید ابوبکر فقیہ	۔	عرب واڑی متصل آثار شریف	"
۱۳۹	سید زین مقبل	۔	شاہ پیٹ میں	"
	سید عبداللہ مقبل	۔	"	"
	سید علوی بردم	۔	درروضۂ سقاف محلہ لشکر بازار	"
	مولانا سید عبدالرحیم	۔	عرب واڑی متصل آثار شریف	"
	مولوی خلیل الرحمن صدر	۔	سی بازار میں پائین شاہ قاسم قادری	"
	محمد اکرم صدر	۔	"	۔
	سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۱۰۰ھ	نوبازار میں پائین درگاہ شاہ نعیم اللہ قادری	۔
	محمد اکبر	۔	سی بازار میں پائین درگاہ شاہ قاسم قادری	"
	شیخ محمد عرب	۔	۔	۔
	شیخ ابراہیم ولد شیخ عرب	۔	۔	۔

کیفیت	مقام مزار	تاریخ وفات	نام	بیج ضمیمہ
مرقد بالاسے چبوترہ	متصل آثار شریف درباغ شاہ گنج	۰	سید عبداللہ عیدروس[ا]	
مرقد پر گنبذ ہے	دولت کوٹے مین	۱۱ ربیع الثانی	شمس الضحی صوفی[۲]	
مرقد پر چوکھنڈی ہے	سی بازار مین پائین درگاہ شاہ قاسم قادری	۱۰ محرم	سید ابوتراب[۳]	

اللّٰھم اجعلنا من عبادك الصالحین المرحومین واحشرنا فی زمرۃ اولیائك المقربین وقع الفراغ من تالیف ھذا الموجز المسمّٰی **بروضۃ الاولیاء بیجاپور** فی الیوم الرابع من العشرۃ الاولی من الشھر التاسع من السنۃ الثانیۃ من العشر الخامسۃ من المائۃ الثالثۃ من الالف الثانی من ھجرۃ النبویۃ علی صاحبھا افضل الصلوۃ والتحیۃ منا ومن سائر البریۃ

غفر اللہ لمولفہ وکاتبہ بحق حبیبہ وعترتہ

ترجمہ الٰہی گردان ہمکو تیرے رحمت کئے گئے بندون سے اور اوٹھا ہمکو تیرے مقرب دوستون کے زمرے مین فراغت ہوئی تالیف سے اس مختصر کے جسکا نام روضۃ الاولیاء بیجاپور ہے چوتھے روز پہلے دہے سے نوین مہینے کے دوسرے سال مین پانچوین دہے کے دوسرے ہزار کے تیسرے سو مین یعنے چوتھی رمضان المبارک ۱۲۴۲ھ ہجری نبوی صاحب پر جسکے یعنے انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بہترین درود وسلام ہو ہمارے طرف سے اور تمامی خلق کے طرف سے بخشے اللہ مولف کو اسکے اور کاتب کو اسکے طفیل سے اپنے حبیب کے اور انکی آل کے

حاشیہ سلہ آپکا سالانہ عرس سید حسین صاحب عیدروس منگولی والے کرتے ہین۔ ۱۲ سلہ آپ حضرت سید عبدالرحمن حسینی القادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہ کے خلیفے ہین حضرت ممدوح کا عرس اور آپکا عرس ایک ہی تاریخ گیارہوین ربیع الثانی کو ہے۔ آپکی وصیت ہیکہ پہلے صندل مرشد کی مزار پر چڑہاکر مجھکو چڑہانا۔ اسکی تعمیل آپکی اولاد سے عبداللہ صاحب اور انکے برادران کرتے ہین ۱۲ سلہ آپکا سالانہ عرس سید عبداللطیف صاحب اور سید مرتضی صاحب کیطرف سے ہوتا ہے ۱۲

خاتمہ کتاب

فقیر حقیر کمترین ازلی حاجی سید شاہ روشن علی قادری وشطاری صبغۃ اللہی مرید و خلیفہ سید السادات
منبع السعادات قبلۃ المحققین برہان الحق والدین پیر و دستگیر مرشدنا و مولانا حضرت سید شاہ برہان الدین
الحسینی القادری شطاری صبغۃ اللہی قدس سرہ خدمت مین عاشقان اولیائے خدا و پیروان راہ ہدا ناظرین
باتمکین کے حسب ذیل عرض رسا ہے۔

[illegible] شہر دار الظفر بیجاپور مین پہلے پہل حضرت حاجی رومی صاحب قدس سرہ کہ جنکا وفات
مین ہوا تشریف لائے پھر اوس زمانہ سے اولیاء اللہ کی آمد شروع ہوئی ہر سمت سے یکی بعد دیگرے اس کثرت سے
جمع ہوگئے کہ جنکا پورا حساب کوئی لگا نہیں سکتا لیکن ہان جناب فضیلت مآب محمد ابراہیم صاحب قادری وشطاری
ہاشمی بیجاپوری خلیفہ فیض مآب سید السادات حضرت سید شاہ عبد اللہ الحسینی العلوی القادری وشطاری ہاشمی قدس سرہ نے
جلیل القدر اور نامور اولیا اور علما کا احوال فارسی زبان مین مختلف کتابون سے سنہ ۱۲۴۱ ہجری مین فراہم کرکے
روضۃ الاولیائے بیجاپور نام رکھا وہ کتاب اس وقت بہت عدیم الوجود ہوگئی تھی دوسرے وہ یہ کہ
فارسی زبان نہیں ہونیکے باعث ہر شخص اوس سے بہرہ یاب نہین ہوسکتا تھا غرض اتفاقات زمانہ سے
بعد کتاب موصوفہ ملگئی اور فارسی ہی طبع کروانا شروع کردیا گیا تھا اور نیز ایام مین برادر
فضیلت دستگاہ حضرت شاہ سیف اللہ صاحب قادری وشطاری صبغۃ اللہی الاولیا فقیر
کے خواہش کے موافق آٹھ مہینہ تک فقیر کے مکان پر تشریف رکھکر بڑی جانفشانی اور محنت کے ساتھ اردو
زبان مین ترجمہ فرمایا اور آخر کتاب مین ایک فہرست جسکو حضرت سید شاہ ابو الحسن ثانی قادری بیجاپوری قدس سرہ
نے اپنے کشف باطن و معلومات سے بزرگان دین علماء حق الیقین و بادشاہان عادل شاہی اور وزرا و مقربان
سلطانی کی مرتب فرمایا تھا شاہ صاحب موصوف نے اوسکو پانچ خانونکی جدول مین ترتیب دیا۔ اور یہ جدول
ان بزرگونکی فاتحہ سالانہ کرنے والون کے لئے بطور اعراس نامہ کے کام دیگی اور زائرون کے لئے بطور ایک رہبر
شفیق کے اون بزرگون کے مزارات کے مقام اور علامات بتلائیگی۔

ف ۴ جبکہ شاہ سیف اللہ صاحب قادری مدراس مراجعت فرمائے اس فقیر نے آپسے اسکی طبع کا حق حاصل کر کے طبع کا کام مطبع صبغۃ اللٰہی میں شروع کردیا پانچ چھے فارم طبع ہوئے تھے کہ اس عرصہ میں شاہ صاحب موصوف بیمار ہوکر بتاریخ اٹھارۂ ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری بمقام مدراس بگرائے عالم جاودانی ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بتاریخ اونیسوین ۱۹ ذیحجہ سنہ مذکور کو انکی وصیت کے موافق انکے بھائیوں نے تاچپوڑہ شریف لیجاکر حضرت مرشدنا پیردستگیر قدس سرہ کے پائین خانقاہ کے روبرو دفن فرمائے اور یہ فقیر بھی شریک دفن تھا۔ اگر شاہ صاحب مرحوم کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ اور انکی حالات تفصیل کے ساتھ لکھی جائیں تو شاید ایک جداگانہ تذکرہ ہو جائیگا لیکن مختصر اور خلاصہ یہ ہے کہ آپ شاغل اور کاسب اور نہایت حلیم الطبع اور خلیق و راحم تھے اور دنیا اور اہل دنیا سے کنارہ کش امارت آبائی کو ترک فرماکر عزلت اختیار کیئے۔ آپنے حضرت پیردستگیر قدس سرہ سے سنہ ۱۲۷۲ ہجری میں بیعت حاصل کی اور سنہ ۱۳۰۲ ہجری میں خرقہ خلافت سے سرفرازی پائے جس کا ذکر رسالہ تصرفات برہانی میں درج ہے اور سنہ ۱۳۱۱ ہجری میں رحلت فرمائے اور یوم بیعت سے رحلت تک اسی طریقہ فقر پر بسر کیئے اور آپکی عمر قریب پچاس برس کی تھی حضرت پیردستگیر قدس سرہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میان میرا بیٹا ہے اور ہمیشہ انکو میان کے لقب سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ پس یہی کشش تھی جو حضرت پیردستگیر قدس سرہ کی رحلت بمقام مدراس اٹھارۂ ۱۸ ذیحجہ اور شاہ صاحب کی بھی رحلت بمقام مدراس اٹھارۂ ۱۸ ذیحجہ۔ اور حضرت پیردستگیر قدس سرہ کا دفن شریف اونیسوین ۱۹ ذیحجہ بوقت عصر بمقام تاچپوڑہ شریف اور شاہ صاحب کا دفن بھی اونیسوین ۱۹ ذیحجہ بوقت عصر بمقام تاچپوڑہ شریف حضرت پیردستگیر قدس سرہ کے عین عرس مبارک کے روز ہوا

ف ۵ سبحان اللہ بحمدہ کشش مرشدی ہو تو ایسی ہو خداوند کریم ہر ایک طالب کو نصیب کرے آمین

چاہتے ہیں جسکو بلاتے ہیں یوں * شربت دیدار پلائے ہیں یوں * شاہ صاحب مرحوم کو اوسی بیماری میں حضرت پیردستگیر قدس سرہ کا عالم رویا میں ارشاد ہوا کہ خلافت دو مگر آپ اس فکر میں تھے کہ میں کسکو دون جب وقت قریب پہونچا اور عالم رویا میں تاچپوڑہ شریف کی طلبی ہوئی اوسوقت آپنے اپنے بھائی شاہ محی الدین حسین صاحب قادری وشطاری صبغۃ اللٰہی کو جو حضرت پیردستگیر قدس سرہ کے مرید اور فیض یافتہ تھے تعمیل حکم مرشدی بجالاکر خرقۂ خلافت عطا فرمایا۔ اور آپکا حسب و نسب بھی اسی خاندان والا جاہی میں شامل ہے۔

ف ۳ یہ حالت غمناک بھی تاسف و رنج سے خالی نہیں ہے کہ ایک تو پہلے ہی سے حضرت مرشدنا
مولانا پیر دستگیر قدس سرہٗ کے رحلت کا داغ خلفاء و مریدون و معتقدون کے دل سے محو نہوا تھا کہ چوبیسوین
رمضان سنہ ۱۳۱۳ ہجری کو حضرت ام المریدین زاہدۂ زمان رابعۂ دوران حضرت پیرانی بی بی صاحبہ بھی بمقام
مدراس بگرامی عالم بقا ہونیسے داغ پر داغ ہوا۔ آپکے تابوت شریف کو بھی مثل تابوت مبارک حضرت پیر
دستگیر قدس سرہٗ کے نواب صاحب پرنس آف ارکاٹ دام اقبالہ نے بکمال اعتقاد سے دوسرے روز پچیسوین
رمضان کو بذات خود ہمراہ رکاب رہکر مدراس سے تا جبورہ شریف کو بذریعہ گاڑی اسپشل لیگئے اور حضرت
ممدوحہ درگاہ شریف کے احاطہ کے اندر مسجد کے بازو ملحق دیوار غربی زیر زمین آسودہ ہوئیں۔

ف ۴ ذکر خاندان والاجاہی

اگرچہ نواب صاحب ممدوح کے عقیدت مندی کا ذکر صفحہ ۱۸۵ - اور ۱۹۹ مین درج ہے لیکن اس موقع پر
فقیر کو مناسب معلوم ہوا کہ ایسے عقیدتمند کریم و خلیق نواب کا خاندانی خطاب اور آبائی مجملی تھوڑا سا حال
اور آپکے اعتقاد کا ذکر ناظرین کتاب کے پیش کرون۔ (آپ کا خطاب آبائی یہ ہے) ....
عظیم جاہ عمدۃ الامرا امیر الامرا سراج الامرا امداد الملک عمدۃ الملک عظیم الدولہ اسد الدولہ محمد منور خان
بہادر ذوالفقار جنگ سپہ سالار امیر ارکاٹ۔ اور آپ فرزند نواب معز الدولہ بہادر کے اور یہ فرزند نواب
عظیم جاہ بہادر امیر ارکاٹ اول کے ہین۔ اور یہ فرزند نواب عظیم الدولہ بہادر نواب کرناٹک کے ہین اور
یہ فرزند نواب امیر الامرا اور برادر زادہ نواب عمدۃ الامرا فرزند نواب محمد علی خان والاجاہ حاکم کرناٹک کے ہین
نواب صاحب عالی مناصب اپنے آباو اجداد کے (جو رؤسائے ملک کرناٹک پایان گھاٹ کے تھے) قائم مقام
ہین۔ تاریخ مجملی انکی یہ ہے۔ کہ پہلے نواب انور الدینخان سراج الدولہ جو امرائے مشہور دہلی کے ہین (جنکا سلسلۂ
نسب منتہی ہوتا ہے حضرت ناصر الدین رضی اللہ عنہ تک جو پوتے ہین خلیفۂ ثانی امیر المومنین فاروق اعظم حضرت عمر ابن
خطاب رضی اللہ عنہ کے اور نواسے ہین امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے) نواب آصف جاہ بہادر والی ممالک
دکن کے حکم سے باجازت بادشاہ دہلی ملک کرناٹک کے منصب صوبہ داری پر مقرر ہوئے۔ جب یہ نواب
سنہ ۱۱۶۲ ہجری مین نواب ہدایت محی الدینخان بہادر و فرانس کے معرکہ مین سرزمین ارکاٹ پر شہید ہوئے۔ انکی نعش کو

حیدرآباد کے آصف نگر مین پائین آپکے مرشد شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے دفن کئے - نواب والاجاہ محمد علیخان بہادر
شہید مرحوم کے فرزند نے (جو نواب محمد منور خان بہادر کے پشت پنجم کے جد ہین) سنہ ۱۱۶۳ ہجری مین بحکم والی ملک دکن
نواب آصف الدولہ غازی الدینخان بہادر بموجب فرمان احمد شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ستائیسوین ۲۷ ربیع الاول
سنہ ۱۱۶۴ ہجری اپنے والد شہید کی مسند ریاست کرناٹک پر (جسکا نام اب مدراس ہے) جلوس فرمائے اور فرانس کو
بارہا شکست دئیے اور انگریزون کے ساتھ عہدنامہ کئے اور انکو ضلع چنگل پٹ و کنجی وغیرہ جسکی تحصیل اُسوقت تیرہ ۱۳ لاکھ روپیہ
سالانہ تھی اور اب چالیس ۴۰ لاکھ روپے ہوگی انعام جاگیر عطا کئے اور بہت سی جمعیت پیادہ و سوار بتوسط انکے
نوکر رکھے اور سالانہ چھتیس ۳۶ لاکھ روپیہ تخمیناً انکی تنخواہ دیتے رہے - جب سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین نواب والاجاہ جنت
آرامگاہ کا انتقال ہوا انکے بڑے فرزند نواب عمدۃ الامرا مسند نشین حکومت ہوئے - جب سنہ ۱۲۱۶ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۱ء
مین نواب عمدۃ الامرا رحلت پائے تو سرکار انگریزی نے نواب عظیم الدولہ بہادر کو جو نواب امیر الامرا مرحوم فرزند
دوم نواب والاجاہ اور برادرزادہ حقیقی نواب عمدۃ الامرا کے تھے منتخب کرکے نواب کرناٹک کا خطاب دیکر سالانہ
بارہ ۱۲ لاکھ روپیہ وظیفہ خاص اور سات لاکھ روپیہ متعلقون کیلئے معاش جاری کی اور ایک عہدنامہ بھی منعقد ہوا. جب نواب
عظیم الدولہ بہادر سنہ ۱۲۳۴ ہجری مین رحلت فرمائے انکے بڑے فرزند نواب اعظم جاہ بہادر مسند ریاست کرناٹک پر جلوس فرمائے
جب یہہ نواب بھی سنہ ۱۲۴۱ ہجری مین داعی اجل کو لبیک کہے انکے فرزند غلام محمد غوث خان بہادر کو جنکا سن
پندرہ ۱۵ مہینون کا تھا انگریزون نے تخت کرناٹک پر بٹھلایا اور وہی معاش مقررہ بالا بحال رکھا اور انکے سن شعور تک انکے
عم بزرگوار نواب عظیم جاہ بہادر فرزند دوم نواب عظیم الدولہ کو نائب مختار بنایا. اور سنہ ۱۲۵۸ ہجری مین نواب غلام محمد غوث خان
بہادر کو کاروبار ریاست مفوض ہوا. جب سنہ ۱۲۷۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۵۵ء مین یہہ نواب لاولد انتقال کئے تو سرکار انگریزی نے
وہ خطاب نواب کرناٹک کا موقوف کردیا اور ملازمونکو تا قید حیات اور قرابتدارونکو دو تین پشت تک جو دونون کا
جملہ سالانہ چار پانچ لاکھ تک ہوگا معاش جاری کیا - اور نواب مرحوم کے چچا نواب عظیم جاہ بہادر جو دعویدار مسند
کرناٹک کے تھے سنہ ۱۲۸۳ ہجری ۲۲ شعبان مطابق یکم جنوری سنہ ۱۸۶۷ء مین انکو اداے قرض کیلئے ستائیس ۲۷ لاکھ روپیہ نقد اور تین ۳ لاکھ روپیہ
سالانہ معاش مقرر کرکے خطاب پرنس آف ارکاٹ یعنی امیر ارکاٹ کا سرکار انگریزی سے اس شرط سے ملا
کہ خطاب امیر ارکاٹ نسل بعد نسل جاری رہے. اور نصف معاش یعنے ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ علاوہ جاگیرات

مساجدون کے اونکے قایم مقام اور اولاد مین باستمرار ابا تی رہے۔ اور یہہ بہی معلوم ہو کہ نواب عظیم جاہ کو چار فرزند تھے۔ اوّل ظہیر الدولہ بہادر۔ دوسرے انتظام الملک منتظم الدولہ۔ تیسرے حاجی عمدۃ الدولہ۔ چوتھے معزالدولہ۔ یہہ تین فرزند خیر ایکؔ دری ہین۔ سرکار قیصر ہند کے فرمان مین یہہ قرارداد ہوا کہ بعد انتقال نواب عظیم جاہ نوبت بنوبت ان سے ہر ایک فرزند اگر زندہ رہے تو قایم مقام ہو۔ اور بعد انتقال ہر چہار فرزند کے پوتون مین قایم مقام اخیر یعنے نواب معزالدولہ بہادر کے فرزند کلان۔ انکے بعد انکے فرزند کی اولاد مین سلسل جاری رہے۔ جب سنہ ۱۲۹۰ ہجری مطابق ۱۸۷۴ء مین نواب عظیم جاہ نے انتقال کئے انکے اکبر اولاد نواب ظہیر الدولہ بہادر بخطاب امیر ارکاٹ اور معاش ڈیڑہ لاکھ روپیہ سالانہ سے کامیاب ہوے۔ اور یہی نواب ۱۵ ذیحجہ سنہ ۱۲۹۳ ہجری مطابق یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین دہلی کے جلسۂ قیصریہ مین شریک تھے انکو خطاب اعلیٰ درجہ نجم الہند بہی عنایت ہوا۔ القصہ نواب ظہیر الدولہ بہادر ۲۶ جمادی الاول سنہ ۱۲۹۶ ہجری مطابق ۱۷ جون ۱۸۷۹ء مین انتقال کئے۔ انکے بعد نواب انتظام الملک فرزند دوم نواب عظیم جاہ بہادر منصب آبائی امارت ارکاٹ پر قایم ہوے انکے سامنے ہر دو برادر یعنی نواب حاجی عمدۃ الدولہ بہادر و نواب معزالدولہ بہادر انتقال فرما ہوے اور نواب انتظام الملک بہادر بہی ۱۵ رمضان سنہ ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۱۶ مئی ۱۸۸۹ء مین جب اس دنیاے فانی سے رحلت کئے تو انکے بھتیجے یعنی نواب معزالدولہ بہادر کے فرزند کلان نواب محمد منور خان بہادر مسند امارت ارکاٹ پر جلوہ افروز ہوے خدا انکو قایم و دایم رکھے اور یہہ نواب کو بہی چار فرزند ہین۔ پہلے فرزند کلان محمد علی خان بہادر۔ دوسرے عبد المجید خان بہادر۔ تیسرے محمد انور خان بہادر۔ چوتھے غلام محی الدین خان بہادر سلمہم اللہ تعالیٰ عن طوارق الحدثان۔

اگرچہ حضرت مرشدنا پیر دستگیر کے ہزارہا مریدان راسخ الاعتقاد ہین اور معززان شہر اور امرا و اراکین ریاست کرناٹک اور خاندان والاجاہی کے عمائدین اور بیگمات محلات وغیرہ کیا ادنیٰ اور کیا اعلیٰ انکے عقیدتمند اور جان نثار ہین جن کے اعتقاد مین کچہ شک نہین جو حق آستانۂ مرشدی ہے دل و جان سے بجا لاتے ہین لیکن نواب صاحب معزالیہ کا رسوخ اعتقاد اور خلوص دلی و محبت قلبی کی خدمت گزاری اور یہی ہے ایسی عقیدت مندی کا ظہور ہر ایک سے ہونا امر محالات سے ہے حالانکہ حضرت پیر و مرشد قدس سرہ کا

اور حضرت پیرانی بی بی صاحبہ قدس سرہا کا وصال شریف ہو چکا مگر نواب صاحب ممدوح کی حسن عقیدت
و خدمت گزاری مین فرق نہ آیا ابتک وہی خدمت گزاری جاری ہے جو حضرت پیر دستگیر قدس سرہ کے
وقت مین جاری تھی۔ اور حضرت ثانی سید شاہ علی محمد الحسینی القادری و شطاری صبغۃ اللہی عرف پیر انصاحب
قبلہ مد ظلہ العالی کو بجاے پیر دستگیر قدس سرہ کے تصور فرماتے ہین اور آپکے صاحبزادگان بلند اقبال بھی
حضرت پیر انصاحب قبلہ سے نہایت عقیدتمندی کے ساتھ پیش آتے ہین۔ خداے عزوجل ان کی
عمر و دولت مین خیر و برکت دیوے آمین ثم آمین۔ این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔

ف ۵ دکن اور جنوبی ہندوستان مین اس کتاب ترجمہ روضۃ الاولیاے بیجاپور کے اسقدر شایقین ہین کہ
شاید مسلمانون کی آبادی مین کوئی مقام ایسا نہوگا کہ جہان کہین دو چار شخص بھی نکلین اور خاندان
صبغۃ اللہی کے مریدون و معتقدون کیلئے تو ایک خزانہ دارین ہے جس سے اپنے مرشدون کے تمام
حالات مسلسل معلوم ہوتے ہین۔

ف ۶ اس خاتمہ کے اتمام کے بعد ایک فہرست اولیاے رائچور قدس اللہ اسرارہم کی جسقدر کہ اسماے گرامی
انکے ہمدست ہوئے معہ کوائف ضروری و تاریخ اعراس درج کیگئی ہے تا شایقین اس سے بھی محروم نرہین

اطلاع

چونکہ یہہ کتاب فی الحال زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اسلئے تاجران کتب و مہتممان مطابع کو التماس
ہے کہ بھائی شاہ صاحب مترجم نے اس فقیر کو حق طبع عنایت فرمایا ہے حضرات اسکی طبع کا قصد نفرمائین جسقدر
جلدین مطلوب ہون مطبع صبغۃ اللہی رائچور سے اور مدراس مین مولوی محمد حبیب اللہ صاحب عرف خان صاحب ساکن
ترکلکھٹری اکبر بادشاہ کے کوچہ سے اور بیجاپور مین سید عباس صاحب قادری علاقہ گچی محل سے اور بنگلور شریف
مین شیخ احمد صاحب سنار کی دکان سے بترسیل زر نقد و یا بذریعہ ویلیو طلب فرماسکتے ہین **قیمت**
فی جلد عہ/ سکہ کلدار محصولڈاک ذمہ خریدار۔

یہہ بھی اطلاع ہو

کہ پہلے النفسی صفحے کے نقشہ کے دائرہ مین شاہ سیف اللہ قادری کے نام پر لفظ **سید** سہو کاتب سے لکھا گیا ہے

تقریظ منظومہ

منجانب جناب فضیلت مآب مولوی معنوی تجمل حسین خان بہادر المتخلص بہ ایمان دامت افضالہم لطف جناب
شاہ سیف اللہ صاحب قادری شطاری صبغۃ اللہی نور اللہ مرقدہ مترجم کتاب ہذا و داماد نواب نظام الملک بہادر مرحوم

بعد حمد جناب ربِ غفور — نعتِ سرتاج انبیا ہے ضرور
اونپر اور آل پاک پر اونکی — رحمتِ حق کا ہو نزول و وفور
عرض ہے خدمتِ معلیٰ مین — اونکی جو ذی خرد ہین اہلِ شعور
ذکر خاصانِ حق عبادت ہے — جی کو راحت ہے اِس سے دلکو سرور
اِس سے گمراہ راہ پاتے ہین — اس سے سقہو ہوتے ہین مغفور
طلب حق کا شوق بڑہتا ہے — ہوتے ہین سب برائیون سے نفور
اِنکا طالب خدا کا طالب ہے — اِنسے جو دور ہے خدا سے دور
جسکی لازم ہے سبکو پابندی — ہے انھین کا طریق اور دستور
انکی راہِ سلوک سے ہو حصول — جذب و کشف و شہود و شرحِ صدور
اِس بنا پر تو کئین بزرگون نے — کتب اس فن مین سیکڑون مسطور
اونکے منجملہ ہے کتاب نفیس — روضۃ الاولیا ہے بیجاپور
اوسمین ابرار و اتقیا کا حال — خوبی و عمدگی سے ہے مذکور
فارسی ہے گر جو اوسکی زبان — لوگ اکثر ہین فہم سے مجبور
اسلئے جب برادرِ اکرم — مونسِ حالِ خاطرِ مہجور
متقی نیک عارفِ کامل — زہد و تقوی و علم مین مشہور
بحق آگاہ شاہ سیف اللہ — ہوئے جاگزین رائے چور
پس سیادت پناہ والا شان — خاصۂ بارگاہِ ربِّ غفور
فیض بخشِ طریقۂ شطّار — رازدارِ سرائرِ مستور

شاہ روشن علی یگانۂ خلق — صاحب خلق و ہمت موفور

رہین اشفاق اوسکے راقم پر — یوہین تا روز بعث و یوم نشور

ہوئے اون سے مُصِرکہ اردو مین — ترجمہ اوسکا کیجئے مسطور

فرط اشفاق سے اونھون نے بغور — اپنے ذمے لیا یہ کار ضرور

ترجمہ اوسکا عام فہم کیا — پاس اللہ کے ہوسے ماجور

اور کچھ جابجا اضافہ کیا — کرکے تحقیق خوب تا مقدور

مرشدون کا جو رہ گیا تھا حال — کئے آخر مین درج جملہ امور

پس بتعجیل ساتھ صحت کے — طبع ہونے لگا اونہین کے حضور

آئے مدراس سے وہ ہوکے علیل — سب کی آنکھون سے ہوگئے مستور

ہوئی تھی کتاب کا طبع — کہ سدھارے بہشت کو مغفور

اور پائین تربت مرشد — تا جیو رہے ہین وہ ہوے مقبور

دے خدا خلد مین مقام رفیع — قبر اونکی ہو نور سے معمور

الغرض وہ کتاب بابرکات — چھپ گئی کاملًا علی الدستور

طبع کی ابتدا تھی جس سن مین — دوسرے مین تھا انتہا کا ظہور

مجھکو دونون سنین کی ہمیان — فکر تاریخ جب ہوئی منظور

کہدیا۔ ذکر حال اہل طریق — روضۃ الاولیاء بیجاپور

ایضاً قطعۂ تاریخ منجانب مطبع

باصحت تمام و لجہد بس و اہتمام — گردید طبع تذکرۂ اولیاے دین

پرسیدمش زمصرع تاریخ انطباع — گفتا دلم کہ ۔ تحفۃ ابرار و عارفین

حسب عدد ابجد حروف نقطہ دار کے پانچ عدد لئے گئے جسطرح کہ جناب منشی امیر احمد صاحب امیر کے دیوان کا تاریخی نام مراۃ الغیب ہے۔ اور حریری نے مقامات حریری مین ایک مقامہ جو غیر منقوط ہی لکھا ہے اوسمین تا مد ذکر کو ... سے بھلا قرار دیا ہے ۔ فافہم

تذکرۂ اولیاء رائچور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد واحد بیچون و خالق کن فیکون و نعت خاتم النبوت شفیع الامم سرورِ عالم محمد
مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمترین ازلی فقیر حقیر حاجی سید شاہ روشن علی قادری
دستاری صبغۃ اللہی ہمدمتین عاشقان خدا و طالبان راہِ ہدا کے گزارش
کرتا ہے کہ چونکہ روضۃ الاولیاء بیجاپور میں بہت سے واصلان حق اور بزرگواران
محقق اور اولیائے کامل کے حالات درج ہیں جنہوں نے اپنے قدوم میمنت لزوم
سے سرزمین بیجاپور کی عزت بخشی فرمائے ہیں اسلئے فقیر کی تمنائے دلی بھی
مقتضی اس بات کی ہوئی کہ قصبہ رائچور علاقہ نظام میں بھی اکثر اولیاء اللہ اور
بزرگان دین کے مزارات متبرکہ ہیں جن سے خطۂ رائچور کو پایۂ افتخار حاصل ہے
اور یہ وہ حضرات متقدمین سے ہیں جبکہ یہ ہر زمانۂ سلف کفرستان
تھا اور حضرت منتجب الدین زر زری زربخش اورنگ آبادی قدس سرہٗ کے
بھیجے ہوئے حضرت صوفی سرمست قدس سرہٗ کے ہمراہ (جنکا مزار قصبہ سگر
متعلقہ شورا پور ضلع لنگسگور میں ہے) اکثر اولیاء اللہ دکن میں تشریف
لائے اور وہاں سے منتخب ہوکر حضرت شیخ سالار صاحب امام الاولیاء
قدس سرہ اور حضرت شیخ یونس صاحب بخشی اولیا اور حضرت شیخ احمد علم بردار
قدس سرہٗ وغیرہ دیگر اولیائے کرام رائچور میں بھی رونق افروز ہوکر ظلمات
کفر کو روشنی ایمان سے منور فرمائی اور اسکے جنگ و جدل میں بہت سے
حضرات درجۂ شہادت سے بھی سرفرازی پائی اور علاوہ ان حضرات کے

دوسرے بزرگان دین بھی جو متاخرین سے ہیں - ایسے رایچور میں
آسودہ ہیں پس فقیر نے مناسب سمجھا کہ ان تمام حضرات متقدمین اور
متاخرین کے اسمائے کرام کی ایک فہرست مرتب کر کے ہدیۂ ناظرین کروں
تاکہ ایک یادگار باقی رہے لیکن افسوس اس امر کا رہا کہ ان حضرات متقدمین
کی تاریخی حال کی کوئی کتاب ملی نہیں اگر کہیں تھی بھی تو عند التلاش معلوم
ہوا کہ بوسیدہ ہو کر تلف بلکہ مفقود ہو گئی مگر یہاں قصبہ رایچور میں جناب قاضی
غلام محی الدین صاحب جنکا سن ۸۵ سال کا تھا اور آپ رایچور کے قاضیان رفیع الدرجات
سے تھے اور آپ بڑے معلومات والے تھے اور خانہ نشین بھی تھے اور
آپکو ضروریات دین میں علم اچھا تھا اور پہلے اولیا متقدمین کے حالات اور تاریخی
واقعات سے خوب ماہر تھے جنکا نظیر فی زمانہ اطراف و اکناف میں نہیں تھا
افسوس ہے کہ قاضی صاحب ممدوح بھی بتاریخ ۲۳ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری اس جہان
فانی سے رحلت فرمائے پس فقیر نے اپنی تنہائی دل کو پورا کرنے کی غرض سے انکی
حیات ہی میں ایک فہرست اولیا متقدمین کی انکے ضروری حالات کے ساتھ
مرتب کیا تھا جبکہ برادر دینی حقائق آگاہ معرفت دستگاہ بھائی جناب شاہ
سیف اللہ قادری شطاری صبغۃ اللہی نے بمقام رایچور ترجمہ روضۃ الاولیا
بیجاپور سے انفراغ حاصل کیا تو بھائی صاحب ممدوح کا ارادہ بھی حسب خواہش
اس فقیر کے اسبات پر آمادہ ہوا کہ ترجمہ روضۃ الاولیاء بیجاپور کے ختم کے
بعد ایک فہرست اولیائے کرام اور بزرگان عظام رایچور کے جو متقدمین
اور متاخرین سے ہیں آخر کتاب میں شامل کرے لیکن تاسف کا مقام ہے
کہ بھائی صاحب ممدوح بھی مدراس تشریف لیجا کر بتاریخ ۱۸ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۳ ہجری
رہگرائے عالم جاودانی ہوئے اب چونکہ اللہ توفیق ترجمہ روضۃ الاولیاء

بیجاپور سے طبع کا کام ختم ہوچکا ہے تو فقیر نے اپنی خواہش کے موافق بہ عہد
تعلقداری جناب میر لیاقت علی صاحب فہرست مذکور کو کامل مرتب کرکے
معہ تاریخ اعراس و مقامات مزارات و بعض حالات ضروری معہ اسماے خدمتیان
موجودہ بطور ضمیمہ بترجمہ آخر کتاب میں شامل کر دیا ہے تاکہ شائقین زائرین
کے لئے ایک رہبر شفیق کے موافق کام دیوے اور ہر ایک مزار کے مقام کا
پتہ بتلا دیوے اور ان حضرات کے وسیلے سے اس فقیر کی نجات دارین کا باعث ہو

تذکرہ اولیائے متقدمین رائچور

ذکر حضرت شیخ لی بیابان صاحبہ قدس سراہم — انکو مرتبہ کبیر حاصل تھا
اور سب سے پہلے بزمانہ ملک پورا حاکم ہنود کے رائچور تشریف لاکر اندرون
قلعہ ارک پہاڑ پر جہاں کہ ایک دیول تھی اور اب ایک پتھر کے بیل کا سر
ٹوٹا ہوا ہے سکونت فرمائے اور چندر بے اور گونگی بے اور زچہ بے اور
آپکے بھائی جنیدہ حسینی صاحب اور استاد شیخ زوانی صاحب بھی ہمراہ تھے ان
حضرات کی مزارات وہیں پہاڑ پر ہیں اور حضرت جنیدہ حسینی قدس سرہ کے
گھوڑی کا مزار بھی وہیں ہے وہاں نیم درخت کو زوار چندیاں اپنی
لباس ملبوسہ سے باندھتے ہیں اور یہ مشہور ہے کہ حضرات موصوف کے مزارات
کے پاس ایک درخت تھا اوس سے شکر گرتی تھی اور اب بھی ایک درخت
نیم کا ہے جو نصف حصہ کہ مزارات پر ہے اوسکا پتہ میٹھا ہے اور دوسرے
نصف حصہ کا پتہ کڑوا ہے — آپکے مزارات اندرون قلعہ ارک پہاڑ
پر مسجد کے بازو مغربی سمت پائی دیوار میں علحدہ علحدہ واقع ہیں اور
آپکا سالانہ عرس جنیدہ صاحب مجاور کے طرف سے تاریخ ۱۶ رجب المرجب کو
ادا ہوا کرتا ہے —

ذکر حضرت شاہ ابوطاہر حسینی قدس سرہٗ آپ بھی زمانہ قدیم میں رایچور تشریف لائے صاحب کشف و کرامات تھے مشہور ہے کہ ایک گوسائین نے آپ سے مقابلہ کرکے اپنا استدراج ظاہر کیا اور آپ نے اپنی کرامات سے اوسکو عاجز کیا وہ گوسائین مسلمان ہوا اور آپ کی پائین دفن ہے اپکا مزار رایچور میں جانب بائب درمیان شمال و غروب ملحق سڑک ریلوی اسٹیشن منگلاپور ایک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہے جہاں کہ اہل اسلام کے مقبور کثرت سے ہیں اپکی تاریخ وصال ملی نہیں

ذکر حضرت مخدوم شیخ سالار صاحب قدس سرہٗ سنا جاتا ہے کہ آپ حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلی کے بھانجی ہیں اور آپ کو امام الاولیاء کا لقب تھا اب جہاں کہ اپکا مزار ہے وہ ابتدا میں دیول تھی بعد حضرت آپ اپنے تصرفات کے زور سے وہاں دفن ہوئی اور حاکم وقت جو اہل ہنود سے تھا عاجز ہوکر اوس دیول کو چھوڑ دیا مسلمانوں نے اوسکو مسجد بنائی اب وہ جامع مسجد قلعہ کے نام سے مشہور ہے اپکا مزار قلعہ ارک کی اوسی مسجد میں متصل دیوار شرقی واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۱۲ رجب کو امام صاحب بن شیخ حسن صاحب امام مسجد مذکور کیا کرتے ہیں

ذکر حضرت شیخ میان صاحب قدس سرہٗ مشہور ہے کہ آپ حضرت شیخ سالار صاحب قدس سرہ کے بھائی ہیں آپ کی مزار کے پاس دامن کوہ میں ایک گوی ہے آپ وہاں چلہ کشی فرمایا کرتے تھے اپکا مزار قلعہ ارک کے جانب شرق شیخ بابا کے پہاڑ کے دامن میں بمقام نالکی صحن مسجد میں واقع ہے اپکا عرس بھی ۱۲ رجب کو امام صاحب مذکور کرتے ہیں

ذکر حضرت شیخ یونس صاحب قدس سرہٗ آپ زمانہ قدیم میں رائچور تشریف لائے آپ صاحب کشف و کرامات اور بخشی اولیا کے لقب سے مشہور ہیں ایکا مزار اندرون قلعہ ارک اثار شریف کے صحن میں واقع ہے تاریخ عرس ملی نہیں —

ذکر حضرت شیخ علی شہید قدس سرہٗ آپ زمانہ قدیم میں تشریف لائے اور کافروں کے جنگ میں شہید ہو کر سر بقبلہ مدفون ہیں مشہور ہے کہ نواب داراجاہ بہادر کے وقتمیں کسی مولوی صاحب نے سر بہ قبلہ مزار پر اعتراض کر کے قطب رویہ بنوای دوسرے دن عادت کے موافق سر بہ قبلہ ہوگئی ایکا مزار رائچور میں جانب مغرب اندرون احاطہ باغ سکریٹری یا نگین دیوار مسجد جانب شمال واقع ہے تاریخ عرس معلوم نہیں —

ذکر حضرت شاہ گل پوش صاحب قدس سرہٗ آپ کے حالات اور تاریخ عرس معلوم نہیں ایکا مزار سیخ نبے کے پہاڑ کے متصل جانب جنوب بنام تالاب کے کنارے ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے وہاں واقع ہے —

ذکر حضرت پیر بابی صاحب قدس سرہٗ آپ بھی قدماؤں میں سے ہیں مشہور ہے کہ اگر کسی کے پیٹ میں سول کا درد ہو تو تین وقت مزار پر تقدیل کرائیں تو درد جاتا رہتا ہے آپ کا مزار باہر قلعہ کے فتح دروازہ کے سامنے جسکو کابلی دروازہ بھی کہتے ہیں مقبرہ میں واقع ہے ایکا سالانہ عرس تاریخ ۲ شعبان کو محمد حمی مجاور حسینی علم ادا کرتا ہے —

ذکر حضرت پیر علاء الدین صاحب قدس سرہٗ آپ قدیم بزرگوں سے ہیں مشہور ہے کہ ایکی مزار کے پاس کے بیلو کے درخت سے سنگ حرارتی انگریزی عمل سے موقوف ہے ایکا مزار اندرون فتح دروازہ مشرقی دیوار کے پاس واقع ہے

آنکا سالانہ عرس ابو صاحب ولد محی الدین صاحب تاریخ ۱۶ رجب کو کیا کرتے ہین

ذکر حضرت شاہ میر حسن صاحب و حضرت شاہ میر حسین صاحب قدس سرہٗ۔
آپ ہر دو حضرات گھوڑی سوار تھے چنانچہ آپکے گھوڑونکی سمونکا نشان ابتک پتھر پر موجود ہے اور ایک تصرف جاری ہے کہ اگر کسی کے مکان مین سانپ نکلے تو آپکی مزار کی مٹی لاکر مکان مین ڈالین تو سانپ نکل جاتا ہے آپ ہر دو حضرات کے مزارات رایچور قلعہ ارک اندر جانب شمال ایک ہی جائے واقع ہے آپکا سالانہ عرس تاریخ ۱۰ ربیع الثانی کو سلطان صاحب قادری پیش امام جامع مسجد بازار رایچور و عبد الکریم صاحب خطیب باتفاق ادا کرتے ہین۔

ذکر حضرت شیخ احمد علم بردار قدس سرہٗ۔ آپ قدما و لنسی ہین آپکو خدمت علم برداری کی تھی آپکا یہ تصرف مشہور ہے کہ اگر کسی کو چوتھاری بخار آوے تو بیمار کو چار وقت کے باری تک آپکی مزار کے تصدق کروائین تو بخار جاتا رہتا ہے آپکا مزار قلعہ رایچور کے جانب شمال متصل لال پہاڑی قریب مقبرہ شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہٗ واقع ہے۔ آپکا عرس مرتضی صاحب ساکن محلہ نور دریا تاریخ ۱۱ شعبان کو کیا کرتے ہین۔

ذکر حضرت سید شاہ ابدال حسینی عرف پیر ٹولہ صاحب قدس سرہٗ آپ قدیم اولیا ہین اب آپکی جہان مزار ہے مشہور ہے کہ وہ ہنومان کی دیول تھی آپ نے وہاں ہنومان کو پھینک کر وہاں اپنا قیام فرمائے چنانچہ وہ ہنومان ابتک عام تالاب مین پڑا ہے آپ کا مزار اندرون دروازہ ارک قلعہ چھوٹی سے گنبد مین واقع ہے سالانہ عرس تاریخ ۲۱ رجب المرجب میر حسین مرحوم کے فرزند عبد اللہ صاحب کے طرف سے ادا ہوتا ہے اور آپ کے ہمراہین سے میمون نعمت اللہ شاہ صاحب دیپراکشن صاحب وغیرہ کے مزارات بھی آپکی پائین بازو کے چبوترہ پر

جانب شرقی واقع ہی

ذکر حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ انکی حالات اور تاریخ عرس
معلوم نہین ہی انکا مزار اندرون ارک قلعہ اثار شریف کے صحن مین
حضرت شیخ یونس صاحب چشتی اولیا کے بائین واقع ہی۔

ذکر حضرت شاہ حسن صاحب غوری مجذوب قدس سرہ آپ بھی
زمانہ قدیم مین تشریف لائے انکا یہہ تصرف مشہور ہی کہ اگر کسی کے گھوڑی
کو یا گھوڑے کی بیماری ہو تو بیمار گھوڑی کو تین وقت مزار کے تصدق
کرین تو بیماری جاتی رہتی ہی انکا مزار اندرون قلعہ ارک جانب مغرب
متصل فصیل واقع ہی آپ کے عرس کی تاریخ معلوم نہین۔

ذکر حضرت سید شاہ احمد صاحب قدس سرہ آپ بھی قدما ولی ہین انکی
حالات نہین انکا مزار قلعہ ارک اندرون دروازہ سیلانی لب سڑک
جانب شمال ہی تاریخ عرس معلوم نہین حسن محی الدین نامی سالانہ فاتحہ کرتا ہی

ذکر حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ آپ بھی زمانہ قدیم کے ہین
مشہور ہے کہ آپ ذکر آرہ کرتے تھے انکو حالت ذکر مین سر تن سے علحدہ تھا
سو وقت کسی نے دیکھ لیا آپ ویسا ہی جان بحق ہوے چنانچہ سر کو اور تن
کو جو علحدہ علحدہ دفن کئے وہ علامت اب تک موجود ہی انکا مزار قلعہ کے باہر
لشکر بازار مین عقب مسجد ڈھونڈی اک مقبرہ کے احاطہ کے اندر واقع ہی
سالانہ عرس تاریخ ۱۴ شعبان کو مسمون حاجی حجا۔ وچند اصحاب دولتا بادی
وخواجہ بہائے ڈھونڈی باتفاق ادا کرتے ہین۔

ذکر حضرت معصوم پیر صاحب قدس سرہ آپ کے حالات ملی نہین لیکن مشہور ہی کہ آپ
بھی حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ کے زمانہ کے ہین انکا مزار بھی حضرت قدس سرہ

مقبرہ کے احاطہ کے اندر جانب شرق واقع ہے تاریخ عرس علحدہ مقرر نہیں لیکن
صاحبان فوق الذکر ۲۴ شعبان کو آپ پر بھی صندل چڑھایا کرتے ہیں -

ذکر حضرت ولی پیر صاحب قدس سرہ آپ بھی قدماؤں سے ہیں آپکی حالات و تاریخ
عرس معلوم نہیں آپکا مزار لشکر بازار میں لب سڑک جانب جنوب بازو کی قبر
حضرت پیر قابل صاحب قدس سرہ فرمانا چاہئے ایک تعویذ موجود ہے واقع ہے

ذکر حضرت شیخ برہان شہید قدس سرہ آپ قدیم اولیاؤں سے ہیں اور
اسی زمانہ میں شہید ہوئے ہیں فی زمانا ایک فقیر صاحب آپکی مزار کے پاس
بے ادبی کے حرکات کئے ایک شمشیر برہنہ نکلی فقیر صاحب فرار ہوگئے آپکا مزار قلعہ
ارک جامع مسجد کے اندر سمت جنوب کے قبور رو نہیں واقع ہے آپکی عرس کی تاریخ
ملی نہیں -

ذکر حضرت شاہ پیر گدا صاحب قدس سرہ آپ بھی قدیم سے ہیں مشہور ہے
کہ جو شخص آپکی پناہ میں آیا شیطان اوس پر غالب نہیں ہوتا تھا چنانچہ ایک ذکر
مشہور ہے کہ ایک صاحب حالت جنب میں باہر گئے پر اگر رات کو غسل کئے
شیطان نے حملہ کیا وہ صاحب حضرت کے مزار کے پاس آکر پناہ لیا شیطان غائب
ہوکر چلا گیا مزار قلعہ ارک کے اندر قاضی صاحب کے مکان کے پاس اسٹیشن ریلوی
جانیکی سڑک پر جانب شمال واقع ہے تاریخ عرس معلوم نہیں

ذکر حضرت شاہ سیلانی صاحب قدس سرہ آپ بھی زمانہ قدیم
کے ہیں اور مشہور ہے کہ آپ صاحب کشف و کرامت تھے آپکا مزار قلعہ ارک
کے جانب مغرب روبروی دروازہ سیلانی مسجد کے بازو ایک گنبد میں واقع
ہے آپکا سالانہ عرس ۱۱ رجب کو کوٹ تلار و السید حسینی پیران صاحب مرحوم کے طرف سے
ادا ہوا کرتا تھا۔

ذکر حضرت شاہ ہنگر صاحب و حضرت شاہ کبیر صاحب قدس اللہ اسرارھم
آپ قدیم اولیاؤں سی ہین اور آپ ہر دو حضرات اندرون قلعہ ارک جانب مغرب
واقع فصیل دروازہ سیلانہ سر بقد ایک ہی جا مدفون ہین آپکی عرس کی
تاریخ معلوم نہین

ذکر حضرت شاہ کریم اللہ صاحب قدس سرہ آپ بہی اوسی قدیم زمانہ کے
ہین آپکی حالات اور تاریخ عرس ملی نہین آپکا مزار قلعہ رائچور کے باہر جانب شمال
لال پہاڑی کے نزدیک حضرت شیخ احمد علم بردار کے نزدیک قریب کچہری
جدید اول تعلقداری واقع ہے مشہور ہی کہ وہان بہت شہدا مدفون
ہین آپکا عرس لالہ مرتضی صاحب ساکن رائچور تاریخ ۲۶ رمضان کو کرتے ہین

ذکر حضرت اللہ غنی صاحب قدس سرہ آپ بھی قدما ؤں سی ہیں حالات
معلوم نہین آپکا مزار نورنگ دروازہ کی قریب روبروی مسجد واقع ہی

ذکر حضرت شیخ روحانی صاحب قدس سرہ - آپکی حالات معلوم نہین
مزار آپکا واقع برج ارک قلعہ متصل کوہ شیخ بی بی ہی -

ذکر حضرت شیخ یحیی صاحب قدس سرہ آپ بھی قدماؤں سی ہی آپکی حالات
سال وصال معلوم نہین آپکا مزار عیدگاہ کے قریب اور کچہری جدید کے نیچی جانب
مغرب واقع ہی -

ذکر حضرت سید شمس عالم حسینی صاحب چشتی قدس سرہ آپ جناب سید
شاہ جنید الحسینی صاحب قدس سرہ کے فرزند ہین جنکا مزار قصبہ گوگی تعلقہ شاہ پور
ضلع لنگسگور مین واقع ہی آپکو بیعت و خلافت اپنی والد بزرگوار سے حاصل
ہی آپ ہمیشہ عالم استغراق مین رہا کرتے تھے آپکی کشف و کرامات کثرتسی
زبان زد ہی جنکی تفصیل کا اس مختصر مین گنجایش نہین لیکن دو ایک کراماتین

جسکو فقیر کاتب نے حضرت فقیر صاحب جو بیت معراد ریانکی سجادہ گی تھی اونسی اور
قاضی صاحب مرحوم رایچور سے معلوم کیا ہی درج ذیل کرتا ہی نقل ہے
کہ جبکہ آپ مقام کوگی مین تھی ایک روز اپنی والد بزرگوار کے حسب حکم وضو
کے لئے پانی لا رہی تھی اتفاقاً ایک کوا وہ پانی پیکر اوڑا حضرت کے والد نے
فرمایا کہ کوے نے پانی پیا ہی اوسکو بدل دیو آپنے عرض کیا کہ ایکی وضو کا
پانی کوا پیئی اور ابتک زندہ رہی یہ مجرد یہہ فقرہ زبان مبارک سی
نکلے کے وہ کوا زمین پر گرا اور مرگیا۔ آپکی والد بزرگوار نے یہہ واقعہ
دیکہہ کر فرمایا کہ اب تمکو اجازت ہی کہ کسی اور مقام پر جاکر رہو۔ نقل ہے
کہ آپکو رخصت کرتے وقت آپکی والد نے دو تار پہول بکر فرمائے کہ یہہ لیکر جاو
اور جہان کہین تم شب کو مقام کروگی صبح کو ان پہولونکو دیکہنا اگر انہین سبز
نشا نکلین تو سمجہنا کہ وہی تمہاری سکونت کا مقام ہوگا ورنہ اگے
بڑہنا۔ پس آپ حسب ارشاد اپنی والد بزرگوار کے کوگی سی روانہ ہوکر سیر کرتی
کرتے ہوئی رایچور تشریف لائی وہ شب گزاری صبح کو حسب عادت پہولونکو
دیکہی تو دونوں شاخین نکلی ہوئین تہین پس آپنے رایچور ہی مین سکونت اختیار
کئے اور وہ تار شاخین اوسی میدان مین جہانکہ اب آپکی درگاہ شریف
ہی نصب کی گئین اور یہ درخت زمانہ حال تک بھی پندرہ بیس سال کے
بیشتر محلی کے صدمہ سے گرپڑی لیکن انکا نشان ابتک موجود ہی
نقل ہے کہ آپ ہمیشہ ایک نیم کے درخت کے نیچے حالت استغراق مین تشریف
رکہتے ہی ایک روز اوسوقت کے حاکم کی جورو تفریح مزاج کے لئے سیر کو
نکلی اور وقت واپس حضرت کے قیام گاہ کے طرف سی آئی کہتی ہین کہ حضرت
کے سامنے کے دو دانت ایسے لمبے تہے کہ لب مبارک سی باہر نکلی تہی غرض جبکہ

وہ عورت انکو دیکھی اور کہی کہ فقیر بہت خوب صورت ہی مگر دو دانت کیا بُری
سامنے آئے ہوئی ہین خیال کرلیتی ہوئی اپنی مکان تک آنے نہ پائی تہی کہ اوسکی
سب دانت گر پڑے اوسنے مکان پر اپنی شوہر سے یہہ واقعہ بیان کیا
اور یہہ بھی کہا کہ فلان مقام پر ایک فقیر بیٹہا ہوا ہے اوسکی دانت لمبے
دیکہہ کر مین نے حقارت کی تہی اوسکی شوہر نے کہا کہ تو فی الفور اونہین حضرت
کے پاس جا اور اپنی سرگذشت بیان کرکے الحاح و زاری کے ساتہہ
معافی کی درخواست کر اور عرض کر کہ میرے دانت آگے کے مانند ہوجائین
پس وہ حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئی دیکہی کہ آپ اوسی حالت استغراق
مین ہین تہوڑی وقت کے بعد آپ اوسکی طرف متوجہہ ہوئی اوسنے اپنی
حالت عرض کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ گری ہوئی تمام دانت منہہ مین
ڈال لے اس حکم کے ہونیکی ساتہہ ہی اوسنے سب دانت منہہ مین ڈال لئے
اور وہ سب آگے کے مانند اپنی مقام پر جم گئے اوس روز سے وہ عورت
آپکی نہایت معتقد ہوگئی اور اوس نے آپکا مقبرہ تعمیر کروایا اور اوس
مقام پر ایک مسجد اور ایک مسافرخانہ بہی بنوایا اور وہان ایک
باولی بہی کہدوایا جو آجتک موجود ہی۔ حال مین راجہ الہا پرشاد جا
تعلقدار سابق نے اپنی اہتمام سے منجانب سرکار درگاہ کے سامنے ایک
بنگلہ موسوم (عالم سرا) اور نوبت خانہ جانب شرق تیار کروایا ہے
کہتے ہین کہ حضرت نے اٹہارہ سال کے عمر مین پندرہوین صفر سنہ ۸۹۲ ہجری مین انتقال
مکان فرمایا کسی نے آپکی تاریخ (بیشک شمس عالم بود واد) کہی ہی پس مطابق
۸۹۲
دستور مشائخین آپکا عرس تاریخ مذکور کو ہوا کرتا ہی اور سرکار نظام کے
طرف سی یکم بہمن ماہ الہی سنہ فصلی کو آپکا میلہ بڑی تکلف سی ہوا کرتا ہے

وہ عورت اونکو دیکھی اور کہی کہ فقیر بہت خوب صورت ہی مگر دو دانت کیا بری سامنے آئے ہوی ہیں خیال کرتی ہوی اپنی مکان تک آنے نہ پای تھی کہ اوسکی سب دانت گر پڑے اوسنے مکان پر اپنی شوہر سے یہہ واقعہ بیان کیا اور یہہ بھی کہا کہ فلان مقام پر ایک فقیر بیٹھا ہوا ہے اوسکی دانت لمبے دیکہہ کر مین نے حقارت کی تھی اوسکی شوہر نے کہا کہ تو فی الفور اونہین حضرت کے پاس جا اور اپنی سرگذشت بیان کرکے الحاح و زاری کے ساتھہ معافی کی درخواست کر اور عرض کر کہ مرے دانت اگلے کے مانند ہو جائین پس وہ حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئی دیکھی کہ آپ اوسی حالت استغراق مین ہین تھوڑی وقت کے بعد آپ اوسکی طرف متوجہ ہوئی اوسنی اپنی حالت عرض کی حضرت نے ارشاد فرمایا کہ گری ہوی تمام دانت منہہ مین ڈال لے اس حکم کے ہوتےہی ساتھہ ہی اوسنے سب دانت منہہ مین ڈال لئے اور وہ سب اگلے کے مانند اپنی مقام پر جم گئے اوس روز سے وہ عورت آپکی نہایت معتقد ہو گئی اور اوس نے آپکا مقبرہ تعمیر کروایا اور اوس مقام پر ایک مسجد اور ایک مسافر خانہ بھی بنوایا اور وہان ایک باولی بھی کہدوایا جو آجتک موجود ہی۔ حال مین راجہ الٹا پرشاد جاگیردار متعلقہ ارسالق نے اپنی اہتمام سے منجانب سرکار درگاہ کے سامنے ایک بنگلہ موسوم (عالم سرا) اور نوبت خانہ جانب شرق تیار کروایا ہے کہتی ہین کہ حضرت نے اٹھارہ سال کے عمر مین پندرہوین صفر سنہ ۸۹۲ ہجری مین نقل مکان فرمایا کسی نے آپکی تاریخ (بیشک شمس عالم بود او) کہی ہی پس مطابق دستور مشائخین آپکا عرس تاریخ مذکور کو ہوا کرتا ہی ادہر سرکار نظام کے طرف سی یکم بہمن ماہ الہی سنہ فصلی کو آپکا میلہ بڑی تکلف سی ہوا کرتا ہے

جسمین دور دور سی لوگ آیا کرتے ہین ہنود بھی آپکی معتقد ہین نذر و نیاز
چڑھایا کرتے ہین آپکا مزار رایچور کے جانب شمال پرمرس چہاؤنی کنجبٹ
کے سڑک پر واقع ہی اور اب سید شمس عالم حسینی صاحب درگاہ کے سجادہ
و خدمت گزار موجود ہین اور سرکار سی زمین انعام کے علاوہ پچیس روپیہ
ماہوار خدمت کے لئے مقرر ہے۔

ذکر حضرت شیخ جلال صاحب قدس سرہٗ زبان زد خاص و عام ہی کہ
رایچور کے جانب اپلن درمیان مشرق و شمال پہاڑ پر مسجد کے بازو
مکان کے صحن مین بالای چبوترہ آپکا مزار ہی۔ اور مکان کے اندر آپکی
اوستاد حضرت شاہ حسین جلکا مزار ہے اور بعض لوگ آپکی مزار چلہ ہی کہتی
ہین واللہ اعلم لیکن رایچور کے جانب شمال بفاصلہ ۴ میل جو بادیگر
واقع ہے وہان سے جانب مغرب بہیراندی کے پری موضع کلسرم
تعلقہ شاہ پور مین حضرت سید جلال الدین صاحب دونگری برادر زادہ حضرت
سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کا مزار ہی اونکی اولاد مین سید حیدر حسینی صاحب
دونگری جو بہت معمر تھی اونکی زبانی فقیر کاتب نے سنا تھی کہ یہہ حضرت
سید جلال الدین صاحب اپنے چچا حضرت سید شمس عالم حسینی کی زیارت کو
رایچور جاکر اوس پہاڑ پر چلہ کشی فرمائی تھی اسی لئی یہہ پہاڑ آپکی نام
سے مشہور ہے۔ اور یہہ بھی سنا جاتا ہی کہ جب آپکی اوستاد کا انتقال
ہوا تو اندرون مکان دفن کئی اور بعد روانگی آپکی آپ کے مریدین اور
معتقدین نے صحن مین چلہ بنادئی تاکہ یادگار باقی رہے اور آپکا عرس
تاریخ ۲۴ ذی قعدہ کو حسین صاحب اور اونکی دو فرزندان مسمون محمد خواجہ حسین
و محمد عمر کرتے ہین۔ اور شیخ جلال خادم کا حال مین انتقال ہوا ہے۔

ذکر حضرت کمل پوش صاحب قدس سرہ بعض لوگ آپکا یہی نام کہتے ہین واللہ اعلم آپکے حالات اور تاریخ وصال معلوم نہین اہل محلہ کبہو کبہو عرس کیا کرتے ہین آپ کا مزار رایچور کے جانب شمال آبادی سی تہوڑی فاصلہ پر درمیان پہاڑ سید جلال صاحب و درگاہ حضرت سید شمس عالم حسینی ایک ویران مسجد کے صحن مین واقع ہے اور سنا جاتا ہے کہ وہان شہداو کی قبور بھی ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بھی قدمائو نسی ہین۔

واضح ہو کہ ابتدا مین اولیاے متقدمین جو ایک جماعت کثیر کے ساتھ فیروز نگر عرف رایچور کو تشریف لائے قلعہ کے باہر جانب شمال لال پہاڑی کے نزدیک جہانکہ اب کچہری جدید اول تعلقداری تیار ہوی ہے قیام پذیر ہوے اور بعد جنگ و جدل وہانکی اپنا اپنا مقام مقرر فرمالئے جہین کہ اب اونکے مزارات متبرکہ واقع ہین اور علاوہ ان حضرات کے بہت سے اولیاء اللہ کے نام و مقام مزارات معلوم نہین جو اندرون و باہر قلعہ اور گرد و نواح لال پہاڑی کے آسودہ ہین فقیر کاتب کو جسقدر اسمائے گرامی کے معلومات قاضی صاحب مرحوم سی حاصل ہوئے تھے تذکرہ ہذا مین درج کیا ہے باقی علم خداوند کریم کو ہے۔

تذکرہ بزرگان متاخرین رایچور

ذکر حضرت سید شاہ معروف قمیصی القادری قدس سرہ

آپ حضرت سید شاہ قمیص بن ابو الحیات قدس سرہ کے فرزند ہین جنکا مزار اقدس بمقام ساڈہورہ علاقہ پنجاب مین ہے آپ جناب غوث الصمدانی میران محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے اولاد سی ہین آپ مع اپنی خادمونکو ہمراہ لئے ہوی موضع کاٹلور جو رایچور سے دس میل کے فاصلہ پر ہی

تشریف لائے آپنی تصرفات سے وہان کی دیول کو ویران کرکے اپنا قیام فرمائے اٌنکا مزار موضع مذکور مین جانب مغرب ایک چھوٹے سے پہاڑی پر واقع سال وصال لاہین انکا عرس سالانہ ۲۲ محرم کو ہوا کرتا ہے وہانکی سجادہ سید شاہ صاحب محی الدین قادری مرید و خلیفہ سید شاہ معروف پیر صاحب قادری ابن سید شاہ نبی پیر صاحب قادری ساکن رائچور موجود ہین -

ذکر حضرت سید شاہ میران قادری قدس سرہٗ آپ سید شاہ معروف قمیص القادری قدس سرہ کے فرزند ارجمند ہین اور موضع مذکور مین اوسی پہاڑی پر اپنی والد بزرگوار کے پائین مدفون ہین تاریخ رحلت ۴ شوال ہی

ذکر حضرت سید شاہ علی قادری قدس سرہ آپ بھی سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے فرزند ارشد ہین انکا مزار بھی اوسی موضع کے پہاڑ کی نیچے واقع ہی تاریخ رحلت ۴ صفر ہے -

ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ آپ فرزند ہین سید شاہ میران قادری قدس سرہ کے انکا مزار موضع مذکور مین اوسی پہاڑ کی نیچے پائین شاہ معروف قمیص القادری کی واقع ہے تاریخ رحلت ۲۲ ربیع الثانی ہی -

ذکر حضرت سید شاہ معروف قادری قدس سرہ آپ سید شاہ علی قادری قدس سرہ کے فرزند ہین اور آپ موضع کاڈلور سے رائچور تشریف لاکر اپنا قیام فرمائی رائچور مین بہت سی امرا و معززا اپکی خادم ہین تحقیق انکا مزار رائچور کے جانب شرق ایک پہاڑ پر واقع ہی اٌنکا مقبرہ مسمی نور محمد صاحب نے جو ملازم سرکار نظام اور معزز و غنی تھا سنہ ۱۱۶۶ ہجری مین تیار کیا ہے اندرون احاطہ مقبرہ چبوترہ پر درمیان مین انکا مزار ہی آپکی رحلت ۲۲ ذیحجہ ۱۱۶۵ ہجری مین ہے کسی نے آپ کی تاریخ (اسد اللہ غالب) کہا ہے - ۱۱۶۵

ذکر حضرت سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ آپ فرزند کلان اور جان
نشین مین سید شاہ معروف قادری ممدوح کے اور حاکم وقت سے موضع
یایلدلی جاگیر آپکو مدد معاش کے لئے عطا ہوئے ہے آپکا مزار رائچور مین اوسی
پہاڑ پر مقبرہ مین اپنے والد بزرگوار کے سیدہی بازو جانب مغرب چبوترہ پر
واقع ہے آپکی رحلت ۱۲ جمادی الاول سنہ ۱۰۶۹ ہجری مین ہے آپکی تاریخ
رحلت کسی نے (زہی آفتاب رفت) کہا ہی۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہ آپ فرزند ہین سید شاہ قمیص
قادری ممدوح کے۔ اور آپکی خرق عادات اور تصرف ایام طفولیت مین
ہی ظاہر ہوئی چنانچہ ذکر مشہور ہے کہ اپنے مردہ ایک بلی کو زندہ کیا اور
دیگر ان مین تصرف یہی کہ آگ روشن کی اوسوقت آپکی والد بزرگوار شاہ قمیص قادری
قدس سرہ نے فرمایا چراغ کے سامنے مشعل روشن کرتے ہو پس تیرا سال کے عمر
مین ہی آپنے رحلت فرمائے سن وصال ۱۱ ہین ۲۸ رجب کو آپکی فاتحہ ہوتی ہین
آپکا مزار اوسی پہاڑ کے مقبرہ مین اپنے دادی صاحبہ یعنی اہلیہ شریفہ حضرت
شاہ معروف قادری قدس سرہ کے بازو جانب مشرق واقع ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ عبدالرزاق قادری قدس سرہ آپ بھی فرزند ہین
سید شاہ معروف قادری قدس سرہ ساکن رائچور کے آپکا مزار بھی اوسی پہاڑ
پر مقبرہ کے اندر اپنی بہائی سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ کے سیدہی
بازو جانب مغرب چبوترہ پر واقع ہی آپکی تاریخ رحلت ۱۱ جمادی الاول

ذکر حضرت سید شاہ حضرت قادری قدس سرہ آپ بھی سید شاہ
معروف قادری ساکن رائچور کے فرزند ہین آپکا مزار موضع کاڈلور مین
سید شاہ معروف قادری قدس سرہ کے پہاڑی کے نیچے واقع ہی تاریخ رحلت ملی نہین

ذکر حضرت سید شاہ قمیص محی الدین قادری قدس سرہٗ آپ
اعظم الفقرا کے لقب سے مشہور تھے اور آپ سجادہ اور جانشین فرزند ہیں سید
شاہ قمیص قادری بن سید شاہ معروف قادری ساکن رائچور کے۔ آپکی رحلت
۹ صفر سنہ ۱۲۳۰ ہجری میں ہوئے آپکی تاریخ کسی نے (فقر گم شد ز اعظم الفقرا) کہا ہے آپکا
۱۲۳۰
مزار رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر سید عبد الرزاق قادری کے سیدھی
بازو جانب مغرب واقع ہے۔

ذکر حضرت سید چاند پیر قادری قدس سرہٗ آپ فرزند ہیں سید شاہ عبد الرزاق
قادری قدس سرہ کے۔ آپکا مزار بھی رائچور کے پہاڑ پر اوسی مقبرہ کے اندر
سید شاہ محمد قادری ابن سید شاہ قمیص قادری کے بازو جانب مشرق
واقع ہے سنہ وصال ملا نہیں اور آپ کے فرزند سید شاہ معروف
قادری قدس سرہ گدوال میں آسودہ ہیں اور ان کے فرزند حضرت سید شاہ
چاند پیر صاحب قادری اور اونکی برادر زادہ فرزند سید شاہ عبد القادر جیلانی
قادری سلمہ موجود ہیں اور آپ کو ایک جاگیر موضع ڈونگرام پور تعلقہ رائچور
میں سرکار نظام سے اجرا ہے

ذکر حضرت سید شاہ حبیب اللہ قادری قدس سرہٗ۔ آپ بھی فرزند
ہیں سید شاہ عبد الرزاق قادری قدس سرہٗ کے۔ آپ کا مزار رائچور کے
پہاڑ پر مقبرہ کے اندر اپنی بھائی سید چاند پیر قادری کے بائیں بازو مشرق کی
طرف واقع ہے تاریخ رحلت ملی نہیں۔

ذکر حضرت سید شاہ نبی پیر قادری قدس سرہٗ آپ سجادہ اور
جانشین فرزند ہیں سید شاہ قمیص محی الدین قادری قدس سرہٗ کے آپکی
رحلت سلخ ربیع الاول سنہ ۱۲۹۳ ہجری میں ہی آپکا مزار بھی رائچور کے پہاڑ

پر مقبرہ کے اندر۔ قریب دروازہ جانب مشرق واقع ہے۔ انکی فرزند اور جانشین
حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری مد ظلہ اور انکی فرزند سید شاہ حسین صاحب قادری
عرف صاحب حسینی صاحب سلمہ موجود ہین اور موضع بایلدنی تعلقہ رائچور جاگیر سرکار نظام
سے بحال ہے۔ اور حضرت سید شاہ معروف پیر صاحب قادری کے اور دو فرزند
ایک سید قمیص پیر قادری تاریخ سلخ ذیحجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری کو رحلت کئے مزار انکی
پہاڑ کے مقبرہ کے اندر اپنی دادا صاحب کے بائین جانب مشرق واقع ہے اور دوسری
فرزند سید غنی پیر قادری جو تاریخ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۲ ہجری مین وفات فرمائے
انکا مزار مقبرہ مذکور کے نیچے ایک دوسرا مقبرہ ہے جسکو سید امام علیخان المخاطب
داود علیخان نے سید شاہ قمیص قادری قدس سرہ کے اہلیہ شریفہ کے واسطے سنہ ۱۲۱۲ ہجری
مین تیار کیا ہے اور اب بے بے صاحبہ کا مقبرہ کرکے مشہور ہے وہان واقع ہے

ذکر حضرت سید عبد الرحیم قادری قدس سرہ آپ سید شاہ قمیص بن
سید شاہ میران قادری ممدوح کے اولاد سے ہین جنکا مزار کاڈلور مین ہے
انکی رحلت ۲۶ ذی قعدہ کو ہے انکا مزار رائچور مین شاہ معروف قادری
کے مقبرہ کے نیچے حضرت بے بے صاحبہ کے مقبرہ مین واقع ہے

ذکر سید حضرت حسینی صاحب قادری قدس سرہ۔ آپ سید عبد الرحیم
قادری ممدوح کے چھوٹے بھائی ہین آپکی رحلت ۲۰ جمادی الاول کو ہے
آپ حضرت بے بے صاحبہ کے مقبرہ مین اپنے بھائی سید عبد الرحیم قادری کے بازو
مدفون ہین آپکو تین فرزند ایک سید ابو الحیات صاحب جو ملازم سرکار نظام
تھے اور اپنی ملازمت کے مقام بیری رحلت کئے انکو اب چار فرزند ہین ایک
سید عبد الرحیم صاحب قادری دوسری سید عبد القادر صاحب قادری تیسری
سید شاہ محی الدین صاحب قادری سجادہ درگاہ کاڈلور چوتھی فرزند

سید ابوالیث صاحب قادری موجود ہین دوسرے فرزند سید صاحب محی الدین قادری جنکی رحلت ۵ ربیع الثانی کو ہے مزار آپکا سید عبد الرحیم صاحب قادری کے بازو واقع ہے تیسرے فرزند سید وہاب پیر قادری مرید و خلیفہ سید شاہ نبی پیر قادری کے تھی اُنکی رحلت ۴ محرم ۱۲۱۲ھ مین ہے انکا مزار شاہ معروف قادری کے مقبرہ مین پائین مرشد ایک قبر کے فاصلہ پر جانب شرق واقع ہی۔ واضح ہو کہ بیان ذکر خاندان عمیصہ ختم ہوا۔

ذکر حاجی الحرمین حضرت شمس الدین سید شاہ حسین البصری القادری قدس سرہٗ

انکا قدیم وطن بصرہ ہے پہلی آپ بیجاپور تشریف لای اور جبکہ بادشاہ عالمگیر نے بیجاپور فتح کیا وہان سے رائچور رونق افروز ہوی اور بادشاہ سے موضع ہوسور رائچور سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے جاگیر دیا گیا اور خاص رائچور کے آبادی کے اندر بجانب جنوب ایک حجرہ اہل محلہ نے آپکی عبادت کرنے اور نقشہ جات وغیرہ لکھنے کو دیا تھا۔ کرہ ... ہوا جسکے وہ محلہ ... کے نام سے مشہور ہے بعدہ باہر کے قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر محلہ کوٹھ ... جو اصل ہنود کی سکونت گاہ تھی افضل خان وزیر ... آپکا مرید تھا سند ولپی خالی کروا کر اُنکی قیام کے لئے مقرر کیا اپنے وہان مکان آثار شریف وغیرہ تیار فرما کر سکونت فرمائے آپکی رحلت ۵ رجب کو ہی اور مزار آپکا اوسی موضع ہوسور مین ایک مقبرہ کے اندر واقع ہی اور وہان ایک مسجد بھی ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہٗ آپ فرزند ... سید ... صاحب ... قادری قدس سرہ کے ہین آپکی رحلت ۹ شوال کو ہی آپکا مزار رائچور مین درمیان جنوب و مشرق آبادی سی باہر افضل خان وزیر کے مسجد کے عقب ایک ٹیلہ پر بالائی چبوترہ درمیان مین واقع ہی۔

ذکر خاندان شاہ حسین بصری ۱۸

ذکر حضرت سید شاہ حافظ حسین عرف شاہ صاحب قادری قدس سرہٗ

آپ فرزند ہین سید شاہ محی الدین قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۹ رمضان
کو ہے آپکا مزار اوسی ٹیلہ کے مشرق کے طرف مسجد کوہ کے بازو جنوب ایک
چھوٹی سی گنبد مین واقع ہی - یہہ گنبد افضل خان وزیر نے اپنی مرشد سید شاہ حبیب
قادری قدس سرہ کے واسطی تیار کیا تہا جب پہلی انکا انتقال ہوا تو اوسی
گنبد مین انکو دفن کئے -

ذکر حضرت سید عبد القادر سبز پوش قدس سرہ

آپ فرزند ہین
سید شاہ محی الدین قادری اور بہائی ہین سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ
کے آپکی رحلت ۲ ربیع الثانی کو ہے آپکا مزار رائچور کے جانب جنوب اوسی
ٹیلہ پر اپنی والد کے بائین بازو جانب مشرق واقع ہے -

ذکر حضرت سید حسین عرف فقیر اللہ قادری قدس سرہ

آپ فرزند ہین سید شاہ حافظ حسین قدس سرہ کے اور بھتیجے ہین سید عبد القادر
سبز پوش کے تاریخ رحلت ۵ ربیع الاول ہے اور مزار آپکا جانب جنوب ٹیلہ
مذکور پر اپنے چچا سید عبد القادر سبز پوش کے بائین بازو جانب مشرق واقع
ہی اور انکو ایک فرزند سید خواجہ محی الدین قادری اور دوسری فرزند سید
فقیر اللہ قادری یہہ ہر دو بزرگوار موضع اولیاپور مین آسودہ ہین اور
سید فقیر اللہ کے فرزند سید شاہ غنی محی الدین صاحب قادری اور انکی
دو فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری دوسری سید حسین پیر قادری رائچور
مین موجود ہین یہہ حضرات اولیاء والے کہلاتے ہین -

ذکر حضرت سید شاہ حافظ غنی محی الدین قادری قدس سرہ

آپ فرزند ہین سید شاہ فقیر اللہ قادری قدس سرہ کے آپکی رحلت ۱۱ ربیع الثانی

کو ہے مزار آپکا اوسی ٹیلہ پر سید شاہ محی الدین قادری کے مسید ہی بازو
واقع ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری قدس سرہ آپ فرزند ہین سید شاہ
حافظ نبی محی الدین قادری کے تاریخ رحلت ۶ محرم مزار آپکا افضل خان
کے مسجد کے بازو سید شاہ حافظ حسین قادری کے گنبد کے پائین واقع ہی

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین عرف نبی شاہ صاحب قادری
قدس سرہ آپ فرزند ہین سید شاہ محمد قادری قدس سرہ کے تاریخ رحلت ۱۵ صفر
کو ہی مزار راپچور کے جانب جنوب اوسی ٹیلہ پر سید شاہ حافظ محی الدین
قادری کے پائین واقع ہی۔

ذکر حضرت سید حسینی پیر قادری قدس سرہ آپ فرزند ہین نبی شاہ صاحب
ممدوح کے تاریخ رحلت ۱۳ ذیقعدہ ہے اور اپنی والد کے پائین مدفون ہین
انکو تین فرزندان ایک سید شاہ محمد قادری اپنی والد کے جانشین سجادہ
دوسری قادر پادشاہ قادری تیسری سید محی الدین قادری موجود ہین

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری عرف محمد علی صاحب قدس سرہ
آپ سید عبدالقادر سبز پوش ممدوح کے پوترہ ہین تاریخ وصال ملی نہین۔
آپکا مزار اوسی ٹیلہ پر سید فقراللہ صاحب قادری کے پائین واقع ہی

ذکر حضرت شاہ سبزی صاحب قدس سرہ آپ فرزند ہین سید شاہ
محمد قادری عرف محمد علی صاحب کے تاریخ وصال ملی نہین اپنی والد کے
سیدہی جانب اوسی ٹیلہ پر جانب مغرب مدفون ہین اب آپکی اولاد کرنول
مین موجود ہے واضح ہو کہ کوشٹ تلا والے صاحبان اور پنپاڑ والے صاحبان
ایک ہی خاندان کے ہین۔ ذکر خاندان کوشٹ تلا ختم ہوا۔

۹۸

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری ملقب بہ نور دریا قدس سرہ

انکا وطن اصلی نامعلوم شاید بیجاپور ہو تو عجب نہین کیونکہ طریق چشتیہ مین حضرت امین الدین اعلی بیجاپوری قدس سرہ سے انکو خلافت حاصل ہی اور حضرت ممدوح کی رحلت ۱۰۸۵ ہجری مین ہوئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انکا زمانہ بہی دوسو برس سے زاید کا ہی اور طریق قادریہ مین سید فرید الدین قادری قدس سرہ سے خرقہ خلافت عطا ہوا ہی غرض آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لائے اور صاحب کشف وکرامات تہی۔ آپکی نور دریا کے ملقب ہونیکی یہہ وجہہ مشہور ہے کہ آپ ہمیشہ حالت استغراق مین رہتے تھے ایک روز اپنی حجرۂ خاص مین جانماز پر بیٹھے بیٹھے عادت کے خلاف جانماز کے کونہ کو زور سے دبائے اور تھوڑے دیر کے بعد چھوڑ دی تو انکا لباس پانی مین تر تھا خادمون نے پوچھی کہ دستگیر آج خلاف عادت یہہ واقعہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری بہائی کا جہاز ڈوب رہا تھا اوسنی ہمکو یاد کیا اسلئی اوسکی جہاز کو جو سوراخ پڑا تھا جانماز کے کونے سے دبا دیا اور وہ جہاز بچگیا۔ جب دیکھا گیا تو آپکی ملبوس کے آستین کا پانی مثل دریا کے پانی کے کڑوا تھا۔ بعدہ ایک عرصہ کے جبکہ وہ خادم آکر یہہ حقیقت بیان کیا تو یہہ واقعہ کی تاریخ اور وقت اور اوسکی جہاز کے پہرنے کی تاریخ و وقت ایکہی تھا جب سی آپکا لقب نور دریا ہوا۔ اور یہہ بہی روایت ہی کہ اس واقعہ کے سبب عالم کشف مین جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشگاہ سی نور دریا کا لقب عطا ہوا ہے واللہ اعلم۔ آپکی تاریخ رحلت ۱۱ ذی قعدہ ہے آپکا مزار رائچور کے مشرق قریہ آبادی سی ملحق اپا باولی کے نزدیک ایک احاطہ کے

اندر درمیان میں چبوترہ پیر واقع ہی اور وہان آپکی عزیز اقارب
اور خادمونکی مزارات کثرت سی ہین۔

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ آپ فرزند
کلان ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے آپکی رحلت کی تاریخ
ملی نہین آپکا مزار اپنی بہائی سید امین الدین قادری کے بائین بازو جانب مشرق
وہی چبوترہ پیر واقع ہے آپکو اولاد نہین۔

ذکر حضرت سید شاہ امین الدین قادری نور دریا قدس سرہ
آپ فرزند منجلے ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا کے آپکی رحلت ۱۱ صفر
کو ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائین بازو مشرق رویہ ایک ہی چبوترہ پر ہے
آپکو بہی اولاد نہین۔

ذکر حضرت سید شاہ سلطان پیر قادری نور دریا قدس سرہ
آپ چہوٹے فرزند ہین سید شاہ محمد قادری نور دریا قدس سرہ کے تاریخ
رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنی والد کے سیدہی بازو جانب مغرب ودہی
چبوترہ پیر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محمد قادری متوکلی نور دریا قدس سرہ
آپ فرزند ہین سید سلطان پیر قادری قدس سرہ کے آپ کی رحلت ۲
رجب کو ہے آپکی مزار اپنے تایا سید محمد قادری کے پائین علحدہ
چبوترہ پیر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین پیر قادری نور دریا قدس سرہ
آپ فرزند سید شاہ محمد متوکلی کے ہین اور داماد ہین سید اد ریس
قادری جاگیردار ننگم ونے کے آپ کے رحلت کی تاریخ ۱۲ محرم کو ہے آپکا

مزار اپنے والد کے پائین علحدہ چبوترہ پر واقع ہے۔

تیسویں

ذکر حضرت سید شاہ قادر پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ بھی فرزند ہیں سید شاہ محمد متوکلی کے آپکی رحلت ۲۶ رمضان کو ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائین بازو دو مزار کے فاصلہ پر جانب مغرب تیسری مزار پر واقع ہے

اکتیسویں

ذکر حضرت سید امین پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ فرزند ہیں سید قادر پیر قدس سرہٗ کے تاریخ رحلت ملی نہیں آپکا مزار اپنے والد کے سیدھی بازو تھوڑے فاصلہ پر جانب مغرب اوسی احاطہ مین واقع ہے اور آپکے فرزند سید محی الدین پیر قادری موضع گھٹ علاقہ گدوال مین آسودہ ہین اور انکے فرزند سید حبیب قادری نور دریا ادہونی مین رہتے ہین

بتیسویں

ذکر حضرت سید شاہ ولی پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ فرزند ہین سید محی الدین پیر قادری کے آپکو اولاد نہین تاریخ رحلت نہم ربیع الثانی سنہ ۱۲۳۶ ہجری ہے آپکا مزار اپنے والد کے بائین بازو جانب مشرق واقع ہے

تینتیسویں

ذکر حضرت سید شاہ امام پیر قادری نور دریا قدس سرہٗ

آپ بھی فرزند ہین سید محی الدین پیر قادری کے اور ہوا سے ہین سید اورنگ قادری جاگردار کے آپکا مزار سید سلطان پیر قادری کے مزار کے سیدھی بازو جانب مغرب آخر چبوترہ پر واقع ہے اور آپکے فرزند سید شاہ ولی محی الدین قادری نور دریا ہین جنکا مزار ادہونی مین ہے اور اب انکے فرزند سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا سجادہ نشین درگاہ اور انکو ایک فرزند سید ولی محی الدین قادری خوردسال رائچور مین موجود ہین

ذکر حضرت سید شاہ نادی ندیم قادری قدس سرہٗ آپ بھائی ہیں سید شاہ محمد قادری نوردریا کے اور نانا ہیں سید شاہ معروف قبیصے القادری قدس سرہما ساکن رائچور کے آپکا وصال ۱۱ صفر کو ہے آپکا مزار اپنے بھتیجے شاہ بڑے صاحب قادریؒ کے روضہ میں واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ بڑے صاحب قادری قدس سرہٗ

آپ برادر زادہ ہیں سید شاہ محمد قادری نوردریا کے آپکی رحلت سلخ محرم کو ہے آپکا مزار رائچور کے جانب مشرق آبادی سے ملحق ایک قبرستان ہے جہاں کثرت سے قبور ہیں اپنے چچا سید شاہ نادی ندیم قادری قدس سرہٗ کے بازو جانب مغرب واقع ہے اور یہ قبرستان شاہ بڑے صاحب کے روضہ کے نام سے مشہور ہے اور یہ روضہ سید شاہ نادی ندیم قادری کے نواسے سید شاہ معروف قبیصے القادری ممدوح کے اولاد میں سید شاہ معروف پیر صاحب قادری کے قبضہ و تصرف میں ہے اور آپ ہی کے اجازت سے ہر کوئی وہاں دفن ہوتا ہے۔

ذکر حضرت سید شاہ میران قادری قدس سرہٗ آپ بھی سید شاہ محمد قادری نوردریا قدس سرہ کے قرابت میں ہیں سنا جاتا ہے کہ آپکو ہمیشہ بھاجی اور روٹی کی بہت خواہش تھی اسلئے آپکا نام (ساگ روٹی کے پیران) کر کے مشہور ہے تاریخ وصال ملی نہیں آپکا مزار نابی کنٹہ محلہ میں [illegible] کے عاشور خانہ کے نزدیک راستہ پر ایک چہار دیواری کے احاطہ کے اندر واقع ہے

ذکر حضرت سید شاہ محی الدین قادری معرفت نوردریا قدس سرہٗ

آپکے نام پر لفظ معرفت نوردریا اس غرض سے ہے کہ آپکو خاندان

نور دریا سے خلافت حاصل ہے اور اُنکی رحلت ۲۵ شعبان کو ہے
آنکا مزار آبادی جنوبی رائچور کے محلہ حجرہ مین کٹ کالوہ کی مسجد کے صحن مین
واقع ہے اور وہان آنکے خادمونکے مزارات بھی ہین اور آپکے بھائی
سید قادر بادشاہ کی مزار رائچور کے جنوب رویہ کوٹ تلار کے حضرات کے
قبور کے شندبہ کے پرے ایک مقام ہے جسکو قادر گنبذ کہتے ہین واقع ہے
انکی رحلت کی تاریخ ۱۲ رجب ہے اور آپ آنکی اولاد مین سید محی الدین قادری
مرید و خلیفہ سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا رائچو مین موجود ہین

ذکر حضرت سید اوروس قادری قدس سرہ

آپ سید شاہ محی الدین
پیر قادری نور دریا قدس سرہ کے خسر ہین انکو ایک جاگیر موضع تنگم دینے
تعلقہ پتے کنڈہ ضلع کرنول مین ہے اور اب وہ جاگیر آپکے نواسے سید امام پیر قادر
نور دریا کے پوترے سید شاہ محمد صاحب قادری نور دریا کے قبض و تصرف مین
ہے انکا سالانہ عرس ۲۱ رجب کو صاحب ممدوح کے طرف سے ہوا کرتا ہے
آنکا مزار شیخ جلال صاحب کے پہاڑ کے بازو مغرب رویہ ایک دوسری چھوٹے
پہاڑ پر واقع ہے اور وہان آنکی دختر بانو بی بی صاحبہ مالک جاگیر یعنے
سید شاہ محی الدین پیر قادری نور دریا کے اہلیہ کا مزار بھی ہے یہان
خاندان نور دریا کا ذکر ختم ہوا

ذکر حضرت سید شاہ حسن پیر قادری صبغۃ اللہی

آپ فرزند
سید کریم محمد عرف پادشاہ حسینی قادری ابن سید محمد قادری ابن سید کریم محمد قادری صبغۃ اللہی
ابن سید میران محمد مدرس قادری صبغۃ اللہی برادر زادہ سید شاہ
صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ قدس اللہ اسرارہم کے ہین اور خاندان صبغۃ اللہی
حضرت شاہ قدس سرہ ممدوح کے نام نامی سے منسوب ہے جنکا مزار قدس

مدینہ منورہ مین جنت البقیع حضرت ابراہیم فرزند رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم
کے قبہ مبارک کے پائین واقع ہے اور آپ وہان نواب رسول اللہ کے نام سے مشہور
ہین اگرچہ اس خاندان کا ذکر ترجمہ روضۃ الاولیاے بیجاپور مین صفحہ نشان ۴۲ سے
نشان ۵۰ تک اور صفحہ نشان ۲۰۸ سے نشان ۲۱۰ تک تفصیل کے ساتھہ درج ہے
لیکن چونکہ شہر رائچور مین سید حسن پیر قادری صبغۃ اللّٰہی قدس سرہٗ کا مزار ہے
اسلئے اس تذکرہ مین آپکے نام نامی سے شروع کرکے آپکے خلفا ونکا ذکر بہے
درج کیا گیا ہے نقل ہے کہ پہلی آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لاکر پنچ بی بی کی
پہاڑ کے جانب جنوب ایک دوسری پہاڑ پر جہانکہ حضرت کمل یونس قدس سرہٗ
کی مزار ہے وہان ایک گوپی مین سکونت اختیار فرماے اوسوقت نواب
بسالت جنگ بہادر کی عملداری تہی رات کو نواب ممدوح کو عالم رویا مین
آپکی طلبی کے لئے اشارہ ہوا بہادر معزز نے آپ خود جاکر آپکو بلا کر لائے
او ساتھہ مواضع دمستے و پنور و خانہ پور و جملی دنی و ننگن خان دوڈی کنکنو
وکوٹہ گڈہ جاگرات مدد معاش عطا کئے اور آپ اندرون قلعہ ارک اثار شریف
کے محلہ مین سکونت فرماے نقل ہے کہ آپنے اثار شریف بہی لاکر قدیم
اثار شریف کے احاطہ کے اندر ایک مکان ۱۲۲۷ ہجری مین تیار کرواکر
رکہے اور اثار شریف کے دروازہ کی چوکہٹ کی پیشانی پر یہ عبارت ذیل کندہ فرماے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۲۷ سنہ اناتحناالک فتحاً مبینا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صبغۃ اللہ نایب رسول اللہ
اب اس مکان کے اثار شریف کا حجرہ افتادہ او شکست ہو گیا ہے نقل ہے
کہ بیگن پلی کے نواب کی بیگم آپکی مرید تہی بعد رحلت آپکے او نسے آپکے مقبرہ کا
احاطہ تیار کروایا ہے اور سنا جاتا ہے کہ جسوقت مقبرہ کے شمال رو یہ دیوار کا

[illegible]

پایہ کہودا گیا اسوقت ایک مزار برآمد ہوی جسمین نعش معہ کفن سالم موجود تہا استخارہ سے معلوم ہوا کہ آپکا نام سید احمد صاحب قدس سرہٗ ہے جنکا ذکر اسی تذکرہ مین نشان ۱۳ مین درج ہے یہی وجہ ہے کہ انکا مزار نمایان نہین ہے نقل ہے کہ رائچور مین آپکے چہار خلفا مشہور مین۔ ایک قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی دوسری خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی تیسری عاشور بیگ قادری صبغۃ اللہی چوتہی عارف علی شاہ قادری صبغۃ اللہی اور آپکو فرزند نہین فقط دو صاحبزادیان ہی آپکی رحلت ۲۱ ربیع الاول کو ہے سنا جاتا ہے کہ انکی رحلت حیدرآباد سے آتے سو وقت راستہ مین کسی مقام پر ہوی وہان سے سونپ کر آپکو رائچور لائے اور قلعہ ارک کے اندر آثار شریف قدیم کے جنوب رویہ حضرت شیخ یونس صاحب بخشی اولیا قدس سرہٗ کے پائین مدفون کیئے اب جہانکہ انکا مقبرہ واقع ہے اور وہان آپکے عزیز اقارب کے مزارات بہی ہین

ذکر حضرت قاضی محمد غوث قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ قاضی علاء الدین صاحب مرحوم ساکن رائچور کے ہم جد اور سید حسن صاحب کے خلیفہ ہین تاریخ رحلت ملی نہین۔ آپکا مزار اندرون قلعہ ارک جامع مسجد کے صحن کے لگی مشرق رویہ واقع ہے واضح ہو کہ آپکے فرزند او خلیفہ بادشاہ حسینی صاحب قادری صبغۃ اللہی ہین جنکا مزار حیدرآباد مین ہے اور انکی چار خلیفہ ایک حافظ رسول صاحب قادری صبغۃ اللہی دوسری غوث صاحب قادری صبغۃ اللہی تیسری مہر علیشاہ قادری صبغۃ اللہی ان تینون حضرات کے مزارات حیدرآباد مین ہین اور مہر علی شاہ قادری کے خلیفہ حضرت نبی شاہ صاحب تقی القادری صبغۃ اللہی جنکل پوش حیدرآباد مین موجود ہین چوتہی خلیفہ سید امام الدین قادری صبغۃ اللہی

جنکا مزار موضع دیون پلی تعلقہ رایچور مین ہے اور یہہ داماد مین خطیب
محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللہی ابن خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی کے
اور اب انکی فرزند سید احمد صاحب دیون پلی مین موجود ہین اور سنا جاتا ہی کہ
آپ کے اجداد اودہونی کے معززین سے ہین واللہ اعلم۔

ذکر حضرت شیخ خطیب محمد سلطان قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ بھی سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے خلیفہ ہین اب آپکی پوتری خطیب محمد
سلطان صاحب قادری پیش امام جامع مسجد بازار قصبہ رایچور موجود ہین
تاریخ رحلت ملی نہین مزار بازار کی جامع مسجد کے صحن مین واقع ہے
اور انکی فرزند خلیفہ خطیب محمد جمال الدین قادری صبغۃ اللہی ہین جنہون نے
موضع دیون پلی جاگیر پیدا کئے اور جانشین جمال سلطان صاحب قادری کے ہم جد مین
انکا مزار قلعہ ارک کے اندر حضرت پیر حسن و پیر حسین صاحب قدس سرہما کے
مزارات کے پاس ہے۔

ذکر حضرت شیخ عاشور بیگ قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ رایچور کے ساکنین سے ہین اور سید حسین پیر قادری کے خلیفہ ہین ملی
تاریخ وصال ملی نہین مزار قلعہ ارک کے اندر جانب شرق سیانصاحب قدس سرہ
درگاہ او مسجد کے نیچے تلار باولی کے پاس واقع ہی۔

ذکر حضرت شیخ عارف علیشاہ قادری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ

آپ بھی خلیفہ ہین سید حسین پیر قادری قدس سرہ کے اور آپ ہمیشہ مرشد کے
خدمت مین رہا کرتے تھے آپکی بھتیجے گلزار علیشاہ قادری صبغۃ اللہی اور انکی
بیٹے بہار علیشاہ قادری صبغۃ اللہی یہہ دونون حضرات آپکی پائین مدفون
ہین آپ کے تاریخ وصال ارخیہ ہے آپکا مزار قلعہ کے باہر جانب شمال آباد

[illegible]

آبادی سے ملحق بجرے جدید اوّل تعلقداری کہ جانگی رستہ پیرمنیہ کے کاہلوانجانب
کے پاس جہانکہ ایک مسجد اور ایک باولی سے چبوترہ پیر و رمیانین واقع
ہے اور وہان کثرت سے قبورین اور اب یہہ قبرستان سید محی الدین
پو سیدار عرف محمد و میاں صاحب کے قبض و تصرف مین ہے

ذکر حضرت سید شاہ ولی اللہ قادری صبغۃ اللہی قادری قدس سرہ

آپ سید حسن پیر قادری قدس سرہ کے دادا سید کریم محمد قادری صبغۃ اللہی
کے چھوٹے بھائی سید شاہ زین الدین قادری صبغۃ اللہی کے اولاد سے ہین
اور حضرت سید حسن پیر قادری نے آپکو تربیت کرکے خرقہ خلافت دے اور
بعد رحلت سید حسن پیر قادری کے آپ ہی قابض جاگرات رہی۔ تاریخ
رحلت ملی نہین آپکا مزار قلعہ ارک کے اندر آثار شریف کے احاطہ مین حضرت
شیخ یونس صاحب بحشی اولیا کے آئین بازو تھوڑے فاصلہ پر واقع تھے
آپکی فرزند سید حسن عرف مرشد پیران قادری صبغۃ اللہی جنکی رحلت موضع
پنور جاگیر مین ہوی اور وہین آپکا مزار ہے اور اب مرشد پیر الصاحب کے
دو فرزند ایک سید قاسم بادشاہ قادری دوسرے سید کریم اللہ صاحب
قادری موجود ہین چونکہ منجملہ سات مواضع کے پانچ موضع پہلی ہی سے
ضبط سرکار مین تھی اور مرشد پیر الصاحب کے زندگی تک دو موضع وقتی پر
اجرا رہی بعد رحلت آپکی سنا جاتا ہی کہ اب فقط ایک موضع وقتی
بحال و اجرا ہے۔

ناظرین کو عبارت ذیل کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ خاص رایچور مین خاندان
صبغۃ اللہی سے کون کون حضرات اولادسی اور کون کون خلفاء نسبی اور
کسقدر مریدان موجود ہین واضح ہو کہ حضرت سید محمد پیران مدرس حسینی

القادری صبغتہ اللہی قدس سرہ کے تین فرزندان ایک بڑے فرزند سید شاہ
زین الدین حسینی القادری صبغتہ اللہی جنکا مزار ملک یمن کے جنگل میں ہے
دوسرے منجھلے فرزند سید شاہ عبدالرحمان حسینی القادری صبغتہ اللہی جو بیجاپور میں
آسودہ ہیں تیسرے فرزند خورد سید شاہ کریم محمد حسینی القادری
صبغتہ اللہی جو بیجاپور میں مدفون ہیں منجملہ ان تینوں حضرات کے سید کریم محمد
قادری کے پوتے سید حسن میر قادری صبغتہ اللہی جو رائچور تشریف
لائے اونکا اور اونکی خلفاؤں کا ذکر عبارت بالا میں بیان کر دیا گیا ہے
اور سید شاہ زین الدین قادری صبغتہ اللہی کے اولاد جو مرشد پیر الصاحب
اور اونکی والدین ہیں بھی لکھہ دیا گیا ہے۔ اگرچہ ان حضرات کے مریدین
بہی رائچور میں ہیں لیکن منجھلے فرزند سید شاہ عبدالرحمان قادری صبغتہ اللہی
کے اولاد میں حضرت پیر و دستگیر مرشدنا مولانا سید شاہ برہان الدین حسینی
القادری صبغتہ اللہی قدس سرہ جو کہ سنہ ۱۳۰۷ ہجری میں گلبرگ شریف
و بیجاپور کے روانگی کے وقت جو رائچور تشریف لائے صدہا مریدین
دست بیعت سے سرفراز ہوئے۔ اور پیر و دستگیر کے خلفاؤں میں فقیر مولف
رائچور میں ہے۔ واضح ہو کہ ذکر خاندان صبغتہ اللہی یہاں ختم ہوا۔

ذکر حضرت سید نور الدین حسینی قدس سرہ۔

آپ حضرت سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ کے اولاد سے ہیں آپکی اجداد سید شاہ علی حسینی اور آپکی فرزند سید شاہ حمزہ حسینی قدس سرہٗ جنکا ذکر ترجمہ روضتہ الاولیا بیجاپور کے صفحہ ۳۳ و ۴۴ میں درج ہے بیجاپور میں آسودہ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ بیجاپور سے رائچور تشریف لائے آپکی حالات اور تاریخ وصال ملی نہیں آپکا مزار رائچور کے جنوب دروازہ بیرگرہ کے راستہ پر عام…

له [illegible]

کے پاس واقع ہے

ذکر حضرت سید بدرالدین حسینی قدس سرہٗ آپ فرزند ہین سید نورالدین حسینی قدس سرہٗ کے تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اپنے والد کے پاس ہے

ذکر حضرت شاہ سید حمزہ حسینی عرف حسینی پیر قدس سرہٗ آپ سید بدرالدین حسینی قدس سرہ کے فرزند ہین اور سید شاہ چاند میر قادری ابن سید شاہ معروف قادری ساکن گدوال جنکا ذکر خاندان قصبہ کے نشان ۲۴ کے متن کی عبارت مین درج ہے نانا ہین آپکی تاریخ وصال ملی نہین آپکا مزار بھی اپنے والد کے پاس ہے واضح ہو کہ اِن تینون حضرات کے مزارات کے مقام کی خدمت رسول شاہ بن فتح شاہ طبقات کے طرف سے ادا ہوا کرتی ہے

ذکر حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب قدس سرہٗ محلہ گنہال مین واقع ہے جو ایک مسجد پختہ ہے آپ ہی کی تیار کی ہوئی ہے مسجد کے دروازہ پر ایک پتھر جو کندہ کیا ہوا ہے اوسکے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے یہہ بتخانہ تہا اوسکو آپنے توڑکر مسجد بنایا اور یہہ مسجد آپکا خادم موسومہ بختی اور غلام محمد کے اہتمام سے تیار ہوی ہے اور اِس مسجد کی بنا تاریخ ۲۷ جمادی الاول ۱۱۹۶ھ مین ہوکر تاریخ یازدہم ربیع الثانی ۱۱۹۸ھ ہجری کو بائیس مہینے کی مدت مین اتمام پائی۔ آپ بڑی اہل کمال اور صاحب دعوت تہی تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اوسی مسجد کے احاطہ کے اندر جانب شمال دوسرے قبور ونکے درمیان مین واقع ہے واضح ہو کہ یہہ مسجد قدیم سے سید معروف پیر صاحب قادری کے قبض و تصرف مین ہے اور اس مسجد کا کل انتظام اور اندرون احاطہ کے کسی کی دفن کی اجازت دینا اور باہر کی زمین کا قبضہ اور ملگیات تیار شدہ کی آمدنی مسجد کے خرچ مین صرف کرنا حضرت ممدوح ہی کے متعلق ہے

ذکر حضرت بغدادی صاحب قدس سرہٗ آپکا وطن معلوم نہین
شاید بغداد شریف ہوگا سنا جاتا ہے کہ آپ اپنی ایک دختر کو ہمراہ لیکر
سیاحت کرتے ہوئے رایچور تشریف لائے اور حضرت سید شاہ قمیص قادری
قدس سرہ کے اہلیہ شریفہ جو کاملہ و عارفہ بی بی ہو نسے تہین آپکے آستان
فیض نشان کو جاے امن اور اپنی دختر کی عصمت کی پرداخت کے
خیال سے آپکے دیوان خانہ مین آکر دختر کو اندر روانہ کیئے اور آپ
دیوان خانہ مین رہے اور آپکی نزدیک زرِ نقد سے کچھہ طلائی ہون
تہی۔ وہ بی بی صاحبہ کے پاس روانہ کرکے دختر کی کتخدائی کیخواستگار
ہوے اس عرصہ مین آپکی رحلت ہوئی تاریخ وصال معلوم نہین آپکو
رایچور کے جانب مشرق ابادی کے غربی کونیے کے تہوڑے فاصلہ پر
مدفون کیئے بعدہٗ آپکی دختر نے بہی انتقال کی اوسکو بہی آپکے پائین
دفن کیئے ہر دو مزار ایک ہی جاے ہین پس دونوں کے انتقال کے بعد
بی بی صاحبہ موصوفہ نے اونکے طلائی ہون کو صرف کرکے ہر دو مزار کے
اطراف ایک مقبرہ تیار کروادیا ہے جو ابتک موجود ہے

ذکر حضرت سید مصطفٰے قادری قدس سرہ دریافت سے ظاہر ہوتا ہے
کہ آپ گلبرگہ شریف سے رایچور تشریف لائے اور آپ سبزپوش مشہور تہے اور یہانکا
حاکم وقت کے طرف سے زمینات انعام پیدا کیئے جو ابتک بحال و اجرا ہین آپکی
اولاد مین سید صاحبن صاحب ابن سید کریم صاحب ابن سید حق اللہ شاہ صاحب
ابن سید مصطفٰے قادری ممدوح اور انکے فرزند سید محی الدین صاحب قادری
مرید و خلیفہ سید شاہ محمد قادری نوردریا رایچور مین موجود ہین آپکی تاریخ رحلت ملے
نہین مزار رایچور کے جانب شمال حضرت سید شمس عالم حسینی قدس سرہ کے

درگاہ کے سامنے سڑک کے مشرق رویہ واقع ہے اور اراضی انعام مین سید صاحبن صاحب اور انکے فرزند ساکن رایچور اور سید احمد صاحب اور انکی فرزندان سید عمر صاحب وغیرہ ساکن گلبرگہ شریف مساوی حصہ دار موجود ہین

ذکر حضرت سید کریم صاحب قادری قدس سرہٗ [۸۵] آپ اور سالگندہ کے مشائخین ہم جد ہین اور نواب سالت جنگ بہادر کے عہد حکومت مین رایچور تشریف لائے اور قلعہ کے نورنگ دروازہ کے اندر ایک مکان مین سکونت اختیار فرماے آپ اہل کمال صاحب دعوت تہے اور اکثر حاکمان وقت اپکے مطیع رہے رایچور کے جانب جنوب یرگرہ کے راستہ کے تہوڑے فاصلہ پر مشرق کے طرف ایک باغ ہے جہانکہ کثرت سے املی کے درختان نصب ہین آپہی کے نام سے مشہور ہے آپ شہید ہین اپکے شہادت کا واقعہ دریافت سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین نور محمد کے تکیہ کے قریب ایک مسجد تہی جو ابتک باقی ہی ہے وہان رمضان شریف کے مہینے مین نماز تراویح ہوتی تہی چونکہ اوسکے گرد و نواح ہنود و بیٹہانونکے مکانات واقع تہی تراویح کے تسبیح کی آواز اونکے ناگوار خاطر تہی چنانچہ ۲۷ رمضان کی شب کو وقت تراویح تسبیح کی آواز کو مانع و مزاحم ہوئے اس سبب سے دنگہ و فساد ہوا مسلمانون نے اپکو اطلاع کیے آپ اپنے مکان سے محلہ کے لوگونکو لیکر وہان گئے جنگ و جدل ہوا آپ اور آپکے اہل محلہ قریب ساٹہ مسلمانون کے شہید ہوے اور بیٹہانونکے بہی بہت لوگ مارے گئے اور طرفین کے زخمی بہی ہوے بعدہ نواب راجا بہادر کے طرف سے سرکاری فوج آے جب جنگ و جدل موقوف ہوا وہان کے شہید مرحوم کو ہمراہین شہدا اونکے ساتھہ لیجا کر آپکے باغ مین دفن کیے

چنانچہ آپکا مزار باغ کے درمیان مین چبوترہ پر واقع ہے اور یہانونکو بیچ
عام تالاب کے اندر ایک جا مدفون کئے جسکو اب حجرہ کہتے ہین اور اب
حضرت مرحوم کے قرابت دار سالگنڈہ اور حیدرآباد اور رائچور وغیرہ مین موجود ہین
ذکر حضرت سکندر بادشاہ قدس سرہٗ آپکا زمانہ کسقدر مدت کا ہی
معلوم نہین لیکن دریافت سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ فقیر صاحب کمال تھے
تاریخ رحلت معلوم نہین مگر اہل محلہ باتفاق غرہ شوال کو عرس کیا کرتے
ہین آپکا مزار رائچور کے مشرق رویہ آبادی مین خواجہ گوڑا مستاجر کے مکان
کلان کے پاس لب سڑک مشرق کے طرف واقع ہے

ذکر حاکمان معتمد و معززان نامور

جبکہ فقیر مولف نے رائچور کے اولیاے متقدمین اور بزرگان متاخرین
کے حالات لکھ چکا تو خیال اس امر کا آیا کہ زمانہ سابقہ مین یہانکے حاکمان
وقت اور معززان جنکے قبور ابتک بطور یادگار کے رائچور مین موجود ہین
اور یہانکے بزرگان دین سے کمال عقیدت رکھتے تھی اونکے نام نامی بہی
درج کرون تاکہ ناظرین اُنکے حالات سے بہی واقف ہون
ذکر نواب طالب محی الدین خان بہادر جبکہ سنہ ۱۲۰۳ہجری مین
یہہ ملک رائچور اور بیجاپور وغیرہ زیر حکومت سرکار آصفیہ کے آیا پہلے آپ
ہی صوبہ دار مقرر ہوے کیونکہ انکے اسنادات ۱۲۰۹ہجری کے دیکھنے مین
آئے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ بعد انکے نواب ہدایت محی الدین خان
بہادر صوبہ دار مقرر ہوے تاریخ رحلت معلوم نہین آپکا مزار حضرت شاہ
ابو طہ حسینی کے مزار اقدس کے جانب مغرب ایک چبوترہ پر واقع ہے
معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہدایت محی الدین خان بہادر کے عزیز ون سے تھے

ذکر نواب ہدایت محی الدین خان بہادر آپ ہمشیرہ زادہ مین
نواب میر نظام علی خان بہادر کے آپ یہان کے حاکم مقتدر تہی اور بہت سے
اسنادات آپکے دئیے ہوئے موجود مین آپ ہی رایچور اور بیجاپور کے
صوبہ دار کہلاتے تہی تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار اور طالب محی الدین
خان بہادر کا مزار ایک ہی چبوترہ پر ہے واضح ہو کہ انکے بعد نواب
شجاع الملک بسالت جنگ بہادر فرزند پنجمی مغفرت مآب آصفجاہ بہادر
کے یہ رایچور زیر حکومت آیا جب انکا انتقال سنہ ۱۱۹۶ ہجری مین ہوا
اور ادہونی مین مدفون ہوے نواب داراجاہ بہادر حاکم وقت مقرر ہوے
ذکر نواب ذوالفقار الدولہ داراجاہ بہادر آپ نواب بسالت
جنگ بہادر کے فرزند مین بعد انتقال اپنے والد کے قابض ادہونی
و رایچور ہوے اوس زمانہ کے بزرگوارون سے آپکو کمال درجہ عقیدتمندی
تہی اور رایچور کے مشرق طرف ایک باغ نواب معز کے نام سے مشہور ہے
آپ سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین رحلت کئے مزار اوسی باغ مین بالائی چبوترہ
واقع ہے اور اتک وہ باغ اور اوسکی تحت کے زمینات بمد انعام
اونکے متعلقین کے نام سے جو حیدرآباد مین رہتے مین واسطے
مصارف عود وگل و عرس سالانہ سرکار سے بحال واجرا ہے
واضح ہو کہ بعد انتقال آپکے کل تعلقات آپکے فرزند خورد سال
نواب غلام حسین خان بہادر کے تصرف مین رہے بعد چند روز کے
جب کہ نواب معز کی کم عمری اور کارپردازان ریاست کی خود مختاری
کی وجہ سے انتظام مین خلل واقع ہونے سے نواب میر نظام علیخان
بہادر والی حیدرآباد نے سنہ ۱۲۱۱ ہجری مین تعلقات رایچور و ادہونی کو

سرکاری خالصہ مین شریک فرمادیا

ذکر نواب محمد حسین خان بہادر گھٹالہ آپ عالی خاندان امرا سے تھے جنہون نے راؤ ... مین رایچور مین صاحب منصب اور ذیمرتبت تھی اور سید شاہ معروف قادری قدس سرہٗ کے کمال عقیدتمند مرید تھے آپکے آبائی امارت اور قدیمی خاندان کا ذکر تاریخ آصفیہ اور دیگر تواریخ مین بہت تفصیل کے ساتھہ درج ہے اوسکو شریک کرنے اس تذکرہ مین گنجائش نہین — آپکے فرزند محمد برہان علیخان سبقت یاب جنگ بہادر ہین جنکا مزار حیدرآباد مین ہے انکے دو فرزند۔ ایک محمد گیسو درازخان سبقت یاب جنگ بہادر گھٹالہ دوسرے محمد اعظم علیخان کامیاب جنگ بہادر گھٹالہ صاحب جاگیرات اور صاحب منصب حیدرآباد مین موجود ہین اور ہردو بہادر معزز صاحب اولاد ہین اور خاص رایچور مین متعدد مکانات خصوص یہہ مکان جسمین اب مطبع صبغۃ اللّٰہی ہے قدیم سے محمد حسین خان گھٹالہ کا دیوان خانہ کہلاتا ہے اور بہت سے مقامات بھی خصوص رایچور کے مشرق رویہ آبادی مین ابا باولی کے پاس ڈھنگر وں کا محلہ جسکا نزول سالانہ وصول ہوتا ہے اور تعلقہ رایچور کے علاقہ مین زمینات انعام وغیرہ جو اب تک بطور یادگار باقی ہے نواب کامیاب جنگ بہادر کے قبض و تصرف مین ہے۔ تاریخ رحلت ملی نہین آپکا مزار رایچور مین اپنے مرشد شاہ سیدہ معروف قادری قدس سرہٗ ساکن رایچور کے پائین مقبرہ کے اندر واقع ہے

ذکر نور محمد صاحب یہہ صاحب حاکمان وقت کے معزز ملازمو نسے تھے اور قدیم رہنے والے ساگندہ کے ہین خواب مین شاہ سیدہ معروف قادری ساکن رایچور سے مشرف ہوے اور ساگندہ سے آپکی قدم بوسی کے

اشتیاق میں رایچور آئے اور حضرت سے بیعت حاصل کئے بہت اعتقاد
رکھتے تھے اور سرکار میں عزت و حرمت سے اپنی زندگی بسر کئے رایچور میں بہت
نامور ہو گئے رایچور کے مشرق رویہ آبادی میں نواب دارا جاہ بہادر کے
باغ کے جانے کے راستہ پر ایک بنگلہ آپ ہی کے نام سے مشہور ہے
تاریخ رحلت ملی نہیں آپکا مزار اپنے مرشد رشد معروف قادری قدس سرہ
ساکن رایچور کے پائین مقبرہ کے اندر واقع ہے

خاتمہ ... واضح ہو کہ رایچور میں ان حضرات متقدمین او متاخرین کے
علاوہ بہت سے بزرگوار ونکے قبور واقع ہیں جنکا نام و نشان تک معلوم
نہیں اور اکثر ایسے بزرگوار بھی ہیں کہ اونکے مزارات کا پتہ ہی نہیں ہے
جبکہ فقیر مولف بار ثانی ۱۲۹۶ سنہ ہجری میں رایچور آیا ہمیشہ ارادہ دلی
سے تھا کہ یہاں کے اولیائے متقدمین اور بزرگان متاخرین کے حالات
فراہم کر کے ایک تذکرہ لکھوں مگر کسی حاکم وقت کے عہد میں اسکا
موقع ہاتھ نہیں آیا کل امر مرہون باوقاتہا چونکہ در ینولا ترجمہ
روضۃ الاولیائے بیجاپور کے طبع سے فراغت حاصل ہوئی اسلئے اس
تذکرہ کو بھی بعہد حکومت جناب مولوی میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار ضلع
رایچور مرتب کر کے زیور طبع سے آراستہ کیا اگرچہ متقدمین کا ذکر قاضی
صاحب مرحوم سے اور متاخرین کا تذکرہ اونکے علاقہ داروں سے دریافت
کر کے ترتیب دیا گیا ہے تاہم اگر ناظرین کو غلطی معلوم ہو تو خطا و نسیان پر محمول فرما دیں

تاریخ طبع منجانب مالک مطبع

تذکرہ نے جب شرف حاصل کیا ترتیب کا	ہو گیا مشہور جب کہ ہر طرف نزدیک و دور
فکر سال طبع میں ناگہ یہ ہاتف نے ندا	علم اسرار یقین میں اولیائے رایچور

۱۳۱۵

اسمائے کتب نامور

مکتوبات رحمانی مصنفہ زبدۃ الاولیا حضرت سلطان شاہ عبد الرحمن الحسینی القادری الشطاری صبغۃ اللہی قدس سرہٗ - اس کتاب میں چار مکتوب ہین پہلا مکتوب روح کے بیانمین دوسرا مکتوب قلب کے بیان مین تیسرا مکتوب نماز کے بیانمین چوتھا مکتوب مقام محمود اور سلطاناً نصیرا کے بیانمین اس کتاب کی خوبی حضرت مصنف قدس سرہٗ کے جلالت قدر وعلوی مقام سے ظاہر ہے اور نفس رحمانی بھی انہین کی تصنیفات سے ہے اور واقعی بات تو یہ ہے کہ فی الحقیقت بے مثال اور عدیم النظیر ہے باوجود ان خوبیون کے قیمت نہایت کم یعنی ۱۲ علاوہ محصول ڈاک -

بحر الحیوۃ تصنیف حضرت شیخ محمد غوث گوالیری قدس سرہ العزیز جسکا مطالعہ تو کیا نام بھی اکثر حضرات کی سماعت مین نہ آیا ہوگا یہہ کتاب ایک مقدمہ اور دس باب مین ختم ہوئی ہے مقدمہ معرفت وجود و قدم و عدم و شہود کے بیانمین باب اول معرفت انسان مین باب دوم تاثیرات عالم صغیر کے بیانمین باب سوم معرفت دل مین باب چہارم معرفت جسد مین باب پنجم معرفت ایجاد انسان مین باب ششم معرفت محافظت منی مین باب ہفتم معرفت دم مین باب ہشتم معرفت فنائے جسد و علامات موت مین باب نہم تسخیرات مؤکلات عرفان علم ابدان وغیرہ مین باب دہم بیان شناخت انسان و ایجاد عالم وغیرہ مین - یہہ کتاب مطبع فیض الکریم مین طبع ہوکر ناتمام رہگئی تھی لہذا ہمنے اپنے مطبع مین طبع کرکے کامل کیا - قیمت ۴ علاوہ محصولڈاک -

اوراد غوثیہ یہہ کتاب بھی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جسکے مصنف حضرت شاہ محمد غوث گوالیری رحمۃ اللہ علیہ مین خوبی اس کتاب کی آپکے

نام ہے اظہر من الشمس ہے اس کتاب مین متعدد وصیتونکی علاوہ نو درجہ
مین پہلا درجہ ورد اور اوراد کے بیانمین دوسرا درجہ وضو اور نوافل کے
بیان مین تیسرا درجہ صوم اور اربعین کے بیان مین چوتہا درجہ خطرات
اور اوسکی ماہیت دریافت کرنے کے بیانمین پانچوان درجہ ذکر
جہر اور خفی کے بیان مین چہٹا درجہ طریق مراقبہ کے بیانمین ساتوان
درجہ تصورات اور تصدیقات کے بیانمین آٹہوان درجہ تنزلات اور ظہور
اسمای الہی اور کیانی کے بیانمین نوان درجہ تصحیح خلافت اور ارادت
اور آداب شیخت و شناخت مرشد و مسائل طریقت و بیعت و تصحیح
سلاسل ظاہری و باطنی و معراج کے بیانمین - یہہ کتاب سالکونکے واسطے
ایک رہبر شفیق ہے واضح ہو کہ ابتدائے تصنیف سے تا این زمان جو چارسو
برس سے کچہہ عرصہ زاید ہوتا ہے طبع ہونا تو ایکطرف بلکہ قلمی نسخہ بہی ہاتہہ
آنا نہایت دشوار تہا اوسکو فقیر نے بامر چند محبان عقیدت نشان بہ اعانت
جناب شاہ سیف اللہ صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی بہتمام و صحت تا الکلام
طبع سے اوسکے اپنے کارخانہ کو زینت دی ہے اسکی قیمت بنظر رفاہ عام
بہی کم یعنے ۸ کلدار محصول ڈاک ذمہ خریدار۔

مدینۃ المقاصد یہہ شرح ہے قصیدۂ بردہ کی - اگرچہ بہت سے حضرات باکمال نے
اسکی شرح زیب ارقام فرمائے ہین لیکن یہہ شرح قابل دید ہے اور ہر ایک
عربی شعر کی شرح فارسی اشعار مین کیگئی ہے اور مسلسل قابل فہم اور
اوسکے نکات کی ترکیب اور اوسکے پڑہنے کا قاعدہ بہت اچہی طور سے
تفصیل کے ساتہہ بیان کردیا گیا ہے اسکے مصنف جناب حضرت
مولانا حاجی شاہ باقی صاحب قادری الشطاری صبغۃ اللہی مدظلہ العالی ہین

شرح کیا ہے آپ نے دریا کو کوزہ مین بہرا ہے اس شرح کی تعریف جسقدر کی جاوے کم ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نکہ عطار گوید۔ باوصف اس خوبی کے قیمت ۲ روپیہ کلدار ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار حضرات شائقین درصورت ضرورت مطبع صبغۃ اللہی ریلور ہے سے یا مصنف ممدوح سے جنکی سکونت گاہ قصبہ گنگاوتی ضلع تنگلور علاقہ حیدرآباد سے طلب فرما سکتے ہین

مجموعہ نعتیہ مہر عطر یہ مجموعہ قصاید نعتیہ جس کے مصنف علام جناب مولوی میر احمد علی صاحب قادری تخلص مہر ادام اللہ تعالی برکاتہ مین ما شاء اللہ آپکے قصائد وہ وہ دلچسپ مضامین سے مملو ہین کہ دل پھڑک جائے بارک اللہ آپکی بول چال مین وہ حلاوت ہے کہ شیرینی ہی عذب البیانی و رطب اللسانی مین نب چاشتی رہ جائے یون توکہنے کو بہت گنجایش ہے اوسکی تعریف مین زبان ہماری قاصر ہے لیکن مجمع بیان اسی فقرہ پر اکتفا کیا ہے کہ یہ کلام بے شک و شبہ مقبول رسول کبریا ہے اسکا پڑہنا گویا اصلاح و فلاح دارین متصور ہے بنہ و کمال لطفہ یہ مجموعہ طبع ہو چکا ہے اور قیمت بہی نہایت ارزان ٹھرائی گئی ہے یعنے فی جلد ۲ روپیہ کلدار محصول ڈاک ذمہ خریدار اسکے اوراق مختلف رنگ کے ہین

تمت بالخیر

واضح ہو کہ یہ تذکرہ اولیائے دکن علحدہ بہی مطبع مین موجود ہین جسکی قیمت چہار آنہ کلدار ہے -